ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین
تذکرۃ الخلفاء
معروف بہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد حلال مشکلات کہ اوسکی ذات پاک کے سوا ہرگز مشکل کشائی کی کسیکو طاقت نہین ہے ونعت خواجۂ کائنات کہ اونکے منصب رسالت بلا شرکت غیرے مین مطلق کسیکو شراکت نہین ہے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین۔ دیکھو شیعہ صرف دو فقرے حمدیہ ونعتیہ کا بھی جواب نہ مولوی شیخ احمد صاحب نے دیا اور نہ حکیم افتخار علی جیو نے یہہ اظہار الہدی سے جواب لکھنے کو بہت بڑی لیاقت چاہیئے **اما بعد** اصغر العباد ترمان محمد جہانگیر خان شاہ آبادی خدمت مین اہل ایمان کے مکرر عرض کرتا ہے کہ حضرات شیعہ صرف فضائل اصحابؓ باصفا ہی کا انکار نہین کرتے بلکہ کمال کتاب اللہ مین بھی نقصان کا اقرار کرتے ہین نعوذ باللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ع برین عقل ودانش بباید گریست ٭ ہمارے اس دعوے پر حکیم افتخار علی جیو غیرہ شیعہ نے مجبور ہوکر تین اعتراض پیش کیے۔ اول یہ کہ اہل سنت متمسک قرآن وعترت سے نہین دوم یہ کہ اہل سنت کے نزدیک یہ قرآن قابل اعتبار نہین اسلیے کہ اصلی قرآن جلادیے گئے اہانت ہوئی سوم یہ کہ حضرت علیؓ نے تقیہ کیا تھا اس سبب سے اپنے جمع کیے ہوے قرآن کے رواج دینے مین کوشش نہین کی۔ ہرچند کہ ایسے پوچ وبیجا اعتراض لائق جواب نہین ع آنست جوابش کہ جوابش ندہی ٭ شاید ابن سبا کے چیلے اپنے جی مین خیال کرین کہ اہل سنت سے اعتراض رفع نہوسکے اسلیے معترض کے ہر ایک اعتراض کو جواب دیے جاتے ہین چنانچہ **جواب پہلے اعتراض کا** یہ ہے۔ حدیث قال رسول اللہ صلعم یاایہا الناس انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و

عترتی ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی ترجمہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اے آدمیو تحقیق مین تمہارے
درمیان مین دو چیزین جلیل القدر چھوڑے جاتا ہون ایک قرآن ہے دوسری میری عترت اگر
تم ان دونون سے متمسک ہوگے تو ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہوگے میرے بعد۔ اس حدیث صحیح
متفق علیہ سے یہ بات ثابت ہوتی کہ حضرت پیغمبر خدا نے مقدمات دینی و احکام شرعی مین جمیع
مدعیان اہل اسلام کو حوالہ کتاب اللہ اور اپنی عترت کے فرمایا پس جو کوئی بدنصیب ان دونون
جلیل القدر رفیع الشان چیزون کا مخالف ہوگا وہ مارقین بالیقین دشمن خدا و رسول سمجھا جاویگا
اب یہ امر تحقیق طلب ہے کہ ذیقین یعنی سنی و شیعہ مین کونسا فرقہ ناجیہ متمسک کتاب اللہ و عترت
رسول اللہ کا ہے اور کون ان دونون حق الیقین حبل متین کو دین و ایمان سمجھتا ہے پس تمسک
قرآن اہل سنت از روے عقل و نقل مندرجۂ ذیل بیان ہے اسلیے کہ کوئی اہل سنت نہین ہے جسکا
مدار کار دینی اور شرعی اسی قرآن موجودہ سے نہو بلکہ جملہ علماء اہل سنت کا اسی کلام الٰہی پر اتفاق
ہے کہ یہی قرآن پاک صحیح ہے اس موقع پر چند احادیث صحیحہ مستند کتب اہل سنت سے قلمبند
کیے جاتے ہین وہو ہذا حدیث روایت ہے حضرت عثمانؓ بن عفان سے کہ فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ افضل تمہارا وہ شخص ہے کہ سیکھا اوسنے قرآن شریف اور سکھایا لوگونکو روایت کیا
اسکو بخاری۔ مسلم۔ ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ نے حدیث ہے حضرت موسیٰ
اشعری سے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے مثال اوس شخص کی جو پڑہتا ہے قرآن شریف مثل ترنج
کے ہے کہ اوسکی بو بھی خوب ہے اور مزا بھی خوب ہے اور مثال اوس مومن کی جو نہین پڑہتا ہے
قرآن شریف یعنی غفلت کی وجہ سے تمر کی سی ہے یعنی سوکھی کھجور کیونکہ اوسمین بو تو نہین ہے
مگر مزا میٹھا ہے اور مثال منافق قرآن شریف پڑہنے والے کی نیاز بو کی سی ہے یعنی بو سے خوش
ہے اوسمین مگر مزا تلخ ہے اور مثال منافق قرآن شریف نہ پڑہنے والیکی جیسے اندراین کا پھل کہ
بو سے خوش بھی اسمین نہین اور مزا بھی تلخ ہے روایت کیا اس حدیث کو بخاری۔ مسلم۔ نسائی
ابن ماجہ۔ چارون نے حدیث ام المومنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ با ہر

قرآن شریف کا ہوتا ہے ساتھہ فرشتون عالیشان کے یعنی جو عالم ہے قرآن شریف کا او معانی اور
شان نزول اوسکے سے واقف ہے اور اوسکو احاطہ ہوتا ہے تلاوت سے تو اوسکے ساتھہ
فرشتے عالیشان رہتے ہین دنیا اور دین مین اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص کہ پڑہتا ہے
قرآن شریف اور بسبب کند ذہن ہونیکے مشکل ہوگیا اوسکو قرآن شریف کا پڑہنا تو اوسکو دو اجر
ہین روایت کیا اس حدیث کو بخاری ـ مسلم ـ ابو داؤد ـ ترمذی ـ نسائی ـ ابن ماجہ چہہ نے جو اصحاب
صحاح ستہ تھے ـ غرضکہ مثل اسکے بکثرت حدیثین جنسے فضیلت اسی قرآن شریف کی تلاوت کرنیکی
ثابت ہوتی ہے نہ قرآن دیگر کی باقی بحث قرآن جمع کرنیکی تو اوسکا جواب یہ ہے کہ جب حضرت رسول خدا
پر آیت آیت کی پوری سورۃ نازل ہوجاتی تہی تب آپ اوسکو اپنے اصحابؓ پر پڑہ دیتے تہے اور وہ
اوسکو ضبط کرلیتے تہے **حدیث** روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تہے رسول خدا نہین پہچانتے
فرق سورۃ کا یعنی دوسری سورت سے یہانتک کہ نازل ہوتی اونپر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نقل کی
ابو داؤد نے **ف** یہ حدیث دلالت ہے اسپر کہ بسم اللہ آیت ہے قرآن کی نازل ہوئی فرق کیلیئے
درمیان دو سورتونکے جیساکہ مذہب ہمارا ہے ۲ اس حدیث سے ثابت ہوگیا کہ آنحضرتؐ نے
اپنے ہی عین حیات مین اپنے اصحابؓ باصفا کو ہر سورتین سنادی تہین اور اونمین سے اکثر اوسکی
حافظ ہی تہے چنانچہ دوسری حدیث سے ثابت ہے **حدیث** روایت ہے زیدؓ بن ثابت سے کہ کہا
بہیجا میری طرف کسیکو ابو بکرؓ نے بیچ دنون قتل یمامہ کے پس گیا مین اونکے پاس ناگہان عمرؓ بن
الخطاب بیٹہے ہوتے تہے نزدیک ابو بکرؓ کے کہا ابو بکرؓ نے کہ تحقیق عمرؓ آئے میرے پاس اور کہا
شہید ہونا تحقیق گرم ہوا دن یمامہ کے ساتہہ قاریون قرآن کے یعنی اس لڑائی مین بہت سے
قاری مارے گئے ہین اور تحقیق مین ڈرتا ہون کہ اگر کثرت سے ہوگا مارا جانا قاریونکا کتنی ہی جگہہ پہر
پس جاتا رہیگا بہت قرآن اور تحقیق مین مصلحت دیکھتا ہون یہ کہ حکم کرو ساتہہ جمع کرنے قرآن کے
کہا مین نے یعنی ابو بکرؓ نے واسطے حضرت عمرؓ کے کسطرح کروگے تم ایک چیز کو کہ نہین کی وہ پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا عمرؓ نے یہ قسم خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے عمرؓ گفتگو کرتے مجہسے یہانتک

که کهولا الله نے سینه میرا واسطے اسکے یعنی جمع کرنے قرآن کے اور دیکهی مین نے مصلحت اسمین جو که دیکهی
عمر رض نے کہا زید رض نے که کہا مجکو ابوبکر رض نے تحقیق تو مرد جوان ہے سمجهه والا نہین متہم جانتے تجکو
یعنی جو که نقل کری اوسمین تہمت جہوٹ وغیره کی نہین لگا سکتے بسبب نیکبختی تیری کے اور تحقیق تہا تو
لکہتا وحی واسطے پیغمبر خدا صلعم کے پس تلاش کر قرآن کو اور اکٹہا کر اوسکو یعنی ایک مصحف مین پس قسم ہے
الله کی اگر تکلیف دیتے مجکو نقل کرنے پہاڑ کے پہاڑون مین سے نہوتا بہت بہاری مجہپر اوس چیز
سے که حکم کیا مجکو ساتهه اوسکے جمع کرنے قرآن سے یعنی اسلیئے که اسمین محنت بڑی بہی ہے اور رنج
کی بہی که فکر بہت کرنی پڑیگی کہا زید رض نے کہا مین نے کس طرح کروگے تم ایک چیز که نہین کی وه رسول
الله صلعم نے کہا حضرت صدیق رض نے وه قسم ہے خدا کی بہتر ہے پس ہمیشه رہے ابوبکر رض گفتگو کرتے
مجهسے یہانتک که کهولا الله نے سینه میرا واسطے اوس چیز کے که کهولا واسطے اوسکے سینه ابوبکر رض کا
اور عمر رض کا پس کهڑا ہوا مین سے قرآن کو ڈهونڈتا حالیکه جمع کرتا تہا اوسکو شاخون کہجور کی سے اور سفید
پتہرون سے اور لوگون کے سینون حافظون کے سے یہانتک که پایا مین نے آخر سوره توبه کا پاس
ابو خزیمه انصاری رض کے نه پایا مین نے اوسکو ساتهه کسیکے سوائے اونکے وه آخر سوره کا یه ہے۔
لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ آخر سوره برات تک پس تہے صحیفے لکہے ہوئے نزدیک
ابوبکر رض کے یہانتک که وفات دی اونکو الله نے پہر نزدیک حضرت عمر رض کے اونکی زندگی مین
پہر نزدیک حضرت حفصه بیٹی حضرت عمر رض کے نقل کی یه بخاری نے **ف** یمامه نام شہر کا ہے
حضرت ابوبکر رض نے اپنی خلافت مین خالد بن ولید رض کو ساتهه لشکر کے وہان بہیجا اور وہان کے
لوگون سے خوب لڑائی ہوئی اور مسیلمه کذاب بہی اوسمین مارا گیا اور بہت قاری ادہر کے مارے گئے
بعضون نے کہا ساتهه سو اور بعضون نے کہا باره سو پس وہانکی لڑائی کے بعد حضرت ابوبکر رض نے
زید رض بن ثابت کو بلایا جیسا که حدیث مین مذکور ہوا اور تہا تو لکہتا وحی یعنی اکثر لکہتا تہا اسلیئے که
لکہنے والے حضرت کے چوبیس تہے که اونمین خلفاء اربعه رض بہی تہے پس معنی یه ہین که تم اس کے
جمع کرنے اور لکہنے مین امانت دار ہو اور قرآن آنحضرت صلعم کے وقت مین لکہا ہوا سب تہا لیکن

ایک مصحف مین نتہا بلکہ پتہر کے ٹکڑون وغیرہ پر تہا پس جب آنحضرت صلعم کا انتقال ہوا تو حضرت ابوبکرؓ
نے ساتہہ مشورہ حضرت عمر رضہ کے جمع کیا پس یہ ایسا ہوا کہ گویا پائے اوراق متفرق کہ اونمین قرآن لکہا
ہوا تہا اونکو جمع کر دیا اور جاننا چاہئے کہ ترتیب سورتونکی حضرت کے زمانہ مین نہی بعد حضرت کے ہوئی صحابہ کرام کے
اجتہاد و ارشاد سے مگر ترتیب آیتونکی حضرت ہی کے زمانہ مین ہوگئی ہتی کیونکہ جب حضرت جبرئیل ایک آیہ کریمہ بمناسبت لاتے تہے تو کہتے کہ
اسکو فلانی سورۃ میں بعد فلانی آیت کے رکہو اور لوح محفوظ مین بہی اسی ترتیب سے لکہا ہے اور
وہان سے آسمان دنیا پر پہونچا اور وہان سے حضرت جبرئیل بحسب وقائع کے سورتین اور آیتین
لاتے اور ترتیب نزول قرآن کی غیر ترتیب تلاوت کی ہے اور جبرئیل ہر سال رمضان مین ایک بار
تمام قرآن حضرت سے اسی ترتیب سے دور کرتے اور جس سال مین حضرت کا انتقال ہوا تو دوبار
دور کیا اور نہ پایا مین نے اوسکو الخ حضرت کے زمانہ مین یاد کیا تہا تمام کلام اللہ بعضے صحابیون نے
مانند ابی رضہ بن کعب اور معاذ رضہ بن جبل اور زید رضہ بن ثابت اور ابی درداء رضہ وغیرہم کے پس
مراد نہ پانیسے ساتہہ کسی کے یہ ہے کہ لکہا ہوا کسی پاس نہ پایا سوائے اونکے اور تب صحیفے الخ
یعنی جب جمع کیا قرآن زید رضہ بن ثابت نے ساتہہ اتفاق صحابہ رضہ کے تو بیچ متعدد صحیفون کے
یعنی جزدونکے لکہا گیا ہنوز اتفاق ایک صحیفہ مین جمع کرنے کا نہ ہوا تہا پس وہ صحیفے
حضرت ابوبکر رضہ کے پاس رہتے تہے تا دم زیست پہر حضرت عمر رضہ کے پاس رہے اونکی زندگی بہر
پہر اونکے بیٹی پاس رہے کہ حضرت حفصہ رضہ نام تہا اونکا پہر حضرت عثمان رضہ نے جمع کیا اونکو ایک
مصحف مین اور لکہوا کر کے مصحف شہرون اسلام مین بہیجے جیسا کہ حدیث آیندہ مین مذکور ہے
اب سنئے حضرات اہل تشیع کا عقائد پر مکائد نسبت قرآن پاک کے جیسا کہ اونہون نے کلام حق کو تحریف
و تبدیل کر کے اسلام مین تفرقہ ڈالا ہے برخلاف سیاق و سباق بلکہ اونکی ایسی حرکتون بیہودہ
اور بیجا کا نہ شمار تون پر اطفال دبستان بہی مضحکہ اوڑاتے ہین ہر چند کہ تمام تفاسیر اس فرقہ
نادرہ کے اسی قبیل سے ہین مگر ہم بنظر اختصار چند نمونے ہدیہ ناظرین کرتے ہین (۱) اِہْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کے معنی حب علی رضہ کے لیتے ہین (۲) اَلَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ سے مراد حضرت علی رضہ

اور اونکی اولاد رضہ بتاتے ہین حالانکہ ربط کلام سے ہردو خیال خام ہین (۳) جہان کہین کلمہ رَبّ یا رَبّک آیا ہے وہان حضرت علی رضہ سے مراد لیتے ہین چنانچہ اِنَّهُمْ مُلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ اِنَّهُمْ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اس آیت سے حضرت علی رضہ کو مالک روز جزا کا قرار دیتے ہین نعوذ باللہ من ذالک (۴) وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا کا مطلب یہ بیان کرتے ہین کہ خلفا ثلثہ رضہ نے معاذ اللہ اپنے رب سے زبردستی خلافت جناب امیر رضہ کی چہین لی حالانکہ بیان مطلب کا فرے مطلق عاید نہ ہے بدلیل آیہ ماسبق وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا (۵) کہتے ہین کہ سلطان کا لفظ جو اس آیت وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا بِاٰيٰتِنَا اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ مین واقع ہوا ہے وہ خاص صورت حضرت علی رضہ کی ہے کہ جب فرعون قصد کرتا تہا کہ حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام کو ایذا پہونچاوے ہردو حضرات فوٹوگراف تو ہم سے ادیم تصویر جناب امیر رضہ کی کہینچکر دکہا دیتے تہے پس وہ سہم جاتا تہا حالانکہ آیہ موصوفہ مین لفظ سلطان بصیغہ جمع آیات کے ساتھہ آیا ہے جسکا اقل درجہ دو آئت بالخصوص عصا و ید بیضا ہے کیونکہ خدا تعالی نے اکثر حضرت موسیٰ کے قصہ مین ان دونون نشانیونکا ذکر کیا ہے پس صورت جناب امیر رضہ کی واحد ہے کیونکر معنی تثنیہ و جمع دیسکتی ہے قطع نظر جناب امیر رضہ کے صورت مجازی یعنے تصویر عکسی دیکہکر فرعون سخت تر خائف ہوتا تہا تعجب کہ اتنا بڑا ڈیل ڈول حقیقی دیکہکر حضرت شیخین رضہ نرم دل نہین ہوتے تہے یہان قضیہ منعکس ہے (۶) کہتے ہین کہ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ مراد حضرت علی رضہ سے ہے حالانکہ کہان خالق کہان مخلوق (۷) کہتے ہین کہ لَا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ غرض شیعان علی رضہ سے ہر یعنی شیعان علی رضہ کیسے ہی کیون نہ گناہ صغیرہ و کبیرہ کرین حتی کہ محرمات کو کبہی استعمال مین لاوین صرف بسبب محبت علی رضہ کے وہ جملہ سئیات حسنات سے مبدل ہوجاتے ہین بلکہ عبادت سمجہے جاتے ہین کچہہ بازپرس قیامت مین شیعون سے نہو گی اسکی تفسیرین ابن بابویہ و ابن طاؤس وغیرہ ہانے بہی بہی کی ہے مگر ناواقف یہ نہ سمجہے کہ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ اسم نکرہ ہے جو دلالت عام پر کرتا ہے بخلاف

لفظ شیعہ کے جسکی تخصیص اسم علی رضہ کے ساتھ کہ مدرفہ لگی ہوئی ہے (۸) کہتے ہین کہ قرآن پاک مین
جہان کہین صبر کا مذکور ہوا ہے مثل وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ + يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا +
وَاِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ اوس سے مراد صبر شیعہ نے تقیہ ہے حالانکہ
درصورت تقیہ صبر کے کوئی حاجت نہین کیونکہ اس پر وہ ہین اکثر شیعہ سنیون کے تئین نوش بیان فرماتے
ہین (۹) ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا کو کہتے ہین کہ مراد حضرت علی رضہ
ونیز دیگر آئمہ رضہ سے ہے مگر ظالم یہ نہین سمجھتے ہین کہ معنی ابقیہ آیۃ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ سے کیونکر
درست ہونگے (۱۰) وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا مراد حضرت علی رضہ کی ولایت
سے لیتے ہین کہ جمیع پیغمبر اوسی پر مبعوث ہوئے ہین (۱۱) لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ مراد ولایت
علی رضہ سے لیتے ہین کہ ہر ایک آدمی سے آپکی ولایت کا سوال ہوگا قیامت کے دن اگرچہ مثل اسکے
ہزارون آیات بینات کی لفظاً و معناً تحریف و تبدیل جملہ تفاسیر شیعو مین واقع ہے اور اسکا کوئی
شیعہ انکار نہین کرسکتا ہے مگر سب سے جو کچھ کہ لکھا ہے وہ شیعونکی اصح الکتاب کافی کلینی سے لکھا
ہے بعض آیتونکا مذکور ہے تنزیہا الانبیا والائمہ شریف مرتضی مین بھی ہے بس شیعہ کا جی چاہے غیرت
کی عینک آنکھہ پر لگاکر دیکھے سے محو حیرت ہے جہان اسے عقل تری تقریر سے ❊ کم نہین
منقار بلبل غنچہ تصویر سے ❊ اور نسبت عترت کے ہمارا اعتقاد جسکے معنی خویشان و نزدیکان فرزندان
جملہ لغت مین مرقوم ہین یہ ہے کہ ہم بعد خدا و رسول کے اونکو اپنا ممدوح و مخدوم جانتے ہین اور
اون حضرات رضہ مین سے کسی ایک کی بھی شان مین افراط و تفریط نہین کرتے چنانچہ ہمارے دعویکی
شہادت خطب عیدین و جمعہ سے ظاہر ہے دیکھو اونمین بعد حمد خدا و نعت سید الانبیا علیہ کے مدح خلفا رضہ
راشدین علی قدر مراتب کہ دو صاحب حضرت رسول خدا کے خسر ہین اور دو صاحب داماد بعد اونکے
مناقب حضرت امام حسن رضہ و امام حسین رضہ و حضرت فاطمہ زہرا رضہ و حضرت امیر حمزہ رضہ سید الشہداد
حضرت عباس رضہ و سائر عترت کی مرقوم ہے قطع نظر عترت کا تو بہت بڑا رتبہ ہے غلامان عترت کی بھی
بہت کچھہ مدح جملہ کتب صحاح و سیر و تواریخ اہلسنت مین موجود ہین مگر حضرات شیعہ اکثر عترت

رسولؐ خدا کی فضیلت کے منکر ہین بلکہ اون حضرات کی شان مین ترک ادب کلمات بکتے ہین مثل حضرت عباسؓ عم رسول اللہ و حضرت عقیلؓ برادر حقیقی حضرت اسد اللہؓ چنانچہ علامہ طبرسی نے جناب امیرؓ سے اپنی مستند کتاب احتجاج مین یہ روایت کی ہے ذهب من كنت اعتضد بهم على دين الله من اهلبيتي وبقيت من الحاضرين قريبة العهد بالجاهلية عقيل وعباس ترجمہ یعنی وہ لوگ میری اہلبیت کے جاتے رہے جنکی قوت کا خدا کے دین مین مجکو بھروسہ تھا اب صرف دو خوار اور ذلیل قریب زمانہ جاہلیت کے باقی رہے ہین وہ عقیلؓ و عباسؓ ہین سوائے اسکے حضرت عباسؓ اور اونکی اولاد امجاد کی نسبت حیات القلوب مولفہ ملا باقر مجلسی مین بروایت امام جعفر صادقؓ ایسے کلمات واہیات مرقوم ہین جن کو آتش سے لکھتے مین ایمان کانپتا ہے جسکو شک ہو کتاب مذکور مین دیکھ لے مزید برآن حضرت زبیرؓ ابن صفیہؓ عمہ رسول اللہ اور اونکی اولاد امجاد کو بھی بہت برا جانتے ہین اب اس سے بڑھکر اور بھی ظلم کی بات سنیئے کہ شیعہ اکثر اولاد حضرت فاطمہ زہراؓ بنت رسولؐ خدا کو دشمن جانی سمجھتے ہین بلکہ بموجب اپنے اصول کلینی کے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ جو کوئی دعوی امامت کرے اور وہ دوازدہ آئمہؓ سے نہو منہ اوسکا کالا ہوگا قیامت کے دن اگرچہ سید علوی و اولاد علیؓ ابن ابیطالب ہے کیون نہو وہ کافر ہے معاذ اللہ اون بزرگونپر بھی تبرا کرتے ہین ازانجملہ حضرت زید شہیدؓ ابن علیؓ ابن حسینؓ کو جو بڑے متقی و پرہیزگار و سخی و دیندار تھے اونکو مردود سمجھتے ہین اور انہیون نے شہید کیا تہا اور اونکے صاحبزادہ حضرت یحییؓ کو کہ سر برآوردہ روزگار اور از روئے اعمال حسنہ کے بسا نیکوکار تھے دشمن قلبی جانتے ہین ازانجملہ حضرت ابراہیمؓ ابن امام موسی کاظمؓ و حضرت جعفرؓ ابن امام موسی کاظمؓ کو کذاب کہتے ہین حالانکہ حضرت جعفرؓ اولیاء کبار سے ہین چنانچہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ نے آنجنابؓ سے ہی علم طریقت اخذ کیا ہے ازانجملہ حضرت جعفرؓ بن علیؓ کو کہ برادر حضرت امام عسکریؓ کے تھے ملقب بہ کذاب کرتے ہین ازانجملہ حسنؓ بن الحسن المثنیؓ اور اونکے صاحبزادگان حضرت عبد اللہ و حضرت محمدؓ ملقب بہ نفس زکیہ کو مرتد و کافر ٹھیرلتے ہین ازانجملہ حضرت ابراہیمؓ بن حضرت عبد اللہؓ و

حضرت زکریا رض بن حضرت محمد باقر رض و حضرت محمد رض بن عبد اللہ رض بن الحسن رض و حسن رض بن الحسن علیہم
بن الحسن رض و یحیی رض ابن عمر رض کو کہ پوتون پر وتون حضرت زید شہید رض بن امام حسین رض کے ہین کافر
و مرتد جانتے ہین سوائے ان حضرات کے بہت سی اولاد ستیہ فاطمیہ کو جو قائل امامت و
بزرگی حضرت زید شہید رض تھے گمراہ بتاتے ہین چنانچہ سب بزرگون کا مشرح حال کتاب الانساب و
تاریخ السادات شیعون مین مرقوم ہے اور یہ عمل واقعی تو پر ظاہر ہے کہ کوئی مرثیہ ایسا نہین جو حضرت
کی اہانت سے خالی ہو موصوف یہی مسلمانی مذہب اچھوان کا ہے تو تم نہ اپنے

جواب دوسرے اعتراض کا یہ ہے **حدیث** روایت ہے حضرت انس رض بن
مالک سے کہ حذیفہ رض بن یمان کی آئی حضرت عثمان رض کے پاس اور تھے حضرت عثمان رض امامت کرتے
درست کرتے اہل شام اور عراق کے لیے واسطے لڑائی ارمینیہ اور آذربائیجان کے پس ڈر گئے
حذیفہ رض کو لوگونکے اختلاف سے بیچ قرآت کے یعنی آپس مین ایک دوسرے کی قرأت غلط کہا
کرتا تہا پس کہا حذیفہ رض نے واسطے حضرت عثمان رض کے اے امیر المؤمنین رض تدارک کر اس امت کا
پہلے اس سے کہ اختلاف کرین کلام اللہ مین مانند اختلاف یہود و نصاریٰ کے پس کہلا بھیجا حضرت
عثمان رض نے طرف حفصہ رض کے یہ کہ بھیجدو طرف ہمارے صحیفے کہ نقل کرا دین ہم انکو مصحفون مین
پھر پہونچا دینگے انکو طرف تمہارے پس بہیجے صحیفے حفصہ رض نے طرف عثمان رض کے پس حکم کیا حضرت
عثمان رض نے زید بن ثابت کو یعنی انصار مین سے اور عبد اللہ رض بن زبیر اور سعید رض بن عاص کو
عبد اللہ رض بن حارث بن ہشام کو یعنی قریش مین سے پس نقل کیے سب نے وہ صحیفے مصحفون
مین اور فرمایا حضرت عثمان رض نے واسطے جماعت قریش کے کہ تین تن تھے یعنی سوا زید رض کے
اور اصحاب رض جو مذکور ہوئے انکو فرمایا جسوقت اختلاف کرو تم اور زید رض بن ثابت کسی جگہہ قرآن
مین یعنی لغات قرآن مین پس لکھو اسکو موافق لغت قریش کے اسلیے کہ کلام اللہ نازل ہوا ہے
موافق زبان انکی کے پس کیا سب نے اسی طرح سے یہانتک کہ جسوقت نقل کر چکے صحیفے مصحفون مین
بہیجدیے حضرت عثمان رض نے صحیفے طرف حفصہ رض کے اور بہیجے طرف ہر جانب کے ایک ایک

اونھین نے کہ نقل کی تھی اور حکم کیا ساتھہ قرآن کے کہ تہا سوا اسے اون مصحفون کے بیچ ہر صحیفہ کے یا
مصحف کے جلا دینے کا کہا ابن شہاب نے خبر دی مجکو خارجہ بیٹے زید رض ابن ثابت کی نے یہ کہ سنا
زید رض بن ثابت سے کہ کہا نہ پائی مین نے ایک آیت سورۂ احزاب مین سے اوس وقت کہ نقل کی ہمنے
اور قریشیون نے مصحف مین تحقیق سنا کرتا تہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تہے اوسکو
پس تلاش کی مین نے وہ آیت پس پائی مین نے وہ آیت اپنی لکھی ہوئی پاس خزیمہ رض بیٹے
ثابت انصاری کے وہ آیت یہ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ
پس ملا دی ہمنے وہ آیت بیچ [illegible] اوسکی کے اپنی احزاب کے مصحف مین نقل کی یہ بخاری نے
و کرمانی نے شرح بخاری مین لکہا ہے کہ تحقیق بخاری نے یغزی مین ان کان عثمان یجہز اہل
الشام واہل العراق بغزوۃ [illegible] الناحیتین وفیہما پس صاحب ترجمہ نے ترجمہ
اوس کے موافق کیا [illegible] باقی مین لکہا ہے [illegible] شہر ہے [illegible] اور آذربیجان
قصبات [illegible] انتہی اور ملا علی اور [illegible] شیخ رحمہما اللہ نے [illegible] اور فاعل یغازی کا حذیفہ رض
کو لکہا ہے اور قاموس [illegible] ملا علی رح نے لکہا ہے کہ ارمینیہ شہر ہے آذربیجان مین پس آذربیجان نعیم
ابن تمیم [illegible] اختلاف یہود و نصاری کے یعنی جیسے تورات و انجیل مین یہود و نصاری نے
تغییر تبدیل اور کمی و زیادتی کی ہے ہمارا قرآن مین بہی مسلمان کرین پہلے برپا ہونے اس فتنہ کے
کچھہ تدبیر کیجئے جب حذیفہ رض نے یہ کہا تو حضرت عثمان رض نے لوگونکو جمع کیا اور وہ اوس دن بارہ
ہزار تہے پس فرمایا کہ کیا کہتے ہو اس حال مین کہ تحقیق پہونچا مجکو یہ کہ کہتا ہے بعض اونکا کہ قرأت
میری بہتر ہے قرأت تیری سے اور یہ قریب ہے اسکے کہ ہو کفر کہا لوگون نے کہ کیا مناسب جانتے ہو تم
کہا حضرت عثمان رض نے مناسب جانتا ہون یہ کہ جمع کرون لوگونکو ایک مصحف پر پس نہو اختلاف کہا لوگون نے خوب ہے وہ چیز کہ مناسب
جانتی تم پس قصد کیا لوگونکو جمع کرنیکا ایک مصحف پر چنانچہ بیان اسکا فارسل الخ مین ہے اور نازل ہوا ہے موافق زبان ذکی کے
پہلے معلوم ہوا کہ قرآن اصل مین نازل ہوا لغت قریش مین پس حضرت عثمان رض نے ساتھہ اتفاق
صحابہ رض کے بخوف اختلاف لوگونکے اون لغات غیر کا جو اکثرون کی زبانون پر چڑہ رہے تہے موقوف

کرنیکا حکم محکم فرمایا اور سبھون کو لغت قریش پر ہنے کی تاکید کی یہ بین ہی اونکے قول کے کہ لکہو اوسکو
لغت قریش مین کہا سخاوی نے کہ پس اختلاف کیا لوگون نے لفظ تابوت مین پس کہا زید رضہ نے
التابوہ اور کہا اورون نے التابوت پس رجوع کی لوگون نے طرف عثمان رضہ کے پس کہا اونہون نے
لکہو اسکو ساتہہ ت کے اسلیے کہ قریش کی زبان مین یون ہی ہے اور پوچہا لوگون نے حضرت
عثمان رضہ سے لفظ لم یتسنہ پس کہا عثمان رضہ نے کہ لکہو اوسمین ہ اور بیچ ہر صحیفے کے یا مصحف کے
ظاہرا مراد ہر صحیفے سے وہ ہین کہ حضرت حفصہ رضہ کے پاس تہے اور مراد ہر مصحف سے وہ کہ اون
بعضے لوگون نے جمع کیے تہے اور کہا سخاوی نے کہ جب فارغ ہوئے حضرت عثمان رضہ لکہنے سے
مصحف سے تو وہ صحیفے حضرت حفصہ رضہ کو پہیر دیے اور ہوا سے اونکے اور اپنے مصحف کے اور
مصحف مشکوکہ اور محکوکہ جلا ڈالے بخوف اسکے کہ اگر ظاہر ہو نگے تو لوگ پہر اختلاف کرینگے اور
اختلاف ہے بیچ گنتی اون مصحفون کے کہ حضرت عثمان رضہ نے ہر طرف بہیجے کہ کتنے تہے مشہور یہ ہے
کہ پانچ تہے اور ابو داود نے کہا کہ سنا مین نے ابو حاتم سجستانی سے کہ سات مصحف تہے ایک
مکہ کو بہیجا اور ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفہ کو
اور ایک مدینہ مین رکہا اور اختلاف کیا ہے عالمون نے بیچ اوراق کہنہ مصحف کے جبکہ باقی
نرہے اوسمین نفع تو آیا اولی دہو ڈالنا ہے یا جلا دینا بعضون نے کہا کہ جلا دینا بہتر ہے اسلیے کہ دفن کیا جاتا ہے تمام
ذلت کی بخلاف دہونیکے کہ روندا جاتا ہے دہوون اوسکا اور کہا بعضون نے کہ دہونا اولی ہے
بشرطیکہ ڈالا جاوے دہوون اوسکا پاک جگہہ مین یا ملا تے ہے کہ پی جاوے پانی اوس کا
اسلیے کہ وہ دوا ہے ہر بیماری کی اور شفا سینہ کی علتونکی اور حضرت عثمان رضہ نے جلایا بنا بر
مصلحت کے تاکہ اختلاف باقی نرہے اور اہل نفاق کے طعن حضرت عثمان رضہ پر سبب اسکے ہو
کہ کہین شرع مین آیا ہو کہ اوراق مشکوکہ و محکوکہ کا جلانا بے ادبی ہے جبکہ شرع مین یہ آیا نہو اور
اونہون نے بنا بر مصلحت کے یہ کام کیا ہو تو کیون اونپر طعن کرین کیونکہ مجتہد بسبب اپنے اجتہاد
مطلق کے مختار ہوتا ہے **تنبیہ** علما نے لکہا ہے کہ جمع ہونا قرآن کا تین بار واقع ہوا ایک بار تو روبرو

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیکن ایک مصحف مین مرتب نہ تہا اور دوسری بار روبرو حضرت
ابو بکر رض کے ہوا منقول ہے حضرت علی رض سے کہ کہا بزرگتر مین لوگون کے بیچ قدر مصحف کے از روے
ثواب کے ابو بکر رض ہین رحمت کرے اللہ ابو بکر رض پر اور وہ اول جمع کرنیوالے ہین کتاب خدا
عزوجل کو اور تیسری بار حضرت عثمان رض کے وقت مین جمع ہوا باتفاق جمیع اصحاب کبار و اصغار نے
پہر لکہا مصحفون مین ساتھ لغت قریش کے اور جوانب و اطراف مین بہیجے سو یہ بات مشہور ہے نہین
ہوتی ہے فرق درمیان جمع کرنے حضرت ابو بکر رض اور حضرت عثمان رض کے یہ ہے کہ حضرت
ابو بکر رض نے جمع کیا اس ڈرسے کہ مبادا قرآن مین سے کچھ جاتا رہے اور حضرت عثمان رض نے جمع
اسلیے کیا کہ اختلاف واقع تہا پس حضرت عثمان رض حقیقت مین جمع کرنے والے قرآن کے نہین
ہین بلکہ جمع کرنیوالے ہین لوگونکو لغت قریش پر ... مظاہر حق ... حکیم جیو دیکہی جنہنے
مشکوٰۃ شریف بلکہ جنہنے مظاہر حق سے ترجمہ ہی نقل کردیا اس سے تو آپکا کچھ ہی مقصد پورا نہین
ہوتا البتہ آیۂ کریمہ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ کی تصدیق
ہوتی ہے اگر حضرات اصحاب ثلثہ رض صیانت قرآن کا کامل طور پر بندوبست نکر دیتے تو منافق و کافر
و مرتد و ملحد کے ہاتہ سے بیشک ضرور ہے اوسمین مثل دیگر کتب سماویہ کے تحریف و تبدیل کرڈالتے
بالخصوص رفاضی تو جتنی آیات بینات تفضیلات صحابۂ کرام رض و خلافت خلفاء عظام رض مین نازل
ہوئی ہین اون سبکو نامعلوم بلکہ معدوم کر دیتے خوب ہوا جو خدا نے کسیکو قابو ندیا اب سنئے
نتیجہ ایسا ہی کی حدیث جسکو آپ نے الزاماً لکہا ہے کہ حضرت ابن عمر رض نے فرمایا ہے کہ اس قرآن مین
ایک قرآن ہے کہ اوٹہا لیا گیا ہے **حدیث**[1] کہا انس رض نے کہ حضرت عثمان رض نے چند
نسخے نقل کروا کے اطراف مین روانہ کیے اور عبد اللہ بن عمر و یحیی بن سعد اور امام مالک اس کو
جائز جانتے ہین اور حجت پکڑی ہے بعض اہل حجاز نے مناولہ کی صحت مین ساتھ حدیث نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اوس جگہ سے لکہا امیر سریہ کو یعنی اپنے افسر کو خط اور فرمایا نہ پڑہ اوسکو تا وقتیکہ
فلان فلان مقام پر پہونچو پس جب پہونچے اوس مقام پر پڑہی اونپر کتاب اور خبر دی اونکو حکم

[1] یہ حدیث صحیح بخاری کی پہلی جلد مین ہے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے **شرح** قولہ عن عبد اللہ رضہ بن عمر رضہ اسی طرحسے تمام نسخون جامع
مین عمر رضہ بضم آیا ہے اور مین اوسکو گمان کرتا تہا کہ وہ عمری مدنی ہو اور مین نے اوسکے اثبات تعلیق
التعلیق مین نقل کیا ہے اور اسی طرحسے جزم کیا ہے کرمانی نے پہر اوسکے قرینہ تقدیم سے تکلو ظاہر ہوا اور
یحیی بن سعید سے کہ وہ غیر عمری سے ہو اسلیے کہ یحیی عمر اور قدر مین اوس سے بڑا ہوا ہے پس تلاش
کیا مین نے پس نہین پایا مین نے اوسکو عبد اللہ رضہ عمر رضہ بن الخطاب سے بتصریح لیکن پایا مین نے
کتاب الوصیت مین جسکو ابو القاسم بن مندہ نے تصنیف کیا ہے طریق بخاری سے سند صحیح کیساتہ
طرف ابی عبد الرحمن حبلی کے یہ کہ اوسنے دی عبد اللہ کو کتاب اوسمین حدیثین تہین پس کہا کہ دیکہہ
اس کتاب کو جو حدیث پہچانتے ہو اوسکو چہوڑ دے اور جو نہین پہچانتے ہو اوسکو محو کردے پس
ذکر کیا خبر کو اور یہ اصل ہے بیچ کرنے مناولہ مین اور عبد اللہ رضہ احتمال ہے کہ ہووے وہ ابن عمر رضہ
بن الخطاب اسلیے کہ حبلی نے اوس سے حدیث سنی ہے اور احتمال ہے کہ ہووے وہ ابن عمرو رضہ
والعاص اسلیے کہ حبلی مشہور ہے اوسکے ساتہہ روایت کرنیمین اور وہ اثر کہ نقل کیا ہے مین نے
ساتہہ اسکے یحیی بن سعید اور مالک سے پس اخراج کیا ہے اوسکو حاکم نے علوم حدیث مین طریق
اسمعیل ابن ابی اویس سے کہا سنا مین نے ماموں اپنے سے کہ مالک بن انس سے کہتا ہے کہا
مجکو یحیی بن سعید انصاری نے جسوقت کہ وہ عزم سفر کر رہے تہے طرف عراق کے کہ سو حدیثین
حدیث ابن شہاب سے میرے لیے چن لو کہ مین اونکو تمسے روایت کرون مالک نے کہا پس لکہا مین نے
حدیثونکو پس بہیجا اونکو طرف یحیی کے اور روایت کیا مزی نے طریق ابی اویس سے بہی ایسے ہی مالک
سے وجوہ تحمل مین روایت کی ہے۔ کہا پہر پڑہہنا تیرا عالم پر پہر پڑہہنا اوسکا تجہپر اور حال یہ کہ وہ تجکو کتاب
دیوے اور کہے کہ روایت کر یہ مجہسے فقط **حدیث** عبد اللہ رضہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ
فرمایا مجہسے حضرت رسول خدا صلعم نے کہ تو قرآن کو ایک مہینہ مین ختم کیا کر مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
مجکو زیادہ پڑہنے کی طاقت ہے فرمایا تو سات روز مین پڑہا کر اور اسپر زیادہ نہ کر فقط اب بتاسیتے
حکیم جیو فتح الباری مین کہان ہے وہ روایت جو تم ابن عمر رضہ سے بیان کرتے ہو فضیلت قرآن پاک کا

نداہ ہو الٰہی دو جبار وان مین ہے سوا ان میں بہی دو حدیثین تہین جنکو ہمنے نقل کردیا مگر تمہارا مطلب
کسی روایت سے برآمد نہین ہو سکتا ہے اسی طرح سے حکیم جیو نے اکثر کتب اہل سنت کے حوالے لکہدیے
ہین تاکہ شیعہ سنے سنت والے ان کا لوہا دور ہوجاوے سو یہ بات غیر ممکن ہے ہم دعوے سے کہتے ہین
کہ ہمارے آئمہ اہلبیت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اونکے مقلدین مین سے کوئی قائل نہین ہے کہ
قرآن پاک مین کوئی حرف کم ہوا بلکہ جمہور کے نزدیک اس کلام الٰہی کا ایک ایک نکتہ تک صحیح ہے باقی
یہی بات کہ خدا تعالیٰ کی آیات بینات جسطرح نازل ہوا کرتی تہین اوسی ترتیب سے قرآن کیون نہ
جمع کیا گیا سو یہ عقیدہ اہل تشیع کا ہے اہل سنت کے نزدیک احادیث معتبرہ سے ثابت ہے
کہ جب حضرت جبرئیل وحی لاتے تو خدا سے حکم لاتے کہ یا نبی اللہ اس آیت کو فلان
سورت مین فلان آیت کے بعد لکہ لیجیئے چنانچہ ہر ایک سورت کو
حضرت رسول خدا نماز مین پڑہتے تہے اور اوسی طرح سے اپنی آل و اصحاب رض و ازواج رض کو سکہاتے
تہے پہر ذٰلک الکتاب لاریب فیہ مین کیسے نقصان آسکتا ہے ہان تو یہ ہے کہ اگر منافقون یا کافرون کا
بس چلتا تو جیسے یہود نے توریت کو اور نصاریٰ نے انجیل کو تحریف و تبدیل کیا ہے ویسے ہی یہ بہی
مبینہ انقلاب کر گزرتے مگر حافظ حقیقی نے خوب ہی ہوا جو کتنے کو ناخون ندیے سو قبح کے دیکہنے
والے تو بہت ہین دلگیر + اور یہان حسن شناسان سخن تہوڑے ہین + اور تم جو یہ کہتے ہو کہ کتاب
استیعاب مالکی مین لکہا ہوا ہے کہ معاذ اللہ حضرت عائشہ صدیقہ رض حضرت عثمان غنی رض سے ناخوش
تہین اسلیے کہ سورۂ احزاب مین دو سو آیتین تہین مگر حضرت عثمان رض نے تہتر باقی رکہین سو اس کا
جواب باصواب یہ ہے کہ کتاب استیعاب اہلسنت کی نہین ہے بلکہ یہ کتاب تلمیذ صاحب علل الشرائع کی ہے اور
صاحب علل الشرائع کا لقب مشہور مالک ہے اور اسی نے اپنے علل الشرائع مین مستدلف حریر کو بوجہ
احسن ثابت کیا ہے پس اپنی بلاد و سروتکے سمر ذالنا عین سفاہت ہے قطع نظر یہ الزام صریح اتہام تہا
پر نسبت محبوبہ رض حضرت حبیب خدا کے محض براہ قذف ہے ولیکن تکذیب اس افترا کی بچند دلائل
معقول ہوتی ہے **اول** حضرت ام المومنین رض خود ہی حافظ تہین حضرت رسول خدا سے بموجب

حکم خدا وَاذْكُرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ اپنے حجرہ مقدسہ مین کہ اکثر محل نزول وحی رب جلیل و ورود حضرت
جبرئیل ع تہا سیکہا کرتی تہین سوائے اسکی جامع قرآن لطیف آنحضرت کے والد شریف ہی تہے نہ حضرت
عثمان رضہ ہان اسقدر البتہ صحیح ہے کہ حضرت عثمان رضہ رافع اختلاف قرأت ہین جیسا کہ حدیث مشکوٰۃ
سے مذکور ہوا پہر حضرت صدیقہ رضہ کا معاذ اللہ حضرت عثمان رضہ سے ناخوش ہونا اور کم کر دینے آیات کا
گمان کرنا عقلاً و نقلاً محالات سے ہے **دوم** فضیلت قرآن بلکہ متفرق سورتون مین بطریق وظائف
حضرت صدیقہ رضہ سے اکثر احادیث کتب صحیحہ اہل سنت مین ناطق ہین اس دلیل معقول سے تمہارا
الزام خالی از افک نہین **سوم** اگر حضرت صدیقہ رضہ بر حق العیاذ باللہ حضرت عثمان رضہ سے ناخوش
ہوتین توکیون حضرت عثمان رضہ کے قاتلان کی پاداش کیواسطے لشکر آراستہ فرماتین اور یہ جو تم
لکہتے ہو کہ اہلسنت کی کتب مین ہے کہ اگر حضرت علی رضہ کا قرآن جمع کیا ہوا ہوتا تو اوس سے کیفیت
ناسخ و منسوخ کی بخوبی معلوم ہوجاتی اسکا جواب یہ ہے کہ اہلسنت کے یہان بفضل خدا بکثرت رسائل
تحقیقات ناسخ و منسوخ مین موجود ہین بروایات صحیحہ صاحبان اجتہاد جو ناسخ و منسوخ کی دسترس
کامل رکہتے تہے جیسے آئمہ اربعہ اہلسنت پہر بحث ناسخ و منسوخ کی اہلسنت کو کیا ضرورت ہے شاید
اب تم یہ اعتراض کرو کہ جناب امیر رضہ وحی نویس تہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ منجملہ آنجناب رضہ کے
اور بہی توجیہ بیس صاحب کاتب وحی تہے جب اون سب صاحبون نے کہ اونمین ایک آنجناب رضہ
بہی ہین متفق ہوکر قرآن پاک جمع کیا پہر تمہارے طنز فضول اور طعن مجہول مبنی بر حسد ہے اور یہ جو
تم کہتے ہو کہ الفاظ قرآن پاک کے بدل گئے چنانچہ امضوا کی جگہہ فاسعوا لکہدیا گیا اور تستاذنوا کی جگہہ
تستانسوا بنادیا سو یہ ذکر اون اختلاف کا ہے جو آنحضرت کے بعد سلمانون مین واقع ہوا کوئی کچہہ کہتا
کوئی کچہہ کہتا اسلیے کاتبان وحی آسمانی نے اونکو صحیح کرکے لکہدیا تاکہ اختلاف قرأت باقی نرہے الزام
آپکا ہیچ ہے اور یہ جو تمنے لکہا ہے کہ حضرت علی رضہ نے اپنا تنزیل کے مطابق جمع کیا ہوا قرآن جو کسیکو نہ دیا
اوسکے بہت وجوہ کتب اہلسنت مین پاسے جاتے ہین بنظر اختصار اونکو ترک کیا گیا واہ حکیم جیو کیا
کہنا آپکی قابلیت کا جب کچہہ جواب نہ بن پڑا تو قائمین باتین شائین کرکے اختصار پر اوتر آسے اور

اور وجوہ مین ایک یہی وجہ ہے کبھی اگر سچے ہوتے تو کچھ بھی تو لکھتے اسیطرح تفسیر درمنثور و کتاب تدرک و
صحیح بخاری و موطا کا الزام بھی تمنے محض بہونڈا دیا ہے اونمین مطلق اون احادیث صفونکا اثر نہین ہے
چونکہ تمہارے مذہب مین دروغ بولنا درست ہے اسیلئے ایسی ناجائز کارروائیون مین اپنے جی کو
خوش کرتے ہو اور اپنی ہی قوم کو دہوکے دیتے ہو اور یہ جو تم کہتے ہو کہ مسلم مین ہے کہ سورۃ
واللیل مین سے ماخلق کا لفظ اور تفسیر ثعلبی مین ہے کہ آیۃ ان اللہ اصطفی الخ مین سے آل محمد کا لفظ نکال
ڈالا گیا یہ بھی تمہارا بہتان ہے ہان تفسیر ثعلبی مین البتہ اہل خلاف کے توہم کی تردید کی گئی ہے اوسکو
تم ہمپر تہمت لاتے ہو اور یہ جو تم کہتے ہو کہ فتاوی قاضی خان مین پیشاب سے قرآن کا لکھنا جائز ہے
سو اس مسئلہ مین تمہاری سمجھ کا قصور ہے عقل پر پتھر پڑ گئے آپ کی سمجھے تو کیا کیجیے۔ چونکہ اس
مسئلہ مین تمنے بڑا غل مچایا ہے اسیلئے ہم اصل عبارت فتاوی قاضی خان کی نقل کرتے ہین والذی
رعف فلا یرقا دمہ فاراد ان یکتب بدمہ علی جبہتہ شیئا من القرآن قال ابو بکر الاسکاف یجوز قیل لو کتب
بالبول قال لو کان فیہ شفاء لا باس بہ قیل لو کتب علی جلد میتۃ قال ان کان فیہ شفاء جاز عن ابی نصر
بن سلام معنی قولہ علیہ السلام ان اللہ لم یجعل شفاءکم فیما حرم علیکم انما قال ذلک فی الاشیاء التی لا یکون فیہا شفاء
ماحصل اس عبارت کا یہ ہوا کہ اگر کسی کی نکسیر ٹوٹ جاے اور وہ یقین کرے کہ اوسی خون سے
کچھ قرآن لکھکر پیشانی پر لگانے تو خون جاری تھم جائیگا کہا ابو بکر اسکاف نے جائز ہے۔ کہا گیا اگر لکھا
جاوے بول سے کہا اگر اوسمین شفا ہے تو کچھ مضائقہ نہین ہے کہا گیا اگر لکھا جاوے مردہ کی جلد پر
کہا اگر ہو اوسمین شفا جائز ہے روایت ہے ابی نصر بن سلام سے یعنی قول حضرت رسول خدا علیہ السلام مین تحقیق اللہ
نے نہین بنائی شفا واسطے تمہارے اون چیزون مین کہ حرام کی تمپر یعنی وہی چیزین کہ جنمین شفا نہین ہے پس قاضی
خان نے بھی اپنے فتاوے مین قول حضرت رسول خدا ان اللہ لم یجعل شفاءکم الخ کو ہر حال مین
ترجیح دی ہے اس صورت مین تمہارا الزام صریح اتہام ہے قطع نظر لفظ قیل خود ہے راوی مجہول کی
رذالت و خباثت پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ شتم السلطان مین چونکہ فاعل شتم کا خسیس و کمینہ تھا
لہذا مذکور نہوا علی ہذا القیاس پس قول نا مقبول کہ بلفظ قیل فتاوی مین مسطور ہے راوی مجہول کی رذالت

وخباثت پر دلالت کرتا ہے لہذا عقلاً و نقلاً بمقابلہ نص صریح و اقوال مجتہدین اہلسنت کے ایسی مجہول
روایات قطعی متروک و مردود ہین اگر ہمارے اس استدلال پر شیعہ کہین کہ قاضی ثناء اللہ نے کیون ان
راوی مجہول کے قول فضول کو درج فتاوے کیا تو اسکا جواب یہ ہے کہ روایت مجہول تو خود ہی
اپنی خباثت پر بمقابلہ نص صریح دلالت رکھتی ہے بخلاف اصول شیعہ کے کہ کم سے کم چہارم حصہ
کافی کلینی کا مثل ابو بصیر وغیرہ روات کذاب سے بہرا پڑا ہے حالانکہ شیعونکے مجتہدین کو بھی اونکے
کذب کا دل سے اقرار ہے لہذا چند نمونے راویان کذاب حضرات شیعہ کے ہدیہ ناظرین ہوتے ہین
اول ایک بھید کی بات حضرت امام جعفر صادق رضہ نے ابو بصیر سے کہی اور اسکے اخفا کی نسبت تاکید کی
اوسنے آنجناب رضہ کے بھید کو فاش کر دیا بلکہ امام صاحب رضہ موصوف کا ایمانداری آنجناب رضہ نے
بتنگ ہوکر اوسکے حق مین بددعا بھی کی حالانکہ افشاء راز امام رضہ بروایات متواترہ حضرات شیعہ کفر ہے
رواہ الکلینی فی الکافی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال المذیع لامرنا والجاحد
لہ ایضا فیہ عن معلی ابن خنیس قال قال ابو عبد اللہ یا معلی اکتم امرنا ولا تذعہ الی
ان قال یا معلی من اذاع امرنا ولم یکتمہ اذلہ اللہ بہ فی الدنیا وینزع النور من بین عینیہ
فی الآخرۃ وجعلہ ظلمۃ تقوده الی النار دوم ابو بصیر نے ایک فرزند بھی تھا محمد نام وہ اپنے
باپ سے بھی بڑھکر کذاب تھا ع اگر پدر نتواند پسر تمام کند — حضرت ابوالحسن رضہ نے اسکی طرف ایک
قرآن پھینک دیا اور تاکیداً حکم کیا کہ اسکو ہرگز نہ دیکھنا ظالم نے اوسیدم اوسکو کھولکر دیکھا اور لوگو نمین
اپنی طرف سے مشہور کیا کہ سورۃ لم یکن الذین مین مین نے ستر نام قریش کے مع اونکی ولدیت کے لکھے ہوئے
دیکھے ہین روی الکلینی عنہ انہ قال دفع الی ابو الحسن مصحفاً وقال لا تنظر فیہ ففتحتہ
وقرءت فیہ لم یکن فوجدت فیہ سبعین رجلا من القریش باسمائہم واسماء آبائہم
سوم خود کلینی مین راویونکے عنف و اشتلم کی شکایت مرقوم ہے روی الکلینی عن عدۃ اصحابہ
عن محمد ابن ابی خالد شنبولۃ وغیرہ واکثر اخبارہم التی فیہا العنفۃ من ہذا القبیل اسی طرح بکثرت
روایات کاذبہ راویان کذاب سے کلینی مین بھری ہوئی ہین اور جو اونکے سوا ہین وہ بھی سب

احادیث ہیں اگر تمام لکھی جاوین تو دفتر طول کو چاہئے اگرچہ ہم فتاوی قاضیخان سے آخر مضمون

قوله عليه السلام ان الله لم يجعل شفاءكم فيما حرم عليكم ثابت کر چکے ہین کہ حرام چیزین ہرگز شفا نہین ہین

لہذا اسکی تائید مین اور بھی ہم اپنے فتیوان محققین سے فتاوونکو پیش کرتے ہین چنانچہ اسکی تردید

فتاوی سراجیہ مین باین مضمون کی گئی ہے ولو كتب بالبول ان علم ان فيه شفاء لاباس به ولكن لم

يفعل یعنی اگر بول مین شفا بھی سمجھی تو بھی ہرگز نہ لکھے اور حاوی القدسی مین ہے واذا سال الدم من انف

انسان ولا ينقطع حتى يخشى عليه الموت وقد علموا بالتجربة انه لو كتب فاتحة الكتاب او الاخلاص بذلك

الدم على جبهته فينقطع فلا يرخص فيه وعليه الفتوى ما حصل خلاصہ یہ کہ اگر کسی کی ناک سے خون

جاری ہو اور بند نہو یہانتک کہ اسکے مرجانیکا خوف بھی ہو اور تجربہ بھی ایسا ہوگیا ہو کہ اگر سورہ فاتحہ

یا اخلاص لکھکر اوسکی پیشانی پر لگا دیجاوے تو بند ہوجاویگا تب بھی اجازت نہ دی جائیگی اور اسکو

پر ہی فتوی ہے اور نور الانوار مین ہے وعندهما هو منسوخ بقوله عليه الصلوة والسلام استنزهوا

من البول فهو عام لماكول اللحم وغيره فقد نسخ الخاص بهذا العام فبول ما يوكل لحمه وغيره نجس

حرام ولا يحل شربه للتداوي وغيره عند ابي حنيفة رحمه الله ما حصل خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابو حنیفہ رح کے

نزدیک استعمال حرام و نجس چیز و نکا اگرچہ دوا ہی کے واسطے کیون نہو قطعی حرام ہے اور موطا

امام محمد مین ہے ولا يجوز ان يكتب شئ من القرآن بالدم او غيره من النجاسات ومن حكم

بجوازه فقد اتى بما يرضى به الشيطان ما حصل خلاصہ یہ ہے کہ حرام و نجس چیزون سے

قرآن پاک مین سے کچھہ بھی لکھنا قطعی ناجائز ہے اور جو شخص اسکا حکم کرتا ہے وہ بالیقین شیطان کی

رضامندی کا کام کرتا ہے بہرحال مذاہب اربعہ حقہ مین سے کوئی جاہل بھی اس امر کا معتقد نہین ہے

کہ یہ قرآن پاک ناقص ہے یا روے زمین پر اسکا وجود ہی نہین ہے جیسا کہ فرقہ ہوائیہ واہیہ کا

مدار ملت اسپر مقرر و منحصر ہے اب ہم اپنے اس دعوے کی تمہاری ہی معیار الہدی سے کہ جسکو اضرار الہدے

کہنا سزا ہے صفحہ ۱ سطرہ سے تصدیق کرتے ہین کہ اثنا عشریہ شیعونکے یہان قرآن مطلق نہین ہے

ایہا الناظرین خدا کیواسطے ذرا تم حکیم جیو کی اس عبارت پر خسارت کو جو مجتہدین کاملین لکھنؤ کی

بہی نظر سے گذر چکی ہے انصافاً ضرور ہی ملاحظہ فرمائیے اور ہماری مظلومیت کی داد دیجئے وہو ہذا اور اسپر بہی اکثر کتب معتبرہ (یعنی حضرات شیعہ کے روضہ کافی کلینی وغیرہ) سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت امیر رضہ واسطے اتمام حجت کے اپنے ترتیب دیے ہوئے قرآن کو لیکے مجمع صحابہ رضہ مین تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ قرآن موافق اوسکے ہے جیسا کہ نازل ہوا تہا اسکو تم لیلو حضرت عمر رضہ نے کہا کہ ہمکو اسکی کوئی حاجت نہین پس حضرت رضہ نے فرمایا کہ تم پہر اسکو کبہی نہ دیکہوگے اور یہ فرماکر معہ اوس قرآن شریف کے حضرت واپس آئے اب اگر قصور ہے تو خلیفہ ثانی رضہ یا اور لوگونکا ہے حضرت امیر رضہ پر جتنا واجب تہا اوسکو ادا فرماچکے اور علاوہ اسکے حضرت عثمان رضہ نے اپنی ترتیب دلواسے ہوئے قرآن کے رائج ہونیکے سبب سے بعضے جامعان قرآن یعنی ابن مسعودؓ وغیرہ کو نہایت درجہ کی تکلیف پہونچائی اور اونکے ترتیب دیے ہوئے قرآن کو آگ سے جلوانے مین کچہہ خوف و خطر نہ کیا اور خبر حرف واحد سبعہ احرف قرآت قرآنی کو نیست ونابود کردیا اور اگر اس صورت مین حضرت عثمان رضہ کو جناب امیر رضہ کی ترتیب بہی ہاتہہ لگ جاتی اور اوسکو وہ زیادہ رائج پاتے تو کاہیکو اوسکو باقی چہوڑتے جیسا کہ وہ اب صاحب الامر علیہ السلام کے پاس ہنوز موجود ہے اور حضرت امیر رضہ نے اپنے اوس قرآن جمع کیے ہوئے کو اپنے عہد خلافت مین بسبب انتظام صحیح نہونے خلافت کے رائج نہ کیا اور حضرت امیر رضہ ہمیشہ منتظر اسی بات کے رہتے تہے کہ تمام لوگ ہماری طرف متفق ہوجاوین تو ہم اپنے جمع کیے ہوئے قرآن کو رواج دین لیکن جناب امیر رضہ جس روز سے کہ برسر حکومت ہوتے اوسی روز سے لوگون نے بغض وحسد کی سبب سے شر و فساد بپا کیے پہر چند سطر بعد اس عبارت کے لکہا ہے اب فرمائیے کہ وہ کونسا زمانہ سلطنت حضرت امیر رضہ کا تہا کہ جس زمانہ مین فرصت سے بیٹہہ کر اپنے قرآن جمع کیے ہوئے کا رواج قائم کرتے اور دیگر آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کے تو زمانہ مصیبت کو جناب خانصاحب آپ بہی جانتے ہونگے الخ ماحصل اس جملہ ہزیان کا سوائے اسکے نہین کہ جناب اسد اللہ الغالب رضہ مظہر العجائب والغرائب نے جنہون نے پرنالہ حضرت عباس رضہ کے جہگڑے مین حضرت جبرئیل ء کے چار پر دو انگلی سے کاٹ ڈالے اور

ایک دم مین قوم عاد کو برباد کر دیا باین ہمہ قدرت کافی حضرت عمر رضہ کی ہیبت فاروقی سے اصل
ہدایت کو کہ مدار اسلام کا اسپہ منحصر و مقرر تہا گم کر دیا اور تمام خلائق کا بار معصیت اپنے سر پر لیا نہ
کوئی امام با ایمان رہا اور نہ کوئی مجتہدین شیعہ پہر عام کس شمار و قطار مین ع چو کفر از کعبہ برخیزد
کجا ماند مسلمانی ٭ اور اس عبارت سے یہ بات بہی باقرار حکیم جیو ثابت ہو گئی کہ جناب امیر رضہ کو انتظام
ملکی کی مطلق لیاقت نہ تہی کہ باوجود قدرت اسد اللہی آنجناب رضہ اپنے زمانہ خلافت مین مجبور رہے
اور اظہار حق کا اپنے شیعون تک سے بہی نہ کرنے پائے ع لے وائے ز محرومی دیدار دگر
ہیچ ٭ اگر آنجناب رضہ بعد حضرت رسول خدا کے ہی خلیفہ بنا دیے جاتے تو پہر اسلام کی کیا حالت ہوتی
بلکہ ایسی بد نظمی سے النادر کالمعدوم ہو جاتا اور بتصدیق حکیم جیو یہ بہی معلوم ہو گیا کہ حضرات شیعہ کے
پاس خاص ہون یا عام کوئی دلیل قوی اصول مذہب اثنا عشریہ جعفریہ کی ایسی نہین ہے جس سے
وہ جناب امیر رضہ و نیز دیگر آئمہ کا ایمان بلکہ رسول اللہ کی رسالت بلکہ مذہب اسلام کی حقیت بلکہ خدا
تعالی کی خدائی بمقابلہ خصم قیامت تک ثابت کر سکین کیونکہ اصل ہدایت تو اس فرقہ پر تفرقہ سے
بقول حکیم جیو مفقود ہے اور اگر ہے بہی تو وہ ہنوز صاحب الامر مظنونہ شیعان کے پاس موجود ہے
اب تم اپنے صاحب الامر کو تار دو کہ وہ اپنے وکیل[۱] دربار کو حکم کرین کہ فیروزآباد پہونچکر بدلائل عقلی
و نقلی و حجج یقینی و قطعی ہمارے سوال محال کا جواب قرین صواب تحریر فرما دین اور اپنے کمال باطنی کا
نمونہ ہم کو بہی دکہلا دین ع بہ بینیم بردیت کہ نادر کسی ٭ اور یہ جو تم تہمت قائم کرتے ہو کہ اہلسنت کے
نزدیک معاذ اللہ قرآن کی کچہہ تعظیم نہین ہے اسلیے کہ وہ واسطے دوا کے قرآن کو بول سے لکہنا
روا رکہتے ہین مگر تمکو یہ تو معلوم ہی نہوا کہ باعث اس بحث کا کیا ہے اصل معاملہ یہ ہے کہ حضرت
رسول خدا صلعم نے قبیلہ عرینین کے لوگونکو کہ وہ کسی مرض مہلک مین مبتلا تہے ابتداء اسلام مین دوا کے واسطے
پینے بول شتر کے فرمایا تہا پہر یہ حکم منسوخ ہو گیا چنانچہ نور الانوار مین ہے قال والذی یدل علی
کون حدیث العرینیین منسوخا بهذا الحدیث ان المثلة التی تضمنها حدیث العرنیین
منسوخ بالاتفاق لانها کانت فی ابتداء الاسلام ماحصل اسکا یہ ہے کہ کہا نور الانوار مین

[۱] عین الحیوٰۃ کے صفحہ ۳ سطر ۳ سلطان المطابع مین تمام دلیل صاحب الامر شیعیان کا محمد بن عثمان عمروی لکہا ہے کہ گشت تمام روئے زمین کی کرتے پہرتے ہین اور روشنا دیکہا کی جو صاحب الامر کو دیکہتا ہے پہچان [illegible]

اور وہ چیز جو دلالت کرتی ہے اوپر منسوخ ہونے حدیث عرینین کے ساتھہ اس حدیث کے یہ ہی
کہ تحقیق مُسلہ کرنا یعنی ناک کان وغیرہ کا کٹنا منسوخ ہے بالاتفاق اسیلیے کہ تہا جواز مثلہ وہ اسلام
مین پہر منسوخ ہو گیا پس ہمارے علمار محققین کے نزدیک اشیاء حرام کا استعمال بنص صحیح خواہ ماکول
اللحم خواہ غیر ماکول اللحم قطعی حرام ہو بخلاف مذہب حضرات شیعہ کے کہ اونکے نزدیک ماکول اللحم کا بول و براز حلال
بلکہ طاہر و مطہر ہے بلا اشتباہ و اکراہ دیکھو تحفۃ العوام کے ۲ باب پہلی فصل کو اب اور سنیے اپنے
پاکیزہ مسائل تحریر الاحکام کی کتاب الصلوٰۃ مقصد اول فصل رابع مین ہے کہ نمازی کو واجب ہو
کہ ستر عورت صرف حلقہ مقعد و عضو تناسل کا کرے اور ستر خصیتین کی حاجت نہین ایسا ہی کچہہ
جامع عباسی مین ہو اور کلینی مین ہے کہ میت مومن پاک کی مانند خوک و سگ کے ناپاک ہوتی
ہے اور من لایحضر الفقیہ کے باب ارتیاد المکان المحدث مین ہے کہ بقدر آیۃ الکرسی پاخانہ مین قرآن
کی تلاوت کرنا جائز ہے اور خلاصۃ المذہب کی کتاب الصوم مین ہے کہ اغلام کرنیسے فاعل و مفعول کا
روزہ نہین ٹوٹتا اور استبصار کی کتاب الطہارت باب قبل و مس الفرج مین ہے کہ مرد اور عورت کو
مذاقیہ اپنے عضو مخصوصہ سے حالت نماز مین بطریق لعب شغل کرنا جائز ہے اور من لایحضر الفقیہ کی
کتاب الطہارت باب المیاہ مین ہے جلد خوک کا ڈول بنانا جائز ہے اور تحریر الاحکام اور من لایحضر
الفقیہ مین ہے کہ آب استنجہ خورد و کلان کا پاک ہے بلکہ طیب المطیب ہے اوسکا استعمال ہر وحال
مین روا ہے اور کافی کلینی کی کتاب الطہارت باب المیاہ مین ہے کہ آب مستعمل وضو کا پاک ہے
جائز ہے کہ اوس سے دوسرا شخص وضو بناوے اور من لایحضر الفقیہ کے باب الغسل مین ہے کہ آب غسل
جنب کا پاک ہے اوسکا استعمال جائز ہے اور علل الشرائع کے باب الطہارت و الصلوٰۃ مین ہے کہ اگر
مومن پانون اپنے زانو تک اور ہاتہہ اپنے کہنیون تک گوہ کے چہ بچہ مین ڈالے جب خود بخود اسکا
ازالہ ہو جاوے تو بغیر دہونیکے نماز پڑہنی جائز ہوگی اور من لایحضر الفقیہ کی کتاب الطہارت باب المیاہ
مین ہے کہ اگر موری کی دو سوراخ ہون ایک سے پانی نکلے اور دوسرے سے پیشاب پس درصورت
ملان کے طاہر ہے اور اوسکا استعمال جائز ہے اور شرائع الاحکام مین ہے کہ حالت نماز مین اکل و

شرب جائز ہے اور تہذیب الاحکام طوسی مین ہے کہ اگر مصلی حالت نماز مین ذکر مجازی فرج عورت
جمیلہ لیجاوے حتی کہ مذی اس مذاق مین نکل آوے اور پنڈلی تک بھی پہونچ جاوے تب بھی حال نماز
صحیح ہے اور تہذیب الاحکام مین ہے کہ اگر مصلی حالت نماز مین اپنے کپڑے یا بدن پر گوہ انسان
یا سگ یا گربہ کا یا منی یا نون لگا ہوا دیکھے ہر صورت مین نماز درست ہے اور جامع عباسی مین ہے
کہ سجدۂ تلاوت کیواسطے ستر عورت وطہارت حکمی ورعایت سمت کعبہ ضرورت نہین ہے اور تبصار
باب جنب وانھا لتقنہ لیقرء القرآن مین ہے کہ مومن ومومنہ ناپاک کو تلاوت قرآن کی جائز ہے علی ہذا
القیاس دیکھئے حکیم جیو یہ ہے تعلیم آپ کے مجتہدین کاملین کے نزدیک صوم وصلاۃ ووضو وتلاوت
وغیرہ کی اگر ہم مثل اسکے تمہاری کتب مستندہ سے تمام مسائل لاطائل استنباط کرین تو یقین ہے
کہ ایک جسیم وضخیم کتاب ہوجاوے ع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا ۔ اور یہ جو تم کہتے
ہو کہ صاحب تفسیر اتقان نے لکھا ہے کہ قرآن موجودہ مطابق تنزیل کے نہین ہے اور علاوہ صاحب
تفسیر اتقان کے تمہارے کل مفسرین بات کے قایل ہوے کہ پہلے قرآن مجید مین سورۂ اقرا نازل
ہوئی پھر مدثر پھر مزمل اور مدنی سورتو نمین پہلے ویل للمطففین نازل ہوئی اور آخر مین بقول مولوی
عبد العزیز صاحب آیۂ الیوم اکملت لکم دینکم ۔ اجی حکیم جیو تمکو کیا ہو گیا ہے جو بہکی بہکی باتین کر رہے ہو
اور اقوال مجہول بلکہ فضول سے اپنی کتاب خراب کو بھر رہے ہو ہم تو مشکوۃ شریف سے پہلے ہی
ثابت کر چکے ہین کہ جب حضرت جبرئیل کسی معاملہ مین کوئی آیت یا سورۃ لاتے تھے تو عرض کر دیتے
تھے کہ یا رسول اللہ اس آیت کو فلان سورۃ کی فلان آیت سے ملا دیجیگا چنانچہ آنحضرت صلعم ایسا ہی
کرتے اور اپنے اصحاب رضا باصفا کو اس امر کی خبر دیتے جیسا کہ ۔ دلو رہوا قطع نظر اسکے جب حضرت
جبرئیل ع حضرت رسول خدا کو ہر برس ماہ رمضان المبارک مین دورہ قرآن پاک کا کرواتے اور
اور آخری وقت مین دو بار دورہ کروایا اور اوسکو ہزارون اصحاب باصفا نے حفظ وضبط کر لیا اور
اونہی بزرگوارون نے کہ منجملہ اونکے ایک جناب امیر رض بھی ہین ہمگروہ ہو کر قرآن جمع کیا پھر اہلسنت
کے نزدیک نقصان کہان باقی رہا جیسا کہ تم کہتے ہو کہ تمہاری کتب مین بکثرت روایات نقصان وارد

ہین یہ تم صریح جہوٹ لکہتے ہو اور اپنی قوم ناانصاف کو دہوکے دیتے ہو ہم دعوی سے کہتے ہین
کہ ہماری کسی کتاب سے خواہ صحاح ہو خواہ غیر صحاح ہرگز ہرگز قرآن پاک کا ناقص ہونا ثابت
نہین ہے برخلاف تمہارے عقیدہ عنیدہ کے کہ تم خود اقرار کر چکے کہ شیعہ نکا قرآن امام غائب کے
پاس ہے اور ایسا ہی تمہارے مجتہد صاحب لکہنو کے بمقابلہ عیسائیونکے فتوی دیچکے ہین چنانچہ
عیسائیون نے نغمۂ تنبور مین مجتہد صاحب کا خوب ہی خاکا اوڑایا ہے ذرا تم لحن داؤدی کو بہی
غور سے ملاحظہ کرنا اور ہماری مظلومیت کی داد دینا اگر ہٹ دہرمی کروگے تو منہ کی کہاؤگے اور
یہ جو تم کہتے ہو کہ مولانا شاہ عبد الحق رح نے لکہا ہے کہ امیر المومنین علی رضہ جمع کرد قرآن را بترتیب
نزول وگفتہ اند اگر آن مصحف معمول شدی ومشہور گشتی علم کثیر از آن حاصل شدی کہ معرفت ناسخ و
منسوخ است حق یہ ہے کہ تمنے بنا بر اپنے عقیدہ عنیدہ کے اصل عبارت حضرت شاہ صاحب رح کو
ناتمام لکہا ہے واللہ حضرت شاہ صاحب رح کا ہرگز یہ اعتقاد نہتا اور نہ کسی اور علماء اہلسنت کا ہے دیکہو
اصل عبارت حضرت شاہ صاحب رح کی مین سے تمنے یہ عبارت نکالڈالی ہے وہمانا کہ وی رضی اللہ عنہ
بترس اختلاف آنرا بروی کار نیاورد تا ہمہ عالم بریک وجہ وبریک نسخ باشند چونکہ اس عبارت
مین لفظ گفتہ اند کا موجود اور تحقیق نام ونشان قائل اس قول کا مطلق مفقود ہے اس سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب رح کو عبارت مذکورہ بالا پر بالکل ہی اعتبار نہین ہے قطع نظر شاہ صاحب
نے جو جملہ کہ آخر مین لکہا ہے جسکو تمنے حفظا ما تقدم سمجہکر حذف کیا ہے اوس سے پوری تکذیب تمہارے
الزام کی ہوتی ہے وہمانا کہ وے رضی اللہ عنہ بترس اختلاف آنرا بروے کار نیاورد الخ ماحصل
اس جملہ آخری کا یہی ہوا کہ حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہین کہ گو بعض نے ایسا ہی کہا ہے کہ
حضرت علی رضہ نے بہی قرآن جمع کیا تہا چونکہ آنحضرت ؓ نے اس خوف سے کہ مبادا مسلمانونمین اختلاف
پڑجاوے اسلیے اوسکو کسیکو نہ دکہایا تاکہ تمام جہان ایک ہی صراط مستقیم پر قائم رہے اور کوئی
ضلالت کی راہ مین نہ اترنے پاوے اور یہ جو تم کہتے ہو کہ تفسیر اتقان مین لکہا ہے کہ پہلی سورۃ
اقرا نازل ہوئی بعد اسکے فلان فلان سورۃ سو اسکا جواب تمکو مشکوۃ شریف سے ملچکا ہے

بہرحال جو کچھہ کہ تمنے الزام در باب نقص قرآن بہ نسبت فرقہ ناجیہ حقہ اہلسنت کے کہ مدار دین اونکا اسی کتاب لا ریب فیہ پر منحصر ہے محض عنا سے اتہام دیا ہے اور ناحق بہی بار معصیت بیفائدہ کا قد سیاہ کرکے اپنی گردن پر لیا ہے راست کو دروغ اور دروغ کو راست ٹہیرانا تمہارے ہی مقتدا اونکا شیوہ ہے بفضل خدا ہمارے سلف کے پیشوایوئمین سے کوئی صاحب ایسے نہین گذرے جنہون نے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ کی ایک آیت تو بہت ہوتی ہے ایک نقطہ کو بہی غلط نہین کہا ہے اور نہ انشاء اللہ تعالی تا قیام قیامت کوئی صاحب خلف مین سے ایسی بیدینی کے معتقد ہونگے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ مگر فرقہ بلدیہ ہوائیہ واہیہ سبائیہ البتہ اس امر یقین کے محض خلاف ہے اسپر تحریرات سلف و تقریرات خلف شاہد حال ہین جو تم صفحہ ایمین خود ہی لکہہ چکے ہو کہ شیعونکا قرآن صاحب الامر پاس ہنوز موجود ہے پس ہم کو حاجت شہادت پیش کرنیکی بہی نہ رہی اور ہمارا وہی دعوی بحال رہا کہ بعد مرور زمانہ اصحاب ثلثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حضرت مظہر العجائب کرم اللہ وجہہ نے کہ حدیث انا مدینۃ العلم وعلی بابہا بعقیدہ شیعیان اونکی شان مین ناطق ہے کیون نہ تحریف و بے ترتیبی کلام الٰہی کو درست کیا اپ تو قید تقیہ سے بہی آزادی حاصل ہو چکی تہی مزید برآن دیگر آئمہ رضی اللہ عنہم نے بہی اس کار خیر مین کہ مدار اسلام کا اسی پر موقوف تہا کچہہ خیال نہ فرمایا اس صورت مین تو قضیہ منعکسہ پایا جاتا ہے بلکہ بہت بڑا جرم خطا اور بیجا جفا کا نسبت آئمہ کرام کے لازم آتا ہے اگر تمام روے زمین کے شیعہ جمع ہو کر قیامت تک خامہ فرسائی کرین انشاء اللہ ہمارے الزام مدلل کو ہرگز رفع نہین کرسکتے ہین اور نہ تمسے بہی دفع کیا گیا ہم پہر کہتے ہین ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ✤ اور یہ جو تم لکہتے ہو کہ اہلسنت بہی نقص کلام مجید کے قائل ہوے ہین یہ تمہارا صریح بہتان ہے بلکہ تمنے اپنے ہی علماء کے اقوال نقل کرکے اپنی قوم کو دہوکے دیے ہین حاشا وکلا ہماری کتب معتبرہ مین اونکا اثر نہین اور اگر ہے بہی تو ویسا نہین ہے جیسا کہ تم اپنی قوم کے جی خوش کرنیکو جہوٹے الزام دیتے ہو البتہ اسبات مین تمہارے ہی مجتہدین نے مثل یہود و نصاری کے سبقت فرماکر مذہب شیعگی مین قسم قسم کی خرابیان

ف یہ حدیث موضوع ہے ۱۲ دیکھو ... ۱۲

پیدا کی ہین چنانچہ کتاب المثالب مین ابن شہر آشوب ماژندرانی تحریر فرماتے ہین کہ کلام الٰہی سے تمام ما نکال ڈالی ہین مثل
سورۃ الولایت اور بعضی سورتین باکثرہا ساقط کر دی گئین مثل سورۃ الاحزاب اور لفظ ویلک قبل ولا تحزن ان اللہ معنا
اور عن ولایت علی بعد آیت وقفوھم انہم مسئولون سے اور لفظ بملک بنو امیہ بعد آیت خیر من الف شہر
سے اور لفظ لعلی ابن ابیطالب بعد آیت کفی اللہ المؤمنین القتال سے اور لفظ آل محمد آیت وسیعلم
الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون سے اور لفظ علی بعد ولکل قوم ھاد سے نکال ڈالی گئی اور
تمہارے قبلہ وکعبہ مجتہد لکھنوی جنکے تم پیرو ہو اپنی کتاب عماد الاسلام مین تحریر فرماتے ہین کہ تحریف
قرآن مین بہ تسلیم احادیث واخبار یقینی ہے کسی طرحکا اسمین شک نہین لیکن تحریف کیونکر واقع ہوئی
اسکے جاننے پر تیقن قطعی نہین ہے اسمین احتمالات ہین ایک احتمال تحریف واقع ہونیکا قرآن مین یہ ہی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال تو معلوم ہے کہ آپ کسقدر اپنی قوم سے تقیہ کرتے تھے
باوصف اس امر کے کہ جناب امیر رض کے خلیفہ کرنیکی بدرجہ اتم رغبت رکھتے تھے پس احتمال ہے کہ
حضرت ص نے صحابہ رض کے اسلام ظاہری کے حفظ کیواسطے بحکم خدا یہ طریقہ نکالا ہو کہ اصل قرآن کو کہ
جسمین ائمہ رض کی مدح مین نام بنام آیتین اور منافقین کی مذمت مین نام بنام سورتین مندرج تہین
بحکم خدا حضرت علی رض کو دیدیا ہو کہ صحابہ رض ائمہ کی تعریف اور اپنا نفاق قرآن مین دیکھکر ظاہر اسلام سے
نہ پہرجاوین اور بقدر مصلحت کے اونکو بہی دیدیا ہو اور چونکہ یہ لوگ باعث ہوئے تحریف قرآن کے
اسواسطے تحریف کی نسبت اونہی کی طرف کیجاتی ہے یہ اردو خلاصہ ہے اصل عبارت عربی بعد اللتیا
والتی تقتضیہا تلک الاخبار ان التحریف فی الجملۃ فی ھذا القرآن بین ایدینا الخ مجتہد
صاحب لکھنوی کا دیکھئے آپ کے قبلہ وکعبہ نے اس مضمون مذکور الصدر کے ذیل مین خدا کو آمر تحریف
اور رسول ص کو مرتکب تحریف اور صحابہ رض کو باعث تحریف فرمایا ہے ع این کار از تو آید و مردان چنین
کنند۔ اور ملا یعقوب نے تخمیناً چہارم حصہ کافی کلینی مین اقرار کیا ہے کہ اس قرآن موجودہ مین بارہ
ہزار آیت سے زائد نکال ڈالی گئین اور جو باقی بچین سو اونکا یہ حال ہوا ہے لیس من کلام اللہ بل
ہو محرف عن موضعہ بہرحال خاص وعام حضرات شیعہ کے نزدیک کتاب اللہ ناقص بلکہ تمام محرف ہے

ع این چہ شوریست کہ در دور قمر مے بینم :: ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر مے بینم ✦ لہذا اصل ہدایت کے گم یا ناقص یا محرف ہونیسے تمام امام و مجتہدین متشعین دائرہ ایمان وایقان سے خارج سمجھے گئے ع ہمین است انجام اہل نفاق ✦ **جواب** تیسرے اعتراض کا یہ ہے کہ بنابر اصول حضرات شیعہ جناب اسد اللہ الغالب علی کل غالب مظہر العجائب والغرائب ایسی حالت مین تھے کہ خلفاء عظام رض سے ڈر کر یا صحابہ رض کرام سے دب کر خسر دریات دینیہ مین تقیہ کیا کرتے اور معاذ اللہ اپنی موجودگی مین قرآن مجید و فرقان حمید کو کہ رکن اعظم اسلام بالاتفاق ناصحہ دین ہے جل جانے دیتے اور چپکے بیٹھے رہتے خدا کے حکم محکم کو دہو جانے دیتے اور دم نہ مارتے جناب سیدہ رض بضعہ رسول اللہ ص کے تازیانے لگ جانے دیتے اور خود بذاتہ غیرت نہ فرماتے کیونکہ بزعم اہل تشیع رتق و فتق تمام جہان اور انتظام و اہتمام زمین و آسمان کا آنجناب رض ہی کے تو اقتدار مین تہا اور اسم اعظم بہی آپ ہی کے اختیار مین تہا موکلین پر آپ حاکم تھے ملائکہ پر آپ ناظم تھے قوم یاجوج آپکی تابع تہی قوم ماجوج آپکی مطیع تہی ابر آپکا تابعدار تہا اور ہوا آپکی فرمانبردار تہی خلقت کوہ قاف کی جو اس مخلوقات ظاہری سے صدہا حصہ زیادہ تہی آپکی منقاد تہی انبیاء اللہ مردہ کو آپ ایک دم مین زندہ فرماتے تھے درخت آپ سے کلام کرتے تھے اگر خشک ہوتے تو سرسبز ہو جاتے تھے زمین کی دم بہر مین سیر کرتے تھے طرفۃ العین مین آسمان پر عروج فرماتے تھے ذو الفقار مین آپ کی وہ قدرت تہی کہ ایک لمحہ مین قوم عاد کو جو نہایت ہی قوی ہیکل تہی قتل کر ڈالا اور ان سب کو دم زدن مین گردن مارا اس موقع پر ہم اوس حدیث بساط کا اردو خلاصہ لکھتے ہین جسکو ابن بابویہ صدوق قمی نے منہج التحقیق کے باب معجزات مرتضوی رض مین بسند معتمدہ حضرت سلمان فارسی رض و حضرت مقداد کندی رض وغیرہما سے روایت کی ہے اور عالم محقق شیعی اردستانی نے بہی اس حدیث کے مستند ہونیکا صدق دل سے اقرار کیا ہے اب ہم کتاب امامت اردستانی سے اوسکا اصل اردو مین تحریر کرتے ہین۔

خلاصہ حدیث بساط

ابن بابویہ قمی اپنی سند سے حضرت سلمان فارسی رض سے یون روایت کرتے ہین کہ سلمان رض فرماتے

ہین کہ ایک روز مین اپنے مولا اور سردار امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین حاضر تہا اور وقت عمر رضہ ابن خطاب کے ہاتہہ پر لوگونکی بیعت کا بازار گرم تہا میرے علاوہ خدمت مبارک امیر المومنین رضہ مین دونون صاحبزادے یعنی حسنین رضی اللہ عنہما حاضر تہے اور محمد رضہ ابن حنیفہ اور محمد ابن ابی بکر رضہ وعمار رضہ بن یاسر اور مقداد رضہ بن اسود بہی موجود تہے باتین آپسمین ہورہی تہین تذکرہ باہم ذکر ہتہ ہم کیے جاتے تہے استنے مین حضرت امام حسن رضہ نے اپنے پدر بزرگوار کیطرف متوجہ ہوکر عرض کیا کہ اے امیر المومنین اور اے امام المسلمین اللہ تعالی نے سلیمان رضہ ابن داؤد کو عجیب سلطنت بخشی ہے اوسمین سے خدا تعالی نے اپنے وصی یعنی آپکو بہی عنایت کی حضرت شاہ شہر ولایت نے فرمایا اسنے اور فرمایا قسم کہاتا ہون مین اوس معبود کی کہ جو دانہ خشک کو زمین سے اوگاتا ہے اور حلف کرتا ہون اوس قادر مطلق کا کہ جسنے آدم کو خاک سے پیدا کیا ہے کہ جو سلطنت تیرے باپ کو دی ہے سلف مین نہ کسی وصی کو دی اور نہ کسی ولی کو عطا فرمائی اور نہ اب آیندہ کسیکو دیگا پس امام حسن رضہ اور اونکے ساتہہ حضار مجلس نے عرض کیا کہ یا حضرت ہم چاہتے ہین کہ جو کچہہ خدا تعالی نے آپکو عطا فرمایا ہے اوسمین سے کچہہ ہمکو بہی دکہلا دیجیے تاکہ ایمان ہمارا زائد ہو اور علم و ایقان ہمارا قوی ہو حضرت نے فرمایا کہ اچہا ہم تمہین کسیقدر دکہلاتے ہین اور یہ کہکر دو رکعت نماز فورًا ادا فرمائی اور بعد نماز کے کچہہ کلمے ایسے فرمائے کہ حضار مجلس کی سمجہہ مین نہ آئے اور ہاتہہ کو طرف مغرب کے بڑہایا ایک لمحہ کے بعد جو ہاتہہ کو کہینچا تو حاضرین نے آپ کے ہاتہہ پر ایک ٹکڑا ابر کا دیکہا اوسکو وہین رکہکر پہر اپنے ہاتہہ کو طرف پچہم کے بڑہا دیا کہ معًا دوسرا ٹکڑا مشتاقین کو دکہا دیا حضرت سلمان رضہ اوسوقت پکار کر کہنے لگے کہ بیشک اللہ ایک ہے اور اوسکا رسول برحق ہے اور بے شبہ تم اوسکے وصی ہو جو کوئی شک کریگا تمہاری وصایت و خلافت مین ہلاک ہوگا اور جو تمہاری پیروی کریگا نجات پاویگا پہر وہ دونون ابر پہیل گئے آپنے سب حاضرین سے فرمایا کہ اوٹہو اور بیٹہہ جاؤ اس بساط یعنی فرش پر سب لوگ ایک ابر پر بیٹہہ گئے اور حضرت رضہ دوسرے ابر پر سوار ہوگئے آپ نے پہر کچہہ کلمے فرمائے کہ کسینے اونکو نہ سمجہا اور اشارہ ابر کو طرف مغرب کے کیا اوسیوقت ہوا ابر کے

نیچے آگئے اور آہستگی تمام ابر کو اوٹھا کر پچھان کیطرف لیچلے اوسوقت جو ہمنے حضرت رضہ کو دیکھا تو آپ زرد جامہ پہنے ہوئے تھے اور ایک تاج یاقوت کا سر پر رکھے ہوے تھے اور نعلین مبارک کے بندہی یاقوت کے بنے ہوئے تھے اور ایک انگوٹھی مروارید کی بھی زیب دست مبارک کیے ہوے تھے اور کرسی نور پر تشریف فرما تھے امام حسن رضہ نے حضرت امیرالمومنین رضہ سے عرض کیا کہ تمام مخلوقات بوجہ انگشتری کے سلیمان علیہ السلام کے مسخر تہے اور آپ کے کس وجہ سے مطیع ہوئے آپ نے فرمایا کہ اے بیٹے میرے مین اللہ کا منہ ہون مین اللہ کی آنکھ ہون مین اللہ کی زبان ہون مین اللہ کا دل ہون مین اللہ کا نور ہون کہ نہین بجھا سکیگا کوئی مجکو مین اللہ کی حجت ہون اوسکے بندون مین مین اللہ کا خزانہ ہون اوسکی زمین مین مین بانٹنے والا جنت اور دوزخکا ہون مین ذوالقرنین کی دیوار ہون تمکو ہم سلیمان ع کی بھی انگوٹھی دکھائے دیتے ہین فوراً آپ نے ہاتھ بغل مین کیا انگوٹھی سلیمان ع کو معاً دکھا دیا ملاسے سرخ کی تھی اور نگینہ یاقوت سرخ کا فرمایا اے بیٹے یہ انگوٹھی تھی سلیمان ع کی تمام سے بہی نام اسپر بھی منقوش ہین سلمان فارسی رضہ کہتے ہین کہ حاضرین اور زیادہ متعجب ہوئے آپ نے فرمایا ابھی سے تم کیا تعجب کرتے ہو ہم آج تم کو وہ عجائبات دکہا دینگے کہ تمنے کبھی نہ دیکھے ہونگے حضرت امام حسن رضہ نے فرمایا ہمکو دیوار ذوالقرنین کی دکھا دیجئے آپ نے ہوا کو حکم کیا کہ اوسی طرف کو چل معاً ہوا مین سے ایک آواز مشابہ رعد کے نکلی اور ہوا اوسی طرف کو چلی یہانتک کہ ایک پہاڑ پر پہنچایا اوسپر ایک درخت عظیم کھڑا ہوا دیکھا مگر خشک ہوگیا تھا حضرت امام حسن رضہ نے عرض کیا کہ اے امیرالمومنین رضہ اس درخت کو کیا ہوگیا آپ نے فرمایا کہ اوسی سے نہ پوچھ لو آپنے اوس درخت سے پوچھا کیا ہوا تجکو اے درخت جو خشک ہوگیا اوسنے کچھ جواب نہ دیا تب امیرالمومنین رضہ نے فرمایا جواب کیون نہین دیتا جواب دے حضرت سلمان رضہ فرماتے ہین کہ خدا کی قسم اوسیوقت درخت بولنے لگا اور کہنے لگا حضرت امام حسن رضہ سے کہ تمہارے باپ ہر شب وقت سحر کے کرسی نور پر بیٹھکر ابر پر سوار ہوکر میرے پاس آیا کرتے ہین اور دو رکعت نماز پڑھا کرتے ہین حضرت رضہ کی مصاحبت اور ابر کی خوشبو سے مین تر و تازہ رہتا تھا

چار شب سے حضرت رضہ تشریف نہین لائے اوس جدائی سے میرا یہ حال ہوا اور اس مفارقت سے
مین خشک ہو گیا میری سفارش حضرت رضہ سے کرو کہ مجکو مہجور نہ رکہین امیر المومنین رضہ نے دو
رکعت نماز اوس درخت کے نیچے پڑہی اور ہاتہہ اپنا اوسپر پہیر دیا وہ اوسیوقت سرسبز میوہ دار ہو گیا
پہر کرسی نور پر بیٹھے اور وہانسے چلے سلمان فارسی رضہ کہتے ہین کہ ہوا مین ایک فرشتہ دیکہا سر اوسکا آفتاب
کے قرص کے نیچے تہا اور پانون تعر محیط مین ایک ہاتہہ اوسکا مشرق مین اور ایک مغرب مین امیرالمومنین رضہ
سے ہمنے پوچہا یہ کون ہے فرمایا کہ مین نے اوسکو خدا کے حکم سے اسی مقام پر مقرر کیا ہے اور رات و
دنکی تاریکی اور روشنی پر موکل ٹہیرایا ہے قیامت تک یہ ایسا ہی رہیگا پس ہوا ہم کو یاجوج ماجوج کے
پاس لیگئے حضرت امیر رضہ نے ابر سے فرمایا کہ ہمکو اس پہاڑ کے نیچے اوتار وہ پہاڑ بہت تاریک تہا قوم
یاجوج کی تین قسمین تہین بعضے تو بیس گز کے لانبے اور دس گز کے چوڑے تہے اور بعضے سو گز کے لانبے
اور ستر گز کے چوڑے اور بعضے ایسے تہے کہ ایک کان اپنا اوڑہتے تہے بجائے لحاف کے اور ایک بچہاتے
تہے بجائے توشک کے حاضرین مین سے کسینے پوچہا کہ حضرت انکا حاکم کون ہے جناب امیر رضہ نے
فرمایا کہ اس قوم بیشمار کا مین حاکم ہون اور یہ سب میرے محکوم ہین پہر آپنے کچہہ کلمے ہوا سے فرمائے
ہوا ہمکو کوہ قاف کو لیگئی وہ پہاڑ یاقوت سرخ کا تہا اور تمام زمین کو گہیرے ہوئے تہا ایک فرشتہ
بشکل آدمی کے اوسپر موکل تہا جسوقت اوسنے ہمکو دیکہا حضرت رضہ کو سلام کیا اور رخصت چاہی آپنے
اوسکو رخصت دی چلدیا پہر ایک درخت مثل درخت اول کے دیکہا اوس سے بہی وہی سوال وجواب
واقع ہوئے درخت نے کہا کہ حضرت امیر رضہ ہر شب اول رات مین میرے پاس آکر نماز پڑہتے ہین
چالیس روز سے نہین آئے اسواسطے سوکہہ گیا ہون حضرت امام حسن رضہ نے حضرت امیر رضہ سے
سفارش کی آپنے ہاتہہ اپنا اوسپر پہیر دیا وہ درخت گواہی دینے لگا خدا اور رسول واوسکے وصی کی
اور سرسبز ہو گیا حاضرین مین سے کسینے پوچہا کہ یا حضرت رضہ سب ملائکہ آپ کے حکم مین ہین آپنے
قسم کہاکر فرمایا کہ بے اذن میرے کوئی فرشتہ اپنی جگہہ سے حرکت نہین کرسکتا اور اگر کرے تو
خدا تعالی اپنی آتش غضب سے اوسے جلادے اور بعد میرے حسن رضہ کو اور اونکے بعد حسین رضہ کو اور

اونکے بعد نو آدمیونکو میری اولاد سے کہ نوین اونکے قائم آل محمد ہونگے یہی حکومت حاصل ہوگی ملائکہ
مقربین ؑ سے کوئی دم نہ مار سکیگا بے اونکے اذن کے کسینے پوچھا کہ حضرت کوہ قاف کے موکل کا کیا
نام ہے فرمایا کہ برخائیل پہر آپنے حاضرین سے فرمایا کہ آنکہین بند کرو سب نے بند کرلین فرمایا کہولدو
سب نے کہولدین تمام حاضرین نے اپنے آپ کو ایک دوسرے ملک مین پایا اسوجہ سے اور زیادہ
تعجب آیا آپ نے فرمایا کہ ملک الموت میرے اختیار مین ہے یا وصف اسکے کہ مین خدا کا بندہ ہون اور
جو کچہہ مین جانتا ہون تہوڑا سا بہی تمکو سناؤن تو تمہارے دل سننے کی تاب نہ لاسکین گے پہر فرمایا آپنے
کہ اسم اعظم کے تہتر حرف ہین وزیر سلیمان علیہ السلام آصف برخیا کو ایک حرف معلوم تہا جسکی وجہ سے وہ
تخت بلقیس کو اوڑا لایا تہا اور مجکو ستراور دو بہتر حرف معلوم ہین البتہ ایک حرف علم غیب ہے کہ وہ مخصوص
خدا کے ساتہہ ہے پہچانا مجکو جسنے پہچانا اور منکر ہوا جو منکر ہوا وہانسے پہر ابر نے ایک باغ مین پہنچایا کہ
وہ مثل بہشت کے تہا اوسمین ایک جوان کو ہمنے دیکہا کہ دو قبرونکے درمیان مین بیٹہا تہا ہمنے عرض کیا
کہ حضرت رضہ یہ کون شخص ہے آپنے فرمایا یہ ہمارے بہائی صالح ؑ نبی ہین اور یہ دونون قبرین انکے
ماں باپ کی ہین حضرت صالح ؑ دیکہتے ہی حضرت علی رضہ کو بیتابانہ دوڑے اور حضرت کے سینہ سے
بوسے لینے لگے اور ڈیک مار کر رونے لگے اور شکوہ وشکایت کرنے لگے آپ نے اونکی تسکین کردی
ہمنے پوچہا کہ یا حضرت صالح ؑ کیون روے آپنے فرمایا اونہی سے پوچہو حضرت امام حسن رضہ نے
پوچہا کہ تم کیون روئے اونہون نے کہا کہ تمہارے باپ ہر روز وقت صبح کے میرے پاس آکر میرے
ساتہہ نماز پڑہتے ہین اسوجہسے مین محظوظ اور مسرور رہتا تہا آج دس روز ہوئے کہ آئے نہین ہتے
مین نے کہا اے امیر المومنین رضہ ہم روز وقت صبح کے آپکی خدمت مین ہوتے ہین آپ کیونکر یہان آکر
حضرت صالح ؑ کیساتہہ نماز پڑہتے ہین آپ نے فرمایا کہ سلیمان ؑ کو دیکہوگے ہمنے کہا ہماری یہی
آرزو ہتی حضرت رضہ وہانسے روانہ ہوستے ایک باغمین پہونچے کہ کسینے اوسکی مثل نہ دیکہا ہوگا تمام جانور
اوسکے حضرت ؑ کا طواف کرنے لگے درمیان بہشت کے ایک تخت فیروزہ پر ایک جوان سو رہا تہا اور
دو سانپ اوسکے سر اور پیر کے پاس بیٹہے ہتے دونون سانپ حضرت ؑ کے قدمون پر لوٹنے لگے ہمنے

پوچھاکہ حضرت رضہ یہ کون شخص ہے کہ جسکے سرہانے اور پائین دوسانپ ہین آپ نے فرمایا یہی سلیمان ہین آپنے انگوٹہی اپنے ہاتہہ سے اوتار کر اونکے ہاتہہ مین پہنادی اور فرمایا اوٹہہ تو اوسکے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیونکو جلاتا ہے فوراً سلیمان علیہ السلام اوٹہہ بیٹہے اور گواہی خدا و رسول ؐ اور اوسکے وصی کی دینے لگے اور کہنے لگے مین نے آپ کے واسطہ سے سلطنت پائی تہی اگر آپکا توسل نہ ہوتا تو یہ سلطنت مجکو کبہی نہ ملتی پہر حضرت سلیمان ؑ سے رخصت ہوئے اور وہ بدستور مردہ ہوگئے حاضرین نے عرض کیا کہ یا حضرت امیر رضہ کوہ قاف کے بعد کیا چیز ہے آپنے فرمایا کہ چالیس عالم ہین ہر عالم مثل اس جہان کے ہے مجہے سب کا علم ہے اور بعد رسول خدا کے مین عوالم کا حاکم ہون اور بعد میرے میری اولاد حافظ شریعت نبوی او وارث علم مصطفوی ہوگی اور ہم آسمان کی بہی راہین جانتے ہین اور زمین سے راستہ بہی پہچانتے ہین اور ہم خدا کے اسماء حسنی ہین اور ہم دوزخ و جنت کے تقسیم کرنیوالے ہین اور فرشتون نے ہم ہی سے تسبیح و تہلیل سیکہی ہے آدم ؑ کے کلمات ہم ہی ہین کہ جس سے آدم ؑ کی توبہ مقبول ہوئی ہمارے ہی نام عرش پر لکہے ہین ہمارے ہی نامونکے سبب سے آسمان بے ستون کے قائم ہے زمین پر ہمارے نام منقوش ہین ہم اسم اعظم کو جانتے ہین ہمارے نام جب ہوا پر لکہے گئے چلنے لگے اور برق پر پڑہے گئے تو وہ چمکنے لگی رعد پر منقوش ہوئے تو وہ عاجزی کرنے لگی پہر حضرت نے فرمایا کہ آنکہین بند کرو بند کرلین پہر کہا کہولدو کہولدین دیکہا کہ ایک شہر عظیم الشان مین پہنچے آپ نے فرمایا کہ قوم عاد کے باقیماندہ لوگ اسی مین آباد ہین ابہی تک کفر مین گرفتار ہین مین نے سب کا قلع و قمع کردیا تہا البتہ یہ شہر رہ گیا ہے مین دعوی رکہتا ہون کہ اس گروہ سے اکیلا مقابلہ کرونگا یہ کہکر آپ نے اون لوگونپر خدا کی وحدانیت اور رسول کی رسالت اور اپنی ولایت کو پیش کیا اونہون نے انکار محض کیا آپنے ذوالفقار سے اکثر کو قتل کردیا پہر آپنے جب ہم لوگونکو خائف دیکہا ہمارے پاس چلے آئے اور سینون پر ہاتہہ پہیرا وہ خوف زائل ہوگیا پہر آپنے قوم عاد کے لوگونپر باواز بلند اسلام کو پیش کیا اونہون نے پہر انکار محض کیا اوسوقت آپ کے منہ سے صاعقہ و برق و رعد نکلنے لگے اور سخت آوازین ظاہر ہونے لگین وہ لوگ

اس صدمہ سے سب مر گئے جب آپ اون لوگوں سے فارغ ہوئے تب ہمنے کہا کہ اے امیر المومنین ہمکو ہمارے وطن پہونچا دیجئے اب ہم لوگون مین طاقت کسی امر کے مشاہدہ کی نہین ہے حضرت رضہ نے ابر کو بلوایا اور کچھ ہمسے کلام فرماتے کہ ہم نہ سمجھے ہوا ہمکو اوس مقام تک لیگئی کہ دنیا وہانسے ایک درہم کی مانند معلوم ہوتی تھی بعد ایک لحظہ کے ہم وطن پہونچگئے اوسیوقت موذن نے ظہر کی اذان دی تھی وقت طلوع آفتاب سے ہمنے سفر کیا تھا ظہر کے وقت آگئے اتنی دیر مین پچاس برسکی راہ طے کی حضرت رضہ نے جب ہملوگونسے سبب دیکھا فرمایا مین تم کو پلک مارتے مین تمام زمین وآسمان کو دکھا سکتا ہون یہ قدرت خدا نے مجکو بخشی ہے مین ولی و وصی ہون رسولؐ کا لیکن اکثر لوگ نہین جانتے ہین سلمان رضہ نے کہا اللہ لعنت کرے اوس شخص پر جسنے تمہارے حق کو غصب کیا فقط

اے گروہ شیعہ اور اے فرقہ امامیہ دیکھو اس حدیث لباط کو اور خیال کرو جناب مرتضوی کے اقتدار اور اختیار کو کہ ہر شئے آپ کی محکوم ہر چیز آپ کو معلوم تمام مخلوقات کے آپ حافظ جمیع بندگان خدا کے آپ داعی ملائکہ آپ کے قبضہ قدرت مین موکلین آپ کی ملکیت مین بہشت کے جانور آپکا طواف کرین حضرت سلیمان کے سانپ آپ کے قدمون پر لوٹین زمین وآسمان کی ایک ساعت مین آپ سیر کرین ابر و ہوا بغیر آپ کے حکم کے حرکت نکرین فرشتے آپ کے بے اذن جنبش نہ کرین درختونکو آپ سرسبز کرین مردونکو آپ زندہ فرماوین انبیاء آپ کے وصی ہونیکا اقرار کرین نباتات آپ کے ولی ہونیکا اظہار کرین تینون قسمین یاجوج و ماجوج کی آپکی ہوا خواہ چالیسون عالم کوہ قاف کے آپ کے خیر خواہ فرشتہ روشنی و تاریکی کا آپ کا تابعدار موکل کوہ قاف کا آپکا فرمانبردار رعد آپ کی دہن مین کڑکے برق آپ کے منہ سے نکلے ذوالفقار آپکی کفار کو ایک دم مین تباہ کرے صاعقہ آپکا فجار کو ایک لمحہ مین خاک سیاہ کرے الغرض ہر طرح سے قدرت آپکو حاصل تھی اور ہر نوع سے مقدرت آپ کی کامل تھی پھر صحابہ کرام رضہ سے تقیہ کرنیکی آپ کو کیا ضرورت تھی اور خلفاء عظام رضہ سے مذہب چھپانیکی کیا حاجت تھی جو ہمارے مخاطب جا بجا تقیہ کو لاجواب ہوکر سپر بناتے ہین اور آپکو ہماری الزام حق بجانب سے بچاتے ہین — (فی ارغام الشیاطین)

ذکر اصحاب رضؓ باصفا حضرت رسول خدا صلعم کا

مخفی نماند کہ ہمنے بمقابلہ شیخ احمد صاحب دیوبندی کے یہ دعوی کیا تہا کہ ہم بالیقین کہہ سکتے ہین کہ خلفاء راشدین اور صحاب انصار و مہاجرین رضوان اللہ علیہم اجمعین کیجانب کفر و نفاق کو منسوب کرنا مطابق شریعت حق رسول ﷺ رب مطلق صریح کفر ہے اور دعوی بے دلیل اہل بغض کا محض باطل ہے اسلیے کہ آیات بینات قرآن مجید اور روایات آئمہ شیعیان قدیم و جدید شاہد حال خیر مآل اون بزرگان ارکان اسلام کے ہین اور سوء اعتقادی بدگمانو نکی قطعی تردید کرتے ہین لہذا اس مقام پر کچھہ آیات اور روایات نقل کرنا ضروری سمجھا گیا جواب رفّاض حکیم جیو فرماتے ہین۔ ہم بہی بالیقین کہہ سکتے ہین کہ غلفاء ملحدین ثلاثہ الملیین اور اکثر مہاجرین فارّین اور اصحاب انصار رضہ بے اعتبار کی نسبت ارتداد و کفر اور نفاق کو منسوب کرنا مطابق شریعت حق رسول ﷺ رب مطلق صریح ایمان اور اسلام ہے اور دعوی بیدلیل اہل بغض کا محض باطل ہے اسلیے کہ اکثر آیات بینات قرآن مجید اور روایات آئمہ سُنیان قدیم و جدید شاہد حال بدافعال اون مدعیان ارکان اسلام کے ہین اور سوء اعتقادی بدگمانو نکی قطعی تردید کرتے ہین الخ جواب الجواب کا جواب جب اس راہ دشوار گذار مین ہمکو سخت پریشانی درپیش ہوئی تو ہمنے ناچار ہوکر یہ مضمون رافضی غالی کا خوارج کو دکہلایا اونہون نے معاذاللہ بنا بر اپنے عقیدے کے بلا و غدغہ یہ جواب مشکل دیا کہ ہم بہی تو بالیقین یہی کہتے ہین کہ آئمہ اور آنکے اصحاب انصار پر بہی تو وہی الزام عائد ہوتے ہین جو کہ روافض بہ نسبت صحابہؓ کرام کے قایم کرتے ہین اور اسکے ثبوت مین خوارج نے اوسی قسم کے دلائل لاطائل آئمہؑ کی شان مین معاذاللہ ثم معاذاللہ پیش کیئے جیسے کہ نعوذ باللہ حضرات شیعہ از راہ عناد قلبی و فساد دلی کے صحابہؓ باصفا کی شان مین پیش کیا کرتے ہین اور اپنے دعوی کی شہادت مین خوارج نے بنا بر اپنی اصول ملت و سوء عقیدت کے چنانچہ اُنکی شرارت کی قدر حضرات شیعہ کو بخوبی معلوم ہے وہی جزو و کل آیتین جو منافقون اور کافرون اور مشرکون اور ملحدون کی تہدید شدید مین نازل ہوئی ہین

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ بلا تکلف آئمہ کرام رضہ کی شان مین پڑھنا شروع کین بلکہ آئمہ عظام کو قطعی خارج ہو

از اسلام کر دیا اور وہ روایتین جنکو شیعہ حضرات ائمہ کی فضیلت و خلافت و امامت مین حجت لاتے

ہین اون سب روایتون خوارج نے عیاذ باللہ آئمہ رضہ کی مذمت و مخالفت و ضلالت ثابت کی اب

ہم دیکھین کہ روافض خوارج کے مقابلہ مین کیا جواب تحریر کرتے ہین **التماس** اگر حضرات علماء

شیعہ جواب لکھنے کا ارادہ فرماوین تو اوس سے پہلے امور مندرجہ ذیل کو ملحوظ خاطر رکہین جیسا کہ

معیار الہدیٰ مین کلمات سبیہ بکثرت تحریر کیے گئے (۱) کوئی کلمہ سخت و خلاف تہذیب استعمال

نہ فرماوین (۲) ہمارے نزدیک جناب امیر کرم اللہ وجہہ ایسے ہی صحابی جلیل القدر اور کامل الایمان

اور افضل امت اور واجب المحبت والتعظیم ہین جیسے کہ حضرات شیخین و ذی النورین رضی اللہ عنہم

ہین اور جن دلائل سے ہم بزرگی اور افضلیت اور کمال ایمانی حضرات خلفاء ثلثہ رضہ وغیرہم کے ثابت

کرتے ہین اونہی دلائل سے جناب امیر رضہ کا بہی فضل و کمال و قرب من اللہ بموجب ہمارے

اعتقاد کے ثابت ہوتا ہے اور ہم دعوی کے ساتھ کہتے ہین کہ اگر یہ دلائل عقلیہ و نقلیہ جنکو ہم بیان

کرتے ہین بفرض محال غلط اور باطل ہون تو پہر صرف ثبوت ایمان و افضلیت حضرات خلفاء رضہ

ہی مین خلل نہین پڑتا ہے بلکہ جناب امیر رضہ کا بہی ایمان کسی طرح سے ثابت نہین ہو سکتا ہے بلکہ

ثبوت رسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و حقیقت دین مین سخت رخنہ واقع ہوتا ہے مگر حضرات

شیعہ اپنی سادہ لوحی و ناعاقبت اندیشی سے بوجہ بغض و عداوت حضرات خلفاء رضہ و نیز دیگر

صحابہ رضہ اون دلائل بدیہیہ و آیات بینات قطعیہ مین شبہات و تاویلات بیجا و توہمات و احتمالات

ناسزا و قیاسات لاحاصل و خیالات لاطائل کرتے ہین جس سے صرف اونکا اسیقدر مدعا ہے کہ

اون اکابر دین کا ایمان و فضائل ثابت نہو لیکن حضرات شیعہ خوب اس بات کو ذہن نشین

کر رکہین کہ یہ کسیطرح ممکن نہین کہ اون بزرگان ارکان دین و اسلام کا تو ایمان و فضائل ثابت

نہو اور جناب امیر رضہ کا منہ زوری سے ایمان و فضیلت ثابت ہے ہو جاوے لہذا اب ہم محض

مجبور ہو کر حضرات شیعہ سے سوال کرتے ہین کہ جو دلائل ہم اہلسنت والجماعت درباب اثبات

ایمان و فضائل حضرات خلفاء و نیز دیگر صحابہ باصفا رضی اللہ عنہم مین پیش کرتے ہین اگر بفرض محال
وہ سب غلط اور باطل ہون تو فرمائیے کہ ایمان و فضائل جناب امیر رضہ کس دلیل سے آپ حضرات
ثابت فرماتے ہین اگر آپ بہی اونہی دلائل کو تسلیم کرینگے تو علی الرغم آپ کے بالیقین ایمان و
فضائل خلفاء راشدین رضہ و نیز دیگر صحابہ مکرمین رضہ بہی بلاتکلف ثابت ہوجائیگا ورنہ ہرگز ممکن
نہین کہ ایمان جناب امیر رضہ کا قیامت تک کسی دلیل سے ثابت ہوجاوے اس سوال سے
معاذ اللہ ہماری یہ غرض ہرگز نہین ہے کہ فی الواقع ایمان جناب امیر رضہ ہمارے نزدیک ثابت
نہین حاشا و کلا و اللہ باللہ ہمارے نزدیک جناب امیر رضہ کامل الایمان اور افضلین امت مین
ہین اگر خوارج بہی ہمارے ان دلائل مین مثل روافض درباب ایمان جناب امیر رضہ رد و قدح
کرین تو اونسے بہی ہم یہی سوال کرینگے کہ علاوہ ان دلائل کے کسی دوسری دلیل سے ایمان حضرات
شیخین رضہ کا ثابت کردین ہمارے اس سوال سے ہرگز کوئی یہ نہ سمجہے کہ ہمکو سوء عقیدت بجناب اسد اللہ
الغالب علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کی کچہہ بہی ہے حاشا و کلا (۴۳) اب ہم اپنے سوال سے
دائرہ کو وسیع کرتے اور اجازت دیتے ہین کہ اگر علماء شیعہ کو جناب امیر رضہ کے ایمان ثابت کرنیکا
حوصلہ و ہمت ہو تو اونکو اختیار ہے خواہ دلائل عقلیہ یقینیہ سے ثابت کرین یا دلائل نقلیہ قطعیہ پیش
کرین مگر یہ یاد رہے کہ اون دلائل مین کوئی احتمال مخالف کا اوس قسم کا پیدا نہو جو اہل
حق اثبات فضائل حضرت خلفاء رضہ مین بیان کرتے ہین اگر اون دلائل مین کسی احتمال مخالف
کی گنجایش ہو تو اوسکے پیش کرنیکا ہرگز قصد نہ فرماوین (۴۴) اگر کسی مذہب مخالف کے
اصول پر حضرات شیعہ کو جناب امیر رضہ کے ایمان ثابت کرنیکا خیال ہو تو اول مذہب خوارج کے
اصول پر ثابت فرمادین کیونکہ جو نسبت کہ حضرات شیعہ کو حضرت شیخین رضہ و نیز دیگر صحابہ رضہ سے
ہے وہی نسبت حضرات خوارج کو جناب امیر رضہ سے ہے پس شیعونکو ایسی دلیل لانا چاہیئے جسکے
مقابلہ مین خوارج کو گنجایش چون وچرا کی باقی نرہے جیسے کہ حضرات شیعہ کو بمقابلہ اہلسنت و
الجماعت باقی رہتی ہے ورنہ پہر انصاف کی رو سے اپنے آپکو اثبات ایمان جناب امیر رضہ سے

عاجز سمجھین اور اگر اہل حق کے مذہب پہ ثابت کرنیکا قصد ہو تو بسم اللہ اوسپر ہی ثابت کرین
مگر یہ امر بچند شرائط مشروط ہے **پہلی** حضرات شیعہ اپنے عجز کا اقرار تحریر فرماوین کہ حضرات
خوارج کے اصول مذہب پر جناب امیر رض کا ایمان ہم نہین ثابت کرسکتے **دوسری** جو امر کہ
محض تسلیم اہلسنت ہو اوسکو اپنی حجت مین پیش نکرین کیونکہ اسکے یہ معنی ہونگے کہ اثبات ایمان
جناب امیر رض کے لیئے ہمارے پاس بجز تسلیم خصم باعتبار واقع کے کوئی دلیل نہین ہے گویا خلاصہ
اسکا یہ ہوگا کہ فی الواقع جناب امیر رض معاذ اللہ مومن نہین ہان بتسلیم ایک فریق مخالف کے
مومن ہین اور دوسرے فریق کے اعتبار سے مومن نہین **تیسرے** اوس قسم کے دلائل
بھی پیش نہ فرماوین جس قسم کے دلائل کو اثبات ایمان و فضائل حضرت شیخین رض مین جو کہ
اہلسنت کی طرف سے پیش ہوئے ہون اور اونکو خود ہی باطل و مجروح کر چکے ہون کیونکہ
اپنی مجروحہ دلائل کو بمقابلہ خصم پیش کرنا عین دلیل عجز کی ہے پس بپابندی شرائط مذکورہ
جو دلیل پیش ہوگی بیشک نہایت ہی شکر گذاری کے ساتھ قبول ہوگی ورنہ ہرگز قابل التفات نہوگی
چوتھی اگر یہ بھی نہو سکے تو آخر مین ہم اونکی بھی اجازت دیتے ہین کہ جناب امیر رض کا ایمان اپنے
ہی اصول مذہبی کی رو سے ثابت کر دیجئے مگر یہ امر بھی مشروط بشرائط ذیل ہے **پہلے** یہ اقرار
تحریر فرماوین کہ بروئے نفس الامر مذہب مخالف ہم جناب امیر رض کے ایمان ثابت کرنیسے
عاجز ہین **دوسری** چونکہ یہ مسئلہ اعتقادی ہے پس دلیل قطعی غیر محتمل التاویل ہو **تیسری**
یہ کہ اون دلائل قطعیہ یا عقلیہ یا اجماعیہ یا نقلیہ کے معارض و مخالف نہون جنسے ازروئے
اصول مذہب شیعہ جناب امیر رض کا معاذ اللہ ثم معاذ اللہ خارج از ایمان ہونا ثابت ہوتا ہے
اس اجمال کی تفصیل تمہارے جواب دینے پر موقوف رکھی گئی ہے **چوتھی** اگر کسی امر کا
مدار تقیہ یا حدیث سکوت یا مسئلہ بدا پر رکھین تو پہلے اوسکو بدلائل معقول اپنے خصم کو بھی تسلیم
کروا دین اور اگر امور مذکورہ بالا مین سے کوئی پیش نکرسکین اور ان شاء اللہ تعالی قیامت تک
نہ پیش کرسکینگے تو حضرات شیعہ صرف جناب امیر رض ہی کے ایمان سے ہاتھ نہ دہو بیٹھین بلکہ

مذہب اسلام سے بہی دست بردار ہون اور تحریر جواب کا ہرگز ہرگز قصد نہ فرماوین- یہ سوال ہم نے
بضرورت اسوۂ علماء عظام قدوۂ فضلاء کرام رئیس المتکلمین انیس المناظرین جناب مولانا مولوی
محمد ابوالقاسم صاحب ادام اللہ فیضہ ساکن محلہ خلد آباد شہر الہ آباد مطبوعہ نامور پریس الہ آباد
سے نقل کیا ہے- اب ہم اپنے مخاطب جیو سے استفسار کرتے ہین کہ تمنے جو بنا بر اپنے اصول کے
سوائے دو چار مہاجرین رضکے جملہ مہاجرین رض و انصار رض کو سخت الفاظ سبیہ سے یاد کیا آیا تمہارے
پاس کوئی دلیل قطعیہ یا عقلیہ یا اجماعیہ یا نقلیہ بموجب شرائط موصوفہ بالا ایسی بہی ہے جس
سے تم یا تمہارے معتقد اجنکی تم پیروی پر گونہ ناز کرتے ہو جناب امامت دستگاہ رض کا ایمان اپنے
خصم کو بلاحجت تسلیم کرواسکو پیش کیجیے واللہ پیش کیجیے ورنہ پہر کبہی مناظرہ کا نام نہ لیجیے
اور جو تم ہر ایک آیت کی تکذیب لفظی و تحریف معنوی مین منافقانہ و دہریانہ یہ لکہتے ہو کہ سب
صحابہ رض صحابہ نہ تہے اور سب مہاجرین رض مہاجرین نہ تہے اور ایسا ہی کچہہ تمنے متواتر روایات
آئمہ ہدیٰ رض اور اپنے مجتہدین کی نسبت لکہا ہے حالانکہ ہم مثل شیخ احمد صاحب تمہارے
بہی قول فضول و مجہول کی کماینبغی بدرالدجیٰ مین جسکو تم ملاحظہ کرکے شیخ جی سے زیادہ داغی
ہوئے تردید و تکذیب کرچکے ہین اور کل آیتون اور روایتون کی جواب دندان شکن بلکہ گردن زن
جنسے شیخ جی منکر ہوئے تہے تمہاری تفسیرون و نیز دیگر کتب معتبرہ سے دیکہچکے ہین اور وہی تمہارے
جواب کے واسطے کافی و وافی ہین ہمکو حاجت اصرار و تکرار کی نہین ہے پہلے تمنے آپنے مفسرین
و مجتہدین بالخصوص ملا فتح اللہ کاشانی کی تفسیر خلاصۃ المنہج و کتاب الخصال شیخ صدوق وغیرہ کی
تکذیب و تردید کی ہوتی تب ہی آگے قلم اوٹہائے ہوتے یہ کیا کہ وہی پرانی دہر اسنے راگ گلو د
لونا چاری کے سے گاتے رہے اور ہمیشہ بے سُری مین بہاتے رہے حقیقت مناظرہ کی تو تم کو
اوسوقت معلوم ہوتی جبکہ تم ہمارے جواب الجواب کے جواب کا جواب لکہتے مرغی کی ایک ٹانگ
بتانی اور اندہیری رات مین نشانے لگانے عقل کی فاختہ اوڑانی تشنہ کو سراب دکہانے سے
سوائے اسکے کہ اپنے شیعونکے دل کو خوش کرد اور ان ناواقفو نکو گرداب ضلالت مین ڈالو

اور کیا فائدہ اوٹھا سکتے ہو ع اوخویشتن گم است کرا رہبری کند ٭ اب دیکھئے اپنی تحریف لفظی و معنوی
کے دو تین نمونے معیار الہدیٰ صفحہ ۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-اس آیہ شریفہ مین نہ ذکر صحابہ رضہ
کا ہے نہ ذکر ثلاثہ رضہ کا بلکہ لفظ اُمتہ کا واقع ہوا ہے اور اُمتہ سے کل امت مراد نہین ہے اسیلیے کہ کل
امت مین منافقین اور مرتدین اور جہلا اور فجار امثال یزید اور ابن زیاد اور شمر وغیرہ بہی کہے
جاتے ہین اور تہتر فرقو نمین ایک فرقہ درحقیقت ناجی ہے اور بہتر فرقے ناری لیکن وہ بہی سب کے
سب امت ہی مین شمار کرنے پڑتے ہین اور وہ ہرگز مصداق تُؤْمِنُونَ بِاللّٰہِ وَتَأْمُرُونَ
بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کے نہین ہین البتہ اس آیت مین خدائے تعالیٰ نے خاص امت
معصومہ یعنی آئمہ معصومین کی تعریف اور توصیف بیان فرمائی ہے اور انہی سے درحقیقت مخاطب
ہوکر فرماتا ہے كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ یعنی تم بہترین امت ہو علم وفضل اور زہد اور تقویٰ اور جمیع امور
خیر مین أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی چن لیے گئے ہو واسطے ہدایت آدمیونکے اور تمہاری امامت
اور ولایت اور خلافت بیچی کی صاف اور صریح یہ نشانی اور دلیل قوی ہے تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰہِ یعنی حکم کرتے ہو نیک باتونکا اور روکتے ہو لوگونکو بری
باتوں سے اور ایمان رکہتے ہو اللہ تعالیٰ پر پس اس آیت پر غور کیجیے صاف صاف معلوم ہوتا
ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے حبیب کے اوصیاء معصومین کی اس طرح تعریف کرتا ہے کہ جسمین
کوئی تاویل اور بناوٹ ہوہی نہین سکتی اور کلام عرب کا اکثر یہ محاورہ ہے کہ خطاب عام ہوتا ہے
اور مراد اوس سے بعض کو لیا جاتا ہے ہمچنین ہزیان الخ **جواب** اگر ہم اس تحریف لفظی کی
داد فضلاء اہلسنت سے چاہتے حضرات شیعہ اوسکو تعصب پر قیاس فرماتے اور اگر ہم تبدیل
معنوی کی فریاد علماء خوارج سے کرتے حضرات امامیہ ہمکو تشدد کی تہمت لگاتے لہذا اب ہم اپنی
مظلومیت کی اصلاح مجتہدین متشیعین سے ہی چاہتے ہین اول یزید پلید ابن زیاد عامل
جناب امیر رضہ اور شمر ماموں حضرت عباس علمدار وخسر پورہ حیدر کرار رضہ اور بہتر فرقے ناریہ
کہ منجملہ اونکے بقول شیخ احمد صاحب بہتروان فرقہ شیعونکا ہے آیا یہ سب منافقین اور مرتدین

اور جہلا اور فساق اور فجار داخل کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ ہو سکتے ہین جیسا کہ حکیم جیو فرماتے ہین لیکن
وہ بہی سب کے سب امت ہی مین شمار کرنے پڑتے ہین **دوم** بدلائل عقلیہ یا نقلیہ یا اجماعیہ
یا قطعیہ بمقابلہ مخالف ثابت کیجیے کہ درحقیقت آیۂ کریمہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ مین لفظ صحیح اُمَّۃٍ واقع
ہوا ہے یا آئمۃٍ۔ اگر فرماوین کہ شیعون کے قبلہ و کعبہ نے حدیقہ سلطانیہ کے باب سوم مین بحوالہ
صوارم بجائے اُمَّۃٍ کے لفظ آئمۃٍ کو تسلیم کیا ہے تو یہ جہل مرکب بہرحال محض خلاف شرائط
مذکورہ بالا ہوگی **سوم** آئمہ درصورت تقیہ یعنی دین منافقانہ و تعمیل حدیث سکوت مخالف
نصوص قطعی آیات جہاد خیر بنیاد جنکو جابجا حکیم جیو نے سپر بناکر اپنا دامن چہوڑانا چاہا ہے آیا بلا
تاویل و بناوٹ کے معصوم و ہادی و زاہد و متقی سمجہے جاسکتے ہین اور اونکی امامت اور ولایت
اور خلافت کی نشانیان کس دلیل صریح و صاف سے صحیح و قوی ہوسکتی ہین بینوا توجروا۔ اب
ہم تمہاری خشک مغزی کا تنقیحہ ملا فتح اللہ کاشانی کی خلاصۃ المنہج سے کرتے ہین وہو ہذا ہستید
شما اے امت محمد بہترین گروہے کہ از عالم غیب بیرون آوردہ شدہ اید از براے مردمان تا ایشانرا
براہ راست دعوت کنید خیریت این امت درین سہ جہت است کہ بیان میکند میفرماید بہر چیزیکہ فرماینده است آنست و نہی میکنند
بہر چیزیکہ شریعت نہی کنندہ آنست و میگروند بخدا بر وجہ ثبات و رسوخ یا خیر آن دو قسم است از قسم اول
آنکہ حق آن تقدیم این قسم بدان دو قسم بجہت دلالت است برآنکہ ایشان امر معروف میکنند و
نہی از منکر بجہت ایمان آوردن بخدا و تصدیق بآن و اظہار دین او انتہیٰ دیکہو ہر ایک لفظ اس
تفسیر کا تمہارے دعوے کی تردید کرتا ہے اور ہمارے دعوے کی بوجہ احسن تائید جیسا کہ فرمایا
ملا کاشانی نے ہستید شما اے امت محمد بہترین گروہے الخ پس یہ وصف بلا تاویل و بناوٹ
کے مخصوص بذات بابرکات جملہ صحابہ رضہ بالخصوص خلفاء ثلثہ رضہ کے ثابت ہوتا ہے اور اسکے
خلاف تاویل اور بناوٹ مین صریح کلام ربانی جہوٹا ٹہیرتا ہے جیسا کہ تمنے بنا بر اپنے عقیدہ کیے
بیہودہ تاویل و بناوٹ کرکے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ کی تکذیب کی۔ اور یہ جو تم لکہتے ہو کہ آیہ کُنْتُمْ
خَیْرَ اُمَّۃٍ سے فقط جناب اسد اللہ الغالب علی رضہ ابن ابیطالب بہی مراد ہوسکتے ہین جیسے

آیۂ مباہلہ مین مراد اَنْفُسَنَا سے حضرت امیر رضہ ہین باوجودیکہ لفظ اَنْفُسَنَا جمع ہے مگر مراد اوس سے
فقط جناب امیر رضہ باتفاق مفسرین و محدثین فریقین ہین ہمچنین بزبان انخ یہ بہی تمہارا افترا ہی
کوئی اہلسنت حضرت رسولخدا صلعم و جناب امیر رضہ کو نفس واحد نہین سمجہتا اگر حضرات شیعہ البتہ
شرکت نبوت کے معتقد ہین اب ہم تمہارے اس خبط بے ربط کی تردید ملا فتح اللہ کاشانی
کی تفسیر خلاصۃ المنہج سے کرتے ہین چنانچہ ملا صاحب آخر سورہ توبہ کے آیہ کریمہ مین فرماتے ہین
لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ترجمہ کاشانی بر تحقیق و یقین کہ آمد بشما اے کافہ مسلمانان
فرستادۂ بحکم خدا یعنی از جنس شما در بشریت تا بواسطۂ جنسیت با او مخالطت نمائید و بر وجہ سہولت
افادہ و استفادہ در میان شما و دیگر پیدا آمد اے اہل عرب رسولے از شما متکلم بلغت شما یا از قبیلۂ شما دیکہو باری
مفسر صاحب فرماتے ہین کہ عام امت و مسلمانونکو بمقتضائے بشریت کے حضرت بے شبہ نظیر سے
واسطہ جنسیت کا حاصل ہے آمین نفس جناب امیر رضہ کی کیا بات ہے اور یہ جو تم لکہتے ہو کہ مولوی
مہدی علی صاحب نے اپنی کتاب آیات بینات مین یہ بہی لکہا ہے کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ مین جلشانہ
نے واسطے تاکید کے فرمایا ہے کہ ضرور ایسا ہی ہوگا اور اسکے وقوع مین کچہہ شک نہوگا جس سے
یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سلسلۂ امامت و ولایت حضرات معصومین رضہ تا حیات حضرت صاحب
الامر ہرگز منقطع نہوگا حکیم جیو یہ بہی تمہارا بہتان عظیم ہے واللہ نواب معلی القاب جناب مولوی
مہدی علیخانصاحب بہادر دام اقبالہ نے ہرگز ایسا نہین لکہا ہے جس سے تمہارے عقائد ہر یکانہ
کی تائید ہو بلکہ آنجناب معلی القاب نے بوجہ احسن تمہارے امثال کے خیال خام کا استیصال کیا
ہے۔ دیکہو اصل عبارت نواب صاحب ممدوح کی یہ ہے۔ اس مقام پر جاہلون کو کُنْتُمْ کے لفظ پر
ایک شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ خدا اصحابہ رضہ سے فرماتا ہے کہ (تم بہترین امت سے ہتے) اس
سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ وہ اخیر تک ویسے ہی رہے ہون شاید بعدہ بدترین امت سے ہو گئے
ہون لیکن ادن ہی کے علامہ طبری نے اسکا بہی جواب دیدیا چنانچہ اپنی تفسیر مین علامہ موصوف
لکہتے ہین کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اللہ جلشانہ نے واسطے تاکید کے فرمایا کہ ضرور ایسا ہی ہوگا اور

ملہ
اصل عبارت
علم البیان جگر برکت
حاشیہ آیات بینات
ادوم صفحہ ۱۲

اوسکے وقوع مین کچھہ شک نہوگا اور صحابہ رضہ جیسے بہتر ہین ویسے ہی رہینگے اور اوسکی مثال
یہ ہے کہ خدا اپنی نسبت فرماتا ہے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا کیا اسکے معنی یہ ہین کہ خدا تعالی
تہا بخشنے والا مہربان اور اب نہین اور آیندہ نرہیگا) نواب صاحب موصوف کے اِن مضمونسے
تمہارے دعوے کی قطعی تکذیب ہوئی اب تم یہ تو بتلاؤ کہ تمہارے صاحب الامر کس ملک عدم
مین بستے ہین اور کیا مشغلہ رکھتے ہین ذرا ملاقات تو کرواتے ہم ہی تو دیکھین کہ وہ عنقا صفت
کس فش کے آدمی ہین ہمارے نزدیک تو سوتے جاگتے کا قصہ ہے یا خشک مغز یکا سوداہے
معیار الہدیٰ صفحہ ۱۶ جناب خانصاحب آپ اس آیت کے معنی ہی نہین سمجھے خلافت
مصطلحہ جو کہ نیابت پیغمبر ہے اس آیت سے مراد نہین ہوسکتی ایسے مقامات پر تو خلافت کے
معنی لغوی ہی لیے جاتے ہین یعنی مالک اور وارث زمین کے اور یہ ذکر حقیقت مین زمانہ
رجعت کا ہے کہ اوسوقت آئمہ معصومین رضہ کو تسلط فی الارض حاصل ہوگا اور جمیع مومنین صالحین
بے خوف وخطر خدا کی عبادت کیا کرینگے ہمچنین ہذیان الخ **جواب** جناب حکیم جیو آپکی لسانی پر
ابن سبا کی جان قربان ہو خوب ہی اصطلاحی ولغوی معنی کو سمجھے اور جو کوئی سمجھے سو گدہا کیونکہ
یہ حصہ حضرات شیعہ ہی کا ہے کوئی اہلسنت رجعت کا معتقد نہین اور نہ اسکی ازروئے لغت
واصطلاح کے کچھہ اصلیت ہے ہان حقیقت مین مسئلہ **رجعت** کو جسکی امید مین حضرات
شیعہ مدت العمر سے دہونی رمائے بیٹھے ہین اونہی کے داداپیر نے ایجاد کیا ہے چنانچہ ترجمہ
مستند تاریخ طبری مین جسکا مترجم بہی متعصب شیعہ ہے صاف صاف لکہاہے کہ موجد اس
مسئلہ یعنی رجعت کا عبداللہ بن سبا یہودی یمنی صنعانی ہے کہ بطمع دنیا مسلمان ہوا تہا
اور بوجہ فتنہ پردازی زمانہ خلافت حضرت عثمان رضہ مین جانب مصر نکالدیا گیا تہا ۳۵ھ مین اوسنے
مذہب رجعت کو ایجاد کیا اور شیعہ لوگونکو سمجہایا کہ عیسائیونکا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ پہر
اس جہانمین اوتارینگے پس حضرات شیعہ اثنا عشریہ امامیہ جعفریہ زیادہ حقدار ہین اس بات
کے کہنے اور سمجھنے پر کہ ہمارے پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر اس جہانمین واپس آوینگے

یعنی بے تقید پشیمان اوتار لینگے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ ترجمہ یعنی جس خدا نے کہ فرض کیا تجھ پر قرآن کو البتہ پھیر نیوالا ہے تجکو جگہ پھر آنیکی اس معلوم ہوا کہ مسئلہ رجعت مین حضرات شیعہ بصدق ارادت اپنے داد اپیر کی سنت پر عمل کرتے ہین اسی وجہ سے خلافت حقہ خلفاء ثلثہ کے منکر ہین حالانکہ بالاتفاق آیہ کریمہ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ الخ سے خلافت حقہ خلفاء ثلثہ بلا تاویل و بناوٹ کے ثابت ہے چنانچہ ملا فتح اللہ کاشانی اپنی خلاصۃ المنہج مین آفسیر آیہ کریمہ موصوفہ بالا کے بابین عبارت تحریر فرماتے ہین. وعدہ داد خدا آنانرا کہ گرویدہ اند از شما و کردند کارہای شایستہ ہر آئینہ البتہ ایشانرا در زمین کفار از عرب و عجم خلیفہ گرداند ہمچنانکہ خلیفہ گردانیدہ شدہ اند پیش از ایشان یعنی بنی اسرائیل کہ زمین مصر و شام بہ ایشان داد بعد از ہلاکت جبابرہ تا تصرف کردند دران چنانکہ تصرف ملوک در ممالک خود و در اندک زمانی حقتعالیٰ وعدہ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسریٰ و بلاد روم بہ ایشان ارزانی فرمود و ہر آئینہ ممکن و ساکن سازد و با قوت گرداند برائے مومنان صالح دین ایشانرا آن دینے کہ پسندیدہ و برگزیدہ است برای ایشان یعنی اسلام را بر ہمہ ادیان غالب گردانید و ہر آئینہ بدل دہد ایشانرا از پس ترس ایشان از شر دشمنان ایمنے از ایشان کہ بپرستند مرا و شریک نسازند بمن چیزے را یعنی خلافت و حکومت و جاہ ایشانرا از عبادت و توحید باز ندارد و ہر کہ مرتد شود یا کفران ورزد این نعمت پس آنگروہ فاسقانند۔ اسی طرح ہم تمام آیات بینات کی تصدیق درباب فضیلت کل اصحاب مہاجرین رض وانصار رض کی بدر الدجی مین کر چکے ہین لہذا ضرورت تکرار کی نہین جسکو حسب اغوائے حکیم جی کے آیہ کریمہ مین شبہ ہو وہ بدر الدجی ملاحظہ فرماوے اور ہماری مظلومیت کی براہ انصاف داد دے معیار الہدیٰ صفحہ ۱ مین حکیم جی لکھتے ہین کہ صحیفہ کاملہ کی یہ دعا جو تمنے نقل کی ہے اسمین توضیح و صاف طور سے ان اصحاب رض اور تابعین رسول کردگار کا ذکر ہے کہ

جنہون نے حق صحبت نہایت ہی خوبی سے ادا کیا اور جنہون نے سب طرحکی مصیبتون اور ایذاؤن کو آنحضرت صلعم کی اعانت مین گوارا کیا اور جنہون نے ملکر اونکی مدد کرنے مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا اور جنہون نے اونکی رسالت کے قبول کرنے مین بڑی جلدی کی اور دعوت کی اجابت مین نہایت سبقت کی اور جب اونکو پیغمبر خدا نے اپنی پیغمبری کی تحتین بتائین تو اونہون نے بلا توقف قبول کر لین اور اونکے کلمہ کے ظاہر کرنے مین اپنے سب عزیزون و قریبونکو چھوڑ دیا اور اونکی محبت کے مقابلہ مین کسی رشتہ داری کا خیال نہ کیا نہ وہ لوگ جو کاہنونکے بچے سے بطمع مال و دنیا مسلمان ہوئے اور اصحاب کہلائے ہمچنین ہذیان الخ۔

جواب اجی حکیم جیو وے چار یا چھہ صحابہ جو مثل آئمہ تقیہ کے پابند تھے ہرگز اس مد مین داخل نہین اور نہ اونسے کوئی کارنمایان ایسا ظہور مین آیا جو شایان آفرین و تحسین کا ہوتا بلکہ یہ تعریف و توصیف خاص منصوصان جان نثار و عاشقان کارگذار ملازمان عتبہ رسالت کی ہے اسلیے کہ جملہ صحابہ رض بالخصوص اصحاب ثلثہ رض نے جانی و مالی ایسے سلوک اسلام مین کیئے کہ مستحق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کے بنگئے ہے اگرچہ مشہور لقب آنحضرت م کا اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ہے نہ وہ لوگ کہ جنہون نے معاذ اللہ بعقیدہ شیعان بطمع جاہ و مناصب مال و منال و دنیا کے اپنے ایمان و عزت کو برباد کیا بقول شاعر خانہ ساز چون آئمہ رض حب دنیا داشتند ٭ دین حق را از طمع بگذاشتند ٭ یہ اعتراض حضرات شیعہ کا کہ معاذ اللہ صحابہ رض بطمع مال دنیا مسلمان ہوتے بعینہ ایسا ہے جیسا کہ بنص قرآنی ثابت ہے کہ کفار اشرار یہ نسبت حضرت رسول خدا م کے کہا کرتے تھے کیا ہی خدا کا رسول ہے جو کہاتا پیتا ہے اور بازارونکی سیر کرتا ہے چنانچہ خداے تعالی نے کافرون کے جواب مین فرمایا کہ عیسے وغیرہ بھی تو کہاتے پیتے تھے اور بازارونکی سیر کرتے تھے تعجب کیا ہے جو ہمارا رسول بھی کہاتا پیتا اور بازارونمین پھرتا ہے آخر تو بشر ہی ہے فرشتہ تو نہین اب حضرات شیعہ جواب دین آیا آئمہ رض کی غذا ہوا تھی یا پھول سونگہکر زندگی بسر کرتے تھے یا قوت ملکی یا فقط طاقت روحی ہی رکھتے تھے ہم جہانتک کہ کتب حضرات

شیعہ کو دیکھتے ہین رونق لنگرخانہ امیر رضہ باذل ونیز دیگر آئمہ رضہ عادل کے مال ومنال غنیمت اونہی مجاہدین
دنیا طلب کی بدولت پاتے ہین اگر اسکے برعکس نہو تو حضرات شیعہ ظاہر وباہر فرماتین اور حلال وحرام کے
بارمین بہی ضرور ہی قلم اوٹہاتین اب ہم حقیقت خلافت واثبات ایمان حضرت خلفاء ثلثہ مستند کتب شیعہ ذی کرتے ہین

ذکر حقیت خلافت وامارت تا روز قیامت شیعونکی مستند تفسیر وحدیث

منہج الصادقین مطبوعہ طہران جلد اول صفحہ ۲۵۳

قُلِ اللّٰھُمَّ بگو ای محمد بار خدایا مَالِکَ الْمُلْکِ ای خداوند پادشاہی ومتصرف در ہر ملک کہ ملک
دنیا وآخرت است برای تست و ہر مالک کہ غیر تست مالک است و ہر ملکی کہ سوائی تو فانی تُؤْتِی الْمُلْکَ
عطا میکنی پادشاہی را مَنْ تَشَاءُ ہر کرا خواہی ومصلحت بینی وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ ومیستانی ملک
را مِمَّنْ تَشَاءُ از ہر کہ خواہی مراد آنست کہ حقتعالی زمام اختیار جہانداری بقبضۂ اقتدار ہر کہ
خواہد سپارد وعنان اختیار ہر کہ خواہد بیرون آورد مفتاح اختیار بدست قضاے اوست از ہر کہ
خواست بستد وآنرا کہ خواست داد واز جملہ ایالت مکہ وحوالی آن کہ از آن کفار قریش بود از ایشان
نزع کردہ بلازمان رضہ عتبہ علیا اولیا نبوتی حوالہ فرمود وملک روم وفارس ویمن را از ارباب آن انتزاع
نمودہ ارزانی داشت وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وارجمند میسازی ہر کرا خواہی ارجمندی اورا بایمان و
نور معرفت چون پیغمبر ومتابعان او وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ وخوار وبیقدار میگردانی ہر کرا خواہی
خواری اورا بکفر وظلمت چون ابوجہل وتابعان او یا مراد عزت باین امت است باستیلای دیار عرب
عجم ومراد ذلت اہل فارس وروم وغیر ایشان از کفار امم یا عزت مومنان بظفر بر یہود ونصاریٰ و
ذلت ایشان بقبول جزیہ وقتل یا جلا بِیَدِکَ الْخَیْرُ بدست تست یعنی بقدرت کاملۂ تست تحصیل
ہمہ نکوئیہا از عطای ملک واعزاز مومنان وچون نزع واذلال متضمن حکمت ومصلحت است مانند
تعذیب کفار ومحروم ساختن ایشانرا از عزت دارین اِنَّکَ ہر ستیکہ تو عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ بر ہمہ
چیز از عطا ونزع واعزاز واذلال قَدِیْرٌ توانائی ماحصل اس آیۂ کریمہ کا یہ ہے کہ قادر مطلق

فرماتا ہی کہ ہم اپنی قدرت کاملہ و رحمت واسعہ سے جسکو چاہتے ہین ملک کا مالک کر دیتے ہین ہمین کچھ
تخصیص نہین ہی کہ فلان باستحقاق فلان منصب خلافت یا امارت کا ضرور ہی مستحق ہی بلکہ عزت دینا
ہی قبضہ اقتدار مین ہی جیسی کہ عزت دی ہمنے ملازمان عتبہ نبوی اپنی خلفاء الراشدین کو کہ ہمنے انکو اپنے
فضل عمیم سے تمام ملک روم و فارس و یمن وغیرہ کا فتح کروا دیا اور انکی جو دون بچون اور مال و منال کا مالک
بنا دیا جنکی صولت کا اثر اہل نفاق کے دلون پر ہنوز باقی ہی اور ذلت دینا بھی ہمارے ہی اختیار مین ہی کہ
ہم نے واسطے شوکت بڑھانے ملازمان عتبہ نبوی کے سارا کارخانہ اہل فارس و روم اور انکے سوای قسم
قسم کے کفار اشرار کا چند روز مین درہم برہم کر دیا جیسا کہ دستور العمل ہمارے حبیب کے عاشقان صادق سے ہمیشہ رہا
ہی اگر حضرات شیعہ صرف اس ایک ہی آیہ کریمہ کے معنی اور مطلب پر انصاف سے غور فرماوین تو وے ہرگز دعوی
خلافت بلافصل نسبت جناب امیر کے جسکو وہ بچند شرائط اپنی رای سے مشروط کرتے ہین نکرین ۞
لطف حق با تو مواساها کند + گر تو از حد بگذری رسوا کند ایضاً صفحہ ۴۲۳ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ و اوست آن کہ
گردانید شما را ای مومنان خَلَائِفَ الْأَرْضِ خلفاء زمین بعد از قوم نبی الجان و یا خطاب با اہل ایمانست کہ امت
محمد اند و یا اہل ہر عصر را از شما اہل عصر سابق گردانید بہر تقدیر خطاب با اہل ایمانست کہ امت مرحومہ اند و
معنی آنست کہ مومنان شما را خلیفہ گذشتہ گردانید وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ و بر داشت بعضی را از شما فَوْقَ بَعْضٍ بر بعضی
دیگر دَرَجَاتٍ پایہائی بلند در شرف و بزرگی و در غنا و توانگری و امثال آن لِيَبْلُوَكُمْ تا بیازماید شما را
فِي مَا آتَاكُمْ در انچہ داد شما را از مال و جاہ تا شما را معاملہ آزمایندگان کند تا بر عالمیان ظاہر گردد کہ کدام از
شما شاکر است بر غنا و صابر است بر فقر إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ بدرستیکہ پروردگار تو زود عقوبت کنندہ
است ناسپاسان و ناشکیبا را ماحصل اس آیہ کریمہ کا یہ ہی کہ رب الارباب فرماتا ہی کہ ای امت
مرحومہ ہم نے جو تمکو ایک دوسرے پر عموماً بغیر تخصیص ترجیح دی ہی اور مراتب و مدارج بلند کئے ہین
سبب اُس فضل عمیم و لطف جسیم ہماری کا یہ ہی کہ ہم تمکو آزماتے ہین کہ آیا تم در صورت غنی ہونیکے کسطرح شکر
کرتے ہو اور یہ مشیت ہماری خاص اسوجہ سے ہی تاکہ جاننے والونکو معلوم ہو جاوے کہ ہمارے محبوب کے عاشقان
صادق مین سے کسنے کیسی خلافت کی اور کسکے زمانہ مین ہمارے بندونکو امن چین رہا جلد دوم
صفحہ ۵ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ پس باگردانیدیم شما را بگردہی کہ محمد بشما مبعوث شد خَلَائِفَ خلیفہا ے

گذشتگان جانشینان ایشان فِی الْاَرْضِ در زمین مِنْ بَعْدِهِمْ پس از قرون که ہلاک شدند و مسکن
و مقام ایشان را باشما گذاشتیم و شمار ابر جائے ایشان رہا کردیم لِنَنْظُرَ تا ببینیم در صورت
شہادت بعد از انکه دانستہ ایم در غیب که شما كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ چگونه عمل خواہید کرد از خیر و شر
تا باشما بمقتضائے آن اعمال شما معامله کنیم ان خیر فخیر و ان شر فشر ا ماحصل
اس آیۂ کریمہ کا یہ ہے کہ احسن الخالقین فرماتا ہے کہ اسے بندو تمہارے گروہ مین جو ہمنے اپنی
رحمت کاملہ سے اپنے رسول مقبول کو بھیجا ہے اوسمین خاص ہماری حکمت بالغہ یہ ہے کہ
ہم اوسکے جانشین و خلیفہ بنائین تاکہ وے کفار اشرار کو ہلاک کرکے تمام روئے زمین کے
مالک ہو جائین اور مال و دولت امرا کفر کو تصرف اسلام مین لائین پھر ہم بنظر انصاف
ملاحظہ فرمادین کہ کارگذاری خلافت مین کسکا نمبر اول ہے ایضاً صفحہ ۳۰ وَلَقَدْ كَتَبْنَا
و بدرستیکه نوشتیم فِي الزَّبُوْرِ در زبور که کتاب داؤد است مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ پس از تورات
یعنی بعد از انکه در تورات نوشتہ بودیم در زبور نیز ثبت کردیم و سعید بن جبیر و مجاہد بن زید گویند
که مراد بزبور از جنس کتب منزله است و ذکر لوح محفوظ یعنی در جمیع کتب آسمانی نوشتہ ایم پس
از انکه در لوح محفوظ ثبت کرده بودیم و قول اول از ابن عباس رضی است و بروایت دیگر
ازو نقل کرده اند که زبور از کتب منزله است و ذکر تورات یعنی در ہمه کتابہا که تورات بر آن
سابق بود ثبت کردیم و در تورات نیز نوشتہ ایم و شعبی گفتہ که مراد بذکر قرآن است و بعد یعنی
قبل یعنی در ہمه کتابہا که پیش از قرآن بودند نوشتہ ایم و در قرآن نیز ثبت نموده ایم اِنَّ
الْاَرْضَ بدرستیکه زمین بہشت يَرِثُهَا میراث گیرند آنرا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ بندگان
من که ستوده اند و متصف بسمت صلاح و تقوی مراد عامه مومنانند و تسطیر این است قوله تعالى
وَاَوْرَثْنَا الْاَرْضَ الْاٰيَةِ وقوله الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ و نزد بعضی از مفسران مراد بارض
درینجا ارض مقدسه است که امت پیغمبر آنرا میراث گیرند و برخے دیگر گفتہ اند که ارض اسم جنس
است و مراد بصالحان عامه اہل ایمان قوله تعالى وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا

يَسْتَضْعِفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا ونزد بعضی دیگر مراد بصالحان امت
مرحومه اند نه امم دیگر یعنی حکم کرده ایم که زمین دنیا را بندگان ما که امت پیغمبر آخر الزمان اند
بمیراث گیرند یعنی بفتح و نصرت و اجلاء کفار دران تصرف نمایند بیانه قوله تعالی لِیُظْهِرَهٗ
عَلَى الدِّیْنِ کُلِّهٖ و از حضرت رسالت صلی الله علیه و آله وسلم مرویست که فرمود زُوِیَتْ
لی الارض فاریت مشارقها و مغاربها و سیبلغ ملک امتی ما زوی لی منها یعنی فراہم
آورده شد برائے من ہمه زمین پس نموده شدم بمشارق و مغارب آن و زود باشد که برسد
ملک امت من آنمقدار که فراہم آورده شده است برای من از زمین ماحصل اس آیہ کریمہ کا
یہ ہے کہ رب کریم فرماتا ہے کہ ہمنے اپنے لطف عمیم سے جملہ کتب سماویہ مین ثبت کر دیا ہے کہ ہم
زمین بہشت یا زمین دنیا کا ضرور ہی امت محمد مصطفیٰ کو وارث کرینگے اسلیے کہ وہ بصفت
صالحین کے موصوف ہونگے چنانچہ اسکی تائید مین کل روایات واقع ہین جو ذیل مین آیہ
موصوفہ بالا کے مرقوم ہین پس دستور العمل امت مرحومہ سے معنی آیہ موصوفہ کے بہ ظاہر ہین
ایضاً صفحہ ۳۰۳ اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰهُمْ یعنی آیہ آنست که جماعت ماذونان آنکسانی
اند که اگر قدرت و تمکین دہیم یا اذن اقتال داده شده است مر آنان را که اگر جا سے دہیم ایشانرا
یاری خدا سے آنہارا فِی الْاَرْضِ در زمین و زمام حکومت در کف کفایت ایشان نہیم یعنی
عطا نمائیم بایشان آنچه صحیح باشد بآن تسلط و حکومت از علم و سلامتی قوی و قدرت ازالہ علت
و غیر آن از الطاف اَقَامُوا الصَّلٰوةَ بپا دارند نماز را بجهت تعظیم ما وَ اٰتَوُا الزَّکٰوةَ و
بدہند زکوۃ مال را بجهت مساعدت بندگان ما وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ بفرمایند نیکوئی یعنی آنچه
شرعاً و عقلاً احسن دانند وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ و باز دارند مردمانرا آنچه بسبب عقل و شرع
قبیح شمرند وَ لِلّٰهِ و مرخدا یرا است عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ نہایت کارہا یعنی مرجع ہمه با حکم
اوست بهر که خواهد نصرت دهد و هر کرا خواهد فرو گذارد بر وفق حکمت کقوله تعالی تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ
تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

این تاکید وعدہ نصرت است وگویند کہ این آیہ کریمہ بمعنی وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ است پس
مراد آنست کہ بعد از فناء مدعیان ملک کہ امروز دعوے بے موقع کنند حکم ہمہ امور بجکم او راجع گردد
بدون منازعی ومانعی وہیچکس نباشد کہ در آنروز دعوے مالکیت کند مگر او سبحانہ تعالی کما قال لِمَنِ الْمُلْكُ
الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ از حسن وعکرمہ مرویست کہ این متمکنان ہمہ امت مرحومہ اند وقتادہ گفتہ کہ صحابہ رضی
پیغمبر اند ماحصل اس آیہ کریمہ کا یہ ہے کہ رب قدیر فرماتا ہے کہ اگر ہم جماعت ماذون کو یعنی جنکو ہم حکم
بموجب اُذِنَ لِلَّذِيْنَ الخ جہاد کا دیچکے ہین بڑے کامونپر مقرر کرین اور انکو حکومت دین تو بلاشک
اونسے اعمال وافعال حسنہ ہی ظہور مین آوین یعنی نماز پڑہین زکوٰۃ دین اور ہمارے بندونکو نیک
کامونکی رغبت دلاوین اور بدکامونسے نفرت پس ہم اپنے علم ازلی سے یہ جانتے ہین کہ ہمارے
رسول مقبول صلعم کی امت قدرت وتمکین پاکر بہی اپنے نفس کی خواہشونمین نہ پڑینگے بلکہ ادنی واعلی
کے ساتہہ بلا رو رعایت عادلانہ برتاؤ کرینگے اور اسی وجہ سے انکو بموجب تُؤْتِى الْمُلْكَ الخ کے
بکثرت نصرت حاصل ہوگی چنانچہ اسکی تائید روایات ذیل ہی کرتی ہین ایضاً صفحہ ۳۷۶ وَعَدَ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وعدہ داد خداے آنانرا کہ گرویدہ اند مِنْكُمْ از شما وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وکردند کارہاے
شایستہ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ ہر آئینہ البتہ خلیفہ گرداند ایشانرا این جواب قسم مضمر است تقدیرہ وعدهم اللّٰه
واقسم لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ ویا جواب وعدہ است کہ در تحقق نازل منزلہ قسم است وبر ہر تقدیر حقتعالی وعدہ
دادہ وقسم یاد فرمودہ کہ مومنانرا خلیفہ گرداند فِي الْاَرْضِ در زمین کفار از عرب وعجم ونزد بعضی
مراد زمین مکہ است كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ ہمچنانکہ خلیفہ گردانیدہ شدند جنس استخلاف نیز
معلوم خواند یعنی ہمچنانکہ خلیفہ گردانید آنانرا کہ بودند مِنْ قَبْلِهِمْ پیش از ایشان یعنی بنی اسرائیل کہ زمین
مصر بدیشان داد بعد از جبابرہ تا تصرف کردند در آن چنانکہ تصرف ملوک در ممالک خود ودر اندک فرصتے
حقتعالی وعدہ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب ودیار کسری وبلاد روم بدیشان ارزانی داشت وامید است
کہ جمیع اطراف واکناف مشارق ومغارب بحکم لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ بجوزہ تسخیر لازمان سدۃ
شیع نبوی صلعم ومتابعان احکام مصطفوی صلعم درآید وَلَيُمَكِّنَنَّ یعنی ہر آئینہ متمکن وثابت سازد وباقوت

گردانند لَهُمْ برای مومنان صالح دِيْنَهُمْ دین ایشانرا مراد آنست که دین اسلام الَّذِي
ارْتَضٰى لَهُمْ آن دینے که پسندیده و برگزیده است برائے ایشان یعنی دین اسلام را برہمہ
ادیان غالب گردانید وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ و بدل دہد ایشانرا مِنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ از پس ترس ایشان
از اعادی اَمْنًا ایمنے از ایشان یعنی تبدیل خوف ایشان نماید بامن ونزد بعضے مراد خوف است
از عذاب آخرت وامن اہل ایمان از ان ومؤید اینست قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم حاکیا عن اللہ تعالی انی لا اجمع عبدا
واحدا بین خوفین ولا بین امنین ان خافنی فی الدنیا امنت فی الاخرة وان
امننی فی الدنیا اخافته فی الاخرة یعنی حقتعالی میفرماید که بدرستیکه
من جمع نمیکنم بریک بنده دو خوف و دو امن را اگر از من خائف باشد در دنیا اورا ایمن گردانم در
آخرت واگر ایمن باشد از من در دنیا تخویف وے نمایم در آخرت يَعْبُدُوْنَنِيْ عبادت کنند
مرا حالست الذین بجہت تقیید وعدهٔ بیّنات بر توحید ومنصوب المحل ای وعدهم اللہ ذلك
فی حال عبادتهم واخلاصهم یعنی وعدهٔ استخلاف داد خدائے اہل ایمانرا درحالتیکه می پرستند
خدارا قائلی گفت که انهم بما یستخلفون ویومنون یعنی بچه عمل ایشان مرتبه استخلاف
وامنیت یابند حقتعالی فرموده که بپرستند مرا لَا يُشْرِكُوْنَ شریک نسازند حالیست از ضمیر مرفوع
یعبدونی یعنی عبادت من کنند درحالتیکه شریک نسازند بِيْ شَيْـًٔا با من چیزیرا یعنے
خلافت وحکومت وجاه ایشانرا از توحید وعبادت باز ندارد این دلیلست بر اعجاز قرآن وحجت
صحت نبوت آن قدوهٔ عالمیان چه این اخبار است از غیب که معلوم نمیشود مگر بوحی ملک
منان وَمَنْ كَفَرَ وهرکه مرتد شود یا کفران ورزد درین نعمت بَعْدَ ذٰلِكَ بعد ازین
وعده یعنی پس از راست شدن او فَاُولٰٓئِكَ پس آنگروه مرتد یا کافر نعمت هُمُ الْفٰسِقُوْنَ
ایشانند فاسقان یعنی کاملان در فسق بجہت ارتداد و بعد از وضوح این آیات یا کفران ورزیدن
باین نعمت عظمی ایضاً صفحه ۳۸ ۵ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ وفرود آورد خدائے تعالی آنانرا که
ظَاهَرُوْهُمْ یاری داده اند خدائے را وہم پشت ایشان گشتند مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

از اہل کتاب یعنی یہود بنی قریظہ کہ عہد پیغمبر را بشکستہ مدد کفار نمودند فرود آورد مِنْ صَيَاصِيهِمْ
از قلعہائے ایشان وَقَذَفَ و افگند فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ در دلہاے ایشان ترس از پیغمبر
و لشکریان او فَرِيقًا تَقْتُلُونَ گروہے را می کشید یعنی مردان ایشانرا وَتَأْسِرُونَ
فَرِيقًا و اسیر میکردید گروہے را یعنی زنان و فرزندان ایشان وَأَوْرَثَكُمْ و میراث داد
خداے تعالی شمارا أَرْضَهُمْ زمین ایشانرا یعنی مزارع و حدائق وَدِيَارَهُمْ و سراہاے
ایشان یعنی حصون و قلاع وَأَمْوَالَهُمْ و مالہاے ایشان از نقود و امتعہ و مواشی وَأَرْضًا
لَمْ تَطَئُوهَا و زمینے کہ گام نہ نہادہ اید و نرفتہ اید بجانب آن یا مالک آن نبودہ اید مراد خیبر
است یا فارس و روم و یا زمینے کہ بخیل و رکاب آنرا نگرفتہ اید و عکرمہ رضہ گفتہ کہ ہر زمینے کہ بحوزہ
اہل اسلام درآید تا قیامت درین داخل است وَكَانَ اللَّهُ و ہست خدا تعالے عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا بر ہمہ چیزہا توانا پس قادر باشد بر فتح بلاد و تسخیر آن براے ملازمان سید
عباد ما حصل اس آیۂ کریمہ کا یہ ہے کہ رب جلیل فرماتا ہے کہ جن لوگون نے امت مرحومہ ہماری کی
مدد کی ہے ہم اونکو تمام مال و منال و متاع و اثقال منقولہ و غیر منقولہ کفار اشرار کا مالک و وارث
بنا دینگے اور ہا اونکو وہ شوکت عطا کرینگے کہ اونکے رعب سے کافر خاسر ہر وقت ڈرینگے اور یہ شوکت
اہل اسلام کو قیامت تک حاصل رہیگی چنانچہ اسی کی تائید مین حدیث بہی ناطق ہے کہ بفضل خدا
و ببرکت سید الانبیا ملازمان سید عباد تا قیام قیامت کامیابی حاصل کرتے رہینگے۔

حدیث کلینی و نصّ جعفری

کلینی نے من یجب علیہ الجہاد و من لا یجب جہاد مین یہ روایت نقل کی ہے عن علی بن ابراہیم عن ابیہ
عن بکر ابن الصالح عن عمرو بن یزید عن ابی عمر الزبیری عن ابی عبد اللہ قال قلت اخبرنی
عن الدعاء الی اللہ و الجہاد فی سبیلہ اھو لقوم لا یحل الا لہم و لا یقوم الا من کان منہم
ام ھو مباح لکل من وحد اللہ عز و جل و امن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ و من کان کذا
فلہ ان یدعو الی اللہ عز و جل و الی طاعتہ و ان یجاھد فی سبیلہ فقال ذلک لا یحل لہم الا لہم

ولا يقوم بذلك الا من كان منهم قلت من اولئك قال من قام بشرائط الله عزّ وجلّ فی القتال الجهاد علی المجاهدين فهو الماذون له فی الدّعاء الی الله عزّ وجلّ ومن لم يكن قائماً بشرائط الله فی الجهاد علی المجاهدين فليس بماذون له فی الجهاد ولا الدّعاء الی الله حتّی يحكم الله فی نفسه بما اخذ الله عليه من شرائط الجهاد قلت فبين لی يرحمك الله تدالحق قال ان الله تبارك وتعالٰی اخبر فی كتابه الدّعاء اليه ووصف الدّعاء اليه فجعل ذلك لهم درجات معرف بعضها ويستدل بعضها علی بعض فاخبر انّه تبارك وتعالٰی اول من دعا الی نفسه فدعا الی طاعته وتبادع امره فبدأ بنفسه فقال والله يدعوا الی دار السلام ويهدی من يشآء الی صراط مستقيم فقال برسوله ادع الی سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن يعنی بالقرآن ولم يكن داعياً الی الله عزّ وجلّ من خالف امر الله ويدعوا اليه بغير ما امر فی كتابه والذين لا يدعی الآية وقال بنبيه صلی الله عليه وآله وانك لتهدی الی صراط مستقيم لقول يدعوا ثمّ ثلث بالدّعاء اليه بكتابه ايضاً فقال ان هذا القرآن يهدی للتی هی اقوم ای يدعوا ويبشر المؤمنين ثمّ ذكر من اذن فی الدعاء بعده وبعد رسوله فی كتابه فقال ولتكن امة يدعون الی الخير ويأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر اولئك هم المفلحون ثم اخبر عن هذه الامة وممن بنی وقها من ذرية ابراهيم ومن ذرية اسمٰعيل من سكان الحرم وممن لم يعبد و اعز الله قط الذين وجبت لهم دعوة كدعوة ابراهيم واسمٰعيل من اهل مسجد الحرام الذين اخبر عنهم فی كتابه انهم اذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيراً الذين وصفنا هم قبل هذا فی صفته امة ابراهيم الذين عناهم الله تبارك وتعالٰی فی قوله ادعوا الی الله علٰی بصيرة انا ومن اتبعنی يعنی اول من اتبعه علی الايمان به والتصديق له و بما جاء من عند الله عزّ وجلّ من الامة التی لقنت فيها ومنها واليها قبل الحق ممن لم يشرك بالله قط ولم يلبس ايمانه بظلم وهو الشرك ثم ذكر اتباع نبيه صلّی الله عليه وآله وسلم واتباع هذه الامة

التی وصفہا فی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر وجعلہا داعیۃ
الیہ وان لہ فی الدعاء الیہ فقال یا ایہا النبی حسبک اللہ
ومن اتبعک من المؤمنین ثم وصف اتباع نبیہ من المؤمنین
فقال عز وجل محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء
بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماہم
فی وجوہہم من اثر السجود ذلک مثلہم فی التوراۃ ومثلہم فی الانجیل
وقال یوم لا یخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ نورہم
یسعی بین ایدیہم وبایمانہم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا
واغفر لنا انک علی کل شیء قدیر یعنی اولئک المؤمنین
فقال قد افلح المؤمنون ثم احلاہم وصفہم کیلا یطمع
فی اللحاق بہم الا من کان منہم فقال فیما احلاہم ووصفہم
الذین ہم فی صلوتہم خاشعون والذین ہم عن اللغو معرضون
الی قولہ تعالی اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس
ہم فیہا خالدون ثم حلاہم ووصفہم کیلا یطمع فی
اللحاق بہم الا من کان منہم فقال فیما حلاہم بہ ووصفہم
وقال فی صفہم وحلیتہم ایضا الذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر ثم اخبر انہ
اشتری من ہولاء المؤمنین ومن کان علی مثل صفتہم انفسہم
واموالہم بان لہم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون و
یقتلون وعدا علیہ حقا فی التوراۃ والانجیل والقرآن ثم ذکر
وفاءہم لہ بعہدہ ومبایعتہ فقال ومن اوفی بعہدہ من اللہ
فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلک ہو الفوز

العظیم فلمّا نزل هذہ الآیۃ اِنّ اللہ اشتریٰ من المؤمنین
انفسھم واموالھم بانّ لھم الجنّۃ قام رجل الی النّبی
صلّی اللہ علیہ وسلّم فقال یا نبی اللہ ارئیتک الرّجل
یاخذ فیقاتل حتّٰی یقتل الا انّہ یقترف من ھٰذہ
المحارب اشھید ھو فانزل اللہ عزّوجلّ التّائبون العابدون
الحامدون السائحون الراکعون الساجدون الاٰمرون بالمعروف
والنّاھون عن المنکر والحافظون لحدود اللہ وبشّر
المؤمنین ففسر النّبی صلّی اللہ علیہ وسلّم المجاھدین
من المؤمنین الذین ھٰذہ صفتھم وحلیتھم بالشھادۃ
والجنۃ وقال التّائبون من الذنوب العابدون الذین
لایعبدون الّا اللہ ولا یشرکون بہ شیئًا الحامدون
الذین یحمدون اللہ علیٰ کلّ حال فی الشدّۃ والرّخاء
سائحون وھم الصّائمون الرّاکعون الساجدون
الذین یواظبون علی الصّلوٰۃ الخمس الحافظون لھا و
المحافظون علیھا برکوعھا وسجودھا وفی الخشوع فیھا
وفی اوقاتھا الاٰمرون بالمعروف بعد ذٰلک والعاملون بہ
والناھون عن المنکر والنّاھون عنہ قال فبشّر من
قتال وھو قائمٌ بھٰذ الشروط بالشھادت والجنّۃ ثم
اخبر تبارک وتعالیٰ انّہ لم یامر بالقتال الّا اصحاب
ھٰذ الشروط فقال عزّوجلّ اذن للّذین یقاتلون بانھم
ظلموا وانّ اللہ علیٰ نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من

دیارهم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا الله و ذلك ان جمیع
ما بین السماء والارض لله عز وجل ولرسوله والاتباعه
من المؤمنین من اهل هذه الصفة فیما كان من الدنیا
فی ایدی المشركین والكفار والظلمة والفجار من
اهل الخلافته لرسول الله صلعم والمولی عن
طاعتهما مما كان فی ایدیهم ظلموا فیه المؤمنین
من اهل هذه الصفات وغلبوهم علیه مما افاء الله
علی رسوله فهو حقهم لفاء الله علیهم رده الیهم
وانما معنی الغنی كلما صار الی المشركین ثم رجع
مما قد كان علیه او فیه فما رجع الی مكانه
من قول او فعل فقد فاء مثل قول الله عز وجل
فان فاؤ فان الله غفور رحیم ای رجعوا ثم قال
وان عزموا الطلاق فان الله سمیع علیم وقال ان
طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینهما
فان بغت احدیهما علی الاخری فقاتلوا التی
تبغی حتی تفئ الی امر الله ای یرجع فان فاءت
ای رجعت فاصلحوا بینهما بالعدل واقسطوا ان الله
یحب المقسطین یعنی بقوله لفی ترجع فذلك
الدلیل علی ان الفئ كل راجع الی مكان قد
كان علیه او فیه ویقال للشمس اذا زالت قد
فاءت الشمس حین تفئ الفئ عند رجوع الشمس

الیٰ زوالها وكذلك ما افاء الله على المؤمنين
من الكفار فانما حقوق المؤمنين رجعت اليهم
بعد ظلمهم اياهم فذلك قوله اذن للذين
يقاتلون بانهم ظلموا ما كان المؤمنون احق
به منهم وانما اذن المؤمنين الذين قاموا بشرائط
الايمان التى وصفناها وذلك انه لا يكون
ماذونا له فى القتال حتى يكون مظلوما ولا يكون
مظلوما حتى يكون مؤمنا ولا يكون مومنا حتى
يكون قائما بشرائط الايمان التى شرط الله عزوجل
على المؤمنين والمجاهدين فاذا تكاملت فيه
شرط الله عزوجل كان مومنا واذا كان مومنا
كان مظلوما واذا كان مظلوما كان ماذونا
فى الجهاد بقوله عزوجل اذن للذين يقاتلون
بانهم ظلموا وان الله على نصرهم لقدير وان لم
يكن مستكملا بشرائط الايمان فهو ظالم
ممن ينبغى ويجب جهاده حتى يتوب وليس
مثله ماذونا فى الجهاد والدعاء الى الله عزوجل
لانه ليس من المؤمنين المظلومين الذين اذن لهم فى
القتال فلما نزلت هذه الآية اذن للذين يقاتلون
بانهم ظلموا فى المهاجرين الذين اخرجهم اهل
المكة من ديارهم واموالهم احل لهم جهادهم

يظلمهم اياهم واذن لهم فى القتال فقلت فهذه الآية نزلت فى المهاجرين بظلم مشركى اهل المكّة فما بالهم فى قتال كسرى وقيصر ومن دونهم من مشركى قبائل العرب فقال لو كان انّما اذن لهم فى قتال من ظلمهم من اهل المكة فقط لم يكن لهم فى قتال جموع كسرى وقيصر وغير اهل المكّة من قبائل العرب سبيل لان الذين ظلموهم غيرهم وانّما اذن لهم فى قتال من ظلمهم من اهل المكة لاخراجهم من ديارهم واموالهم بغير حق ولو كانت الاية انّما غيب للمهاجرين الذين ظلمهم اهل المكه كانت الاية مرتفعة الغرض عمن بعدهم اذالم يبق من الظالمين والمظلومين احد كان فرضًا مرفوعًا عن النّاس بعدهم اذالم يبق من الظّالمين والمظلومين احد وليس كما ظننت ولا كما ذكرت ولكن المهاجرين ظلموا من حيثهن ظلمهم اهل المكة باخراجهم من ديارهم واموالهم فقاتلواهم باذن الله تعالى لهم فى ذلك وظلمهم كسرى وقيصر ومن كان دونهم من قبائل العرب والعجم بما كان فى ايديهم ممّا كان المؤمنون احق بهم منهم فقد قاتلوهم باذن الله عزّ وجلّ لهم فى ذلك والحجة هذه الآية تقابل مومنوا كل زمان وانّما اذن الله عزّ وجلّ للمؤمنين الذين قاموا بما وصف الله عزّ وجلّ من الشرائط اللّتى شرح الله على المؤمنين فى الايمان والجهاد ومن كان قائمًا بتلك الشرائط فهو مؤمن وهو مظلوم وماذون له فى الجهاد بذٰلك المعنى ومن كان على خلاف ذلك

فهو ظالم و ليس من المظلومين و ليس بماذون له فى القتال و لا بالنهى عن المنكر
ولا بالامر بالمعروف لانّه ليس من اهل ذلك و لا ماذون له فى الدعآء الى الله
عزّوجلّ لانّه ليس هديًا مثله و امر بدعائه و لا يكون مجاهدا و قد امر
المؤمنون بجهاد او حظر الجهاد عليه و منعه منه و لا يكون داعيًا الى الله
عزّوجلّ من امر بدعاء مثله الى التوبة و الحق و الامر بالمعروف و النهى
عن المنكر و لا يامر بالمعروف من قد امر ان يؤمر به و لا ينهىٰ عن المنكر من
قد امر ان ينهىٰ عنه فمن كانت قد تمت فيه شرائط الله عزّوجلّ اللّتى وصف
بها اهلها من اصحاب النبىّ صلى الله عليه وسلم و هو مظلوم فهو ماذون فى الجهاد
كما اذن لهم لان حكم الله عزّوجلّ فى الاوّلين و الاٰخرين و فرائضه عليهم
سواء الا من علة او حادث يكون الاوّلون و الاٰخرون ايضا فى منع الحوادث
شركاء و الفرائض عليهم واحدة يسال الاٰخرون من اداء الفرائض عمّا يسئال
عنه الاوّلون و يحاسبون عما به يحاسبون و من لم يكن على صفة من اذن له فى الجهاد من
المؤمنين و ليس من اهل الجهاد ليس بماذون له فيه حتّٰى تفئ بما شرط
الله عزّوجلّ عليه فاذا تكاملت فيه شرائط الله عزّوجلّ على المؤمنين و
المجاهدين فهو من الماذونين لهم فى الجهاد فليتق الله عزّوجلّ عبد و لا
نغتر بالامانىّ التى نهى الله عزّوجلّ عنها من هذه الاحاديث الكاذبة على
الله اللّتى يكذبها القرآن و يتبرء منها و من حملتها و رواتها لا تقدم على
الله عزّوجلّ لشبهة لا تقدر بها فانّه ليس وراء المفترض للقتل فى سبيل
الله منزلة يوفى الله من قبلها و هى غاية الاعمال فى عظم قدرها فليحكم
امرأ لنفسه و ليبصرها كتاب الله عزّوجلّ و يعرضها عليه فانّه لا احدا عرف
بالمراد من نفسه فان وجدها قائما بما شرط عليه فى الجهاد فليقدم على الجهاد

وان علم تقصیر فلیصلحہا ولیقمہا علی ما فرض اللہ علیہا من الجہاد ثم
لیقدم بہا وہی طاہرۃ ومطہرۃ من کل دنس یحول بینہا وبین جہادہا بقول
لمن اراد الجہاد وہو علی خلاف ما وصفنا من شرائط اللہ عز وجل علی
المؤمنین والمجاہدین لا تجاہدوا ولکن یقول قد علمناکم ما شرط اللہ عز وجل
علی اہل الجہاد الذین بایعہم واشتری منہم انفسہم واموالہم بالجنان فیصلح
امرا ما علم من نفسہ من تقصیر عن ذلک ولیعرضہا علی شرائط اللہ فان رای انہ
وفی بہا وتکاملت فیہ فانہ ممن اذن اللہ عز وجل فی الجہاد وان ابی الا ان یکون
مجاہداً علی ما فیہ من الاصرار علی المعاصی والمحارم والاقدام علی الجہاد بالتخبط
والعمی والقدوم علی اللہ عز وجل بالجہل والروایات الکاذبۃ
فلقد لعمری جاء الاثر فیمن فعل ہذا الفعل ان اللہ عز وجل ینصر ہذا الدین
باقوام لا خلاق لہم فلیتق اللہ عز وجل امرؤ ولیحذر ان
یکون منہم فقد بین لکم ولا عذر لکم بعد البیان فی الجہل
ولا قوۃ الا باللہ حسبنا اللہ علیہ توکلنا والیہ المصیر

ماحصل حدیث ونص جعفری

راوی کہتا ہے کہ پوچھا مین نے امام جعفر صادق رضؓ سے کہ دعوت کرنا طرف خدا کے اور جہاد
کرنا اللہ کی راہ مین مخصوص کسی قوم کے ساتھ ہے یا مباح ہے ہر موحد مومن کو فرمایا خاص
ہے ساتھ ایک قوم کے اور قائم نہین ہو سکتا ہے کوئی مگر وہ شخص کہ اونمین سے ہو پوچھا
مین نے وہ کون قوم ہے فرمایا وہ لوگ مستجمع شروط ہین کہ خدا نے اونکو مجاہدین اور داعین الی اللہ
کے مرتبہ پر مقرر فرمایا ہے اور جو شخص کہ خالی اون شروط سے ہوگا نہ وہ اذن دیا گیا ہو دعوت
اسکے اللہ مین نہ جہاد کفار مین عرض کیا مینے کہ بیان فرمائیے فرمایا کہ اللہ عز وجل نے

اپنی کتاب مین اونکے مرتبے اور درجے مقرر فرمائے ہین اول اپنی دعوت کو اسطرح پر
بیان فرمایا وَاللّٰهُ يَدْعُوا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۤءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
پہر فرمایا دعوت پیغمبر صلعم کو اس طرح سے اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ پہر ہدایت قرآن مجید کو ارشاد فرمایا اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ
لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ پہر اوس قوم کو بیان فرمایا کہ جو اذن دی گئی ہین واسطے دعوت اسلام کے
جیساکہ فرمایا خداے تعالی نے وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰۤئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ یعنی چاہیئے کہ ہو تم مین سے ایک گروہ کہ
بلادین لوگونکو طرف نیکی کے اور حکم کرین اچہے کامونکا اور روکین بری باتونسے اور وہی لوگ
فلاح پانیوالے ہین پہر خبر دی اللہ تعالی نے اس گروہ سے کہ یہ لوگ ذریت حضرت ابراہیم
اور حضرت اسمعیل علیہما السلام سکنہ حرم سے ہین کہ غیر خدا کو اونہون نے کبہی نہین پوجا اور مصداق
آیہ تطہیر کے ہوگئے ہین اور وہ مصداق اس آیہ کریمہ کے ہین اُدْعُوْا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ
اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ یعنی بلاتا ہون مین اونکو طرف خدا کے اوپر بینائی کے اور جو کوئی کہ پیروی
کرے میری یعنی وہ شخص کہ جسنے تابعداری کی ایمان کی اور تصدیق کی اور شرک سے پرہیز کیا پہر
اتباع پیغمبر ہوا اور اتباع اس گروہ موصوفہ کو نام لیکر فرمایا يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی اے نبی ؐ کافی ہے تجکو خدا اور جس شخص نے کہ پیروی کی تیری ایمان
والونمین سے پہر بیان فرمایا اتباع پیغمبر صلعم کو ایمان والون مین سے پس فرمایا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّاۤءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاۤءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ
فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ
مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ یعنی محمد صلعم بہیجے ہوئے خدا کے ہین اور جو لوگ کہ ہمراہ ہین اونکے سخت
ہین اوپر کافرونکے اور مہربان ہین آپسمین دیکہتے ہو تم اونکو رکوع اور سجدہ کرنیوالے اور طلب
کرتے ہین فضل کو خدا سے اور خوشنودی کو اوس سے علامتین اونکی اونکے چہرونپر سجدہ کے نشان سے ظاہر ہین

یہ جو مذکور ہوا یہ صفت اونکی توریت مین لکھی ہے اور صفت اونکی انجیل مین ہے اور پہر فرمایا
اللہ جل جلالہ نے یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ
اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
یعنی فرمایا اللہ نے اونکی صفت مین کہ قیامت کے روز نہین شرمندہ کریگا اللہ تعالی پیغمبر صلعم کو
اور نہین رسوا کریگا ان لوگونکو جو رسول اللہ صلعم پر ایمان لائے ہین اور ساتھہ ہین رسول اللہ
صلعم کے نور اونکے چمکتے ہونگے آگے اونکے اور داہنے بائین اونکے پہر فرمایا اللہ تعالی نے
قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ
مُعْرِضُوْنَ اِلٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ھُمْ
فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۝ یعنی فرمایا اللہ تعالی نے اس گروہ کی صفت مین کہ تحقیق فلاح
پائی ایمان والون نے پہر توصیف کی انکی تاکہ توقع انکے ساتھہ الحاق کی پکڑے گروہ شخص کہ جو
اونکی سی صفت رکہتا ہو کہ اپنی نماز مین ڈرنے والے ہین اور بیہودہ باتونسے اعراض کرنیوالے
ہین یہانتک کہ ارشاد فرمایا اللہ تعالی نے کہ یہ گروہ وارث ہین اور فردوس انکی میراث مین ہے
اور ہمیشہ رہینگے اوسمین پہر صفت کی اس گروہ کی اَلَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ
یعنی نہین بلاتے ہین ہمراہ خدا کے معبود دوسرے کو پہر خبر دی اللہ جل جلالہ نے اسی گروہ کی
نسبت اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ
وَالْقُرْاٰنِ یعنی خرید اللہ جل جلالہ نے اس گروہ کی جان ومال کو ساتھہ جنت کے
اور جہاد کرتے ہین یہ لوگ اللہ کی راہ مین پس قتل کرتے ہین اور قتل ہوجاتے ہین وعدہ ہو چکا
اوسکے ذمہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن مین پہر فرمایا حق سبحانہ تعالی نے وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ
مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ
یعنی فرمایا اللہ جل جلالہ نے کون ہے زیادہ وفا کرنیوالا عہد اپنے کو خدا تعالی سے یعنی کوئی نہین

پس شاد ہو تم کو مول لیا تمنے جنت کو اور یہی ہے الا اپنے آپکو متابعت رسول اللہ صلعم مین اور یہ بڑی بزرگی ہے جس وقت کہ اوتری آیہ إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى ایک شخص اوٹھا اور عرض کیا کہ یا نبی اللہ جو شخص کہ تلوار ہاتھ مین لے اور قتل ہو جاوے آیا شہید ہوگا یا نہین پس حقتعالی نے نازل فرمایا اس آیت کو اَلتَّآئِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی لایق شہادت اور جنت کے وہ لوگ ہین کہ گناہونسے توبہ کرنیوالے ہین عبادت خدا کرنیوالے ہین تنگی اور فراخی مین شکر کرنیوالے ہین بے تعلق رہنیوالے ہین رکوع کرنیوالے ہین سجدہ کرنیوالے ہین نیک باتونپر حکم کرنیوالے ہین بری باتونسے باز رکھنے والے ہین اللہ کی حدودنکی حفاظت کرنیوالے ہین ایسے شخص مبشر بشہادت اور جنت ہین جہ خبر دی خداے عزوجل نے کہ حکم نہین کیا ساتھ قتال کے مگر اون لوگونکو جنمین یہ شروط پائی جاتی ہین پس فرمایا اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ يَقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ یعنی حکم کیا گیا اون لوگونکو جنسے لوگ لڑتے ہین اسواسطے کہ اونپر ظلم ہوا اور اللہ اونکی مدد کرنے پر قادر ہے وہ لوگ ہین کہ نکالے گئے ہین گہرون اپنے سے کوئی قصور نہین ہے مگر یہ کہ اللہ کو اپنا رب کہتے ہین کسواسطے کہ جو کچھ درمیان آسمان و زمین کے ہے واسطے خدا و رسول اور مومنین کے ہے پس مشرکین اور کفار اور ظالمین اور فاجرین کہ صاحب ریاست ہین ظلم کیا ہے اونہون نے اوپر اون مومنین کے اور جو کچھ اونکے پاس ہے وہ سب حق اون مومنین کا ہے جو مورد آیۂ اذن کے ہین باقی رہا یہ امر کہ فقط اون ہی مومنین نے پروانگی جہاد کی پائی کہ جو موصوف بشرائط مذکورہ ہین وجہ اسکی یہ ہے کہ پروانگی جہاد کی نہین ہو سکتی مگر اوس شخص کو کہ مظلوم ہوا اور مظلوم نہین ہوگا مگر مومن اور مومن نہین ہوگا مگر وہ شخص کہ قائم ہے شرائط ایمان پر وہ شرطین کہ اللہ تعالی نے قرار دی ہین واسطے مجاہدین کے بعد ان شرطون کے

پاسنے جاننیکے مومن مظلوم جہاد کا اذن پایا جاتا ہے ورنہ ظالم ہے جبکہ آیت اذن بیچ مہاجرین رض
کے اوتری حلال ہوا اونکو جہاد کفار سے، راوی کہتا ہے کہ پوچھا مین نے امام صاحب رض سے کہ
مہاجرین رض نے پروانگی قتال اہل مکہ کی پائی تہی پس ان لوگون نے جہاد کسریٰ اور قیصر اور
دوسرے مشرکین پر کسواسطے کیا امام صاحب رض نے فرمایا کہ اگر فقط اہل مکہ کے لیے اذن
ہوتا تو ہرگز کسریٰ اور قیصر پر جہاد نہ کرتے کیونکہ یہ لوگ مہاجرین رض پر ظالم نہ تہے بلکہ ظالمین اہل
مکہ تہے اور اگر فقط مراد مہاجرین رض ہی ہوتی تو حکم اس آیت کا متاخرین سے اوٹہ جاتا کسواسطے
کہ نہ ظالم رہا نہ مظلوم ایسا نہین ہے جیسا تو نے گمان کیا کیونکہ مہاجرین رض مظلوم ہین دو
طرف سے ایک اہل مکہ سے دوسرے کسریٰ اور قیصر سے اسواسطے کہ سلطنت اونکی حق مہاجرین رض
کا تہا پس قتل کرنا مہاجرین رض کا کسریٰ اور قیصر کو ساتہ اذن خدا کے تہا اور یہی دلیل سے
ہر وقت کے مسلمان جہاد کرسکتے ہین لیکن اذن جہاد اونہی لوگونکو ہے کہ جامع شرائط ہین تاکہ
ایمان اور مظلومی اور ماذونی حاصل ہو جاوے اور جو شخص کہ ایسا نہین ہے ظالم ہے نہ مظلوم
داعی ہے نہ مجاہد بلکہ مومنین کو حکم ہے کہ اوسکے ساتہ قتال کرین اور امر بالمعروف نہین ہوسکتا
ہے تاوقتیکہ یہ نہ کہین کہ ایسا کرا اور نہی عن المنکر نہین ہوسکتی ہے جبتک کہ باز نہ رکہین گناہ سے
پس جو شخص کہ مستجمع ایسی شرائط کا ہو جیسا کہ حقتعالیٰ نے اون لوگونکو جنمین یہ شرائط پائی جاتی
ہین بیان کیا ہے کہ وہ لوگ اصحاب محمد صلعم کے ہین وہ شخص مظلوم اور ماذون فی الجہاد ہین
جیسا کہ اذن دیے گئے مثبہ اللہ کیطرف سے اصحاب رض پیغمبر صلعم کے کسواسطے کہ حکم الٰہی بیچ اولین
اور آخرین کے برابر ہے اور فرائض الٰہی ان لوگونمین برابر جاری ہوتے ہین اور بغیر اجتماع
ان شروط کے ہرگز آدمی مامور بجہاد نہین ہوسکتا پس چاہیئے آدمی کو اپنے نفس پر غرہ نہ کرے
اور شروط کو ملاحظہ کرے اگر اپنے آپ کو مستجمع شروط پاوے اقدام جہاد پر کرے اور جس شخص میں
یہ شروط مفقود ہین یعنی اصرار کرتا ہے معاصی پر اگر وہ اقدام جہاد کریگا پس البتہ مصداق اوس
خبر اور اثر کا ہوگا کہ بالیقین اللہ تعالیٰ تائید کریگا اس دین کو ساتہ اون قومون کے کہ بہرہ

ترکہین حضرات شیعہ لحاظ کرین اور مجتہدین اثنا عشریہ خیال کرین کہ یہ حدیث صادقی نص
جعفری اوس کتاب غیر مرتاب کی ہے کہ جو امام عصر کی نظر سے گذر چکی ہے جو اقدام اصول
اربعہ قرار پاچکی ہے جسکے اعتقاد و اعتبار پر متقدمین و متاخرین شیعہ کا اقرار ہے جسکا استناد
و اشتہار مذہب تشیع مین کالشمس فی نصف النہار ہے ہم اسکی تعریف کہانتک لکھہ سکتے ہین
اور کس حد تک توصیف کر سکتے ہین صرف اس مرتبہ سے جان لینا چاہئے اور اس درجہ سے
سمجھہ لینا چاہئے کہ اگر مذہب اثنا عشری حق ہے تو یہ کتاب کلینی بہی حق ہے چنانچہ مجتہد
لکھنوی نے آئینہ حق نما مین نقل کرنے حدیث فضیلت علم و علماء دین کے لکھا ہے کہ در کتاب
کلینی کہ در مذہب امامیہ بہتر و معتمد تر از ان کتابی نیست و اگر مذہب اثنا عشری حق است آن
کتاب حق است از جناب صادق علیہ السلام منقول است انتہی یہ وہ حدیث ہے کہ جو امام
ابوعبداللہ جعفر صادق رض کی زبان سے نکلی ہے یہ وہ حدیث ہے کہ مقتدائے شیعہ نے
اپنی کتاب مین روایت کی ہے یہ وہ حدیث ہے کہ ہر فقرہ اوسکا مذہب شیعہ کو میٹتا ہے
یہ وہ حدیث ہے کہ ہر حرف اوسکا مسلک اثنا عشریہ کو محو کرتا ہے اسی حدیث کی یہ صفت
ہے کہ اصول و فروع مذہب تشیع کو بیخ و بن سے کاٹتی ہے اسی حدیث کی یہ برج ہے کہ خشک
و تر اکابر شیعہ کو سوخت کرتی ہے اسی حدیث کی یہ توصیف ہے کہ صحابہ اکبر رض اور مجاہدین رض
کسریٰ و قیصر کے جنتی ہونے کی خبر دیتی ہے اسی حدیث کی یہ تعریف ہے کہ خلفاء کرام کے
استحقاق خلافت کو ظاہر کرتی ہے ہم متحیر ہین کہ کیونکر اسکے تمام فوائد اس رسالہ مختصرہ مین لکھہ
سکتے ہین ہم متحیر ہین کہ کسطرح جمیع شواہد اسکی تحریر مین لاسکتے ہین بہرحال بمقتضائے مالا
یدرک کلہ لایترک کلہ چند فائدے واسطے تنبیہ اہل تشیع کے لکھتے ہین اور چند فائدے
واسطے تائید اہل تسنن کے ذکر کرتے ہین **فائدہ اولیٰ** اول یہ کہ اس نص امام جعفر
صادق رض اور اس حدیث امام بحق ناطق رضوان اللہ علیہ وعلیٰ آبائہ الکرام نے آیت
معیت مہاجرین رض اور خلفائے راشدین رض کے حقیقت اور مجاہدین کسریٰ اور قیصر و متبعین و

وسلمین خلافت فاروق رض وصدیق اکبر رض پر باکمل وجوہ منطبق اور باحسن وجوہ مطابق ہوگی یعنی امام جعفر صادق رض فرماتے ہین کہ آیت معیت مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا

یعنی محمد صلعم بھیجے ہوئے خدا کے ہین اور جو لوگ کہ ہمراہ اونکے ہین سخت ہین اوپر کافرونکے اور مہربان ہین آپسمین ایک دوسرے پر دیکھتے ہو تم اونکو رکوع اور سجدہ کرنیوالے اور طلب کرتے ہین فضل اور خوشنودی کو خدا سے علامتین اونکی اونکے چہرونسے ظاہر ہین سجدہ کرنیسے یہ جو مذکور ہوا یہ صفت اونکی توریت مین لکھی ہے اور علامت وتمثیل اونکی بیچ انجیل کے یہ ہے جیسا کہیتی نے اوگایا اپنا پٹھا اور پہر اوسکی کمر مضبوط کی پہر موٹا ہوا پہر کہڑا ہوا اپنے نال پر خوش لگتا ہے کہیتی والونکو تاکہ جلادین اونسے جی کافرونکا وعدہ کیا اللہ نے اونمین سے جو یقین لائے ہین اور کیے ہین کام بہلے معافی کی اور اجر عظیم کی مہاجرین رض ناموراور مجاہدین رض کسریٰ وقیصر کی شان مین نازل ہوئی ہے کیسی آیت کہ جسمین مہاجرین رض اور مجاہدین رض کی رسول اللہ کے ساتھہ مین معیت مذکور ہے کیسی آیت کہ جسمین مہاجرین اکبر رض ومجاہدین رض کسریٰ وقیصر کی کفار پر شدت وحمیت مسطور ہے کیسی آیت کہ جسمین مہاجرین رض کے تقولے اور عبادت کا بیان ہے کیسی آیت کہ جسمین مجاہدین رض کے ابتغائے رحمت خدا کا نشان ہے کیسی آیت کہ جو مہاجرین رض اور مجاہدین کسریٰ وقیصر کی مقبولیت عبادت کو انجیل مین بیان کررہی ہے کیسی آیت کہ جو مہاجرین رض اور مجاہدین رض کسریٰ اور قیصر کی علامتون مندرجہ توریت کو بتا رہی ہے پس مہاجرین رض اور خلفاے راشدین اطہر رض اور اونکے تابعین رض مسلمین ومجاہدین رض کسریٰ وقیصر جنکی نسبت حقتعالیٰ آیت معیت مین موافق فرمان امام صادق رض کے خبر دیتا ہے کہ یہ لوگ محمد صلعم کی

معیت رکھتے ہین یہ لوگ کفار پر تشدد تمام کرتے ہین یہ لوگ آپسمین ساتھہ رافت وشفقت کے
رہتے ہین یہ لوگ عبادت خدا ساتھہ خشوع کے اداکرتے ہین یہ لوگ خدا کی رضامندی ساتھہ
خضوع کے ڈہونڈہتے ہین ان لوگونکی مقبولیت عبادت کا ذکر انجیل مین موجود ہے ان بزرگونکی
علامتین توریت مین مرقوم ہین اگر العیاذ باللہ صنادیق آتش مین مقید کیے جاوین اور عذاب
جہنم مین معذب کیے جاوین جیسا کہ تابعین زرارہ اور مطیعین ابونصیرہ اور متبعین مومن طاق
اور مقلدین اعمی سر جوب گمان کرتے ہین بلکہ یقیناً جانتے ہین لازم آتا ہے کہ امام صادق صادق
نرہین بلکہ کاذب ہوجائین ہذا خلف دیکہئے کہ جناب امام صادق رضا ون لوگونکی شان مین کہ
جنہون نے رسول اللہ کے ساتھہ معیت کو اختیار کیا جنہون نے خلافت خلفائے راشدین رض کو تسلیم
کیا جنہون نے شیخین رض کے حکم سے کسریٰ وقیصر وغیرہ پر جہاد کیا جنہون نے حضرت فاروق رض اور
صدیق رض کے ارشاد سے بلاد وامصار کو فتح کیا جنہون نے فاروق اعظم رض کے فرمانونکو اطراف و
اکناف مین جاری کیا آیہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهٗ کو بتلاوین اونکو داعی الی اللہ کے لقب سے
ملقب کرین اونکو مَاذُونٌ مِّنَ اللهِ فرماوین اور اون ہی بزرگونسے حضرات شیعہ سوءظن
رکہین حیف ہے مذہب فرقۂ سبائیہ پر **فائدہ ثانیہ** دوسرے یہ کہ حدیث کلینی اور اس روایت
کافی سے آیہ معیت يَوْمَ لَا يُخْزِي اللهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهٗ اون بزرگونکے حق مین کہ جنہون
نے نبی اللہ کی معیت مین اپنے وطنون کو ترک کیا جنہون نے رسول ؐ کی رفاقت مین غربت کو
اختیار کیا جنہون نے حبیب اللہ کی اعانت مین مال اور اولاد کو چھوڑ دیا اور اون اکابرون کی
شان مین کہ جنہون نے خلافت خلفاء راشدین رض کا اقرار کیا جنہون نے صدیق اکبر رض وفاروق
اعظم رض کی بیعت کو اختیار کیا جنہون نے نائبین رسول اللہ کے حکم سے کسریٰ اور قیصر کے شہر وتین
اللہ کے کلمہ کو بلند کیا جنہون نے احکام شرعیہ کو موافق بیان شیخین رض کے جاری کیا جنہون نے
مسائل دینیہ کو مطابق فرمان فاروق رض کے تعلیم کیا بکمال تمام وتکمیل مالا کلام مستقر ہوئی یعنی
گنجینہ اسرار مطلع الانوار جناب امام صادق علیہ التحیۃ والثنا فرماتے ہین اور یون ارشاد کرتے ہین

کہ آیۂ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
یعنی قیامت کے روز اللہ تعالی نہین شرمندہ کریگا اپنے پیغمبرؐ کو اور نہین رسوا کریگا رسول اللہؐ کے یارونکو کہ جو اللہ کے رسولؐ پر ایمان لائے ہین اور ساتھہ ہین رسول اللہ صلعم کے نور اون کے چمکتے ہونگے کہتے ہین وہ لوگ کہ اے رب ہمارے تمام کر ہمارے نورونکو اور بخش تو ہمکو تحقیق تو اوپر ہر شے کے قادر ہے یہ آیۂ مہاجرینؓ و مستحقین خلافت راشدہ اور مجاہدینؓ کسریٰ و قیصر وغیرہ کی صفت اور مدح مین نازل کیگئی ہے سبحان اللہ کیسی آیت کہ جسمین حق سبحانہ تعالی اصاف وصریح فرماتا ہے کہ روز قیامت کو مین اپنے نبیؐ کو شرمندہ نہین کرونگا پھر کھولکر ارشاد کرتا ہے کہ روز جزا کے مین اونکے ساتھیونکو رسوا نہین کرونگا رسولؐ خدا کی معیت مین یوم الحشر کو اونہی کے نور سے اونکے آگے پیچھے روشنی کردونگا نبی اور انکے ساتھہ مین یوم الحشر کو اونہی کے نور کو اون کے داہنے بائین چمکا دونگا اللہ اکبر کیا شان اعلی ہے مہاجرین رضؓ وخلفاء راشدین رضؓ کی اور کیا کیفیت افضلی ہے کسریٰ و قیصر کے مجاہدین رضؓ کی کہ معیت دنیویہ اونکو موافق آیت محمدٌ رسول اللہؐ کے اسی دنیا مین حاصل تھی کہ کفار اونکی جمعیت کو دیکھکر غیظ مین آتے تھے اور غصہ مین جلتے تھے اور معیت آخرویہ مطابق آیۂ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ اسطرح ظاہر ہوگی کہ یوم البعث کو رسول اللہؐ کے ہمراہی مین پھرتے ہونگے انوار اونکے حوالی مین چمکتے ہونگے کفار اوسوقت ندامت اوٹھا ئینگے سربگریبان ہونگے ہر کافر یہی تمنا کریگا یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا اللھم احشرنا تحت تراب اقدام احبائک وارزقنا شفاعۃ نبیک وحبیبک پس اگر مہاجرین رضؓ ممدوحین اور مجاہدین رضؓ موصوفین خلافت جناب مرتضوی رضؓ کو غصب کرتے یا جناب سیدہ رضؓ پر ظلم کرتے یا اہلبیت رضؓ سے انحراف کرتے یا انکی اعانت سے دست بردار ہوتے یہانتک کہ جناب امیر رضؓ انکے جبر سے دین خدا کو چھپاتے انکے ظلم سے محرمات کو حلال اور محللات کو حرام فرماتے آپ کے انکے رعب سے جھوٹی روائتین مثل حرمت متعہ وغیرہ کے نقل کرتے تو ضرور یہ بزرگ معذب بعذاب جہنم کیے جاتے

اور رسول اللہ صلعم کی دونون معیتونسے محروم رکھے جاتے وہو خلاف النص **فائدہ ثالثہ** تیسری
یہ کہ امام مفترض الطاعت مجمع علیہ الامامت کے فرمان واجب الایقان سے معلوم ہوا کہ جن اوصاف
پر آیات شروع سورہ مؤمنون نازل کی گئی تھین وہ صفات مہاجرین رضہ اور مجاہدین رضہ مین کما ینبغی
راسخ اور متمکن تھین یعنی برہان [illegible] جگر گوشہ جناب مرتضوی رضہ عارف عاشق امام جعفر
صادق رضہ فرماتے ہین کہ صفات مقبولہ بارگاہ خداوندی جنپر آیہ کریمہ **قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ**

الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ تحقیق فلاح پائی ایمان
والون نے جو اپنی نماز مین خشوع کرنیوالے ہین اور جو بری باتونسے اعراض کرنیوالے ہین اور جو
زکوۃ دینے والے ہین اور جو اپنی شہوت کی جگہہ کو تھامتے ہین مگر اپنی عورتونپر یا اپنے ہاتھہ کے
مال پر پس تحقیق اونپر نہین ہے ملامت پھر جو کوئی ڈھونڈے اسکے سوائے بس وہی حد سے
بڑہنے والے ہین اور جو اپنی امانتون اور اپنے عہد سے خبردار ہین اور جو اپنی نمازون پر حفاظت
کرتے ہین وہ لوگ میراث لینے والے ہین اور جنت کے وارث ہونیوالے ہین اور وہی لوگ ہمیشہ
اوسمین رہنے والے ہین شامل ہے نفوس قدسیہ مہاجرین رضہ اور کسری وقیصر کے مجاہدین رضہ
مین اسلیے کہ یہ صفتین اونمین متحقق اور واقع تھین سبحان اللہ کیسی آیت ہے جو اپنے اول مین
مہاجرین رضہ ومجاہدین رضہ کی فلاح تامہ بیان کر رہی ہے اور اپنے آخر مین جنت کو اونکی میراث
مین بتلا رہی ہے اپنے وسط مین اونکے حسنات کو فرداً فرداً ظاہر کر رہی ہے کہ نماز وئمین یہ لوگ
خشوع کرتے ہین بری باتونسے پرہیز کرتے ہین زکوۃ کو ادا کرتے ہین اپنی زوجہ یا مملوکہ سے

متقاربت کرتے ہین ان دونونکے سوا سب کو حرام جانتے ہین امانتون مین دیانت رکھتے ہین اپنے عہد کو
کبھی نہین توڑتے ہین اپنی نمازون پر ہمیشہ محافظت کرتے ہین پس ان اوصاف کے موصوفین جنت
کے وارث ہین فردوس کے مورث ہین بہشت انکے ارث مین ہے خلد انکی میراث مین ہے پس اگر
بعد وفات سید کائنات مہاجرین و مجاہدین مسرلی وفیصر کہ جو مطابق ارشاد فیض بنیاد امام جعفر
صادق کے مومنین کامل تھے مَاذُونِيْنَ مِنَ اللّٰهِ تھے مجاہدین فی سبیل اللہ تھے متصف بصفات
مندرجہ آیات سورۃ مومنون تھے جنت کو ارث مین پاتے ہوئے تھے جناب سیدہ رض پر معاذ اللہ من
ذالک تہمت زنا کی کرتے اور العیاذ باللہ جناب بضعۃ رسول اللہ کو زد و کوب کرتے اور نعوذ
باللہ حضرت سیدۃ النساء رض کے حمل کو ساقط کر دیتے اور استغفر اللہ اہلبیت رض پیغمبر کے گھر کو جلا دیتے
یا ان امور کو حق سمجھتے جیسا کہ مجلسی نے تذکرۃ الائمہ مین لکھا ہے کہ ہم حق جنین حق دانستند آنچہ شیخین
نسبت باہلبیت رسالت واقع ساختند و نسبت زنا استغفر اللہ بحضرت فاطمہ رض دادن و دشنام دادن
و غصب فدک و خلافت نمودن و کشتن و زدن آن مظلومہ و آن و ساقط شدن محسن ششماہہ و آتش
بخانہ پیغمبر انداختن الی آخر الہذیانات تو کبھی امام برحق رض اونکو مومن کامل نہ بتاتے اونکو مَاذُونِ
مِنَ اللّٰهِ نہ فرماتے اونکو مجاہد فی سبیل اللہ سے ملقب نہ کرتے اونمین صفات مندرجہ آیات
مذکورہ کو محمول نہ فرماتے وھو باطل قطعاً کما عرفتنا جناب مخاطب سوچین اور سمجھین کہ
جب اللہ جل جلالہ ان بزرگونکی فلاح کی خبر دیوے اور جنت کو انکے ارث مین بتلاوے لغو باتونسے
انکے اعراض کو بیان کرے انکے استحکام اور دیانت کو عہد و امانت مین ظاہر کرے صلوٰۃ و زکوٰۃ پر
انکی محافظت تامہ اور ادائے کاملہ کو ارشاد فرماوے اور حضرت امام جعفر صادق رض کی حدیث سے
تصدیق و تائید کامل ہووے تو کیا قیاس مین آسکتا ہے اور گمان و وہم پہنچ سکتا ہے کہ یہ بزرگ
منہیات شرعیہ کو جاری کرتے تھے اور خدا کے حکم کو رد فرماتے تھے **فائدہ رابعہ** جو تھے یہ کہ
نص جعفری اور حدیث کلینی سے واضح دلایح ہوا کہ یہ جماعت موصوفہ مورد آیۂ کریمہ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی
کی ہتی یعنی جناب سلطان الطریقت برہان الحقیقت امام جعفر صادق علیہ الثنا والتحیۃ ارشاد فرماتے

ہین اور یون اظہار کرتے ہین کہ آیۂ بشارت اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

یعنی اللہ نے خرید لئی مسلمانونسے اونکی جان اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہے لڑتے ہین اللہ کی راہ مین پہر مارتے ہین اور مرتے ہین وعدہ ہوچکا اوسکے ذمہ پر سچا توریت و انجیل و قرآن مین اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ سو خوشیان کرو اس اپنی بیع پر جو تم نے کی ہے اللہ سے اور یہی ہے بڑی مراد ملنے والی۔ اون بزرگونکی شان مین کہ جنہون نے رسول اللہ کے ساتھ مین ہجرت کی اور کسریٰ و قیصر اور دوسری کفار ونکے خون مین تلوار ڈبوئی نازل ہوئی ہے سبحان اللہ کیسی آیت کہ جسمین حق جل وعلا و سبحانہ تعالیٰ صاف وصریح فرماتا ہے اور اسطرح تشریح کرتا ہے کہ مول لے لیا اللہ نے مہاجرین رضہ اور کسریٰ و قیصر کے مجاہدین رضہ سے جان و مال کو اور دیدیا اوسکے عوض مین روضہ رضوان کو پس خوش ہو تم اے مہاجرین رضہ مجاہدین رضہ اس بیع رحمان پر اور محظوظ اور مسرور ہو اس فوز عظیم الاحسان پر اللہ اللہ کیا رحم ہے مہاجرین رضہ پر اور کیا کرم ہے مجاہدین رضہ پر کہ خدا یتعالیٰ نے جان و مال کو اونکی مول لے لیا اور اوسکے عوض مین جنت مین داخل کرنیکا وعدہ کرلیا اور پہر اس عہد کو قرآن و توریت و انجیل سے مستحکم کر دیا اور پہر اس بیع پر بشارت اور خوشخبری کو سنا دیا اور پہر اس معاملہ کو فوز عظیم فرما دیا سبحان اللہ بکرمہ و برحمہ پس جبکہ مہاجرین رضہ و مجاہدین رضہ کسریٰ اور قیصر نے اپنی جان و مال کو بیچڈالا اور خدا یتعالیٰ نے اوسکو قبول کرکے اونکے جنت مین داخل کرنیکا وعدہ صریح کرلیا اور امام جعفر صادق رضہ نے اس امر کو بہ ندائے بلند فرما دیا کہ بے شبہ مہاجرین رضہ و مجاہدین رضہ کسریٰ و قیصر نے اپنے نفوس کو بیچا اور اوسکی عوض مین جنت کو پایا پس اگر یہ حضرات رضوان اللہ علیہم اجمعین روز قیامت کو معاذ اللہ بعوض جنت کے جہنم مین داخل کیے جاوین اور بدلے ثواب کے عذاب مین مبتلا کیے جاوین جیسا کہ طائفہ ہوائیہ کا اعتقاد

ہے تو خدا تعالی کے وعدہ مین تخلف صریح لازم آویگا اور اوسکی شانمین ظلم قبیح پایا جاویگا وھو محال عقلاً ونقلاً **فائدہ خامسہ** پانچوین یہ کہ حضرت امام صادق رض بھی ناطق کی تصریح کرنے اور تشریح فرمانیسے روشن اور واضح ہوا کہ جو صفات اور اوصاف آیۂ کریمہ ونص عظیمہ اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ مین مذکور ومسطور ہین اون بزرگونکی ذات مین کہ جنہون سنے ہجرت کو اختیار کیا اور کسریٰ اور قیصر اور دوسرے قبائل کفار ومشرکین پر جہاد کیا متمکن اور مستقر تھے یعنی سفینہ بحر دیانت سکینہ اہل متانت حضرت امام ابوعبد اللہ رض علیہ الثنا والتحیۃ یون فرماتے ہین اور اسطرح ارشاد کرتے ہین کہ آیۂ کریمہ اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی توبہ کرنیوالے گناہونسے عبادت کرنیوالے خدا کے اور شکر کرنیوالے تنگی اور فراخی مین اور روزہ رکھنے والے اور رکوع کرنیوالے اور سجدہ کرنیوالے اور حکم کرنیوالے نیک باتونکا اور باز رہنے والے بُری باتونسے اور حفاظت کرنیوالے اللہ کی حدود پر اور خوشخبری دی تو مومنین کو۔ مین جن صفتونکو اللہ تعالی نے بیان فرمایا ہے اور جن اوصاف کو کہ ظاہر فرمایا ہے مہاجرین رض مجاہدین رض کسریٰ وقیصر اون جمیع صفات کے جامع تھے اور اون کل اوصاف کے مستجمع تھے سبحان اللہ کیسے مجاہدین رض کہ جو ہر وقت خدا کے سامنے توبہ کرتے رہتے تھے کیسے مہاجرین رض کہ ہر ساعت خدا کی راہ مین مصروف رہتے تھے کیسے مجاہدین رض کہ ہر لحظہ خدا کے شکر مین مشغول رہتے تھے کیسے مہاجرین رض کہ ہمیشہ صائم رہتے تھے کیسے مجاہدین رض کہ علی الدوام رکوع مین جھکے رہتے کیسے مہاجرین رض کہ آٹھ پہر سجدہ مین پڑے رہتے کیسے مجاہدین کہ جو نیک باتونکا حکم کرتے کیسے مہاجرین رض کہ جو بُری باتونسے باز رہتے کیسے مہاجرین رض مجاہدین رض کہ جو اللہ کی حدود سے کسی حالت مین تجاوز نہ کرتے تھے کیسے مجاہدین رض ومہاجرین رض کہ جو ان امور کی مقبولیت پر خدا تعالی کی جانب سے بکرات ومرات بشارت وخوشخبری سے مشرف ہوتے تھے پس اگر یہ بزرگ نعیاذ باللہ متصف صفات ذمیمہ قرار دیے جائین اور موصوف باموز غیر مشروعہ ٹھہرائے جاوین جیسا کہ پیروان

شیخ حلّی اور متبعین شیخ طوسی کہتے ہین تو لازم آتا ہے جہوٹا ہونا امام صادق رضہ کا وہو بدیہی البطلان

فائدہ سادسہ جہٹے یہ کہ فریقین اس امر کو جانتے ہین اور طرفین اسبات کو مانتے ہین کہ کسریٰ وقیصر اور دوسرے قبائل کفار پر جہاد بعد وفات رسول خدا صلعم کے زمانہ خلافت راشدہ خصوصاً عہد شیخین رضہ مین واقع ہوا اور انہی کے حکم سے یہ کل ملک مفتوح ہوئے خاصتہ جناب حضرت عمر رضی اللہ تعا عنہ نے ملک فارس کو فتح کیا اور آپ ہی کے لشکر نے جابجا ان بلاد وامصار مین نیزہ اسلام کو نصب کیا اور خدا کے دین کو بشوکت وحشمت جاری کیا پس اے اہل ایمان اور اے اہل ایقان خیال کرو کہ یہ متبعین یعنی خلفائے راشدین رضہ اور انکے تابعین یعنی مہاجرین رضہ مجاہدین رضہ وہ لوگ تہے کہ جنکی نسبت امام جعفر صادق رضہ فرماتے ہین کہ انکو معیت رسول اللہ کی دارین مین حاصل تہی انکی شدت کفا پر کونین مین روشن تہی انکی عبادت کی قبولیت کتب مقدسہ اور صحف معظمہ سے ظاہر تہی انکے اعمال کی مقبولیت قیامت مین ظاہر ہوگی انکی روشنی صحابیت رضہ حشر کے روز چمکے گی یہ لوگ خدا کیطرفسے فلاح پا چکے ہین یہ لوگ حق سبحانہ کی جانب سے مبشر بجنت ہو چکے ہین ان لوگون نے خدا تعالیٰ کے ہاتہہ اپنی جان ومال کو بیچڈالا ان لوگونکو حقتعالی نے بعوض جان ومال کے جنت کو دے ڈالا یہ لوگ خدا تعالے کی عبادت ساتہہ خشوع کے ادا کرتے تہے یہ لوگ رضامندی خدا تعالی کی ساتہ خضوع کے ڈہونڈہتے تہے ان لوگون نے جنت کو ارث مین لیا تہا ان لوگون نے اپنے عہد وپیمان کو مستحکم کر لیا تہا یہ لوگ تائب تہے یہ لوگ عابد تہے یہ لوگ راکع تہے یہ لوگ ساجد تہے یہ لوگ **آمر بالمعروف** تہے یہ لوگ **ناہی عن المنکر** تہے یہ لوگ **حافظ لحدود اللہ** تہے یہ لوگ **مجاہد فی سبیل اللہ** تہے ان لوگونکو خدا تعالی کیطرفسے دعوت الی اللہ کا اذن دیا گیا تہا ان لوگونکو حقتعالی کیجانب سے جہاد فی سبیل اللہ کا حکم کیا گیا تہا ان لوگونکو ایمان ساتہہ کمال کے حاصل تہا ان لوگونمین اسلام ساتہہ تکمیل کے موجود تہا یہ لوگ جامع صفات ایمان تہے یہ لوگ مستجمع شروط اذن دعوت وجہاد تہے پس ہم اب حضرات شیعہ سے استفسار کرتے ہین اور کبرائے اثنا عشریہ سے پوچہتے ہین کہ جن لوگونکو حدیث کلینی جنتی بتارہی ہے جن بندہ گونکو نص جعفری بہشتی بیان کر رہی ہے جن لوگونکو

امام ابوعبداللہ رضہ ماذون من اللہ کہہ رہے ہین جن بزرگونکو بگر گوشہ رسول اللہ داعی الی اللہ فرما رہے ہین جن لوگونکی شان مین امام جعفر صادق رضہ اون آیات کو کہ جنسے اونکا مقبول خدا اور محبوب کبریا ہونا ثابت ہے محمول فرماتے ہین جن بزرگونکی ذات کو امام مسجع ناطق اون صفات کیساتھہ کہ جنسے اعلی وافضل اور عمدہ کوئی صفت امت رسول اللہ مین نہین ہے موصوف بتلاتے ہین آیا اونکو غاصب یا ظالم یا جابر یا مرتد یا منافق یا منحرف عن دین اللہ بارادہ حکم اللہ کہنا درست اور جائز ہے جیسا کہ طائفہ ہواتیہ اور فرقہ واہیہ کہتا ہے کہ صحابہ کرام رضہ نے خلافت کو غصب کیا اہلبیت رضہ پر ظلم کیا جناب تفضوی رضہ پر جبر کیا جناب سیدہ رضہ کے گہر کو جلادیا اونکی اعانت و مدد سے ہاتہہ کو کہینچ لیا سوائے دو چار صحابہ رضہ کے سب نے ارتداد کو اختیار کیا خدا کے حکم کو رد کیا ممنوعات شرعیہ کو حلال کیا محللات شرعیہ کو حرام کیا الی آخر الہذیانات والخرافات **خلاصہ** یہ کہ زمانہ خلافت راشدہ خلفاء راشدین مین بحکم خلفاء راشدین رضہ کے کسریٰ و قیصر پر مہاجرین رضہ جہاد کرتے تہے اور جو حضرات کہ ایسے تہے وہ لائق دعوت جہاد کے تہے پس خلفائے کرام رضہ بنص امام لائق دعوت وقابل جہاد کے ہوئے اور لائق دعوت وجہاد بمنطوق حدیث کلینی وہ شخص ہے کہ مستجمع شروط مذکورہ اور صفات مسطورہ کا ہو پس خلفاء عظام رضہ مستجمع شروط اور جامع صفات تہے وہو المطلوب الحمد للہ کہ اس حدیث کلینی اور اس نص جعفری سے صحابہ رضہ رسول اکبر خصوصاً مہاجرین و مجاہدین کسریٰ و قیصر کا اعلی اور افضل امت ہونا بدرجہ اتم ثابت ہوا اور خلفائے راشدین رضہ کی خلافت کا حق ہونا باکمل مراتب متحقق ہوا۔

تکمیل جسوقت علماء اہل سنت حضرات اہل تشیع پر جمیع طرق فرار کو مسدود کر دیتے ہین اور کل توجیہات رکیکہ شیعہ کو مردود فرما دیتے ہین اوسوقت حضرات موافق مضمون الغریق یتعلق بکل حشیش مایوس محض ہو کر مطابق مفہوم کل شئ یرجع الی اصلہ دامن تقیہ پر ہاتہہ مارتے ہین عجب نہین کہ ہمارے مخاطب لاثانی اور اونکے برادران ایمانی اس حدیث جعفری رضہ مین بہی وہی طریقہ اختیار فرماوین اور اوسی وتیرہ پر قدم ناز اوٹہاوین لیکن بحمد اللہ کہ اس نص صادقی مین وہ طریقہ کلیتہً مدفوع ہے اور اس حدیث جعفری رضہ مین وہ وتیرہ بالکلیہ مرفوع ہے کیونکہ کلینی سے ثابت ہے

کہ آئمہ رضکیواسطے جو صحیفہ خداتعالی کیجانب سے نازل ہوئے تھے ہرامام موافق اپنے صحیفہ کے عمل فرماتے تھے امام جعفر رضکے صحیفہ مین یہ حکم تہاکہ تو علی الاعلان اپنے مذہب کی دعوت کرنا اور علی رؤس الاشہاد اپنے آباواجداد کے علوم کو ظاہر کرنا خبردار کسی سے خوف مت کرنا اور ہرگز تقیہً کوئی بات مت کہنا اللہ ہی پر بہروسا رکہنا اور اوسی پر ہر وقت توکل کرنا کوئی تجکو ضرر نہ پہنچا سکیگا تو ہمیشہ خدا کی امان مین رہیگا عبارت اوسکی یہ ہے حدث الناس وافتہم ولا تخافن احدًا الا اللہ وانشر علوم اہل بیتک وصدق اباءک الصالحین فانک فی حرز وامان المنت للہ کہ یہ حدیث تقیہ سے بہی محفوظ رہی اور تمام خس وخاشاک سے پاک ہوئی دست درازی حضرات شیعہ کی اوس سے منقطع ہوئی اور زبان تاویلات علیلہ سے بند ہوئی صحابہ کرام رضخصوصاً خلفائے عظام کی افضلیت من جمیع الوجوہ علیٰ جمیع الامۃ متحقق ہوئی فی ارغام الشیاطین وضح ہو کہ جو کچھ یہانتک ہمنے درباب خلافت وامارت کے لکہا وہ حضرات شیعہ کی ہی مستند تفسیر ومعتمد حدیث سے لکہا نہ اسمین خلافت بلافصل جناب امیر رضکو دخل ہے اور نہ خطبہ خم غدیر من کنت مولاہ کو گنجایش ہے چونکہ اس اجمال کی تفصیل متعلق بتواریخ ہے اسلیے ہم حضرات شیعہ کی نہایت ہی معتبر تاریخ روضۃ الصفا مولفہ راس المورخین متشعین اخوندشاہ ایرانی سے جو صاحب مجالس المومنین کے نزدیک بہی فی الجملہ اعتبار تمام رکہتا ہے توضیح وتشریح کرتے ہین اگرچہ وسے مطاعن بہی جو حضرات شیعہ اہلسنت پر کیا کرتے ہین اس تاریخ مین جزو وکل موجود ہین بعض کا جواب ہمنے رسالہ ہذا مین تحریر کیا ہے اور اکثر کا جواب بدرالدجیٰ مین دیا ہے اسلیے اوسکی تکرار کی ہمکو حاجت نہین ہے اگر کوئی باقی رہ گئی ہو تو ناظرین مناظرہ وشائقین مباحثہ تحفہ اثنا عشریہ کے باب المطاعن مین ملاحظہ فرماوین ہمکو صرف اظہار خلافت وامارت کا منظور ہے اسوجہ سے کہ بنائے مخاصمت اسی امر پر موقوف ہے چنانچہ شاہد ہمارے دعوے حق بجانب کی انوار الہدیٰ مولفہ شیخ احمد صاحب دیوبندی مطبوعہ مطبع عشرت حسین شکوہ آبادی ہے مگر صاحب معیار الہدیٰ نے محض لاجواب ہوکر اس کار خیر کا مطلق ذکر نہ کیا بلکہ مجبور ہوکر قطعی چہوڑ دیا بنابراین ہمنے اونکے ناسور کہنہ کو پہہر

نمک پاش کیا اور اونکے نکتہ سُوید اکو پُرخراش وہو ہذا۔

ذکر خلافت امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ کا

جب حضرت رسولؐ خدا نے اس خاکدان پر محن سے عنان عزیمت جانب دار الملک آخرت کے منعطف کی متقلدان قلادۂ شریعت یعنی اصحابؓ رسالت مآبؐ بسبب کثرت دشمنان دین وایمان وقلت انصار واعوان کی بمقتضائے بشریت خائف واندیشہ ناک ہوئے اور حیرانی اور پریشانی نے ہر ایک مسلمان کے دل پر اس خوف کا بہت بڑا اثر ڈالا اسلیے کہ اوسطرف اہل شقاق ونفاق یعنے کفار اشرار، منافق ناموافق ازروے حقد وحسد یعنی کینہ خواہی کے ہر ایک گوشۂ مدینہ منورہ مین طرح بطرح ترتیب دیکر قسم قسم کے خیالات خام پکاتے تھے اور در باب انہدام بنیان اسلام کے طرح طرحکی باتین بناتے تھے جب مسلمانون نے کافرونکی یہ کیفیت دیکھی حد سے زیادہ متردد ہوئے اوسدم مجمع مہاجرینؓ وانصارؓ مین ایک صاحب ابو الہشیم بن التہیان کہ نقباء اثنا عشریہ سے تھے کہڑے ہوگئے اور اس مضمون کے چند اشعار پڑہے کہ اے مسلمانون تم خوب جانتے ہو کہ دنیا مین نہ کوئی ہمیشہ رہا اور نہ رہیگا کیونکہ یہ بات ازروے عقل کے بہی محالات سے ہے تفصیل اس اجمال کی یہ کہ اس واقعہ جان فرسا وحادثہ دل گداز یعنی رحلت فرمانے حضرت مقدس شہنشاہ ہردوسرا نے ہمارے حواسونکو مختل کر دیا ہے اور عقلون ہماری کو مضمحل۔ دشمنان دین کہ جنکی گردنین ہمنے نرم کردی تہین سخت تر سرکشی پر آمادہ ہین اور ہماری اس مصیبت جانکاہ پر شادان مسیلمہ کذاب قبیلہ یمامہ مین جوش مخالفت مار رہا ہے اور طلحہ بن خویلد قبیلہ بنی اسد مین علم منازعت بلند کر رہا ہے ہرچند کہ دشمنان دین سوائے اسکے کہ ہمارے برائیان کرین آجکے دن ہمارا کچھہ نہین کر سکتے ہین مگر ہمکو کل کے دن کا بہت بڑا خیال ہے اور کل کے دن کی فکر کرنا آج ہے ضرور ہے ازروے گمان کے ایسا یقین کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی صاحب صنادید قریش سے امر خلافت کے متصدی نہونگے اور اس معاملہ مین قیام

نفرِ یا وینگے تو امت محمدی بالکل ہی ضائع ہوجائیگی جیسے گوسفند بغیر شبان اور زراعت بغیر
باران کے تلف ہوجاتی ہین مین امیدوار ہون کہ حضرت علی مرتضیٰ رض یا حضرت ابوبکر صدیق رض یا
کوئی دوسرے صاحب کفیل اس امر بزرگ کے ہون اسی اثنا مین حضرت ابوبکر صدیق رض نے
فرمایا کہ اے گروہ مہاجرین و انصار حضرت رسول خدا صلعم رحمت حق سے ملے یعنی جانب ایزد ذوالجلال
انتقال فرمایا چونکہ معبود تمہارا رب الارض والسماء ہے وہ پاک و مبرا ہے نقصان سے اور منزہ ہر
فنا سے پس اوسکے فضل پر بہروسہ کرکے بموجب ﴿ اوسکے فضل کرتے نہین لگتی بار ﴾ نہو اوس سے
مایوس امیدوار ﴿ اگر کوئی صاحب مسلمانونکے ولی ہون تو قصر اسلام کو کسیطرحکا خلل و زلل نہوگا
مسلمانون نے جواب دیا کہ درصورت مشورہ یعنی جسپر سب کا اتفاق ہو ہمکو بہی یہ امر بدل و جان منظور
ہے بعد اسکے اہل اسلام مقام سقیفہ بنی ساعدہ مین جمع ہوئے حضرت خزیمہ رض بن ثابت جنکو حضرت
رسول صلعم خدا نے لقب ذوشہادتین کا کسی معاملہ مین دیا تہا اہل مدینہ کو ترغیب دلاتے تہے کہ جہانتک
ممکن ہو تم اپنا ولی کسی انصاری ہی کو کرنا اور خلافت قریش پر راضی نہونا گروہ انصار نے کہا کہ صدقت
دبالحق نطقت یعنی تو سچ بولا لہذا ہمنے سعد رض بن عبادہ کی امارت کو پسند کیا اور اونکی حکومت پر ہم سب
راضی ہوئے لیکن اسید رض بن حضیر نے اسبات سے انکار کیا اور فضیلت اصحاب رض ہجرت مین
ایک مضمون پڑہا اور عویم رض بن ساعدہ نے اوسکے کلام کی تائید کی خلاصہ یہ کہ فرقۂ انصار رض مین
بسبب نہونے متفق البیان کے تفرقہ پڑگیا جب حضرت ابوبکر رض و حضرت عمر رض و حضرت ابو عبیدہ رض
نے دیکہا کہ حضرت سعد رض بن عبادہ بوجہ اوس مرض کے کہ رکہتے تہے کملی اوڑہے ہوئے بیٹہے
ہین اور گرداگرد اونکے انصار رض کہڑے ہوئے ہین چاہتے ہین کہ اونکے ہاتہہ پر بیعت کرین
جب اشراف مہاجرین بہی اوس مقام خیرانجام یعنی سقیفہ مین جمع ہوگئے تہوڑی دیر بعد حضرت ثابت
بن قیس نے فضیلت انصار مین بہت کچہہ مناقب بیان کیے اور کہا لائق یہ ہے کہ امر خلافت
و مہم حکومت اسی گروہ مین سے کسی صاحب کو سپرد کیا جاوے حضرت ابوبکر رض نے اسپر معقول جواب
دیا پہر کسی نے انصار مین سے کہا کہ منا امیر و منکم امیر یعنی ایک شخص ہم مین سے امیر ہو اور ایک شخص تم مین سے مگر سباکو

اہل تجربہ نے پسند نہ کیا اسلیے کہ ایک مقام مین دو امیر اور ایک نیام مین دو شمشیر کا رہنا غیر ممکن ہی
بعد اسکے حضرت فاروق اعظم رضہ نے چاہا کہ کچھہ گفتگو کرین لیکن حضرت صدیق اکبر رضہ نے اشارہ
سکوت کا فرمایا حضرت عمر رضہ خاموش ہو رہے اوسوقت حضرت ابو بکر رضہ نے فرمایا کہ اے گروہ انصار
ہمکو تمہارے مناصب و مناقب کا بدل اقرار ہے واللہ ہم تمہارے اون احسانات بیغایات کو جو تمنے
درباب آراستگی دین متین و پیراستگی شرع مبین کے فرمائے ہنوز نہین بہولے لیکن قریش کو
تمام عرب مین قدیم سے شرف عظیم حاصل ہے اور ایسی فضیلت دوسرونکو حاصل نہین ہے اور تمام عرب
تاوقتیکہ کوئی صاحب قوم قریش سے متصدی اس امر خطیر کا ہو اطاعت نہین کرسکتے ہین لہذا مناسب
معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے درمیان مین سے کوئی صاحب امیر ہون اور تمہاری درمیان مین سے
کوئی صاحب وزیر خدا سے ڈرو اور ایسا نکرو کہ اسلام مین تفرقہ پڑجاوے اور شرع شریف مین ضرر
بعد اس گفتگو کے حضرت معن رضہ بن عدی نے کہڑے ہو کر بیان کیا کہ اے گروہ مہاجرین رضہ قسم
ہے خدا کی بلاشک تم ہمارے نزدیک معظم و مکرم ہو ہمکو صرف اس امر کا اندیشہ ہے کہ خلاف عدالت
امارت نہ واقع ہو اوسوقت حضرت عمر رضہ نے کہا کہ اے گروہ انصار کیا تمنے حضرت رسول خداسے نہین
سنا ہے کہ فرمایا الائمۃ من قریش ولانکوزھذا الامر الافیھم یعنی خلافت سوائے قریش کے
کسی کو سزاوار نہین ہے مگر اونہی مین سے اسپر حضرت بشیر رضہ بن سعد نے کہا کہ واللہ یہ حدیث مینے
خاص حضرت رسول خدا سے سنی ہے اسوجہ سے مجکو یقین ہے کہ بلاشک کوئی صاحب قریش ہی
سے امیر ہونگے اسکے جواب مین حضرت صدیق اکبر رضہ نے فرمایا کہ احسنت واحسنت ونعم الرجل انت

[1] صاحب روضۃ الصفا نے براہ تعصب صرف بغرض الزام دہیئے اہلسنت کے اس بحث کو چھوڑ دیا کہ جب مسلمانون نے حضرت
صدیق اکبر رضہ سے کہا کہ آپ امیر ہون اوسوقت آپنے فرمایا کہ بموجودگی حضرت علی رضہ کے مین امارت منظور نہین کرسکتا چنانچہ قول
حضرت صدیق رضہ برحق کا احقاق الحق وغیرہ دیگر کتب شیعہ مین باین عبارت مرقوم ہے اقیلو بیعتی لست بخیرکم وعلی فیکم
ترجمہ واپس کرو تم بیعت میری نہین ہون مین نیک تمہارا او رحال یہ کہ علی رضہ تم مین موجود ہین۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت
صدیق اکبر رضہ کو جناب امیر رضہ کی امارت بدل منظور تہی مگر اصحاب راشدہ نے بموجب آیۃ مشورہ کے حضرت صدیق اکبر رضہ ہی کو خلیفہ
کیا اور فی الواقع خیریت امت کی بہی آپہی کی خلافت مین تہی جیسے کہ آنحضرت رضہ کے دستور العمل سے ظاہر ہے ۱۲

یعنی تونے بہت ہی اچھا کہا اور توخوب آدمی ہے امر واقعی یہ ہے کہ یہ بات مین اپنے واسطے نہین کہتا ہون بلکہ مطلب میرا یہ ہے کہ ان دو صاحبون مین سے ایک صاحب امیر مقرر کیے جا دین تو بہتر ہے یا تو حضرت عمر رض کو امیر اپنا بناؤ یا حضرت عبیدہ رض بن جراح کو اسلیے کہ مصلحت مسلمانونکی انہی صاحبونکی بیعت مین بہتر سمجہی جاتی ہے انصار نے کہا حاشا وکلا علامات امارت کی تمہارے ہی چہرۂ منور سے عیان ہین ونشانات خلافت تمہارے ہی رخ انور پر نمایان تم بلاشک یار غار حضرت رسولخدا صلعم کے ہو تم صاحب اسرار محمد مصطفیٰ کے ہو باوجود سبقت اسلام وفضیلت تمام تمہاری ہے کیونکر ممکن ہے کہ ہم دوسرے کی نسبت یہ امر بزرگ وکار سترگ تجویز کرین چنانچہ اکثر اصحاب رض حضرت صدیق اکبر رض کی خلافت پر راضی ہو گئے سب سے پہلے حضرت بشیر رض بن سعد نے بیعت مین سبقت کی اور اپنا ہاتہہ حضرت صدیق اکبر رض کے ہاتہہ مین دیا بعض کا قول ہے کہ حضرت عمر رض نے پہلی پہل بیعت کی تہی غرضکہ بعد اسکے برغبت تمام مہاجرین رض وقبیلہ اوس نے حضرت صدیق اکبر رض کی بیعت کی اس دن خاص لوگون نے بیعت کی تہی جب دوسرے دن حضرت صدیق اکبر رض نے منبر پر کہڑے ہو کر خطبہ غرا پڑہا اوسوقت کل خواص وعوام یعنی بنی ہاشم وغیر بنی ہاشم نے آنجناب رض کی دل وجان سے اطاعت اختیار کی اور آپکے دست اقدس پر برضا ورغبت بیعت کی۔

ذکر بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا

اگرچہ صاحب روضۃ الصفا نے بنابر تعصب وابن سبائی مذہب کے درباب بیعت جناب امیر رض بہت کچھہ اقوال پراگندہ بل دروغ آگندہ نقل کیے ہین اور اونکا نتیجہ مطابق عقائد پر مکائد ملت شیعگی کے جبر واکراہ کا نکالا ہے ہم اون جملہ خرافات کی تردید مین ایک قول جناب امیر رض ہی کا نقل کرتے ہین اور اوسکی شرح بہی ملا فتح اللہ کاشانی مستند مجتہد شیعان سے لکہتے ہین جیساکہ شرح نہج البلاغت معتبر ومتواتر کتاب شیعان مین مرقوم ہے فنظرت فی امری این کلامیست مقطوع از کلام آنحضرت کہ دران ذکر نمودہ احوال خود را بعد از وفات حضرت رسالت پناہ وبیان کردہ رمز پیغمبر صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم را باو در عدم نزاع درامر خلافت و وجوب تصدی او بامر خلافت یا حصول آن برفق و ملاءمت
وحاصل کلام آنست کہ چون مامور بودم درامر خلافت از جانب آنحضرت صلعم پس نظر کردم در کار خویش
فاذا طاعتی قد سبقت بیعتی پس ناگاہ فرمان بردن پیغمبر صلعم را بترک قتال پیشی گرفتہ
بود بربیعت من باین گروہ واذا المیثاق فی عنقی لغیری وناگاہ پیمان درگردن من بود از برای
غیر من یعنی در ذمت من بود پیمان پیغمبر صلعم وعہد او بترک کارزار با مخالفان در اول کار ۔ اسکا مطلب
یہ ہے کہ جناب امیر رضہ فرماتے ہین کہ مجکو حضرت رسول خدا نے حضرت اصحاب ثلثہ رضہ کا محکوم و مامور بنا دیا
تہا پس مجکو اطاعت کرنا آنحضرت رضہ موصوف کا لازم آیا اور کیون نہ مین اطاعت کرتا کہ حضرت صلعم
نے سبقت بیعت خلفا ثلثہ رضہ پر عہد و پیمان لے لیا تہا اسبات کا کہ جب خلفا ثلثہ رضہ کی بیعت واقع
ہو تو تم اونکے مقابلہ مین کچہہ جہگڑا نہ کرنا ۔ صرف جناب امیر رضہ کے اس قول فیصل سے جملہ روایات
جبر و اکراہ شیعون کا قلع قمع ہو گیا اب ہم اسی روضۃ الصفا سے جناب امیر رضہ کی بیعت کا حال جو
قریب بہ یقین ہے نقل کرتے ہین وہ یہ ہے کہ جب حضرت علی رضہ نے سنا کہ جملہ مسلمانون نے
حضرت ابوبکر رضہ کی بیعت پر اتفاق کیا نہایت ہی شتابی تے ساتہہ آپنے دولت خانہ جنت آشیانہ
سے باہر تشریف لائے سوائے تہبند شریف کے کوئی کپڑا بدن اقدس پر نہ تہا چنانچہ اوسی حالت
مین آنجناب رضہ نے حضرت صدیق اکبر رضہ کی خدمت مین پہنچکر فرط شوق سے بیعت کی روایت
ہے کہ حضرت ابوسفیان رضہ نے قبل از بیعت جناب امیر رضہ سے عرض کی کہ بڑے تعجب کی بات ہے
کہ ایک شخص قبیلہ بنی تمیم سے متصدی اس حکومت کا ہو اور آپ محروم رہ جاوین اگر آپ فرماوین
تو مین اس جنگل کو سواران بیشمار و پیادگان ہزاران ہزار سے بہر دون حضرت علی رضہ نے فرمایا
کہ اے ابوسفیان رضہ تو زمانہ جہالت مین بہی ایسے فتنہ و فساد برپا کیا کرتا تہا اور اب بہی چاہتا ہے
کہ اسلام مین تفرقہ پڑ جائے واللہ ہم ابوبکر رضہ کو شایستہ تر اس منصب کا جانتے ہین جب حضرت
صدیق اکبر رضہ کو معلوم ہوا کہ ابوسفیان رضہ ارادہ مخالفت کا رکہتے ہین آپنے بنظر مصلحت اونکے
صاحبزادہ حضرت یزید رضہ کو نوید امارت ملک شام کی سنائی حضرت ابوسفیان رضہ نے سنتے ہی

تصدی یعنی پیش آمدن

اس خبر فرحت اثر کے قطعی ترک منازعت ومخالفت کی و بصدق اعتقاد حضرت صدیق اکبر رضہ
کے مطیع و منقاد ہو گئے بلکہ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ کی مصدوق بنگئے۔

ذکر تشریف لیجانے حضرت اُسامہؓ کا حدود شام مین

جب امر خلافت حضرت صدیق اکبر رضہ پر مقرر ہوا اوسوقت حسب الحکم آپ کے تمام مدینہ منورہ مین
منادی کی گئی کہ کوئی لشکر اُسامہ رضہ سے مخالفت نہ کرے اور جس کسیکو کہ حضرت رسول خداصلعم نے
اونکے ہمراہی کو نامزد فرمایا تہا وہ جانے مین تاخیر نکرین بعض اصحاب دانش نے حضرت صدیق
اکبر رضہ سے عرض کی کہ جس جماعت کو کہ آپ ہمراہ لشکر حضرت اسامہ رضہ کے لڑائی مین بہیجتے ہین
اور وہی عظمائے اسلام سے ہین اب ایسا سنا گیا ہے کہ قبیلہ عرب و فرقہ یہود درپے ارتداد و
مخالفت کے ہین اور مدینہ منورہ کے گرد و نواح مین جمع ہو رہے ہین شاید کہ بعد چلے جانے
حضرت اسامہ رضہ کے کوئی خلل ملک و ملت مین واقع ہو اگر چند روز اس معاملہ مین تاخیر کیجاوے
تو خالی از مصلحت و صواب سے نہو گا حضرت صدیق اکبر رضہ نے جواب دیا کہ اگر درندہ خونخوار
غیبت اسامہ رضہ مین میرے جسم کو پارہ پارہ کر ڈالین تو بہی مین اسامہ رضہ کو ضرور ہی بہیجونگا۔
نقل ہے کہ ایک گروہ نے انصار سے حضرت فاروق اعظم رضی کو کہا کہ تم خلیفہ حضرت رسول خداصلعم یعنی
حضرت ابو بکر رضہ سے عرض کرو کہ آپ زمام مہام وعنان انتظام اس امر خطیر کی اوس امیر کے
ہاتہہ مین دیجیے جو حضرت اسامہ رضہ سے از روے سن و سال کے بزرگتر ہو جونہی یہ بات حضرت
عمر رضہ نے عرض کی حضرت صدیق اکبر رضہ نے اپنے دست مبارک سے ریش حضرت فاروق اعظم رضہ
کی پکڑ کر فرمایا ثکلتک امک یا ابن الخطاب یعنی روے تجکو ماں تیری اے بیٹے خطاب کے
جبکہ یہ منصب حضرت رسول اللہ صلعم نے اوسکو دیا ہے تو مین کون ہون جو اوسکو اس منصب سے
معزول کرون القصہ حضرت صدیق اکبر رضہ نے حکم محکم دیا کہ اسامہ رضہ اپنی منزل مقصود کیطرف
روانہ ہو حضرت اسامہ رضہ بموجب فرمان واجب الاذعان خلیفہ دوران کے گہوڑے پر بیٹہے

اور جانب ملک شام متوجہ ہوئے حضرت صدیق اکبر رض بہی پاپیادہ ہمراہ حضرت اسامہ رض کے ہوے
ہرچند حضرت اسامہ رض نے عرض کی کہ اے خلیفہ برحق رض یا تو آپ سوار ہو لیجئے یا سواری سے اوتر
پڑنے کی مجکو اجازت دیجئے حضرت صدیق اکبر رض نے اونکی معروضہ کو نامنظور فرمایا یعنی نہ خود سوار
ہوئے اور نہ اونکو سواری سے اوترنے کا حکم دیا ع این کار از تو آید مردان چنین کنند ٭ اثنا مراہ
مین سرداران لشکر کو وصیت و نصیحت باین مضمون فرماتے جاتے ہتے کہ شام مین پہنچکر کوئی خیانت
نکرے اور گرد اگرد و غدر کے نہ پہرے اور بچون اور بوڑہون اور عورتونکو نہ مارین اور درخت پہلدار کو
نہ کاٹین اور جو راہب کہ معابد مین خدائے پاک کے عبادت کرتے ہون اونسے متعرض نہون جب
حضرت صدیق اکبر رض نصیحت سے فارغ ہوئے مدینہ منورہ کو واپس آئے اور حضرت اسامہ رض مع لشکر
اہل اسلام بعد طے منازل و قطع مراحل قبائل قضاعہ تک پہنچے اور اونکا تخت تاراج کردیا وہان بہت
کچھ مال و منال مسلمانونکے ہاتہہ لگا بعد اسکے حضرت اسامہ رض اوس موضع مین پہنچے جہان اونکے
والد ماجد حضرت زید رض شہید ہوئے ہتے اور وہان بہی بفضل خدا اپنے پدر بزرگوار کے قاتلونسے
انتقام لیکر بخیریت تمام مدینہ منورہ کو واپس آئے اور بعض روایت مین ہے کہ حضرت اسامہ رض
نے کسی کو موضع مذکور مین نہ دیکہا اور صحیح و سلامت مراجعت کی روایت ہے کہ بعد انتقال حضرت
رسول ذوالجلال کے اہل نفاق و شقاق یعنی کفار اشرار کو یہ گمان تہا کہ اب اہل اسلام کو قوت
و شوکت نرہی تا کہ لشکر کشی کر سکین بلکہ انکا دفع کرنا آسان ترہے جب یہ خبر ہیبت اثر گوش گذار
کفار فجار کے ہوئی کہ حضرت اسامہ رض بڑا زبردست لشکر لیکر مدینہ سے جانب شام روانہ ہوئے ایسی
دہشت و وحشت اونکے دلو پر غالب ہوئی کہ مسلمانونسے جان چراتے پہرتے ہتے بلکہ آنکہہ تک
نہین ملاتے ہتے

ذکر اسود عنسی اور اوسکا قتل ہونا فیروز دیلمی کے ہاتہہ سے

جب شہر بن باذان حاکم یمن مسلمان ہوا ساکنان اوس ملک کو دعوت اسلام کی چنانچہ اوس کی

ی موفورہ سے اہالیان اوس دیار پر ایسا اثر ڈالا کہ سب کے سب مسلمان ہو گئے از آن جملہ اسود عیسی بہی تہا جب شہر بن باذان رحلت سفر جانب جنان باندہا یعنی دنیا سے انتقال کیا حضرت رسول خدا صلعم نے ایک جماعت اہل اسلام کی ولایت یمن کیطرف روانہ کی تاکہ اوس ملک پر اپنا قبضہ کرین تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت مقدس نبوی صلعم نے عمرو رضہ بن حزام کو نجران کا حاکم کیا تہا اور خالد رضہ بن سعید بن ابی العاص کو اوس موضع پر جو درمیان زبید و نجران واقع ہے والی بنایا تہا اور عامر رضہ بن قہبیرہ کو ہمدان کی حکومت دی تہی اور شہیر رضہ بن باذان کو دار الملک یمن کا مالک کیا تہا اور ابوموسی رضہ کو مارب پر مقرر کیا تہا اور زیاد بن ولید رضہ انصار کو عمال حضر موت پر تعین فرمایا تہا اسی طرح سے اوس نواح مین عکاشہ رضہ بن ثور و مہاجر رضہ بن امیہ وطاہر رضہ بن ابی ہالہ کو حکومت عطا کی اور یعلی رضہ بن منیہ کو تمام لشکر پر سپہ سالار مقرر فرمایا اور معاذ رضہ بن جبل کو تعلیم احکام شریعت کے واسطے ممتاز فرمایا تاکہ ہر شہر مین پہر کر تمام مسلمانون کو ارکان اسلام سکہلادین غرضکہ ہر ایک صاحب رضہ اپنے اپنے کار منصبی مین قیام رکہتے تہے جب حضرت رسول صلعم خدا آخر حیات مبارک مین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ مین مراجعت فرما کر صاحب فراش ہوئے اسود عیلی جسکو عبہلۃ بن کعب بہی کہتے تہے اور اوسکا لقب ذو الحمار بہی تہا اوسنے اپنی نسبت نواح یمن مین دعوے نبوت کیا یہ ملعون کاہن بہی تہا اور عجیب وغریب شعبدے جانتا تہا اسکے ریب وفریب سے ایک جماعت کثیرہ قبیلہ مذحج کی گمراہ ہو گئی اور اوس شعبدہ باز حیلہ ساز کی نبوت پر ایمان لائے اور قیس بن عبد یغوث کہ ایک عظمائے اوس دیار سے تہا صراط مستقیم اسلام سے منحرف ہو کر اوسکا سپہ سالار ہوا وہ ظالم مردود سات سو سوار ہمراہ لیکر کہف حنان کہ مسکن اوسکا تہا واسطے مقابلہ شہیر رضہ بن باذان کے صنعا کو روانہ ہوا جب یہ خبر شہیر رضہ بن باذان کو پہونچی وہ بہی شہر صنعا سے مسلح ہو کر اسود کی طرف متوجہ ہوئے جانبین سے لشکر صف آرا ہوا بعد بہت بڑی حرب وضرب وجدال وقتال کے حضرت شہیر رضہ بن باذان شہید ہو گئے جب اسود نے اس جنگ مین کامیابی حاصل کی ضبط ملک یمن مین مشغول ہوا اور حضرت شہیر رضہ شہید کی بی بی سے اپنا عقد کر لیا اس

بی بی کا ایک چچا زاد بہائی تہا فیروز نام اسود نے فیروز اور ایک دوسرے شخص داذویہ نام کو اہل
نجم پر جو یمن میں آباد تہے سردار مقرر کیا تہا روایت ہے کہ عمرو بن معدی کرب حضرت رسول خدا
کے حضور مین حاضر ہو کر مسلمان ہوا تہا اور یہ بہی کہ آنحضرت صلعم نے زبید کی ریاست پر اوسکو امیر مقرر
فرما دین چونکہ آنحضرت صلعم زبید پر وہ سب لوگون سے حاکم مقرر کر چکے تہے اسلئے رنجیدہ خاطر ہوکر اپنے وطن کو
واپس گیا اور عامل نبوت اسود عنسی کا منکر اسلام سے پہر گیا اور شعبدہ باز کی اطاعت قبول کرلی
اسکے سبب سے اسود عنسی کے معاملات کو ترقی ہوئی اور اوسکی معاونت سے تمام ملک یمن پر
متصرف ہو گیا اسوجہ سے مسلمان وہانکے خائف ہوکر پریشان ہو گئے چنانچہ امراء اسلام سے
حضرت عمرو رضہ بن حزام و حضرت خالد رضہ بن سعید مدینہ منورہ مین واپس آئے اور تمام اہل
ایمان طاہر بن ہالہ کے پاس مجتمع ہوئے جب یہ خبر حضرت رسول خدا کو پہونچی بقیہ امراء اسلام
موصوفہ بالا کو فرمان لکہے اور اوس مدعی کذاب کے ساتہہ لڑنے کو ترغیب فرمائی اہل اسلام
دیکہتے ہی فرمان واجب الاذعان آنحضرت صلعم کے قوی دل ہو گئے اور اوس شریر اشرار کے شر
رفع و دفع کرنے مین نہایت ہی درجہ کی کوشش کی روایت ہے کہ جس زمانہ مین آنحضرت صلعم
کے فرمان امراء اہل ایمان کے پاس پہونچے اوسوقت مین قیس بن عبد یغوث و فیروز دیلمی و
داذویہ کہ جنپر اسود مردود کو بہت بڑا اعتماد تہا اوسکی حرکات قبیحہ و سکنات شنیعہ دیکہکر اپنے
دلون مین نہایت کے درجہ کو رنجیدہ خاطر تہے جب اونہون نے خبر فرمان حضرت مقدس
نبوی صلعم کی سنی تینون شخص اوسکے قتل پر آمادہ ہوگئے مگر فرصت وقت ڈہونڈہتے تہے
پیشتر اونہون نے اون لوگونکو اپنے موافق کیا جنپر اونکو بخوبی اعتبار تہا بعد اوسکے اسود کے
قتل کی تدبیر کے ذکر کرتے ہین کہ اسود کے تابع شیطان تہا وہ اوسکو حالات پوشیدہ کی خبر
دیا کرتا تہا چنانچہ یہ خبر بہی شیطان نے اسود کو دی اسود نے قیس کو خلوت مین طلب کر کے
کہا کہ تو اور بہت سے لوگ تیرے ساتہہ کے میرے قتل کے درپے ہین عنقریب تجہپر وبال
آنیوالا ہے قیس نے اسود کی زندگی کی قسم کہا کر کہا کہ یہ بات محض غلاف ہے بعد اس کے

باہر آکر اپنے یاران صادق و دوستان واثق سے یہ ماجرا بیان کیا کہ اسود چنین وچنان کہتا ہے اب ہمکو بہی اوسکے مکر سے غافل نرہنا چاہیے کیونکہ وہ ظالم ضرور ہے ہمکو ضرر پہونچا دیگا اسی حالت مین خطوط عامر بن شہیر و ذی الکلاع وغیرہما کے جو اسود سے رنجیدہ دل تہے قیس کے پاس باین مضمون پہونچے کہ حتے الامکان قلع وقمع اسود مین سعی موفورہ فرمائی ہم تمہاری مدد کو موجود ہین فیروز کہتا ہے کہ جب ہمنے خطوط امراء عظام کے دیکہے قوی دل ہوکر اسود کے قتل کو متفق البیان ہوئے اور سب نے کرہمت اس کار خیر مین چست کی مین پہلے اوسکی زوجہ یعنی اپنی چچا زاد بہن پاس کہ وہ مسلمان نیک اعتقاد تہی گیا اور درباب قتل اسود کے مین نے اوس سے گفتگو کی اوس مومنہ صالحہ نے جواب دیا کہ امر واقعی یہ ہے کہ مین نے بہی ایسا بدکار ناہنجار کوئی آدمی نہین دیکہا یہ ظالم تمام رات شراب پیتا ہے اور پہر دن چڑہے تک سوتا ہے اور ناپاک سیہ دل غسل جنابت بہی نہین کرتا ہے اب مین تم کو ایک تدبیر بتلاتی ہون تم فلانے باغ مین آجانا مین وہان ایک نشان کر دونگی اوسکے سبب سے تم کو معلوم ہوجائیگا کہ اسود رات کو فلانے مکان مین استراحت کریگا جیسے اوسنے سنا ہے کہ خاص میرے ہی مصاحب مجکو قتل کرنا چاہتے ہین اسیلیے اوسکا محل پاسبانان بیشمار سے بہرا رہتا ہے مطلب میرا یہ ہے کہ جس مکان مین وہ خواب کرے تم رات مین آنا اور اوسکی دیوار مین نقب لگاکر اندر گہس جانا اور فوراً اوس شیطان کا کام تمام کرنا فیروز کہتا ہے کہ جب رات ہوئی مین اور داد و یہ اور قیس مقام معینہ پر پہونچے اور دیوار مین نقب لگائی پہر ہمنے آپسمین کہا کہ پہلے کون اندر جاویگا داد و یہ نے کہا کہ مین بوڑہا آدمی ہون شاید مین نے ہاتہ مارا اور کارگر نہوا تو نہایت مشکل ہوگی تب مین نے قیس سے کہا کہ یہ کام تیرا ہے جواب دیا کہ مجکو اس امر کا اندیشہ ہے کہ اگر مین جاکر قتل کرون تو شاید اسود جاگ پڑے تو میری کوشش ضائع ہوگی اور مطلب ہاتہ سے جاتا رہیگا جب مین اپنے دوستونکی مدد سے مایوس ہوا آپ ہی گہر مین اسود کے گہس گیا وہان جاکر خیال آیا کہ کوئی حربہ میرے ہاتہ مین نہین اسوجہ سے کہ چلتے وقت گہبراہٹ مین ہیبت کے مارے تلوار اپنے گہر مین بہول آیا تہا

چونکہ مین مرد قوی ہیکل تہا اپنا دل مضبوط کرکے اوس ملعون کے سرہانے کہڑے ہوکر اوسکا سر اور ڈاڑہی پکڑکر ایسی گردن مڑوڑی کہ ٹوٹ گئی اوسکے صدمہ سے اسود چیخنے لگا یہانتک کہ چوکیدار اوسکی آواز ہیبت سنکر دوڑے اور بتیابانہ دروازہ پر آکر اوسکی بی بی سے دریافت کیا کہ ہمارے پیغمبر کو کیا ہوا جو ایسا بے تحاشا چلاتا ہے اوسکی عورت نے جواب دیا کہ گہبراؤ مت اسوقت تمہارے پیغمبر پر وحی اوتر رہی ہے اوسکی ثقالت کے سبب سے نالان ہے فیروز کہتا ہے بعد اسکے قیس میرے پاس آگیا اور سر اوس ناپاک کا تلوار نکالکر تن سے جدا کیا پہر ہم دونو شادان و فرحان باہر آئے اور اپنے ڈیرہ مین جاکر آرام سے سو رہے جب صبح ہوئی ہمنے باواز بلند اذان کہی امت اسود سے ایک جماعت کثیرہ ہتہیار لیکر ہماری طرف دوڑے ہمنے اوسوقت سر اسود ملعون کا اونکے روبرو پہینکدیا وشمنان دین نے جون ہی سر اپنے سردار کا دیکہا خائف ہوکر پراگندہ ہو گئے بفضل خدا پشت کفر ٹوٹ گئی اور کمر اسلام مضبوط ہو گئی بعد اسکے حضرت معاذ بن جبل اور تمام امت محمدیہ جو حسب مصلحت گوشہ مین پوشیدہ تہے خوشی خوشی باہر آئے اور خبر اس فتح عظیم و نصرت جسیم کی خلیفۂ حضرت رسول خدا کے حضور مین روانہ کی کہتے ہین کہ سب سے پہلے جو اسلام مین مرتد ہوا وہ اسود ملعون تہا اسنے تین مہینے تک ملک یمن اپنے تصرف مین رکہا بعدہ فی النار و السقر ہوا۔

ذکر جملہ مرتدین کا اور شرح خطبہ حضرت صدیق اکبر رضہ کی

ارباب تواریخ بیان کرتے ہین کہ جب حضرت صدیق اکبر رضہ مسند آراے خلافت ہوئے آپنے ایک مجمع خاص مین بعد حمد خدا و نعت سید الانبیا کے ایک خطبہ اس مضمون کا پڑہا کہ ایہا الناس گوش ہوش سے سنو کہ عہدۂ ولایت یعنی خلافت تمہاری کا میرے ذمہ فرض ہوا اگر زندگی میری بطریق عدالت و مروت کے گذرے تو تم اپنی ہمت و قابلیت کے لایق میری مدد کرنا اور اگر مجہسے بمقتضاے بشریت کسی امر مین بہول چوک ہو جائے تو تم مجکو متنبہ کرنا اور کوئی بات مجہسے

خوشامد کی نہ کہنا اسلیئے کہ سچ بولنا امانت ہے اور جھوٹ بولنا خیانت یقین جاننا کہ میرے نزدیک ادنیٰ واعلیٰ دونون برابر ہین اگر قوی ضعیف کو ستائیگا تو مین اوس سے اوسکی داد لونگا اور کوئی قوم خلاف دین وایمان کے عمل درآمد نکرے اور اگر کریگی تو ذلیل وخوار ہوگی اور کوئی گروہ بغاوت وفساد وشقاوت وعناد مین جرارت ودلیری نکرے اور اگر کرینگے تو حوادثات زمان وبلائے ناگہان مین بتلا ہونگے جبتک مین پروردگار وآفریدگار عالمیان کی متابعت کرون تم بہی میری اطاعت کرنا اور اگر مجہسے خلاف حکم خدا کوئی کام سرزد ہو تو تم بہی میری مخالفت کرنا والسلام۔ جب حضرت صدیق اکبر رض خطبہ سے فارغ ہوئے منبر سے اوترکر اپنے دولت خانہ عدالت کاشانہ مین تشریف لائے اور نہایت ہی جہد بلیغہ وسعی کثیرہ سے انتظام مہام خلافت مین مصروف ہوئے۔

قضیۂ فدک

واہ حکیم جیو کیون نہو مانتا ہون سچ کہنا ہی جواب الجواب ہے ہمارے دندان شکن بلکہ گردن ت جواب کا جیساکہ آپ نے بیفائدہ چند اوراق اپنے سیاہ کرکے شیعونکو خوش کردیا ارے صاحب ہوش کی بنوا سئے بہکی باتونکا تو علاج حضرت لقمان پاس بہی نہین پہر تمہاری سوء مزاجی کا معالجہ کون کرسکتا ہے خدا آپ کے امراض کہدی کو دورکرے تاکہ تم اعتدال کی راہ پرآجاؤ اورکجی کی پک ڈنڈی چہوڑکر راستی کے وڑے پر پڑجاؤ ہٹ دہرمی کی راہ ناپنا اچہا نہین ہے کیا پڑہا یا اوسے کچہہ غیرون نے یہ خط ہمارا نہ پڑہا کیا باعث * ہم پہلے ہی اقرار کرچکے ہین کہ البتہ ہماری کتب معتبرہ مین صرف اسقدر مذکور ہے کہ حضرت زہرا رض نے دعوی فدک کیا تہا حضرت صدیق اکبر رض نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ مین حضرت رسول خدا ﷺ کے طریق پر اسکا عملدرآمد کرونگا اوسکے خلاف نہین کرسکتا ہون جب حضرت فاطمہ رض نے یہ بات سنی تو بمقتضائے بشریت کسیقدر آپکو رنج ہوا سو حضرت علی رض نے درمیان مین پڑکر اوسکو رفع درفع کروادیا یہ تحقیق بات ہے جملہ محدثین اہلسنت کے نزدیک اب تم جو الٹا ناہر جواب کے جواب مین کہتے

ہو کہ اہلسنت کے یہان بہی تو ایسا ہی ہے اجی حکیم جیو اگر اہلسنت کے یہان بہی ایسی باتین یعنی خرافاتین ہوتین تو ہرگز ہمارے علماء تمہارے جواب مین نہ پیش کرتے کیونکہ خیال رہتا ہے چو تیر اند اختی بر روے دشمن ۰۰ چنان دان کاندر آماجش نشستی ٭ اب ہم صاف صاف کہتے ہین کہ آپسے زیادہ کوئی بہی جہوٹا نہوگا کیونکہ آپنے محض دروغ الزام دیے ہین اونکا ذکر ہماری کتب معتبرہ مین نہین ہے اگر ہے تو اوسیقدر ہے جو ہم اوپر لکہہ چکے بہلا بتاؤ تو کہ بخاری شریف مین یہ بات کہان ہے کہ حضرت زہرا رض نے تا بزیست حضرت صدیق اکبر رض سے کلام نہ کیا (کلام نہ کرنے کی کراہت آپکی نہین بلکہ آپ کے پشت پناہونکی طرفسے ہے نہ مضمون حدیث صحیح بخاری کا) اسی طرحسے آپنے محض افترا کیے ہین اور کوئی بہی جواب آپسے نہین بن پڑا ناحق اپنی عمر عزیز کو ضائع کیا خیر یہ بحث تو پرانی پڑگئی اب ہم جدید بحث تمہارے ہی لکہے ہوے پر کرتے ہین ہے یہان کا تو قصہ یہ چہوڑا یہان چلو پہر اوسی غمزدیکا بیان ٭ دیکہو حکیم جیو اپنے صفحہ ۵۰ سطر ۱۲ کو اور غور کرو اپنے عقیدہ سنیہ کو مَآ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْ اَھْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ پس اب اس آیت کے خلاصہ اور مطلب پر نظر کرنی چاہیے وہ یون ہے کہ جو مال فی بدون جنگ کرنیکے ہاتہہ آتا ہے اگر لوگ وہانکے جلاوطن ہو جاوین یا صلح کرلین تو وہ موافق حکم خدا کے چہہ حصونپر تقسیم ہوتا ہے ایک حصہ تو خدا کا ہے اور ایک حصہ پیغمبر خدا کا اوسکو بہی رسول خدا صلعم اپنی مصلحت کے موافق خرچ کرتے تہے اور ایک حصہ جناب رسول خدا کے قریبونکا ہے کہ وہ حضرت کے اہلبیت کو پہونچتا ہے اور ایک حصہ آل محمد کے یتیمونکا اور ایک حصہ آل محمد کے مساکین اور ایک حصہ آل محمد کے مسافرونکا اہلبیت کے مذہب کے موافق تو اس طرحسے ہی ہم اہلبیت کے مذہب کو چہوڑکر اور تمہاری لغو تفسیر کو کب تسلیم کرسکتے ہین ہمچنین ہذیان الخ **جواب** اچہا صاحب آپ ہماری تفسیرونکو نہ مانیے مگر آپ اپنی تفسیرونکو تو تسلیم کرینگے یا نہین دیکہئے آپ کی منہج الصادقین دخلاصۃ المنہج اسی آیت کے

ذیل مین بلفظہ یہ عبارت مرقوم ہے فی آن مالیست کہ از کفار بمسلمانان منتقل شود بدون قتال و آن رسول ہمہ را باشد و حال حیات و بعد از وے کسی را کہ قائم مقام او باشد اس عبارت سے یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ فی ایسے مال کو کہتے ہین کہ بے وقت قبضہ اسلام مین آوے اوسکے تصرف کا مجاز یا تو نبی ہکو ہوتا ہے یا اوسکے قائم مقام یعنی نائب وجانشین کو پس تصرف مال فی آیہ کریمہ کی ہے معنی سے مستغنی از بیان ہے وہ یہ ہے کہ ایک حصہ خدا کا ہے اور ایک حصہ رسول کا اور ایک حصہ اقربائے رسول شامل حضرت زہرا رض وحضرت عباس رض وحضرت ازواج مطہرات رض وغیرہم اور ایک حصہ امت کے یتیمونکا اور ایک حصہ امت کے مسکینونکا اور ایک حصہ امت کے مسافرونکا اس صورت مین عام مسلمانونکے حقوق ثابت ہین اسکے خلاف تاویل کرنے مین آیہ کریمہ کے معنی بگڑتے ہین خدا کی تقسیم مین فرق آتا ہے رسول اللہ پر تہمت قائم ہوتی ہے مسلمان حقوق آلہی سے محروم رہے جاتے ہین افسوس حکیم جیو کی سمجھ پر اور حیف محبان اہلبیت کی عقل پر کہ کیسے اپنے مطلب کے معنی بناتے ہین صریح قرآن کو جھٹلاتے ہین اگر فرض کرلیا جاوے کہ بقول حکیم جیو مذہب اہلبیت یعنی مدعیان ظاہری محبت اہلبیت کا ہی صحیح ہے تو سب عقائد پر مکائد شیعونکے آیہ کریمہ کے یون معنی ہونگے کہ ایک حصہ خدا کا اور ایک حصہ اوسکے رسول کا اور ایک حصہ رسول کے قریبونکا یعنی حضرت علی رض کا ایک حصہ یتیمونکا یعنی حضرت زہرا رض کا کیونکہ آپکی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوچکا تھا اور ایک حصہ مسکینونکا یعنی حضرت حسنین رض کا اور ایک حصہ مسافرونکا یعنی شیعان علی رض کا جو ایران ولکھنو سے سفر ناگزیر اختیار کرکے کوفہ مین ڈیرے ڈالتے ہونگے اسکے سوائے اور کیا تاویل ہوسکتی ہے بقول شخصے وہی تین بیسی وہی ساٹھہ لوٹ پھیر کرکے برعکس حکم خدا اہلبیت ہے مالک مال فی کے بن بیٹھے اور مسلمانونکا تو کچھہ حق ہی ثابت نہوا تف ایسے مذہب پر جو آیہ کریمہ کو چیستان ٹھیرائے نفرین ایسی ملت پر جو کلام آلہی کو پہیلی بنائے قطع نظر مَا اَفَاۤءَ اللّٰہُ الخ جملہ موصولہ ہے بغیر اپنے صلہ کیونکر اپنے نتیجہ سے خبر دیسکتا ہے اب ہمسے سنئے اوسکا صلہ یعنی نتیجہ کَیْلَا یَکُوْنَ

دُولَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ترجمہ تا نباشد آن دولت یعنی آن چیزی کہ متداول باشد و دست گردان میان توانگران از شما کہ بآن معاشرہ کنند وبقوت وغلبہ زیادہ از حق خود بردارند وبفقرا اندکے دہند ویا محروم سازند چنانکہ در زمان جاہلیت بود خطاب باہل ایمانست غیر از پیغمبر واہلبیت او وانچہ بدہد پیغمبر از فی وغنیمت پس فرا گیرید آنرا کہ حق شما ست وانچہ نہی کند شما را ازان پس باز ایستید ازان وبترسید از عذاب خدا ئے در مخالفت رسول بدرستیکہ خدا ئے سخت عقوبت کنندہ است بر مخالفان حکم رسول دریں اشارت ست آنکہ تدبیر امت است با حضرت و قائم مقام او ولہذا آنحضرت اموال خیبر را قسمت فرمود بر اہل اسلام وبر اہل خیبر منت ایشان را بحال خود گذاشت وبنی نضیر وبنی قینقاع را حکم جلا فرمودہ وبعضی اموال را با ایشان داد چنانکہ حقتعالی میفرماید لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ الخ پوری آیت بدرالدجی میں تفسیر وترجمہ ملا فتح اللہ کاشانی کے مرقوم ہے جسکا جی چاہے منصفانہ دیکھ لے اس موقع پر ہمکو اختصار منظور ہے خلاصۂ آیہ صلہ ونتیجہ کا یہ ہے کہ خدا ئے تعالی فرماتا ہے کہ ہمنے جو مال فی کو تقسیم کیا ہے تو اوسکا سبب یہ ہے کہ ہماری مشیت وحکمت خاص یہ ہے کہ کہیں مالداروں ہی میں دولت نہ رہ جاوے تاکہ محتاج لوگ محروم رہ جاویں اور زبردست زیردست پر ظلم کرے یعنی کسیکو دے یا نہ دے جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں کرتے رہے ہو پس جو کچھ کہ تم کو ہمارا رسول دے اوسکو سر آنکھوں پر قبول کرو ورنہ درصورت مخالفت حکم رسولخدا کے تم پر عذاب الہی نازل ہوگا چنانچہ اس خلاصہ کی تائید میں ملا صاحب خود ہی فرماتے ہیں علما محققین برآنند کہ حکم این کلمات عام است معنی آنکہ ہرچہ رسول فرماید از مامورات آنرا غنیمت دانید وبرغبت تمام آنرا اخذ کنید وہرچہ نہی کند از منہیات ازان باز ایستید کہ امر ونہی خدا ست دیکھو حکیم جیو ملا فتح کاشانی کے قول سے بخوبی ثابت ہے کہ فی میں مسلمانونکا بھی حق ہے صرف آل نبی ہی کیواسطے نہیں ہے اور صاحب اگر آل نبی علیہا السلام سے حضرت

فاطمہ زہرا رض کا حق ہوتا تو کیون پروردگار عالم خطاب عام فخذوہ کا فرماتا کہ اے مسلمانو جو کچھ ہمارا رسول
مال فی سے تمکو دے اوسکو خوشی سے لیلو جھگڑا مت کرو اگر جھگڑا کروگے تو تمپر عذاب کیا جاویگا
اور کیون حضرت رسولخدا اوس مال فی مین سے اہل اسلام اور خیبر کو دیتے ان دلائل معقولہ سے شیعونکا دعوی صحیح نہ
ٹھیرا اگر کہین کہ صاحب تفسیر منہج الصادقین وخلاصۃ المنہج کا بہی تو عقیدہ مذہب اہلبیت ہی کے مطابق ہے تو ہم جواب
دین کہ جیسا کہ تمہی تمہارے اور معاونان دوراندیش تمہارے منہج الصادقین وخلاصۃ المنہج سے تکذیب کی ویسے ہی ہم دونو
مدعیان مذہب اہلبیت کی بہی اونہی کے قول سے تردید کرتے ہین کیونکہ ہردو صاحب کا اقرار ہے کہ مال فی مین دیگر اہل اسلام
بلکہ اہل خیبر کا بہی حق ہے خیر یہ تو جو کچھ ہوا سو ہوا اجی حکیم جیو یہ تو فرمایئے کہ تمنے طعن ہشتم کے جواب مین لکھا تہا کہ اگر حضرت رسولخدا نے
وصیت کی ہتی کہ فدک مین سوائے حضرت زہرا رض کے کسیکا حق نہتا تو حضرت امیر رض نے فدک
کیون نہ حوالہ حضرت حسنین رض کیا اس صورت مین آپکا عملدرآمد محض خلاف وصیت رسول خدا ص کے
ٹھیرا بلکہ وصیت کا نہ ماننا جسکی فرضیت بنص قرآنی ثابت ہے بہت ہی بڑا گناہ ہے پس گناہ خاک
بر انداز جناب امیر رض کی معصومیت کا ہوا شاید اسکے جواب مین حکیم جیو باتباع اپنے علما کے کہنے لگین
کہ زمانہ خلافت جناب امیر رض مین تو حضرت زہرا رض کا جو مدعیہ فدک تہین انتقال ہوچکا تہا پہر دعوی
کون کرتا اسکے جواب مین ہم کہہ سکتے ہین کہ ورثائے مورث اعلی تو اوسوقت مین بہین حیات تہے
مثل حضرت حسنین وحضرت ام کلثوم زوجہ مطہرہ حضرت فاروق اعظم رضوان اللہ علیہم اجمعین پہر کیا
وجہ جو آیہ ذوی القربی کی مخالفت کی گئی اور کیون ذوی الفروج حق شرعی سے محجوب الارث
کیے گئے شاید اسکے جواب بشکل مین حکیم جیو بدحواس ہوکر فرمانے لگین کہ ورثاء موصوفہ نے اپنی
وراثت کا استغاثہ نہین کیا تہا ہان اگر ورثاء مدعی وراثت ہوتے اور جناب امیر رض نہ دیتے تو یہ امر
البتہ عدالت کے خلاف تہا اسپر ہم ایک ایسا زبردست اعتراض پیش کرتے ہین جسکا جواب انشاءاللہ
بڑے بڑے صاحبان اجتہاد سے بہی قیامت تک نہ بن پڑیگا بلکہ اوسکا اثر خاص وعام شیعان کے
دلونپر ابدالآباد تک باقی رہیگا اب ہم جملہ حضرات شیعہ سے دریافت کرتے ہین کہ گو مدعیہ موصوفہ کا
کا انتقال ہوگیا تہا اور ورثا نے بہی دعوی وراثت نہین کیا تہا پس باوصف اسکے کہ جناب امیر رض کو

بخوبی ثابت تہاکہ فدک کے مستحق فلان فلان ہین پہر بہی آنجناب رضؓ نے اپنے علم الیقین کی رو سے اوسکو ورثا مستحق پر تقسیم نہ فرمایا آیا آنجناب رضؓ کو علم نہتہا یا دیدہ و دانستہ حق تلفی ورثا کی منظور تہی اس صورت مین معاذاللہ حسب عقیدۂ شیعان مثل خلفاء ثلثہ رضؓ جناب امامت دستگاہ بہی غاصب ٹہیرے قطع نظر آنجناب رضؓ بہی تو اس ورثہ مین اپنا حق شوہری رکہتے تہے آنجنابؓ نے بہی تو اپنا حق نہ لیا آپ تو بڑے باذل تہے اگر کسی محتاجکو ہی بخشدیتے ثواب تو ہوتا ؏

اے واے زمحرومی دیدار دگر ہیچ * شاید اسیر بہی حکیم جیو یا اونکے معاون حکم مجبوری یعنی تقیہ یا حدیث سکوت کا لگادین (جیساکہ صفحہ ۱۱۷ معیار الہدیٰ مین مرقوم ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے اونسے فرمایا تہاکہ اے علیؓ بعد میرے تم اہلبیت رضؓ پر لوگ ظلم و ستم کرینگے پس تم اوس حالت مین صبر اختیار کرنا کہ اوسکا اجر بڑا ہے پس جناب امیر رضؓ نے حسب وصیت رسولؐ خدا کے لوگونکے جبر کرنے پر صبر کو اختیار فرمایا بلفظہ عبارتہ) تو اس حکمت عملی کی بہی چال اونکی محض فضول بلکہ سراسر مجہول ہوگی اسلیے کہ اسکی تردید مین بہت بڑی دو شہادتین قوی موجود ہین جسکا اقرار بلا انکار شیعونکو بہی ہے ایک جنگ جمل دوسری جنگ صفین اگر جناب امیر رضؓ پابند تقیہ یا وصیت ہی کے ہوتے تو اس مرتبہ بہی ذوالفقار کو میان مین رہکتے جب آنجناب رضؓ نے صریح مخالفت تقیہ و وصیت کی کی اور جم غفیر کے مقابلہ مین اسد اللہی کا نمونہ دکہلایا پہر تقیہ و وصیت کہان رہی بلکہ از روئے ان دونون شہادتونکے تقیہ وصیت کا جزوکل قلع و قمع ہوگیا ؎ مرض یہ پہیل رہا ہے تپ جدائی سے * کہ پیٹہہ لگ گئی شیعونکی چارپائی سے * اب حضرات شیعہ صرف اپنی ہی کتب مستندہ سے یہ بات ثابت کردین کہ جناب امیر رضؓ کو اس معاملہ کی خبر مطلق نہ تہی کہ درصل فدک کے کون صاحب وارث ہین اگر اس امر کو ثابت نکر سکینگے تو ہمارا وہی الزام شیعان خاص و عام کے سر پڑیگا کیونکہ معاذاللہ بعقیدۂ شیعان جناب امیر رضؓ بہی تو غاصب فدک ٹہیرتے ہین انشاء اللہ اسکا جواب شیعونکے پاس قیامت تک نہوگا ؎

این چہ شوریست کہ در دور قمر مے بینم * ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر مے بینم

بازآمدم بذکر ماسبق غرضکہ تہوڑاہی زمانہ خلافت حضرت صدیق اکبر رض کا گذرا تہا
کہ نواح ملک عرب سے خبرین متوحش آنا شروع ہوئین اہل عرب سے ایک گروہ سرکش مرتد
ہو گیا اور بعض نے اسپر ہی صبر نہ کرکے اپنی نسبت دعوی نبوت کیا ایک گروہ نے حقوق بیت
المال کے ارسال مین توقف کیا اور ایک گروہ نے تن آسانی قبول کرکے نماز روزہ چہوڑ دیا
طلحہ بن خویلد اسدی مدعی پیغمبری کا ہوا اور قبیلہ بنی اسد نے اوسکی اطاعت اختیار کی اور
مسیلمہ کذاب نے بہی یمامہ مین دعوی نبوت کیا اور تمام سرکش اوس ملک کے اوس کے
مطیع ہوگئے اور سجاح بنت منذر نے بہی کہ موصل شہر مین ایک عورت تہی بس تہین آپکو پیغمبر
قرار دیا اور ایک جماعت کثیرہ نے جو اوسپر فریفتہ تہی اوسکی پیغمبری کا اقرار کیا اور از راہ ارتداد
کے قسم قسم کی شرارت پر کمر باندہی اسی طرح قبائل بنی عامر و غطفان و بنی سلیم و بنی تمیم وغیرہ مرتد
ہوگئے اگر تمام اہل ارتداد عرب کا حال مفصل لکہا جاوے تو اوسکے سیلیے دفتر طویل چاہئے
لہذا بموجب خیر الکلام ماقل و دل مجملاً مرتدین عرب کا حال بیان کیا جاتا ہے خلاصہ یہ کہ
جب خبرین مرتدین عرب کے ارتداد کی حضرت صدیق اکبر رض کو پہونچین آنجناب رض نے
سنتے ہی اون خبرون کے مبارزان صف شکن و دلیران شیر افگن کو اطراف عرب مین
روانہ کیا تاکہ مخالفین مرتدین و مارقین بیدین کی سرکوبی کرکے از سر نو قواعد شریعت غرّا کو
مستحکم کرین چنانچہ منجملہ اون سپہسالارون کے ایک خالد بن ولید تہے کہ اونکو تین ہزار
پیادہ و سوار دیکر طلحہ بن خویلد اسدی و نیز بعض دیگر مفسدین و مرتدین کیطرف روانہ فرمایا۔

ذکر تشریف لیجانے حضرت خالد بن ولید رض کا واسطے جنگ طلحہ بن خویلد اسدی اور قتل ہونے سلمی بنت مالک کے

جب حضرت اسامہ رض مسرور و شادکام ملک شام سے واپس آئے حضرت ابوبکر رض خلیفہ برحق
نے شروع سال دوازدہم ہجری صلعم کو ایک لشکر ظفر پیکر ترتیب دیکر امدہ مال جو سابق مین

اہل ضلال سے ہاتھ لگا تہا بیت المال سے نکالکر لشکر اسلام پر تقسیم فرماکر بنفس نفیس واسطے جنگ
طلحہ بن خویلد مدینہ منورہ سے باہر تشریف لیگئے جب مقام ذی الحلیفہ مین کہ مدینہ طیبہ سے ایک
منزل کے فاصلہ پہ تہا پہونچے حضرت علی رضؓ نے گہوڑی کی باگ پکڑ کر بنا بر مصلحت وقت عرض
کی کہ اے خلیفہ رسول مقبول آپ ہرگز نہ جاے اور کیکو بجاے اپنے بہیجدیجیے تب حسب
صلاح بنفس فلاح جناب امیر رضؓ خیر خواہ امت مرحومہ کے حضرت صدیق اکبر رضؓ نے حضرت خالد
بن ولید رضؓ کو طلحہ بن خویلد کی جنگ کیواسطے روانہ فرمایا اور آپ مدینہ منورہ مین واپس آئے
حضرت خالد رضؓ بہی اپنی منزل مقصود کیطرف روانہ ہوئے اوسوقت مین طلحہ حوالی بزاخہ مین
کہ جاے سکونت وآب قبیلہ بنی اسد کا تہا لشکرگاہ اپنا کیے ہوئے تہا یہ طلحہ وہ ہے کہ زمانہ حضرت
مقدس نبوی صلعم مین مسلمان ہوا تہا جب اپنے قبیلہ مین گیا پہر مرتد ہوکر مدعی نبوت کا ہوا تہا۔
ظالم نے روزہ نماز سب پر معاف کر دیا اور زنا کو حلال ٹہیرا دیا اس تن آسانی اور وسوسہ
شیطانی کے سبب سے تمام قبیلہ بنی اسد اوسکا مطیع و منقاد ہوگیا اور اوسکی رسالت کا اقرار کیا
اور عتیبہ بن حصن معہ بنی فرازہ وعمرو بن معدی کرب بہی اوس سے جاملے خلاصہ یہ کہ بعد وفات
حضرت رسول کائنات صلعم کے دن بدن اوسکے معاملات کو ترقی ہوتی گئی جب حضرت خالد بن
ولید رضؓ لشکر طلحہ کے قریب پہونچے حضرت عکاشہ رضؓ بن محصن وحضرت ثابت رضؓ بن ارقم کو کہ صحابہ
کبار رضؓ سے تہے واسطے خبر لینے حالات دشمنونکے بطور مخبر مقرر فرمایا جب ہر دو بزرگوار لشکرگاہ
طلحہ کی جانب روانہ ہوئے اتفاقاً اثناء راہ مین طلحہ اور اوسکے بہائی سلمہ سے کہ اپنے لشکر سے
واسطے خبر لینے حضرت خالد رضؓ کے باہر آئے تہے مقابلہ ہوگیا دیکہتے ہی سلمہ نے حضرت ثابت رضؓ
پر حملہ کیا اور پہلے ہی حملہ مین اونکو شہید کر ڈالا اور طلحہ نے حضرت عکاشہ رضؓ سے جنگ کی جب
طلحہ آپ کی جنگ سے تنگ ہوا اپنے بہائی سے مدد چاہی سلمہ نے حضرت عکاشہ رضؓ کو بہی
شربت شہادت چکہایا پہر دونون ظالم اپنے لشکر کو لوٹ گئے سپاہ اسلام قتلگاہ حضرت عکاشہ رضؓ
وحضرت ثابت رضؓ مین پہونچے دونون بزرگونکو مقتول پایا سوائے رضاء وتسلیم کے چارہ کیا تہا

جب لشکر مخالفین سے بہت ہی کم فرق باقی رہا حضرت خالد رضہ نے یکے بعد دیگرے چند قاصد طلحہ پاس بہیجکر یہ نصیحت کی کہ اے طلحہ تو خیال مخالفت کا سر سے باہر کر و، نہ تیرے حق مین اچہا نہ ہو گا مگر طلحہ کے دل سخت پر کچہہ بہی آپ کی نصیحت نے اثر نہ کیا جب حضرت خالد رضہ موافقت طلحہ سے مایوس ہوئے لشکر ظفر پیکر کی صف بندی کی میمنہ پر یعنے دائین لشکر کیطرف حضرت عدی رضہ بن حاتم طائی کو مقرر فرمایا اور میسرہ پر یعنی بائین فوجکی جانب حضرت زید الحبل رضہ کو تعین کیا اور آپ قلب مین یعنی درمیان لشکر کے قیام پذیر ہوئے طلحہ مع قبائل بنی اسد و غطفان و فرازہ کے صف آرا ہوا اور آپ ایک کمل اوڑہ کر ایک جگہہ جا بیٹہا اور اپنی سپاہ سے ایسا ظاہر کیا کہ بالفعل مین انتظار جبرئیل ؑ کا کرتا ہون تم جنگ کرو غرضکہ دونون طرفسے لشکر مانند دریائے مواج کے جوش و خروش مین آئے بقولیکہ خروش سواران وگرد سپاہ ٭٭ بپوشید رخسار خورشید و ماہ ٭٭ عتبہ بن حصن سات سو سوار لیکر حضرت خالد رضہ بن ولید کے لشکر سے مقابل ہوا ہر چند کہ بہت کچہہ کوشش کی مگر مفید نہوئی جب شوکت لشکر اسلام کی مشاہدہ کی مضطرب ہوکر ترک جنگ کی اور گہبراتا ہوا طلحہ پاس آیا اور دریافت کیا کہ جبرئیل نازل ہوا یا نہین جوابدیا کہ ابہی تک نازل نہین ہوا پہر عتبہ عود کر کے جنگ گاہ کیطرف گیا پہر تہوڑی دیر بعد دوبارہ طلحہ پاس آیا اور پوچہا کہ جبرئیل ؑ نازل ہوا یا نہین طلحہ نے کہا نہین عتبہ پہر اپنی صف مین سہ بارہ جا کہڑا ہوا اور بیدلی کے ساتہہ لڑتا رہا جب جنگ دلیران شیر افگن و شیران ویرفن اسلام سے سخت عاجز ہوا پہر طلحہ پاس گیا اور کہا کہ اب بہی جبرئیل نازل ہوا یا نہین طلحہ نے کہا ہان عتبہ نے کہا کیا خبر لایا جواب دیا کہ جبرئیل نے مجہسے یہ خطاب کیا کہ ان لک رحا کرحاہ وحدیثاً ینساہ مترجم تاریخ اعثم کوفی نے ان کلمات کا ترجمہ باین الفاظ کیا ہے کہ امید تیرے ساتہہ امید خالد رضہ کی روشن نہو گی اسلیے کہ درمیان تمہارے وہ حالت ہے کہ اوسکو بہولنا نکروگے جونہی عتبہ نے یہ بات سنی کہا قسم خدا کی عنقریب تیری ہی وہ حالت ہو گی کہ تو اوسکو کبہی نہ بہولیگا پہر عتبہ اوس سے رنجیدہ ہوکر اپنی قوم کیطرف گیا اور کہا کہ اے بنی فرازہ جلد بہاگو یہ

بدبخت نہایت ہی کذّاب و دروغگو ہے سنتے ہی اسبات کے تمام بنی فرازہ نے معرکہ سے منہ پہیرا بعض تواریخ مین یون بہی آیا ہے کہ جب عتبہ اپنی قوم کو ہمراہ لیکر بہاگنے لگا اوسوقت طلیحہ نے کہا کہان جاتا ہے تو عتبہ نے کہا کہ ہماری نوبت آخر پہونچی اب اپنے جبرئیل سے کہہ کہ وہ آکر جنگ مین اپنی قوت ملکوتی دکہاوے جب بنی فرازہ نے میدان سے پیٹہہ دکہائی حضرت خالد رضؓ نے ایک ہی حملہ مین صفوف بنی اسد وغطفان کو درہم و برہم کر دیا یہ بہی ایسی دم دبا کر بہاگے کہ پیچہے پہر کر نہ دیکہا طلیحہ نے جو دیکہا کہ حضرت خالد رضؓ کو فتح حاصل ہوئی اپنی جورو کو گہوڑے پر بٹہا کر ملک شام کیطرف بہاگ گیا پہر تو حضرت خالد رضؓ نے تیغ آبدار میان سے نکالکر بیدریغ مرتدین اشرار کا جنہون نے چند مسلمانونکو شہید کیا تہا قتل کرنا شروع کیا حق یہ ہے کہ کشتونکے پشتے لگا دیے کثرت سے مال ومنال اولیاء اسلام کے ہاتہہ لگا جب حضرت خالد رضؓ نے اس مہم عظیم سے فراغت پائی مغروران بیدین کا تعاقب کیا اور موضع وادی الاحزاب مین پہونچکر پہر نائرہ قتال کو مشتعل کیا جب مخالفین مقابلہ نکر سکے بے اختیار بہاگ نکلے وہان عتبہ مذکورہ بالا و قرہ بن سلمہ کو کہ یہ بہی منجملہ سرداران مرتدین سے تہے گرفتار ہوگئے مگر طلیحہ بہاگ کر دیار شام کیطرف چلا گیا اور وہان پہنچکر ملوک غسان سے پناہ چاہی انجام اوسکا یہ ہوا کہ اللہ تعالی نے اپنے فضل سے اوسکو سچا و پکا مسلمان کر دیا اور گروہ سعادت پژوہ اہل ایمان مین شامل ہوا جب حضرت خالد رضؓ بن ولید طلیحہ کے معاملات سے مطمئن ہوئے عتبہ اور قرہ کے ہاتہونمین ہتکڑیان اور پاؤنمین بیڑیان پہنا کر اور گلےمین طوق ڈالکر بحالت پریشان نہایت ہی بری حالت سے حضرت صدیق اکبر رضؓ کی خدمت فیض برکت مین روانہ کیا جب نظر حضرت صدیق اکبر رضؓ کی دونون مجرمون پر پڑی اونکو بہت کچہہ ملامت کی دونون نے اپنی خطا وجفا کا اقرار کیا اور بصدق دل توبہ و استغفار کی حضرت صدیق اکبر رضؓ نے دونون گنہگارونکا قصور معاف کیا پہر حضرت خالد رضؓ بن ولید حسب فرمان واجب الاذعان حضرت صدیق اکبر رضؓ کے واسطے جنگ فجاءہ و سیاہ کے کہ یہ ملعون بہی ایک مرتد ناپاک و مفسدین

بیباک سے تہا متوجہ ہوئے اور تہوڑے سے ہی زمانہ مین اوس شریر کا قلع وقمع کر ڈالا جب اس
جنگ سے بہی فراغت پائی سلمہ بنت مالک بن حذیفہ بن بدر کہ طالب حکومت و شائق ریاست
کی ہوئی تہی یہ عورت حضرت رسول خداؐ کے حضور مین مسلمان ہوئی تہی پہر حضرت صدیق اکبرؓ
کے زمانہ خلافت مین مرتدہ ہوگئی چنانچہ اسکے ارتداد کی خبر حضرت رسولخداؐ نے بہی بطریق پیشین
گوئی دی تہی جب آنحضرت صلعم نے رحلت فرمائی سلمہ بطمع ریاست مرتدہ ہوگئی اور ایک بہت بڑی
جماعت نے قبائل غطفان و ہوازان واسد وسلیم وطی سے اطاعت اوسکی قبول کی جب یہ حال
حضرت خالدؓ بن ولید نے سنا فوراً لشکر جرار لیکر اوسکے مقابلہ کو پہونچے سلمہ بہی تیغ و خدنگ لیکر
مستعد جنگ ہوئی جسوقت دونون طرف صفین آراستہ ہوچکین لڑائی شروع ہوئی اوسدن
ایسی سخت حرب وضرب واقع ہوئی کہ جسکے مقابلہ مین رستم سیستانی و اسفندیار ایرانی کے کارنامے
گرد ہین آخرکار غلبہ اہل اسلام سے کفار مغلوب ہوئے اور خوف جانسے جدہر جسکا منہ اوٹہا
بہاگ نکلے مسلمانونکے ایک گروہ نے جہپٹ کر بہت سے دشمنونکو گہیر لیا قضارا سلمہ بہی اوسی
حلقہ مین تہی ایک دلیر نے لپک کر اوسکے اونٹ کو پکڑ لیا دوسرے شیر نے خنجر نکالکر اونٹ کی
کونچین کاٹ ڈالین تیسرے جوانمرد نے سلمہ کو واصل جہنم کیا بفضل خدا و ببرکت سید الانبیاؐ
یہ فتح عظیم علاوہ دیگر فتوحات کے نصیب اہل اسلام ہوئی

ذکر دعوی نبوت سجاح اور اوسکے اختلاط کرنے مسیلمہ کذاب کیساتہہ

سجاح بن منذر ایک عورت تہی نصرانی فصاحت بیان و بلاغت لسان مین بس معروف موصوف
نبوت حضرت عیسیٰؑ کی قائل اور اونکی شریعت مین کامل بسبب اپنے علم فصاحت و بہجت ریاست کے
آرزومند اس امر کی تہی کہ اپنی نسبت دعوی رسالت و نبوت کا کرے لیکن بموجودگی حضرت
رسول خداؐ کے یہ خواہش اوسکی پوری نہین ہوتی تہی جب آنحضرت صلعم نے دنیا سے سفر آخرتکا
فرمایا اور زمانہ خلافت حضرت صدیق اکبرؓ کا پہونچا سجاح مدعیہ نبوت کی ہوئی اور اپنے معتقدونکو

حکم صوم وصلوٰۃ وصدقہ وزکوٰۃ کا دیا اور گوشت سؤر کا اونکو مباح کر دیا قبیلہ بنی ثعلب کی مدد سے
اوسکے کام کو بہت کچھہ ترقی ہوئی سوائے اسکے اکثر قبائل عرب کو خطوط بہیجکر اپنا مطیع کر لیا
چنانچہ ایک جمع کثیر و جم غفیر نے اوسکی نبوت کی تصدیق کی جب سجاح کو پوری قوت حاصل ہو گئی
ایک خط مالک بن نویرہ کو کہ رئیس قبیلہ بنی تمیم کا تہا اور مذہب اسلام رکہتا تہا لکہا تا کہ دین سجاحی
قبول کرے چنانچہ وہ بدنصیب کم عقل اوسکے فریب مین آکر شاہراہ اسلام سے پہر گیا اور اوس
کافرہ کی اطاعت قبول کی اسی طرحسے بہت اعراب نے اوسکی نبوت کو تسلیم کیا مگر قبیلہ بنور باب نے
باوجود سعی موفورہ سجاح کے اوسکی رسالت و اطاعت سے قطعی انکار کیا ایک روز کل سرداران
متبعان نے سجاح سے عرض کی کہ دشمن ہمارے بہت ہین فرماسئے تو کہ ہم پہلے کونسے قبیلہ پر
چڑہائی کرین سجاح نے کچھہ کلمات مسجع عبارت مین پڑہکر کہا کہ یہ وحی آسمانی و فرمان ربانی ہے
تمکو حکم ہوا ہے کہ پہلے قبیلہ بنور باب کو خراب کرو اہل ضلال حسب الحکم سجاح بدمآل کے قبیلہ
بنور باب پر حملہ آور ہوئے بہیترونکو تیغ سے بیدریغ قتل کیا اور کامیاب ہو کر وہانسے واپس آئے
پہر مشیران باتدبیر نے سجاح سے التماس کی کہ اگرچہ ہمنے بہت بڑی فتح حاصل کی تاہم ابہی ہمارے
دشمن بہت ہین بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اول امت محمدیہ کا قلع قمع کرین اور لشکر ابوبکر رضہ کو ہزیمت
دین اگر یہ فتح ہمکو حاصل ہو جاے تو تمام ملک عرب بیکہٹکے ہمارے ہاتہہ آسئے سجاح نے
جواب دیا کہ صبر کرو مجھکو انتظار وحی کا ہے اوسی رات مین کچھہ مضمون مسجع بنا کر صبح ہوتے ہی
اپنے مشیرونکو سنایا کہ تمکو حکم خدا ہوا ہے کہ بیشتر یمامہ مین جا کر مسیلمہ کذاب کا کام تمام کرو تب دوسری
جگہہ کا حکم ہوگا جب سجاح لشکر جرار لیکر یمامہ کیطرف روانہ ہوئی اتفاقاً اوسی اثنا مین حضرت
شرجیل رضہ بن حسنہ و حضرت عکرمہ رضہ بن ابوجہل حسب فرمان حضرت ابوبکر صدیق رضہ خلیفہ
دوران سکے دفع و رفع شر مسیلمہ کذاب شریر کے یمامہ کی جانب روانہ ہوئے تہے اور ایک
فرمان بہی حضرت صدیق اکبر رضہ کا حضرت خالد رضہ بن ولید کے پاس باین مضمون پہونچا تہا کہ
تم بہی شرجیل رضہ و عکرمہ رضہ کی مدد کو یمامہ مین پہونچنا چنانچہ حضرت خالد رضہ بموجب حکم حضرت صدیق

اکثر رفقا نے جو ہمراہ یمامہ تشریف لائے تھے ناگاہ خبر تمکو کشتی سجاح کی سنکر اوسی مقام پر
قیام کرنا مناسب سمجھا اور حضرت شرجیل رض اور حضرت عکرمہ رض بھی یہ حالات معلوم کرکے
راستہ سے مدینہ کو واپس گئے تاکہ انتظام معاملات مسیلمہ کذاب و سجاح پر غور کریں کہ باہم
اون دونوں کیا حالت درپیش ہوتی ہے جب مسیلمہ نے سنا کہ سجاح لشکر گراں لیکر
میرے مقابلہ کی طرف متوجہ ہوئی ہے تو اول ایک گروہ کو اپنے خاص لوگوں میں سے جنکو بطور
رسالت اوسکے پاس روانہ کیا تاکہ اوسکی اصلی غرض معلوم کریں جب قاصد سجاح کے پاس
پہونچے جو کچھہ کہ کذاب نے اونسے کہا تہا اوس مضمون کو حرف بحرف ادا کیا سجاح نے
کہا کہ خداے تعالی نے مجھپر وحی نازل کی ہے کہ میں تمکو قتل کروں پھر کچھہ عبارت جمع
اپنی گڑھی ہوئی پڑھکر قاصدونکو رخصت کیا قاصدوں نے جو کچھہ سجاح سے سنا تہا مسیلمہ
سے اکر بیان کیا ہر چند کہ مسیلمہ یقیناً جانتا تہا کہ سجاح بھی مثل اوسکے دعوی نبوت میں کاذب
ہے چونکہ اوسے خوف لشکر اسلام کا غالب ہو رہا تہا مصلحت صلح میں دیکھی پھر قاصدوں کو
اولٹے پاؤں لوٹایا اور سجاح کو پیغام دیا کہ خداے تعالی نے مجھپر یہ وحی نازل کی ہے کہ
زمین دو حصوں پر منقسم ہے ایک حصہ تیرا ہے اور ایک حصہ میرا چونکہ تیرے پاس بھی وحی
آتی ہے لہذا ایک حصہ تو لے اور ایک حصہ مجکو دے عدل کے تو بھی معنی ہیں دوسری
غرض یہ ہے کہ جب قاصد تیرے پاس پہونچیں تو بے کھٹکے میرے پاس آ اوسوقت جو
کچھہ تو مجھسے کہے گی میں اوسکو بدل و جان قبول و منظور کرونگا ۞ زان لب شیرین
تکلم یک سخن گر بشنوم ۔۔ تا قیامت آن سخن در زبان من شود ۔ پھر قاصد مسیلمہ کے سجاح
کے پاس پہونچے سجاح نے قاصدونکی بہت کچھہ عزت و توقیر کی اور اس قسم کا بہت کچھہ
مضمون تسجیع اونکو پڑھکر سنادیا کہ اسدم خداے تعالی نے مجھپر وحی نازل کی ہے اوسمیں
تمہاری تعریف و توصیف فرمائی ہے اور تمہاری نسبت یہ حکم کیا ہے کہ نہ تم عورتونسے صحبت
کرنا اور نہ شراب پینا اور عبادت اپنے پروردگار کی کرنا روزے رکھنا اگر تم ایسا کروگے

تو تم نیکوکارون کی جماعت مین شمار کیے جاوگے نہین جوہاتنا ہے تمان ہو تم اپنے کاموں مین اپنی
زندگی بسر کرنا کیونکہ خداے تعالی تمہارے اعمال کا گواہ ہے پہر مسیلمہ نے باب مین یہہ فقرہ
پڑہا لا النساء یزنون ولا الخمر یشربون یعنی نہ عورتین زنا کرو اور نہ شراب پیو یہہ
فقرہ اسلیے بیان کیا کہ مسیلمہ کہا کرتا تہا کہ پہر خدا نے وحی بہیجی ہے کہ اب آپ پیدا ہو نیکے پہر مرد
تا بزیست اپنی عورت سے صحبت نکرے اور نہ کوئی شراب پیے خلاصہ یہ کہ قاصد سجاح سے
رخصت ہو کر مسیلمہ کے پاس آئے اور مضمون مذکورہ بالا بیج سجاح کا اوسکے روبرو پیش کیا
مسیلمہ نے جب اوس مضمون کو پڑہا کہا بلاشک سجاح مرسلہ ہے یعنی اوسکو رسالت حاصل ہے
بعد اسکے اپنے قاصدونسے کہا کہ خدا تعالی نے تمہاری شان مین بہی ایک سورہ نازل کی ہے
اوسمین بہت کچہہ تمہاری تعریف و توصیف بیان فرمائی یہہ کلمات واہیات قاصدون کو
تعلیم کرکے سجاح کے پاس روانہ کیے سجاح نے جو کلمات ملاقات آیات مسیلمہ کذاب کے
قاصدون سے سنے فی الفور بیتابانہ گہوڑے تیز رفتار پر سوار ہو کر اور دس خواص ہمراہ لیکر
مسیلمہ کیطرف روانہ ہوئے جب خبر فرحت اثر آمد آمد سجاح کی مسیلمہ کو پہونچی اپنے ارکان
دولت کو حکم کیا کہ ہمارے قلعہ کے دروازے پر جو قیصر باغ ہے اوسکو خوب ہی آراستہ
و پیراستہ کرو اور ایک خیمہ شاہانہ اوسمین نصب کیا جاوے جب خیمہ کہڑا ہو گیا آپ بہی قلعہ
سے نیچے اوترا اور بڑی تعظیم و تکریم سے سجاح کو اندر خیمہ کے لیگیا ہنگام کلام سجاح نے مسیلمہ
سے دریافت کیا کہ اندنون مین تیرے پاس کوئی آیت خداے تعالی نے نازل کی یا نہین
مسیلمہ نے کہا ہان نازل کی ہے سجاح نے کہا وہ کونسی آیت ہے مسیلمہ نے کہا حق عز و علا فرماتا
ہے الم تر کیف ربک بالحبلی اخرج منہا نسمۃ تسعی من صفاق وحشی پہر سجاح نے کہا کہ بعد
اسکے تیرے پروردگار نے کیا چیز تجہپر نازل کی مسیلمہ نے کچہہ مضمون محبت مشحون سبع جو
عورتون اور مردونمین باعث اختلاط و امتزاج کا ہوتا ہے پڑہا سجاح نے اوس مضمون کو
اپنی مراد دلی کے موافق پایا کہا کہ بیشک تو پیغمبر مرسل ہے مسیلمہ نے جب میل خاطر سجاح

اپنی خواہش کے مطابق پایا جو حرص کہ اپنے دل مین رکہتا تہا دوچند ہو گئی غرضکہ باہم ایسی
بے تکلف گفتگو ہوئی کہ پردہ حیا و شرم کا درمیان سے اوٹہہ گیا اوسوقت مسیلمہ نے کہا کہ ہم
تم دونون پیغمبر ہین اور نبوت مین برابر بہتر ہے جو تکلف کو دور کرے اور مجہسے مانند شیر
و شکر کے ملے اور میرے ساتہہ نکاح کرکے زمام اختیار کی میرے قبضۂ قدرت مین رکہے
سجاح نے جو مسیلمہ کے حسن و جمال پر نظر کی ایک خوبصورت نوجوان نازک اندام شہوت انگیز
مرد پایا اوسوقت فرط شوق سے اس قسم کا مضمون زبان پر لائی ؎ سر یار دارم امشب
بتو کار دارم امشب ۔ تن نازنین خود را بتو سپارم امشب ۔ بعد اس گفتگو کے سجاح نے کہا کہ
اے مسیلمہ تہوڑا صبر کر مین انتظار وحی پرور دگار کا کررہی ہون جب مسیلمہ نشہ شراب شہوت
سے بیتاب ہوا سجاح نے کچہہ عبارت مسجع جسمین صاف صاف ترغیب و تصریح جماع کی تہی پڑہی
آخر عبارت اوس مسجع کی یہ ہے ان شئت یم یعنی اگر چاہے تو تو مجہسے جماع کر مسیلمہ نے شتابی سی
جواب دیا انی ازمع یعنی تحقیق مین تجہسے جماع کرونگا بعد اسکے باہم دونون طالب مطلوب کے
بوس و کنار شروع ہوا خلاصہ یہ کہ اونہی بامین مسیلمہ نے تین دن رات برابر سجاح سے جماع
کیا بعد انقضاے مدت مذکورہ سجاح مسیلمہ سے رخصت ہوکر اپنی قوم یعنی اوسکے لشکر کے سردارون
کیطرف واپس گئی اوسوقت روساء عرب یعنی اوسکے لشکر کے سردارون مثل مالک بن نویرہ
و زرقان بن بدر و عطارد بن الحاجب وغیرہ نے سجاح سے دریافت کیا کہ تجہسے اور مسیلمہ سے
کس طرحپر ملاقات ہوئی جواب دیا کہ مین نے اوسکو بہی مثل اپنے پیغمبر پایا لہذا بحکم خدا مین نے
اوسکے ساتہہ برضا و رغبت اپنا نکاح کرلیا سردارون نے کہا کہ مہر کسقدر مقرر ہوا کہا کچہہ نہین
سردارون نے کہا بڑے عیب کی بات ہے کہ تجہسے مرسل بے مہر شوہر کرے اسیدم یمامہ کو
لوٹ جا اور اپنا مہر قرار واقعی مسیلمہ سے مقرر کرا اے جب سجاح اپنے لشکر سے جدا ہوکر بعد
طے منازل دروازہ قلعہ یمامہ پر پہونچی مسیلمہ نے سنتے ہی اس حال کے دربانونکو حکم دیا کہ بہت
جلد پہاٹک بند کردو یہ کہکر آپ دروازہ کی دیوار پر آکہڑا ہوا اور سجاح سے سوال کیا کہ اب تیری

آنیکا سبب کیا ہے۔ اذان نے اصل کیفیت بیان کی۔ مسیلمہ نے کہا کہ تیرا موذن کون ہے۔ سجاح نے کہا شبیث بن ربعی۔ ہے اہا بلا۔ جب موذن آیا مسیلمہ نے کہا کہ اپنی قوم مین منادی کر دے کہ مین نے تجھے نماز فجر و عشا معاف کی اسلیئے کہ وہ نمازین دین محمد سے موافق ہین سجاح پہر اپنے لشکر مین واپس آئی اور شہر مین قیام کیا۔ مسیلمہ کو اوسکے لشکر کیطرف سے دغدغہ تہا اسواسطے یمامہ کے باغات کے نصف خرمے اوسکے مہر مین سپرد کیئے تاریخون مین مذکور ہے کہ جب سرداران لشکر کو حالات زنا مسیلمہ و سجاح کا صحیح طور پر معلوم ہو گیا جملہ سردار اپنی حماقت پر نادم ہوئے اور آپس مین کہنے لگے کہ ہمنے بہت ہی بڑی خطا کی جو اپنا کنبہ قبیلہ چہوڑا اس عورت بوالفضول فاحشہ کے دین ناحق کو قبول کیا نہ ہم اوسکو یہانتک لاتے نہ مسیلمہ اوس سے زنا کرتا اب تم سب ملکر اس امر کی تدبیر کرو کہ ہم کیونکر حضرت خالد رضہ سے ملاقات کرین اور کس طرح سے اس عورت کی مخالفت مین جرات کرین ؎ با تو نشستن بکدام آرزو ٭ وز تو بریدن بچہ مردانگی ٭ بعد اس مشورہ کے۔ وسارے عرب متفرق ہو گئے اور اپنے قبائل مین جاکر آرام پکڑا اور اپنے مکانو سے خطوط معذرت حضرت ابو بکر صدیق رضہ اکبر کے حضور مین روانہ کیئے سجاح نے جب اپنے لشکر کا تفرقہ مشاہدہ کیا نہایت ہی گہبرائی اور چار سو خواص ہمراہ لیکر اپنے وطن کو واپس گئی بعض روایت مین آیا ہے کہ آخر کار سجاح مسلمان ہو گئی اور خلوص دل سے زمرہ اسلام مین داخل ہوئے

ذکر قتل ہونے مالک بن نویرہ کا حضرت خالد رضہ بن ولید کے حکم سے

مالک بن نویرہ کہ بعض ریاست ملک اعراب کا حاکم تہا اور حضرت عمر رضہ کا دوست اوس کی بی بی حسن و جمال مین مشہور عالم تہی جب مالک لشکر سجاح سے جدا ہوا تا زندگی موضع بطاح مین قیام کیا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جسوقت حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضہ نے حضرت خالد رضہ بن ولید کو رخصت کیا تہا اوسوقت فرمایا کہ جب تم کسی ملک مین پہونچو تو قبائل اعراب مین جاسوس بہیجو جہان کہین اذان کی آواز سنو اونپر حکم اسلام کا کرو اور

اونسے کچھہ تعرض نہ کروا اور جسجگہہ اذان نماز کیواسطے نہوتی ہو وہان پیشتر دعوت اسلام کرنا اگر قبول کرین فبہا ورنہ کفار کی تیغ تلوار سے لینا جب حضرت خالد رضہ نے سنا کہ سجاح سے بیزار ہوکر اور اوسکی اطاعت سے پہر کر بڑے بڑے جلیل القدر سردار اپنے قبیلونکو واپس گئے ہین لہذا حسب وصیت حضرت صدیق اکبر رضہ جاسوس قبیلون کیطرف روانہ کیے تاکہ ہر ایک قبیلہ کے حالات و معاملات سے اطلاع دیتے ہین چنانچہ کچھہ جاسوس قبیلہ مالک بن نویرہ کی جانب روانہ کیے گئے تہا کہ اوسکے کفر و اسلام کا حال معلوم کرین جب قاصد واپس آئے کہا قبیلہ مالک سے ہمارے کانمین آواز اذان کی نہین آئی مگر ابو قتادہ رضہ انصاری نے حضرت خالد رضہ کے روبرو گواہی دی کہ مین نے اس قبیلہ سے اذان کی آواز سنی ہے جب مالک حضرت خالد رضہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور نوبت ہمکلامی کی پہونچی ہربات پر اوسکی حضرت خالد رضہ کی خاطر عاطر مین گذرتا تہا کہ یہ مردود مرتد ہے اسلیے کہ جب کوئی حدیث شریف حضرت رسول خدا صلعم سے بیان کرتا تہا کہتا تہا قال رجلکم کذا یعنی تمہارے مرد نے چنین و چنان کہا جب باربار مالک اس کلمہ ترک ادب کو زبان پر لایا حضرت خالد رضہ نے جلال مین آکر فرمایا کہ اے سگ حضرت پیغمبر خدا صلعم ہمارے ہی مرد ہتے کیا تیرے مرد نہ تہے پہر آپ نے ایک لشکری کیطرف اشارہ کیا لشکری نے سر مجلس سر اوس بیدین کا تن سے جدا کیا اور اوسکی بی بی سے اپنا نکاح کرلیا **طعن** اسوقت پر صاحب روضۃ الصفا نے حسب عقیدہ مذہب شیعگی بہ نسبت حضرت صدیق اکبر رضہ خلیفہ برحق کے یہ طعن کی ہے کہ خالد رضہ نے مالک بن نویرہ کو قتل کروا دیا حالانکہ وہ مسلمان تہا اور اوسکی بی بی سے اپنا نکاح کرلیا باوجود اسکے کہ حضرت عمر رضہ نے اس امر کی شکایت بہی کی مگر حضرت صدیق اکبر رضہ نے اسپر بہی کچھہ توجہ نہ کی حضرت خالد رضہ کو معزول کیا نہ قصاص لیا نہ عدت عورت کے بارہ مین کچھہ بازپرس کی **جواب** چونکہ یہ معاملہ منحصر کتب تواریخ و کتب سیر پر ہے اسلیے ہم اس قصہ کو صحیح طور پر بیان کرتے اور باتفاق ثابت کرتے ہین کہ حضرت صدیق اکبر رضہ حق بجانب ہتے اور حضرت خالد رضہ بہی اتہام شیعون سے بالکل بری اگرچہ ہمکو حاجت اسکی نہین ہے کہ

ہم جواب لکھین کیونکہ صاحب روضۃ الصفا نے خود ہی اپنے قول کی تردید کردی ہے وہ قول یہ ہی
چون مالک باخالد رض ملاقات کرد در اثنائ تکلم بر لفظہ بنا طرتا او رض میگذشت کہ این شخص مرتد است
و مالک بتقریب چون سخنی از حضرت نبوی م روایت کردی گفتی قال رجلکم کذا و چون نوبتی این
سخن بر زبان مالک گذشت خالد رض سر برآورد و گفت اے سگ این چہ گستاخیست حضرت
پیغمبر م مرد ما بود مرد شما نبود وانگاہ اشارت کرد تا سر او را در مجلس از مرکب بدن جدا کردند۔ اس
عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت خالد رض کو مالک کے اسلام پر شبہ تھا کہ یہ شخص مرتد ہے
اسلیئے کہ مالک بار بار کہتا تھا کہ تمہارا مرد یہ کہتا ہے تب حضرت خالد رض کو غصہ آیا فرمایا کہ اے
کُتے تو حضرت رسول خدا م کو ہمارا ہی مرد بتاتا ہے کیا تیرے مرد نہ تھے یعنی جیسے ہمارے پیغمبر
تھے ویسے ہی تیرے پیغمبر تھے پھر تو کس طرح یہ آنحضرت م کی شان مین ترک ادب کلمہ کہتا ہے
یہ کہکر اوسکا سر اوڑوا دیا پھر اخیر فقرہ صاحب روضۃ الصفا نے یہ لکھا ہے چون عمر رض صورت
حال بدینمنوال دید و دانست کہ خالد رض در باب قتل مالک عذری مسموع گفتہ و ابوبکر رض از وخوشنود
گشتہ اس عبارت سے بھی یہی ثابت ہوا کہ حضرت صدیق اکبر رض کو حضرت خالد رض کی امر حق
بیان کرنیسے معلوم ہوا کہ خالد رض حق بجانب ہین اور تاریخ طبری مین جو فی الجملہ شیعونکے نزدیک
بسا معتبر ہے یہ عبارت مرقوم ہے فلما اختلف احبیش خالد مالکا فی جمیع قومہ ثم دعاہ فعاد ثم
ساعة فظن خالد ان مالکا مرتد اذ جری علی لسانہ ان رجلکم کان یقول کذا یعنی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم فغضب خالد فقال یا کلب کان رجلنا ولم یکن رجلکم علمت انک کافر وکان ضرار بن
الازور فاتما بین یدیہ بالسیف اضرب ھذا الکلب فبری براسہ
اس مضمون کا بھی خلاصہ مطلب وہی ہے کہ حضرت خالد رض نے بسبب ترک ادب کلمات بکنے
کے مالک کو کافر و مرتد سمجھا تھا اسلیئے اوسکو قتل کروایا اب ہم اصل قصہ بطریق اجمال مستند کتب
تواریخ و سیر سے پھر بیان کرتے ہین وہ یہ ہے کہ جب حضرت خالد رض نے بعد فارغ ہونے
مہم طلحہ بن خویلد اسدی کے نواح بطاح کیطرف توجہ فرمائی اور موافق سنت حضرت رسولخدا م کے

اوس ملک مین چارونطرف سرائیے روانہ کیے اور مطابق سنت رسول خدا فرمایا کہ جس قبیلہ مین اذان ہوتی ہو اوس قوم سے متعرض نہونا اور جس قبیلہ سے اذان کی آوازنہ سنو اوسکو دارالحرب قرار دیکر قتل وغارت کرنا بلکہ اوس قوم شوم کا نام ونشان مٹادینا اتفاقاً ایک سریہ جسمین حضرت ابوقتادہ رضا انصاری بہی تہے مالک بن نویرہ کی جانب روانہ کیا یہ مالک وہ تہا جسکو حضرت رسول خدا م نے واسطے لینے صدقات اوس نواح کے مقرر فرمایا تہا لشکر سریہ نے مالک کو پکڑکر حضرت خالد رض کے حضور مین حاضر کیا حضرت ابوقتادہ رض نے گواہی دی کہ مین نے اذان کی آواز مالک کی قوم مین سنی باقی جتنی جماعت اوس سریہ مین تہی سبنے متفق البیان ہوکر کہا کہ ہمنے اس قوم مین آواز اذان کی نہین سنی جب حضرت خالد رض نے تحقیقات کی تو سوا اسکے یہ بات بہی اور معلوم ہوئی کہ جب خبر قیامت اثر انتقال فرمانے حضرت خیر البشر م کی نواح بطاح مین پہونچی اسی مالک کی عورتون نے رسم حنابندی و دف نوازی کی تازہ کی و دیگر لوازم شادی وخوشی کی عمل مین لائین اور قسم قسم سے مسلمانون کی برائیان بیان کرتی تہین غرضکہ جسوقت حضرت خالد رض و مالک سے گفتگو ہوئی مالک حسب دستور کفار و مرتدین عرب اوس زمانہ کے ہر کلمہ پر یہ کہتا تہا قال رجلکم کذا مزید برآن حضرت خالد رض کو یہ بات اور بہی ثابت ہوئی کہ خبر وحشت اثر وفات حضرت رسول کائنات م کی سنکر مالک نے کل صدقات جو اپنی قوم سے لیے تہے اونہی کو واپس دیدیے اسلیے کہ مالک نے اپنے جی مین یہ سمجہہ کہا تہا کہ اب اہل اسلام ضعیف ہوگئے میرا کیا کرینگے چنانچہ ایسے ہی اوامر ارتداد پر فساد اوس سے متواتر صادر ہوئین کہ حضرت خالد رض نے مالک کو قتل کروا ڈالا حضرت ابوقتادہ رض انصاری حضرت خالد رض کی اس حرکت سے ناراض ہوکر مدینہ طیبہ مین تشریف لائے اور اس امر کی شکایت حضرت عمر رض سے کی حضرت عمر رض نے اول مرتبہ یہ سمجہا تہا کہ قتل مالک کا بیجا ہوا خالد رض کو حد لگانا چاہی حضرت صدیق اکبر رض نے حضرت خالد رض کو اپنے حضور مین طلب فرمایا اور اونسے کل اصلی حال دریافت کیا حضرت خالد رض نے جزو کل واقعات ہوبہو بیان کردیے جب حضرت

صدیق اکبر رض نے حضرت خالد رض کو دفعتاً جانب پایۂ بدستور سابق منصب امیر الامرائی پر بحال فرمایا اور اس معاملہ مین کچھہ متعرض نہوے — اب اس واقعہ کو مسائل فقہ پر قیاس کرنا چاہئے کہ جب مالک نے حضرت رسول خدا کی شان مین ترک ادب کلمہ کہا اور اوسکی عورتون نے بھی ازبس بے ادبیان کین بلکہ اہل اسلام پر ملامت کرتی تھین پس یہ جملہ وجوہات مالک و اہالیان مالک کی مبنی بر کفر تھین لہذا حضرت خالد رض نے اوسکو گردن مروایا پھر قصاص کیسا اور مسئلہ حد زنا مین بموجب حکم فقہ ہمارا یہ جواب ہے کہ عورت حربی کو استبراء ایک حیض کا ضرور ہے اگر بفرض حضرت خالد رض نے اسکا بھی انتظار نہ کیا تو حضرت صدیق اکبر رض پر اسکی طعن کیا ہے یہ سہو تو حضرت خالد رض سے بمقتضائے بشریت سرزد ہوئی ہوگی پس ظاہر ہے کہ حضرت خالد رض نہ معصوم تھے نہ امام عام واضح ہو کہ یہ روایت کہ حضرت خالد رض نے اوسی شب کو اوس عورت سے صحبت کی کتب معتبرہ سے ثابت نہین ہے اگر غیر معتبرہ مین ہو بھی تو اوسکا بھی جواب باصواب موجود ہے روایت ہے کہ مالک نے اپنی عورت کو طلاق دیکر مدت دراز سے قید کر رکھا تھا اور یہ رسم قدیم زمانہ جاہلیت کی تھی چنانچہ اس رسم کی تردید مین یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی تھی وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ یعنے جسوقت تم طلاق دو عورتونکو پس پہونچین مدت اونکی یعنی جب عدت پوری ہوجاوے پس نروکو تم اونکو دیکھو اس صورت مین عدت بھی تمام ہوگئی اسی سبب سے حضرت خالد رض نے انتظار عدت نہ کیا بہر صورت نکاح و صحبت حلال ٹھہری چنانچہ یہی مذہب ہے فقہاء اہلسنت کا اگر ہم بھی اس اتہام کے مقابلہ مین حضرات شیعہ کو یہ الزام دین کہ تمہارے مذہب مین بھی تو بکثرت اس قسم کے مسائل لاطائل موجود ہین کہ جنکو سنکر نصارا و یہود و ترسا و ہنود گھن کرتے ہین مثل دخول فی الدبر بطیفہ و زیارت فرج عفیفہ و متعہ دوریہ شریفہ وغیرہم تو اسکا جواب مخالفین پاس پس دشوار ہوگا اب ہم پھر لکھتے ہین مالک بن نویرہ کا حال اگر فرض کیا جاوے کہ مالک مرتد نہ تھا مگر بلاشک و شبہ حضرت خالد رض کے ذہن مین اوسکا ارتداد یقینی گذر چکا تھا اس سبب سے اوسکو قتل کروایا **استفتا** کیا فرماتے ہین علماء دین

و مفتیان شرع متین اہل التشیع و اہلسنت سے اس مسئلہ مین کہ اگر کوئی شخص مرتکب ایسے حرکات
کا ہو جیسے کہ مالک بن نویرہ سے وقوع مین آئے آیا وہ مرتد ہے یا نہین اور اگر کوئی شخص
توہین [illegible] کو [illegible] مومنین کا ہے قسم قسم کی شادی [illegible] کرے یا نسبت
حضرت امام حسین رضا یا خاندان حضرت رسول صلعم و اولاد بتول رض کی اہانت و تحقیر کرے جیسے زنان
مالک [illegible] وفات حضرت رسول کائنات [illegible] آیا یہ [illegible] زمرہ اہل ارتداد مین داخل ہین یا نہین
اگر ایسے وقت ایسی حرکات ناشایستہ و کلمات ناشایستہ ہر شخص اس گمان سے کہ یہ شخص مرتد ہے
قتل کر ڈالے آیا اوسپر قصاص لازم آتا ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب دوسرا یہ ہے**
کہ حضرت صدیق اکبر [illegible] خلیفہ تھے لیکن آنجناب رض پر اطاعت حضرت
رسول خدا صلعم [illegible] آپ [illegible]
آنجناب رض [illegible] کو فرض جانتا تھا بلکہ انہی حضرت
خالد [illegible] خدا [illegible] اثنا مین بہت سے مسلمانون کو
[illegible] شبہ ارتداد [illegible] تھا اور آنحضرت صلعم اونکی اس حرکت سے متنفر
[illegible] سیر و تواریخ سے ثابت ہے قصہ مختصر یہ ہے کہ حضرت رسول الثقلین صلعم نے حضرت
خالد رض کو ایک لشکر پر امیر کرکے کسی قوم پر بھیجا تھا اور وہ لوگ مسلمان ہوچکے تھے لیکن انہون
اونہون نے قواعد اسلام نہین سیکھے تھے جب حضرت خالد رض نے اونپر تیغ بیدریغ رکھی تو
اونہون نے بجاے اظہار اسلام و اقرار ایمان کے یہ کلمہ کہا کہ صبانا صبانا یعنی ہم بیدین ہوگئے
ہم بیدین ہوگئے حالانکہ مطلب اس کلمہ سے اونکا خاص یہ تھا کہ ہمنے اپنے دین قدیم سے
توبہ کی اور اسلام لائے حضرت خالد رض نے سنتے ہی اس کلمہ کے شبہ کیا کہ یہ قوم کافر ہے
لشکر کو حکم دیا کہ انکو قتل کرو اور حضرت عبد اللہ بن عمر رض نے کہ حضرت خالد رض کے ساتھ تعینات
تھے اونہون نے اپنے رفیقون کو حکم دیا کہ اس قوم کے لوگونکو قید کرلو خبردار انکو کوئی قتل نہ
کرے جب حضرت رسول خدا صلعم کے حضور مین حاضر ہوئے اور اس ماجرے کا اظہار کیا اوسوقت

حضرت رسول مقبولؐ کو بہت ہی کچھہ رنج ہوا اور اونکے قتل پر افسوس کیا اور یہ فرمایا اللھم انی ابرء
الیک مما صنع خالد یعنی اے اللہ مین بیزار ہوتا ہون طرف تیرے اوس چیز سے کہ کیا خالدرضہ
نے لیکن آنحضرت صلعم نے نہ تو حضرت خالدرضہ سے قصاص لیا اور نہ دیت دلوائی اسلیئے کہ شبہ
کفر کا حضرت خالدرضہ کے دل مین گذرا پس اگر حضرت صدیق اکبرضہ نے بہی حضرت خالدرضہ سے بابت
خون ایک شخص کے خاص اوسی شبہ بلکہ اوس سے زیادہ بنا پر تعرض نہ کیا تو گناہ کیا ہوا سواے
اسکے مستند تواریخون مین ہے کہ حضرت صدیق اکبرضہ نے احتیاطا بیت المال سے [illegible] ورثاء
مالک کو دیت بہی دلوادی تہی جواب تیسرا یہ ہے کہ اگر بسبب نہ لینے قصاص مالک بن
نویرہ کے حضرت صدیق اکبرضہ کی خلافت مین نقص پیدا ہوتا ہے تو اوس سے یہ بہی کہ جناب امیرضہ
کی خلافت مین بہی بسبب قصاص نہ لینے خون ناحق حضرت عثمان رضہ کے قصور پیدا ہوتا ہے کیونکہ
حضرت عثمان رضہ کی شہادت مین کوئی امر تحقق و متوہم نہین ہوتا ہے جو نا اہلیت خلافت جناب
امیرضہ مین بہی شبہ نہین رہتے پس کیونکہ ہو سکتا ہے کہ حضرت صدیق اکبرضہ کی خلافت سراسر
عدالت مین شک کرین لہذا الزام صریح اتہام اہل تشیع کا نسبت اہلسنت ہرگز عائد نہین ہوسکتا
ہے **جواب چوتہا** یہ ہے کہ قصاص لینا مالک بن نویرہ کا حضرت خالدرضہ سے اوس وقت
حضرت صدیق اکبرضہ پر واجب ہوتا کہ ورثاء مالک قصاص طلب کرتے چونکہ یہ بات بالاتفاق کسی
تاریخ سے ثابت نہین ہے لہذا حضرت صدیق اکبرضہ الزام شیعان سے پاک ہین مگر یہ امر
بالاجماع اہل سیر متحقق ہے کہ جب مالک بن نویرہ قتل ہوا تو اوسکا حقیقی بہائی جسکا نام متمم بن
نویرہ تہا اور از روے عشق و محبت کے اپنے بہائی کے ساتہہ حکم ایک جان دو قالب کا رکہتا
تہا گریہ کرتا مرثیہ پڑہتا ہوا حضرت عمر فاروق رضہ کی خدمت مین حاضر ہوا چنانچہ ہنوز اوسکا مرثیہ
عرب مین ضرب المثل و مشہور ہے ہنگام کلام حضرت عمرضہ نے متمم سے حال مالک کا دریافت
کیا متمم نے جواب دیا کہ امر واقعی تو یہ ہے کہ مالک مرتد تہا اوسکے ارتداد یعنی اسلام سے پہرجانے
مین کوئی شبہ نہ تہا حضرت عمرضہ نے سنتے ہی اسبات کے وہ خیال جو حضرت صدیق اکبرضہ

وحضرت خالد رضؓ کیطرفسے رکھتے تھے نادم ہوکر فوراً دل سے دور کیا اور اقرار کیا کہ جو کچھ حضرت صدیق اکبر رضؓ نے مالک کے بارے مین کیا عین صواب محض حق تھا اسپر ایک دلیل توی موجود ہے وہ یہ ہے کہ جب حضرت عمر فاروق رضؓ خلیفہ ہوئے تو آنجناب رضؓ نے نہ حضرت خالد رضؓ سے قصاص لیا اور نہ حد لگائی **جواب پانچوان** یہ ہے کہ جناب امیر رضؓ باوصف اسکے کہ اہل شام کو صاحب اسلام یقیناً جانتے تھے بلکہ اونکو اپنا بھائی فرماتے تھے اور یہ ارشاد ارشاد آنجناب رضؓ کا از رو تجاز ہی کے نتھا بلکہ حقیقۃً آنجناب رضؓ کے برادر عینی یعنی حضرت عقیل رضؓ ابن ابیطالب معہ خویش وتبار کے اہل شام ہی کے طرفدار تھے کیسے طرح ہارکے تادم والپسین اونکی رفاقت سے جدا نہوئے چنانچہ ہمارے دعوی قوی پر رأس المومنین شاہد ہے کہ وفات عقیل رضؓ در زمان معاویہ رضؓ در شام اتفاق افتاد پہر کیا وجہ جو جناب امیر رضؓ نے اپنے اونہی بھائیونکی کہ وہ نہ مرتد تھے نہ کافر نہ ملحد تھے نہ منکر صرف اس خیال سے کہ اونہوں نے آنجناب رضؓ کی خلافت پر بیعت نہ کیا تھا بغیر سر زد ہونے کسی قصور کے الشہ دلالۃ کی گردنین کاٹ ڈالین اس مرتبہ نہ تعمیل حدیث سکوت کی کی نہ پابند تقیہ کے ہوئے اب ہم اسکے ثبوت مین شیعونکی مستند ومتواتر کتاب سے جسکو وہ تحت کلام الخالق وفوق کلام المخلوق بالیقین جانتے ہین وہ قول جناب امیر رضؓ کا بلفظہ نقل کرتے ہین جسکے اظہار مین شیعہ چکراتے ہی نہین بلکہ نہایت ہی گہبراتے ہین وہ یہ ہے لمّا سمع امیر المؤمنین لعن اهل الشام من اصحابه خطب وقال اصحبنا نقاتل اخواننا فی الاسلام علی ما دخل فیهم من الزیغ والاعوجاج والشبهة والتاویل

ترجمہ جسوقت سنا امیر المومنین رضؓ نے لعن کرنا اہل شام کے حق مین اپنے یارو نسے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہلاک ہوئے ہم کہ قتل کرین ہم بھائیون اپنے کو اسلام مین یا جو کچھ کہ داخل ہوا ہے اسلام مین بیچ اونکی بے راہی اور کجی اور شبہ اور تاویل سے - اب شیعہ اس قول کو انصاف کی نظر سے ملاحظہ کرین اور جواب دین کہ دستور العمل حضرت صدیق اکبر رضؓ وجناب امیر رضؓ مین کچھ فرق ہے یا نہین -

ذکر تشریف لیجانے حضرت خالد رضؓ کا یمامہ مین اور قتل ہونے مسیلمہ کذاب کا

جب حضرت صدیق اکبر رضؓ حضرت خالد رضؓ بن ولید سے رضامند و خوشنود ہوئے پہر اونکو اوسی
منصب پر مقرر فرمایا اور حکم دیا کہ اب تم مسیلمہ کذاب سے جاکر جنگ کرو اور جہانتک ہمت یاری
دے اوس گمراہ کی شرارت پر خسارت کے دور کرنے مین کمی نہو سنتے ہی اس فرمان واجب
الاذعان خلیفۂ دوران کے حضرت خالد رضؓ فوراً گہوڑے پر سوار ہوئے اور بعد قطع منازل
وطے مراحل کے اپنے لشکر ظفر پیکر مین شادان و فرحان داخل ہوئے اور بہت بڑی کوشش
وسعی سے سامان جنگ تیار کرکے ایک جماعت شجاعان مہاجرین رضؓ و بہادران انصار رضؓ وغیرہ
سے ہمراہ لیکر یمامہ کی جانب روانہ ہوئے گروہ انصار پر حضرت ثابت رضؓ بن قیس کو سردار کیا اور
جملہ مہاجرین رضؓ و انصار رضؓ پر حضرت ابو حذیفہ رضؓ بن عتبہ بن ربیعہ و حضرت زید رضؓ بن الخطاب
کو مختار کیا اور حکم دیا کہ کوئی ان دونون امیرون کی مصلحت کے خلاف کام نہ کرین اثنائے سفر مین
کیا دیکھتے ہین کہ ایک گروہ گہوڑون کی باگین تہامے ہوئے بے اختیار زمین پر پڑا سو رہا ہے
یہ گروہ وہ تہا کہ کوئی شخص کسی بہت بڑے سردار یمامہ کو مار کر بہاگ گیا تہا چنانچہ اوسی کی تلاش مین
نکلے تہے اصحاب حضرت خالد رضؓ نے ان سب خفتہ بختون کو گرفتار کرلیا اور اونسے حال دریافت
کیا اونہون نے جو امر کہ واقعی تہا بیان کردیا جب حضرت خالد رضؓ کے حضور مین پیش کیے گئے
حضرت خالد رضؓ نے اونسے اونکے اعتقاد کا سوال کیا جواب دیا کہ ایک پیغمبر تم مین ہے یعنی محمد رسول
اللہ صلعم اور ایک پیغمبر ہم مین ہے یعنی مسیلمہ کذاب لعنہ اللہ حضرت خالد رضؓ نے سنتے ہی اس کلمۃ
الکفر کے حکم فرمایا کہ اس گروہ بد اعتقاد کے سر اوڑا دو جب نوبت قتل ساریہ بن عامر و مجاعہ بن
مرارت کی کہ ہر دو اعیان یمامہ و ارکان مسیلمہ سے تہے پہونچی ساریہ نے کہا کہ اسے خالد رضؓ اگر
تم چاہتے ہو کہ تمہارا تصرف ملک یمامہ پر ہو جائے تو تم مجاعہ کی جان بخشی کرو اور اوسکے قتل سے
درگذرو حضرت خالد رضؓ نے بموجب وصیت ساریہ کے عملدر آمد کیا چنانچہ مجاعہ کو قید کردیا باقی

لوگونکو گردن مارا جب لشکر فتح اثر قریب یمامہ کے پہونچا حضرت خالد رضہ نے موضع ریاض
مین کہ مواضعات یمامہ سے تہا اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کیا تاکہ بموجب مصلحت خیر اندیش نہایت ہی
دانش وبینش سے اس جنگ مین قیام کرین کیونکہ اوسوقت مین مسیلمہ کذاب کے معاملات
کذب آیات نے بہت ہی بڑی قوت حاصل کی تہی جب یہ خبر وحشت اثر مسیلمہ کذاب کو پہونچی
سپاہ جرار لیکر اپنے حصار سے باہر آیا اور مقابلہ مین لشکر حضرت خالد رضہ کے اپنا لشکر ڈالا
دوسرے روز مسیلمہ نے اپنے لشکر کے میمنہ یعنی داہنی فوج اور میسرہ یعنی بائین فوج کو نہایت
ہی زیب وزینت سے آراستہ و پیراستہ کیا اور ہر دو مقام مذکور پر مردان کار و دلیران روزگار
مقرر کئے اور آپ ان معتمدین کے ساتھہ جن پر اوسکو پورا اعتبار تہا قلب لشکر مین یعنی درمیان
فوج یاجوج ماجوج کے کہڑا ہوا حضرت خالد رضہ نے جب کذاب کی جرارت و دلیری کو معائنہ
فرمایا اوسیدم شجاعانہ حکم دیا کہ لشکر اسلام نصرت التیام ہی بہت جلد دشمن کی جنگ کو تیار ہو
جب لشکر کی صف بندی ہو چکی آپ نے میمنہ کی فوج پر حضرت زید رضہ بن الخطاب کو مقرر فرمایا
اور میسرہ کی فوج پر حضرت زید رضہ بن الحارث کو تعینات کیا غرضکہ بعد ترتیب کے دونون
جانب سے لشکر مانند بحر اخضر کے جوش وخروش مین آئے سب سے پہلے مخالف کی طرف سے
جو واصل جہنم ہوا وہ نہار الرجال بدمال تہا اسنے مسیلمہ کی نبوت پر یہ جہوٹی گواہی دی تہی
کہ مین نے محمد رسول اللہ سے سنا ہے کہ مسیلمہ میری نبوت مین شریک ہے اس کاذب شاہد
کذاب کو حضرت زید رضہ بن الخطاب نے تیغ تیز سے قتل کیا اور سب سے پہلے جو سعادت کیش
سپاہ اسلام سے تیر خدنگ لیکر میدان جنگ مین تشریف لائے وہ خاص امیر الامراء حضرت
خالد رضہ بن ولید تہے آپ اس معرکہ مین نہایت ہی ثابت قدمی سے رجز شجاعانہ پڑہتے تہے
اور شمشیر یمانی چمکاتے تہے بڑی دیر تک لڑا کیے دشمنان دین سے بہتیر ونکے سر دہڑ سے
جدا کیے پہر اپنے لشکر ظفر پیکر مین آ کہڑے ہوتے **تعصب شیعگی** واضح ہو کہ اخوند شاہ
مؤلف روضۃ الصفا نے یہ لکہا ہے پوشیدہ نماند کہ این سخن مخالف روایت طبریست مطلب اس

تعصبانہ کارروائی کا یہ ہے کہ حضرت خالد رضہ اس معرکہ مین اول نہین نکلے بلکہ حضرت عمار رضہ
بن یاسر پہلی پہل میدان مین آئے تھے یہ فقرہ صاحب روضۃ الصفا نے اسیلیے موضوع کیا
ہے تاکہ حضرت عمار رضہ بن یاسر کو حضرت خالد رضہ بن ولید پر ترجیح ہو حالانکہ یہ خیال صاحب تاریخ طبری
و روضۃ الصفا کا خالی از سفاہت سے نہین ہے کیونکہ حضرت خالد رضہ امیر الامرا تھے اور حضرت
عمار رضہ ایک سپاہی اگر فرض کیا جاوے کہ حضرت عمار رضہ ہی سب سے پہلے میدان جنگ مین
آئے تو بھی ماتحت کو امیر الامرا پر ہرگز ترجیح نہین ہو سکتی ہے پس اس دلیل قاطع سے حضرت
خالد رضہ کو بحیثیت امارت حضرت عمار رضہ ماتحت پر بہر حال ترجیح ہے (بقول معروف مارے سپاہی
نام ہو سردار کا کاٹے بارہ نام ہو تلوار کا) بعد حضرت خالد رضہ کے حضرت عمار یاسر رضہ میدان مین
آئے بڑھتے جاتے تھے اور ہر حملہ مین ایک سپاہی مخالف کو گراتے تھے جب بہتیرون کو
واصل جہنم کر چکے اوس وقت ایک ظالم بیباک نے اپنی تلوار آپکو دیدی اور عرض کی کہ مجکو آپ سے
کچھ پوشیدہ گفتگو کرنا ہے جون ہی آپنے اوسکی طرف سر جھکایا ظالم نے آپکا کان دانتو نمین
ایسے زور سے چبایا کہ کان سر سے جدا ہو گیا حضرت عمار رضہ نے باوجود ایسے زخم کاری کے سر
اوس ناپاک کا خاک مذلت پر گرایا اور بدستور اپنے مقام پر آکھڑے ہوئے بعد اونکے حضرت
حارث رضہ بن ہشام مخزومی مانند شیر گرسنہ کے مخالف کی صف میمنہ پر حملہ آور ہوئے اور بکثرت
دشمنو نکی جماعت کو مقتول و مجروح کر کے اپنی صف مین آکھڑے ہوئے بعد اونکے حضرت زید
بن الخطاب رضہ معرکہ مین تشریف لیگئے اور ایک ہی حملہ مین بڑے نامور پانچ سردار مخالفین کو
داخل سجین کیا اور انجام کار آپ بھی زخم کاری دشمن سے واصل اعلیٰ علیین ہوئے بعد اونکے
سالم مولا ئی ابو حذیفہ رضہ کہ صاحب رایت تھے بشرف شہادت مشرف ہوئے خلاصہ یہ ہے
کہ لشکر اسلام سے قریب تین ہزار آدمیونکے شہید ہوئے کہتے ہین کہ شروع اسلام سے اوسوقت
تک کوئی ایسا سخت حادثہ مسلمانون پر نہین گذرا تھا جیسا کہ اس معرکہ جانگاہ مین واقع ہوا ایک جماعت
نے لشکر اسلام کو ضعیف جانکر میدان سے پیٹھہ پھیر دی مخالفین موقع پاکر لشکر حضرت خالد رضہ مین

داخل ہو گئے اور اونکے خیمہ کو غصہ مین آکر تلوار ونسے پارہ پارہ کر ڈالا اور اندر گہس پڑے۔
چاہتے تہے کہ ام تمیم کو کہ بعد قتل مالک بن نویرہ حضرت خالد رض کے نکاح مین آئی تہین
قتل کرین مگر مجاعہ نے کہ اوسی خیمہ مین قید تہا ظالمونکو منع کیا کہ خبردار خبردار اس عورت پر ہاتہہ
نہ اوٹہانا کہ اسنے میرے ساتہہ بہت بڑے احسان کیے ہین اور ہمیشہ مجہپر شفقت و رحمت
کی نظر رکہتی ہے استنے ہی مین حضرت خالد رض خیمہ کیطرف تشریف لائے فوراً شمشیر انتقام نیام
سے کہینچکر صف دشمنان دین پر حملہ آور ہوئے اور جماعت کثیرہ سرکشونکو ایک ہی دم مین فی النار
والسقر کر دیا پہر آپنے اور آپکے لشکر ظفر پیکر نے رات تک ایسی سخت جنگ کی کہ ترک فلک
دیکہکر حیران تہا جب رات ہوئی ہر دو لشکر اپنے اپنے مورچونپر کہڑے رہے اس خیال سے
کہ مبادا ایک دوسرے پر شبخون مارے اس توہم سے تمام رات طرفین مین سے کسی نے
خواب نہ کیا بلکہ پلک نہ جہپکائی ؎ بگرد دیدۂ خود خار بستی از مژہ کردم ٭ کہ نے خیال تو بیرون
رود نہ خواب درآید ٭ جبدم خسرو اقلیم چہارم نے تاج شعاع سرپر رکہا اور تیغ جوہر دار نیام مشرق
سے باہر کہینچی اور واسطے تسخیر ولایت روز کے علم نور میدان طلوع مین بلند کیا سب سے پہلے
جسنے معرکہ مین قدم بڑہایا وہ محکم بن طفیل سپہ سالار یمامہ و سردار اعظم مسیلمہ کا تہا رجز پڑہتا اور اپنے
پیغمبر کذاب کے اوصاف خبیثہ کو مبنی بر کمال کہتا تہا حضرت ثابت رض بن قیس انصاری نے
جب اوسکی زبان کذب ترجمان سے کلمات واہیات سنے چونکہ آپ جوانمردی مین اپنا مثال
نرکہتے تہے مشاہدہ اس حال سے جوش مین آئے اور گہوڑا میدان مین بڑہایا اور پے درپے
مخالف پر حملے کیے آخر کار ایک ایسا برچہا مارا کہ سارا بدن اوسکا پارہ پارہ ہو گیا ؎ یکی نیزہ زد
برکمر بند او ٭ کہ بگسست خفتان دپیوند او ٭ حضرت ثابت رض بن قیس بعد قتل کرنے سپہ سالار
مذکور کے معرکہ مین راست وچپ گہوڑیکو کاوہ دیتے اور ہر حملہ مین دشمنونکو مارتے تہے یہانتک
کہ آپنے بہی جام شہادت نوش فرمایا بعد آپکے حضرت خباب رض بن ثابت العوام برادر حضرت
زبیر رض میدان مین تشریف لیگئے بعد بہت بڑی کوشش شایان وسعی نمایان کے آپ بہی

شہید ہو گئے بعد اونکے حضرت براء رضہ بن عازب جنکا ادرہی حال عنقریب بیان ہوگا منقوف دشمنان دین پر حملہ آور ہوئے اور تیغ آبدار سے ایک بڑی جماعت نابکار کو دم بہر مین فی النار کیا پہر بدستور صحیح وسالم اپنے مقام پر آکہڑے ہوئے اہل کفر لشکر اسلام سے خائف ہوکر یکبارگی مسلمانون پر ٹوٹ پڑے اور سپاہ حضرت خالد رضہ کو متواتر حملون سے مغلوب کر دیا یہانتک کہ سپاہ کے پانون اوکہڑ گئے مگر حضرت خالد رضہ نہایت ہی استقلال کے ساتہہ ثابت قدمی کیے ہوئے نعرہ مارتے تہے اور فرماتے تہے کہ اے مسلمانو خدائے پاک سے ڈرو اور روز جزا کا اندیشہ کرو بڑی شرم کی بات ہے کہ تم ہزیمت کی عار کو گوارا کرتے ہو خدا ورسول کو آخرت مین کیا منہ دکہاؤ گے اور دنیا مین حضرت صدیق اکبر رضہ خلیفہ برحق سے کیونکر آنکہہ ملاؤ گے انجام اس نامردانگی کا ہر دو جہان مین بد ہے اگر ملت محمدی و مذہب احمدی مین سچے اور پکے ہو تو اپنی جگہہ دشمنون کے سپرد نہ کرو جون ہی اہل اسلام نے آواز حضرت خالد رضہ کی سنی بہتری دین و دنیا کی لوٹنے مین دیکہی تکبیر کہتے ہوئے پہرے اور مخالفین پر پے درپے حملے کیے اور یہانتک داد مردانگی کی دی کہ ہیبت لشکر اسلام سے اہل کفر پر رعب چہا گیا کہتے ہین کہ جسدم آتش جدال وقتال مشتعل تہی ایک ظالم بیباک نے شمشیر حضرت ابودجانہ رضہ کے ماری حضرت ابودجانہ رضہ نے اوسکے ایک ہی وار مین دو ٹکڑے کر دیے پہر صف دشمن سے دوسرا ایک سوار جدا ہوا حضرت ابودجانہ رضہ نے تیغ انتقام خون آشام کہینچ کر چاہا کہ اوس کا بہی کام تمام کرین مخالف خائف ہوکر بہاگا اور اپنی صف مین جا ملا حضرت ابودجانہ رضہ نے دلیرانہ ایسا اوسکا پیچہا کیا کہ صف اعدا مین گہسکر دونون پانون قلم کر دیے پہر مانند شیر غران کے صفوف دشمنان دین پر بیخوف وخطر حملے کرنا شروع کیے ہر حملہ پر دلیران مخالفین کو قتل کرتے تہے اور بڑی ہی کر و فر سے میدان جنگ مین پہرتے تہے اور مسلمانونکو حرب وضرب کی ترغیب دلاتے تہے اور فرماتے تہے کہ اے بہائیو داد شجاعت کی دو اور مخالفین لعین سے منہ مت پہیرو اور ان مفسدونکو کہ اپنی کثرت پر مغرور ہین اپنے آگے سے ہٹاؤ لشکر اسلام سے

وہ جماعت کہ ارادہ انہزام کا رکہتی تہی اس گفتگو سے قوی دل ہو کے باتفاق ارباب اتفاق پہرے
متواتر حملہ آور ہوئے آواز تکبیر ون کی گوش فلک تک پہونچاتے تہے اور کوشش مردانہ فرماتے
تہے ع فلک گفت احسن ملک گفت زہ + خلاصہ یہ کہ اوس معرکہ میں ایک ایک شخص ... سے زیادہ بیس
مرتبے سے اپنے مورچے خالی کر دیئے اور پہر معمولی اپنی جگہہ پر آ کہڑے ہوئے
حضرت رافع بن خدیج انصاری رضی کہتے ہین کہ اوس دن مین نے جنگ بنی حنیفہ کا تماشا
کیا اوسوقت مضمون اس آیہ شریف کا سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ ذہن مین پہر ایا
غرضکہ طرفین کی جدال و قتال و حرب و ضرب سے ایسا معلوم ہوتا تہا کہ لشکر اسلام مغلوب
ہو جائیگا جسکا تدارک بسا محال ہو گا لیکن بتائید رب الارباب حضار اہل بدر و حنین و احد و احزاب
و غیرہ دیگر عظماء اصحاب نے ایسی کمرہمت دشمنان دین کے قلع و قمع پر مضبوط کر کے سخت حملے
کیئے کہ مخالفین کے قدم اوکہڑ گئے بفضل خدا نشان اسلام کے بلند ہوئے اور رایات کفر کے
سرنگون اوسدن مسلمانون نے بیشمار کفار کو واصل دار البوار کیا مسیلمہ لعینہ اپنی فوج کو ہمراہ لیکر
اوس باغ مین جسکو حدیقۃ الرحمن کہتے تہے پناہ گزین ہوا اور کل دروازے آمد و رفت کے بند
کر دیئے حضرت براء رض بن مالک نے جو دشمنان دین کا تعاقب کرتے ہوئے کچہہ اور لوگونکو
ساتہہ دروازہ باغ مذکور تک تشریف لیگئے تہے فرمایا کہ اے گروہ مسلمانون کے تم مجکو اوٹہا کر
رات کیوقت اس باغ مین گرا دو شاید مین موقع پا کر تمہارے لیئے دروازہ کہولدون چنانچہ
مسلمانون نے ایسا ہی کیا حضرت براء رض نے اندر جا کر کنڈی پہاٹک کی کہولدی صبحکو اہل اسلام
پہاٹک مین گہس گئے اور دشمنان بیدین سے جنگ کرنے لگے غرضکہ دوبارہ تنور حرب و ضرب
گرم ہوا تیغ تیز سے دریا کا خون بہتا تہا گرز آتشبار سے سنگ خارا پانی ہوتا تہا شمشیر لشکر اسلام
ظفر انجام سے دس ہزار کفار فی النار ہوئے از انجملہ ایک محکم بن طفیل تہا اتفاقاً ایک تیر حضرت
عبد الرحمن رض بن ابی بکر رض کا اوس ملعون کی گردن پر جسوقت وہ اپنے لشکر ضلالت اثر کو ترغیب
جنگ کی دے رہا تہا لگا اوسیوقت واصل سقر ہوا پہر تو مسلمانون نے باغ کے اندر بیخوف و

خطر بکثرت کفار اشرار کو قتل کیا یہانتک کہ مسیلمہ کذاب بہی مارا گیا وحشی سے روایت ہے کہ بعد
شہید کرنے حضرت امیر حمزہ رضہ سید الشہداء کے چند مرتبہ مدینہ طیبہ مین گیا اور حضور ی حضرت
رسول خدا ص کی حاصل کر کے صدق دل سے مسلمان ہوا چونکہ آنحضرت ص میری ملاقات کو مکروہ
رکہتے تہے اسلیے مین بصد ناکامی آنحضرت ص کے روبرو نہین آتا تہا جب حضرت رسول خدا ص نے
دار فنا کو چہوڑ کر مقام فردوس اعلی مین قبول فرمایا اور زمانہ خلافت حضرت صدیق اکبر رض مین
لشکر نصرت اثر یمامہ کو روانہ ہوا مین چند روز بعد وہ حربہ جس سے حضرت امیر حمزہ رضہ کو شہید
کیا تہا لیکر اوسوقت لشکر فتح اثر مین پہونچا کہ مخالفین بہاگ کر باغمین پناہ گزین ہوئے تہے
اور مسلمانون نے اوسکا دروازہ کہولکر جنگ کرنا شروع کی تہی مسیلمہ کذاب کو دیکہا مین نے کہ
ایک تلوار لٹکائے ہوئے اپنی فوج یاجوج ماجوج کو جنگ کی ترغیب دلا رہا تہا مین اوس ملعون
کی طرف بڑہا اور وہ میری طرف اسی اثنا مین ابن عمارہ میرے چچا کا لڑکا بہی اوسی ظالم کیجانب
متوجہ ہوا جب مقابلہ مسیلمہ کذاب سے ہوا مین نے اپنا برچہا ہلاکر اوسکی طرف چہوڑا قضا عند اللہ
اوس ملعون کے پیٹہ پر پڑا کہ وار پار ہو گیا دوسری طرف سے ابن عمارہ نے ایک تلوار ماری
اب قسم حضرت عزو علا کی کہا کر کہتا ہون کہ ہم دونون کے سواے قاتل اوس ملعون کا اور
کوئی نہین ہے اگر میرے حربہ سے واصل سقر ہوا ہے قسمت کیونکہ زمانہ جہالت مین بہترین
خلائق یعنی حضرت امیر حمزہ رضہ عم رسول خدا ص میرے ہاتہ سے شہید ہوئے اور زمانہ اسلام خیر
انجام مین مسیلمہ کذاب واصل دوزخ ہوا جب مسیلمہ کے چیلون بالخصوص قبیلہ بنی حنیفہ نے
اپنے پیغمبر کا یہ حال دیکہا باغکی دیوار توڑکر فرار ہو گئے جمہور مورخین کا اسپر اتفاق ہے کہ کفار
اشرار کے ستر ہزار آدمی باہر مارے گئے اور ستر ہزار اندر باغکے واصل جہنم ہوئے نقل ہے کہ ایک
آدمی یمامہ کی نظر لاش مسیلمہ کذاب پر پڑی اوسدم اوسنے یہ عربی عبارت پڑہی اشہد انک نبی
ولکن من الانبیاء شقی یعنی گواہی دیتا ہون مین اے نبی تیری ولیکن تہا تو نبیون
بدنصیب سے اور مشہوران اہل اسلام سے حضرت عباد رضہ بن بشیر انصاری کہ اصحاب بدر سے تہے

اس معرکہ مین شہید ہوئے ایک روایت مین ہے کہ کل مسلمان مہاجرین رض و انصار رض ایک ہزار دو سو اور دوسری روایت مین ہے کہ تین سو پچاس شہید ہوئے فی الجملہ اس معرکہ مین بہت سے حافظ قرآن و قاریان فرقان نے بھی جام شہادت نوش فرمایا جب یہ خبر وحشت اثر حضرت صدیق اکبر رض کو پہونچی کہ جنگ یمامہ مین کثرت سے حافظ و قاری شہید ہوئے ہین اپنے دل مین خوف کیا کہ مبادا رفتہ رفتہ کلام ربانی و آیات سبحانی مسلمانونکے دلوں سے محو ہو جاوے لہذا واسطے جمع و ترتیب کرنے قرآن پاک کے جیسا کہ مسلمانون مین اسدم تک مشہور و معروف ہے حکم دیا **بازآمدم بذکر سابق** جب حضرت خالد رض بن ولید کو یقیناً معلوم ہو گیا کہ مسیلمہ کذاب داخل جہیم ہوا چاہا کہ اوس ملعون شیطان کو بچشم خود ملاحظہ فرمادین کہ وہ کونسا آدمی ہے لہذا مجاعہ کو ہمراہ لیکر کشتونکی لاشونمین پہرنا شروع کیا جدہر نظر اوٹھاکر دیکھتے تھے کشتونکے پشتے لگے پاتے تھے اتفاقاً حضرت خالد رض کی آنکھہ ایک لاش پر پڑی کہ وہ نہایت خوش وضع بڑے ڈیل ڈول کا آدمی تھا مجاعہ سے دریافت کیا کہ شاید یہی تمہارا آقا ہے مجاعہ نے جواب دیا کہ یہ ہمارا آقا نہین ہے مگر ہم اسکو ہزار حصہ اپنے آقا پر ترجیح دیتے تھے اس شخص کا نام محکم بن طفیل ہے پہر آگے چلکر دیکھا کہ ایک مرد زرد چہرہ نازکبدن خوبصورت مردہ پڑا ہے مجاعہ نے کہا کہ یہی مسیلمہ ہے نہ اسنے اپنے ساتھہ نیکی کی نہ ہمارے ساتھہ حضرت خالد رض نے فرمایا کہ افسوس تمہارے حال پر جو ایسے حقیر آدمی کی خاطر اپنے دین و ایمان کو برباد کر دیا اور آپکو تمنے دیدہ و دانستہ رنج و بلا مین ڈالدیا مجاعہ نے عرض کی کہ اے امیر رض بہتر ہے جو آپ بنی حنیفہ سے صلح کر لین کیونکہ یہ قبیلہ بڑا لڑنے والا ہے اور ابہی اس قلعہ مین اس قبیلہ کے لوگ بکثرت موجود ہین بلکہ یہ قلعہ اونکے گروہ سے بہرا ہوا ہے حسب مصلحت حضرت خالد رض کے دل مین اسبات کا خیال گذرا مجاعہ نے پوشیدہ طور پر قلعہ کے اندر یہ کہلا بہیجا کہ اب مصلحت وقت یہ ہے کہ جتنی عورتین قلعہ مین ہین وہ سب اپنے سر و نیز خود لگا دین جوشن پہنین اور تلوارین کہینچکر قلعہ کے برجو نپر چڑہ آدین چنانچہ عورتون نے ایسا ہی کیا جب

حضرت خالد رضہ نے یہ کیفیت مشاہدہ کی خیال کیا کہ ابہی اکثر سپاہ فوج ظفر موج مجروح ہے اگر محاصرہ کیا گیا تو بڑی دشواری ہوگی اسیلئے مصلحت جانکر مجاعہ سے فرمایا کہ تو اس شرائط صلح کو طے کرا دے مجاعہ نے کہا کہ اے امیر رضہ مجکو اہل قلعہ کا حال بخوبی معلوم ہے وہ تمسے صلح اس طریق پر کرینگے کہ اپنا تمام سونا چاندی و ہتہیار و تہائی جانور اور آدہے خدمتگار اور غلام تمکو دینگے حضرت خالد رضہ نے شرائط مذکورہ کو منظور فرمایا جب اوس قلعہ کے کہ دیگر قلعوں سے معظم و مستحکم تہا نزدیک پہونچے ایک برج پر ایک عورت کو دیکہا کہ کشتگان یمامہ کے حال زار پر نوحہ کر رہی تہی مجاعہ نے اوسکو اشارہ سکوت کا کیا اور کہا کہ مین نے حضرت خالد رضہ کو صلح پر آمادہ کیا ہے اب تو سب عورتوں سے کہدے کہ وہ صبر کرین تاکہ صلح ہو جائے مجاعہ عورت کو سمجہا کر پہر حضرت خالد رضہ کے حضور مین گیا عرض کی کہ قلعہ کے لوگ جہگڑا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ چہارم حصہ دینگے اگر راضی ہو صلح کر لو ورنہ اختیار ہے حضرت خالد رضہ کو مجاعہ کے کہنے پر یقین ہوا ناگزیر مصلحت وقت سمجہکر صلح کر لی جب دروازہ کہولا گیا حضرت خالد رضہ اندر تشریف لیگئے دیکہا تو وہان سوائے عورتون اور بچونکے مرد کا نشان بہی نہ تہا مجاعہ پر غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ اے مجاعہ تو نے ہمسے جہوٹ بولا اور ہمکو فریب دیا مجاعہ نے جواب مین کہا کہ اے امیر رضہ ہماری تمام قوم ہلاک و تباہ ہوگئی اب بقیۃ السیف کے لیے سوائے اسکے چارہ کیا تہا قصور معاف ہوا سکو ہمدردی قومی کہتے ہین

ذکر نکاح کرنے حضرت خالد رضہ کا بعد ختم جنگ یمامہ دختر مجاعہ کیساتہہ

جب صلح ہو چکی حضرت خالد رضہ نے دختر مجاعہ کیواسطے خطبہ کیا مجاعہ نے کہا کہ اے امیر رضہ میری دختر ہزار درہم مہر کا چاہتی ہے حضرت خالد رضہ نے اوسی دم ادا کر دیا اور مجاعہ کی دختر سے اپنا نکاح کر لیا واضح ہو کہ اس امر مشروع و معروف پر صاحب روضۃ الصفا نے چند مطاعن قائم کیے ہین اول یہ کہ حضرت خالد رضہ نے تعظیم اقربا زوجہ مد نظر رکہی اسکا جواب یہ ہے کہ جناب امیر رضہ نے اپنے خسر پورہ شمر ذی الجوشن خائن کی قرابت کی رعایت مین محض بیجا

خاطر اوسکی ہمشیرہ کے کیا کمی رکھی جو حضرت خالد رضہ غیر معصوم پر طعن ہے اپنی تاریخ طبری وغیرہ
کو دیکھیئے دوم یہ کہ حضرت خالد رضہ کے اس فعل سے اصحابؓ ناراض ہوئے اسکا جواب یہ ہے
کہ جناب امیر رضہ کی بہی اصحاب بغیر وقوع امر مکروہ آنجناب رضہ سے ناراض رہتے تہے بلکہ بیعت
توڑ دیتے تہے سوم یہ کہ حضرت عمر رضہ کے کہنے سے حضرت صدیق اکبر رضہ نے حضرت خالد رضہ کو
معزول نہ کیا اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت خالد رضہ سے کوئی امر نامشروع سرزد نہین ہوا جس جرم
مین معزول کیے جاتے تعجب جناب امیر رضہ کے عزل ونصب پر آتا ہے کہ آنجناب رضہ نے بلا قصور
عمر رضہ بن ابی سلمہ کو معزول کردیا اور بجائے اونکے نعمان رضہ زرقی کو مقرر کیا ان دونون
معاملات کو حضرات شیعہ اپنی مستند ومتواتر کتاب نہج البلاغت مین ملاحظہ فرما دین تب
اہلسنت پر طعن کرین۔ جب خبر نکاح حضرت خالد رضہ کی مدینہ منورہ مین پہونچی حضرت صدیق اکبر
نے تہدیداً یہ فرمان حضرت خالد رضہ کو لکہا کہ تم عیش وعشرت مین پڑرہے ہو حالانکہ ابہی بہت کچہ
مہمات درپیش ہین والسلام جب حضرت خالد رضہ جنگ ملک یمامہ سے فارغ ہوئے منتظر تہے کہ
دیکہیئے اب کس کام پر مقرر ہون مستند اخبارون مین ہے کہ حضرت مقدس نبوی م نے حضرت
علی رضہ سے فرمایا کہ ایک جاریہ قبیلہ بنی حنیفہ سے تمہارے حصہ مین آئیگی اور اوسی لونڈی کے
شکم سے ایک فرزند ارجمند تمسے پیدا ہوگا تم اوس سعادت نشان کا نام میرے نام پر رکہنا اور میری
ہی کنیت پر اوسکی کنیت جب کنیزک مال غنیمت کیساتہہ مدینہ منورہ مین آئی حضرت صدیق
اکبر رضہ نے کنیزک جناب امیر رضہ کو دی اور آنجنابؓ سے اوسکے فرزند ارجمند پیدا ہوا اونکا نام نامی
اسم گرامی حسب وصیت حضرت مقدس نبوی محمد حنیفہ رکہا گیا صحیح اخبار سے معلوم ہوتا ہے
کہ بعد فتح ملک یمامہ کے پیشگاہ خلافت سے فرمان صادر ہوا کہ حضرت خالد رضہ معہ اپنے لشکر ظفر پیکر
کے ملک عراق عرب کے طرف متوجہ ہون اور وہان پہنچکر دشمنان دین سے مطابق مصلحت
وقت صلح وجنگ مین مصروف ہون حضرت خالد رضہ روانگی کی تیاریان ہی کررہے تہے کہ اتنے ہی
مین دوسرا فرمان قضا جریان پہونچا کہ بالفعل مصلحت یہ ہے کہ ملک شام کے مفسدون کو زیر کرو

اور کوشش وسعی مین کوئی دقیقہ اوٹھا نرکہو حضرت خالد رضہ حسب فرمان واجب الاذعان خلیفہ
دوران ملک شام کو روانہ ہوئے اور وہان پہنچکر بکثرت قلعہ جات و شہر فتح کیے اور بیشمار اشرار
نابار وکفار نابہنجار کا قلع وقمع کیا ار باب اخیار واصحاب ابرار کے ساتھہ بموجب حکم شریعت غرا
سلوک کیے چنانچہ کتب سیر و تواریخ اس حال سے مالامال ہین اخبار و ن مین ہے کہ حضرت
صدیق اکبر رضہ خلیفہ برحق نے اپنی خلافت کے شروع ہی زمانہ عدالت نشانہ مین گیارہ علم تیار
کیے تھے اور وے اون گیارہ نبر. گو نکو جو عقل و دانش وشجاعت وبینش مین ضرب المثل تھے
حوالہ کیے اور اون سب سرداران اہل ایمان کو لشکر ظفر پیکر دیکر ہر ایک ولایت کی طرف
روانہ فرمایا تاکہ نہایت ہی دور اندیشی اور وعدہ وعید کے گمرہان کو سے ضلالت کو صراط مستقیم
پر لاوین اگر سرکشی سے پیش آوین تو اونکی خبر تلوار آبدار و سنان جانستان سے لین منجملہ اونکے
حضرت خالد رضہ جنگ طلیحہ وسجاح ومسیلمہ و نیز دیگر اہل ارتداد اس نواح پر مقرر ہوئے جیسا کہ
بیان ہو چکا اور حضرت عکرمہ رضہ کو حدود یمامہ کیطرف روانہ کیا چنانچہ وہ اوبہر راستہ سے واپس آئے
اور مہاجرین بنی امیہ کو ولایت یمن پر امیر کیا اور حضرت خالد رضہ بن سعید بن العاص کو نواح
مشرقی ملک شام کی جانب تعین فرمایا اور حضرت عمرو رضہ بن عامر کو چند قبائل کیطرف جو جنگلون
مین پراگندہ ہو کر مفسدات برپا کر رہے تھے بھیجا اور حضرت حذیفہ رضہ بن محصن کو ملک عرفجہ
اور حضرت خزیمہ رضہ کو اطراف مہرہ اور حضرت سوید رضہ بن مقرن کو جانب تہامہ اور حضرت علا رضہ حضرمی
کو دیار بحرین پر سردار کیا علیٰ ہذا القیاس ہر ایک امیر رضہ عالیقدر نے حسب الحکم حضرت صدیق اکبر رضہ
کے عمل کیا اور اپنی اپنی شایان کارگذاری نے سرداران موصوف نے بڑے بڑے سرکشونکو
زیر کیا اور اونکے ملک قبضہ اسلام مین درلائے اور بکثرت مال غنیمت وصدقات حاصل کیے
جو کچھہ حق بیت المال تہا وہ مدینہ طیبہ روانہ کیا باقی غنیمت بموجب شریعت دیگر اہل حقوق پر تقسیم
کیا غرضکہ بفضل خدا دشمنان بکثرت مقتول ہوئے اور بکثرت آوارہ اور پریشان کوہ وبیابان مین
ہوئے اور اکثرون نے اطاعت قبول کی جسکو زیادہ حال دیکہنا ہو وہ دیگر کتب تواریخ و

سیر کیطرف متوجہ ہو اس مختصر مین گنجایش تطویل کی نہین۔

ذکر وفات حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ و بیعت حضرت عمرؓ

جب مدت خلافت حضرت صدیق رضہ کی دو برس تین مہینے گذر سے چار ہتے مہینہ مین آپ بیمار ہو گئے حالت علالت مین فرمایا کہ حضرت عمر رضہ بن الخطاب امام جماعت نماز پنجگانہ کے ہون آپنے شدت مرض سے معلوم کیا کہ اب زندگی آخر ہو چکی لہذا ایک نوشتہ درباب خلافت حضرت عمرؓ کے لکھا اور ایک شخص کے حوالہ کیا وہ شخص نوشتہ حضرت صدیق اکبر رضہ کو مسجد نبوی صلعم مین لیگیا وہان ادنی و اعلی حاضر تہے کہا اے معشر المسلمین خلیفۂ رسول رب العلمین نے یہ نوشتہ دیا ہے اور تمکو حکم کیا ہے کہ بموجب اس نوشتہ کے عملدرآمد کرو جمیع مہاجرین و انصار نے کہا کہ اے شخص ماموہم سب حکم خلیفۂ برحق کے تابع ہین تو اس نوشتہ کو پڑہکر سنا دے کہ ہمارے واسطے کیا ارشاد خلیفہ رشاد رضہ کا ہے شخص مامور نے فرمان نکالکر پڑہا لکہا تہا کہ ہمنے بعد اپنے تمپر حضرت عمر بن الخطاب رضہ کو خلیفہ مقرر کیا لازم ہے کہ تم سب اونکی اطاعت کرنا اور کوئی مخالفت نکرنا ایک بہت بڑے گروہ نے حاضران مجلس مین سے صدق دل سے کہا سمعنا و اطعنا یعنی ہمنے نوشتہ حضرت صدیق رضہ کو سنا اور حضرت عمر رضہ کی اطاعت قبول کی مگر تہوڑے سے لوگ سکوت مین رہ گئے نہ ہان کہا نہ نہین چنانچہ اونمین سے طلحہ رضہ بن عبید اللہ حضرت صدیق اکبرؓ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مین نے سنا ہے کہ آنجناب رضہ نے حضرت عمر رضہ کو اپنے بعد خلیفہ کیا ہے مگر آنجناب رضہ نے اس کام کا انجام نہ سوچا حضرت صدیق اکبر رضہ نے فرمایا کہ ہمنے ہر طرح سے حضرت عمر رضہ کو اس کار خیر مین لائق و فائق پایا طلحہ رضہ نے جواب دیا کہ حضرت عمرؓ سخت مزاج ہین بعد آنجناب رضہ کے ہماری زندگی دشوار ہو گی آنجناب سے آخرت مین سوال ہو گا کہ تم بعد اپنے رعایا کا کیا انتظام کر آئے اور اونکو کس خلیفہ کا محکوم بنا آئے حضرت صدیق اکبرؓ کو طلحہؓ کی یہ گفتگو ناپسند ہوئی پہر خوب سوچ سمجہکر جواب دیا کہ اے طلحہ رضہ تو مجکو عذاب خدا سے

کیا ڈرتا ہے جب کہ مجھسے رب العزت سوال کریگا کہ ہمارے بندونکو کسکے حوالہ کر آیا تب مین عرض کرونگا کہ اے دانا ے نہان و آشکار اتو ہی خوب جانتا ہے کہ مین نے تیرے بندونپر بہتر من نمائق کو تجویز کیا ہے اور بہت بڑے پرہیزگار کو اونپر والی کیا پہر دوات و قلم و کاغذ منگا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہماری طرفسے ایک وصیت نامہ لکھو جسکا مضمون باین عنوان تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وصیت آخری ہے ابوبکر رضہ کی طرفسے امت محمد کے حق مین کہ بعد ہمارے تم اپنا خلیفہ حضرت عمر رضہ کو جاننا اور اونکے محکوم و مطیع رہنا اگر اونکا طریق عدالت و دیانت پر ہو جیساکہ ہمنے گمان کیا ہے فبہا ورنہ درصورت خلاف کسی دوسرےکو اپنا خلیفہ مقرر کر لینا۔ بعد لکہہ جانے وصیت نامہ کے حضرت صدیق اکبر رضہ نے حضرت عمر رضہ کو طلب فرمایا اور درباب خلافت بہت کچہہ پند دلپسند تعلیم و تفہیم کی حضرت عمر رضہ نے اس بارگران کے اوٹہانے اور ذمہ دار ہونیسے انکار کیا اور عرض کی کہ مین متحمل اس امر خطیر کا نہین ہوسکتا ہون سچ تو یہ ہے کہ مسند خلافت نے آنجناب رضہ ہی کے وجود باجود سے زیب و زینت پائی ہے حضرت علی رضہ نے فرمایا کہ اگر سوائے حضرت عمر رضہ کے اور کوئی خلیفہ ہوگا تو مین ہرگز ہرگز اوسکی بیعت نکرونگا حضرت صدیق اکبر رضہ نے جب یہ کلمات صدق آیات زبان حق ترجمان حضرت علی مرتضی شیر خدا سے سنے آنجناب نے انکے واسطے دعاے خیر و برکت کی کی بعد اوسکے فرمایا کہ اے علی رضہ تمپر ہمنے حضرت عمر رضہ کو خلیفہ مقرر کیا چاہیے کہ تم مین سے کوئی اونکی اطاعت مین کمی نہ کرے اور فرمان واجب الاذعان کو ہر ایک اپنا دین و ایمان سمجہے امید قوی ہے کہ اونکی حسن تدبیر سے معاملات اسلام کے انتظام تمام پاوین اگرچہ قبل از وصیت کے اون سرداران روزگار کو جو تیمارداری حضرت صدیق اکبر رضہ مین حاضر تہے یہ گمان رہتے تہے کہ شاید آنجناب رضہ بپاس قرابت حضرت طلحہ رضہ کو خلیفہ کرینگے اور ایسی ہی امید حضرت طلحہ رضہ کو بہی تہی مگر حضرت صدیق اکبر رضہ نے حضرت عمر رضہ ہی کو خلیفہ مقرر کیا اوسوقت حضرت طلحہ رضہ و نیز دیگر اہل مجلس نے حضرت صدیق اکبر رضہ سے عرض کی کہ اے خلیفہ رسول مقبول اس امر خطیر مین پہر غور فرمائیے اسلیے کہ خلیفہ سے قیامت مین سوال ہوگا کہ

انتظام رعایا و مہام برایا کا سطر پیر کیا گیا حضرت علی رضہ نے فرمایا کہ اسے طلحہ تم اس خیال کو اپنے دل سے دور کرو ہم سوائے حضرت عمر رضہ کے ہرگز ہرگز کسیکی اطاعت نکرینگے قسم بخدا سواے آنجناب رضہ کے کوئی متحمل اس بارگران کا نہین ہوسکتا ہے اور نہ ہم کسی دوسرے کو اس کار خیر کے لائق دیکھتے ہین بعد اسکے جناب امیر رضہ بہت کچہہ فضائل فاروق اعظم رضہ کے بیان فرماکے حضرت صدیق اکبر رضہ کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کی کہ اسے خلیفہ رسول خدا جو کچہہ کہ آنحضرت رضہ نے پسند فرمایا اوسپر ہم بصدق ارادہ سے رضامند ہین ہم تہ دل سے تصدیق کرتے ہین کہ آنجناب رضہ کی حیات نہایت ہی نیک حالت پر گذری ہمیشہ آنجناب نے بہ تہ ارحم امتی بامتی ابوبکر امت مرحوم پر نظر رحمت کی رکہی خدا اسے پاک آنجناب رضہ کو جزاے خیر عطا فرماتے اور اپنی رحمت و مغفرت سے منتوصل کرے غرضکہ جب سب اصحاب حضرت عمر رضہ کی خلافت پر راضی ہوگئے اوسوقت آنجناب رضہ نے اونکو طلب کرکے بہت کچہہ وصیت ارجمند و نصیحت دلپسند فرمائی اور فرمایا کہ اسے عمر رضہ اگر تم ہمارے نصائح و وصایا پر عمل کروگے ہمیشہ خوشحال رہوگے حضرت عمر رضہ نے جملہ پند دلبند کو صدق دل سے قبول و منظور کیا اور عرض کی کہ اسے خلیفہ رسول اللہ انشاء اللہ ہرگز ہرگز تعمیل ارشاد رشلع مین کوتہی نہوگی جب گفتگو دراز ہوئی حضرت عمر رضہ اوٹہہ کہڑے ہوسئے اور گریان گریان حجرہ حضرت صدیق اکبر رضہ سے باہر آئے اوسی شب کو حضرت صدیق اکبر رضہ نے انتقال فرمایا تواریخون مین ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضہ نے حضرت عائشہ رضہ سے شدت مرض مین فرمایا تہا کہ اسے میری پیاری بیٹی مجہپر چند درم قرض ہین تم اونکو ادا کردینا ایسا نہو کہ حق العباد مجہپر باقی رہے حضرت عائشہ رضہ نے عرض کی کہ اسے پدر بزرگوار اطمینان فرماتے مین آپ کی قرضہ کے ادا کرنے مین کفیل ہون پہر حضرت صدیق اکبر رضہ نے فرمایا کہ اسے پیاری بیٹی موت سے کسیکو چارہ نہین ہے جب ہمارا جنازہ تیار ہوجائے اوسوقت روضہ مقدسہ نبوی پر لیجانا اور نہایت ہی ادب سے اجازت طلب کرنا کہ اسے رسول اللہ ابوبکر رضہ دیر

اقدس پر حاضر ہے اگر اجازت ہو تو مجکو قبر اشرف کے برابر دفن کرنا اور علامت اجازت کی یہ ہے کہ خود بخود در روضہ مبارک کا دروازہ کہل جائیگا اور اگر نہ کہلے تو میرے جنازیکو جنت البقیع مین دفن کرنا پہر فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یہ کلام صدق انجام حضرت صدیق اکبر رض نے یکشنبہ کو فرمایا اور دوشنبہ کو جوار رحمت رب العلمین مین انتقال فرمایا جب خبر وحشت اثر حضرت صدیق اکبر رض کی مشہور ہوئی تمام مدینہ منورہ مین شور مچگیا یہانتک آپکی مفارقت مین خلق اللہ نے آہ و نالہ بلند کیا کہ گوش فلک تک پہونچا جب تجہیز و تکفین و نماز سے فارغ ہوئے حسب وصیت حضرت صدیق اکبر رض کے جنازہ کو جانب روضۂ مقدسہ حضرت رسولخدا صلعم کے لیگئے جون ہی قریب پہونچے در روضۂ اقدس خود بخود کہل گیا اوسوقت جنازہ صدیق اکبر رض یار غار رسول کردگار کو پہلوئے قبر عطر سائے خواجۂ ہر دوسرائے مین دفن کیا روایت ہے کہ حضرت عمر رض و حضرت عثمان رض و حضرت طلحہ رض و حضرت عبد الرحمان رض نے جنازہ کو قبر شریف مین اوتارا بعد اوسکے قبر کو مسطح کرکے اوسپر پانی چہڑک دیا روایت ہے کہ باعث موت آنجناب رض کا یہ تہا کہ کوئی یہودی بے بہبود شقی اظلم آنجناب رض کے واسطے طعام زہر آلود لایا تہا آنجناب رض نے حضرت کلدہ رض کے ساتہہ بیٹہکر کسیقدر کہایا تہا بعد منقضی ہونے ایک سال کے اوسنے اثر کیا ہر دو صاحب یکبارگی انتقال فرما گئے روایت ہے کہ جو آخری کلمات رحمت آیات زبان صدق ترجمان حضرت صدیق اکبر رض سے صادر ہوئے وہ یہ ہین تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ آپکی خلافت کا زمانہ باختلاف تواریخ دو برس چار ماہ یا دو برس تین ماہ ہوا حضرت مقدس نبوی صلعم نے حضرت صدیق اکبر رض کی شان مین یہ حدیث فرمائی اَنْتَ عَتِیْقٌ مِّنَ النَّارِ یعنی حضرت صدیق اکبر رض آتش دوزخ سے آزاد ہو چکے ہین اسی سبب سے اونکو عتیق کہتے ہتے صحیح روایات سے ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اکبر رض تمام امت محمدیہ سے زاہد ترین و عابد ترین تہے اور ایسے متواضع تہے کہ زمانہ خلافت مین بہی باوصف اسکے کہ بڑے بڑے بادشاہ عرب و یمن وغیرہ آپ کے واسطے تحفہاسے فاخرہ و جامہاسے نادرہ

مثل تانتہ زیبا و زربفت و دیباکے پہنتے تہے آنجناب رضؓ لباس پشمین مانند کمل دکہیس کے پہنتے تہے جب دوسرے مسلمان آنجناب رضؓ کو ازبس متواضع اور صاحب وقار و بردبار دیکہتے تہے ترک تکلف و تجمل کرکے آنجناب رضؓ کا دل و جانسے اتباع کرتے تہے چنانچہ اسپر ایک شہادت یہ ہے کہ حضرت ذوالکلاع الحمیری کہ حاکم ملک حمیر کے تہے اور اونکا قبیلہ بہت ہی بڑا تہا ایک ہزار غلام زرخرید ہمراہ لیکر مدینہ منورہ مین تشریف لائے لباس فاخر در بر تاج قیمتی شاہانہ برسر جب آپنے حضرت صدیق اکبر رضؓ کی وضع سادہ و طریق آزادہ پر نظر کے تمام تکلفات و تجملات کو قطعاً ترک کیا اور اسقدر تواضع اختیار کی کہ ایکدن اونکے عزیزدن نے مدینہ طیبہ کے بازار مین اونکو دیکہا کہ ایک پوست گوسفند کا کندہے پر ڈالے ہوئے سیر کرتے پہرتے ہین کہا اسے آقاے نامدار آپنے ہمکو عرب مین آکر فضیحت و رسوا کیا یہ کیا شکل مبارک بنائی ہے جواب دیا کہ تم چاہتے ہو کہ مین اسلام مین بہی بادشاہ یا بربر ہون جیساکہ زمانہ جہالت مین تہا حاشا وکلا ہر اطاعت رب العلا کی کامل نہین ہوتی ہے مگر اوس تواضع سے جس سے کہ پروردگار عالم راضی ہو اگرچہ مثل اسکے فضائل حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضؓ کے حد بیان سے باہر ہین جنکو قلم و زبان احاطہ تحریر مین نہین لاسکتی ہے الملکمہ چند از ثنائے امیر المومنین علی رضؓ کہ بعد از وفات و قبل از دفن در تعریف و توصیف او تلفیق نمودہ در مجمع مہاجر و انصار بر زبان گوہر فشان و لسان فصاحت بیان گذرانیدہ بود جرأت مینماید و آن کلمات اینست کہ از مصنفات ارباب بصارت باندک تغیرے در عبارت و انی بے تقدیم و تاخیر و تعیین و تقریر نقلکردہ میشود باطال مدۃ صحبت کلام او از ہمہ ابلغ بود و سالم دا منہم دراز ہمہ انور وعطاہا و از ہمہ اکثر و خاطرا در دقائق امور اعراف و عمل او در تنظیم معالم جمہور اشرف باری کہ دیگران گران انگاشتند و برداشت و کاریکہ یارانش دران اہمال کردند او ضائع نگذاشت جلیس صادق و انیس موافق موجب راحت بود در حالت شدت صحبت رسول اللہ اختیار کرد و ہرچہ داشت در خدمت آن سرور ایثار نمود آخر الفضائل و سینے از خصائص ذاتش و ادراک معارف یقینی از لوازم صفاتش تیغ

حجتش قاطع و نور بصیرتش ساطع نفس او از وصمت بدد لی مبرا و دل او از عیب نفاق معرا
در اجرای احکام شریعت قوی وضعیف نزد او برابر و هر کہ باو نزدیک تر از مخالفت فرمانش
دور تر خلیفہ بود کہ ہیچکس را در خلافت او خلاف نبود و با وجود او ہیچ احدی را در تصدی این
منصب مجال لاف نبود زبان آوری کردی وقتیکہ مردم دم در کشیدند و بامضای امر ورے
آوردی در زمانیکہ خلائق مصلحت در توقف دیدند کلامش اگرچہ قلیل بود اما ہر کلمہ شفای جان
علیل حال او مصادق مقال رسول بود کہ میگفت و در صفات می گفت کہ ابوبکر رض ضعیف بدن
است اما قویست در امر اللہ و متواضع و فروتن در نفس خویش اما عظیم است عند اللہ و بزرگ در
چشم مومنان و کبیر در نفس ایشان در شمائل او ہیچکس را مجال بدگوئی و غمازی نہ در حمائل او
ہیچ فردی را امکان ہمازی نے نشان او حق صدق و رفق بود و قول او حکم و حتم و امر او حلم
و حزم درای او علم و عزم ای خلیفہ رسول خدای تو از ان برتری کہ سزاوار تو گریہ ما آید و از ان بلند
تری کہ آہستہ لائق از سینہ ما بر آید نہ تنہا مقیمان خطہ خاک در مصیبت تو گرفتار اند بلکہ ساکنان
خطار افلاک درین مصیبت با ما یار اند انا للہ وانا الیہ راجعون و بخدا سوگند کہ اہل اسلام را بعد
از واقعہ رسول اللہ ہرگز سلہ از ین صعب تر روی نخواہد نمود ہیچ ماتمی ازین ماتم دشوار تر نخواہد بود
اما پیش تیر قضا جز بسپر رضا نتوان رفت خدا سے عزو علا بر تو رحمت کناد و از اجر محروم مگرداناد

سلہ
داہیہ بر ملہ
حادثہ ۱۲

واضح ہو کہ صاحب روضۃ الصفا نے بنا بر تعصب مذہب شیعگی کے اصل خطبہ جناب امیر رض
مین جو آنجناب رض نے حضرت صدیق اکبر رض کی وفات کیوقت زبان صدق ترجمان سے فرمایا
بہت کچھہ تغیر کیا ہے چنانچہ اخوند شاہ نے خود ہی تمہید عبارت مین اقرار فرمایا ہے کہ از مصنفات
ارباب ابصارت باندک تغیری در عبارت وافی بے تقدیم و تاخیری جرأت مینماید حالانکہ شاہ مذکور
نے بکثرت اصل خطبہ شریف کو تغیر کیا ہے بلکہ پوری پوری ظلم کی داد دی ہے مگر تاہم بہی یہ امر
قابل شکر یہ ہے کیونکہ دیگر مجتہدین متعصبین امامیہ نے اوس سے بڑہکر یہ کام کیا ہے کہ براہ
صنعت سرقہ خطبہ موصوفہ کو رنگ برنگ طور پر اپنی اپنی مصنفات مین لکہا ہے کلینی مین ہی

کہ یہ خطبہ کسی امام نے جناب امیر رض کی شان مین فرمایا ہے اور حمیدی مین ہے کہ کسی اصحاب کا
قول ہے اور من لایحضرہ الفقیہ مین ہے کہ یہ بیان حضرت خضر ع کا ہے کہ اونہون نے جناب
امیر رض کے جنازہ پر کہڑے ہوکر اس قسم کی تعریف کی تہی اور نہج البلاغت مین ہے کہ جناب
امیر رض نے اپنی ہی توصیف مین یہ خطبہ فرمایا ہے ع صلاح کار کجا و من خراب کجا ✦ ببین
تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا ✦ واللہ اس خطبہ پر طبع ثانی اسرار الہدیٰ مین جناب منشی سید
جوہر علی صاحب ادام اللہ فیضہٗ رئیس مچہلی شہر نے قابل داد بلکہ لائق صاد بحث کی ہے لہذا
ہم بہی آنجناب رض کی قابلیت سے خوشہ چینی کرتے ہین اور اس اصل خطبہ کو جو جناب امیر رض نے
حضرت صدیق اکبر رض کی شان مین بالیقین فرمایا ہے بے کم وکیف لکہتے ہین وھو ھذا روی
الحافظ ابوسعید ابن السمان وغیرہ من المحدثین عن محمد ابن عقیل ابن
ابی طالب انہ لما قبض ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وسجی علیہ ارتجت المدینۃ
بالبکاء کیوم قبض فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء علی رضی اللہ
عنہ باکیا مسترجعا وھو یقول الیوم انقطعت خلافۃ النبوۃ فوقف
علی باب البیت الذی فیہ ابو بکر مسجی فقال رحمک اللہ ابا بکر
کنت الف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانیسہ ومستراحہ وثقتہ
وواقف سرہ ومشاورہ کنت اول قومہ اسلاما واخلصہم ایمانا واشدھم
تقیۃ واخوفہم باللہ واعظمہم عناء فی دین اللہ عز وجل واحوطہم لرسولہ
واشفقہم علیہ واجدلہم علی الاسلام وایمنہم علی اصحابہ واحسنہم
صحبۃ واکثرھم مناقب وافضلہم سوابق وارفعہم درجۃ واشبہہم
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھدیا وسمتا ورحمۃ وفضلا وخلقا
واشرفہم عندہ منزلۃ واکرمہم علیہ واوثقہم عندہ جزاک اللہ عن
الاسلام وعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن المسلمین خیرا

کنت عندہٗ بمنزلۃ السمع والبصر صدقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
حین کذّبہ الناس فسماک اللہ تعالیٰ فی تنزیلہ صدیقًا فقال عزمن
قال اَلَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ فالذی جاء بالصدق
محمّد صلّے اللہ علیہ وسلم وصدّق بہ ابو بکر واسیتہٗ حین بخلوا وقمت معہ عند
المکارہ حین عنہ قعدوا وصحبتہٗ فی الشّدّات احسن الصحبۃ ثانی اثنین
وصاحبہٗ فی الغار والمنزل علیہ السکینۃ ورفیقہٗ فی الھجرۃ وخلیفتہ فی
دین اللہ عزوجلّ وامتہ احسنت الخلافۃ حین ارتدّ النّاس وقمت بالامر مالم
یقم بہ خلیفۃ نبی نھضت حین وھن اصحابک وبرزت حین
استکانوا وقویت حین ضعفوا ولزمت منھاج رسول اللہ صلّے اللہ
علیہ وسلم فی اصحابہ اذ کنت خلیفۃ حقًّا ولم تنازع ولم تدفع برغم
المنافقین وکبت الکاذبین وکرہ الحاسدین وصغر الفاسقین وزیغ
الباغین وقمت بالامر حین فشلوا ونطقت حین لقیوا ومضیت نفوذًا
اذ وقفوا فاتبعوک فھدوا وکنت اخفضھم صوتًا واعلاھم فوتًا واقلہم
کلامًا واصوبھم منطقًا واطولہم صمتًا وابلغھم قولًا واکبرھم رایًا
واشجعھم واعرفھم بالامور واشرفھم عملًا کنت واللہ للدّین یعسوبًا
اوّلًا حین تفرّ النّاس عنہ واخرًا حین فشلوا کنت للمؤمنین ابًا رحیمًا
اذ صاروا علیک عیالًا تحمّلت اثقال ما ضعفوا عنہ ورعیت ما اھملوا
وحفظت ما اضاعوا وعلوت اذ ھلعوا وصبرت اذ جزعوا وادرکت
اوطار ما طلبوا ورجعوا آرشد تھم برآئک فظفروا ونالوا بک مالم
یحسبوا وجلیت عنھم فابصروا وکنت علے الکافرین صبیًّا وللمؤمنین
رحمۃً وانسًا وحصنًا فطرت واللہ بعبابھا وفزت بحنابھا وذھبت

بفضائلها وادركت سوابقها لم تفلل حجتك ولم تضعف بصيرتك
ولم تجبن نفسك ولم يزغ قلبك كالجبل لا تحركه العواصف ولا يزيله
القواصف كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن الناس
عليه في صحبتك وذات يدك وكما قال ضعيفا في بدنك قويا في امر
الله متواضعا في نفسك عظيما عند الله جليلا في اعين
المؤمنين كبيرا في انفسهم لم يكن لاحد فيك مغمز ولقائل فيك
مهمز ولا لاحد فيك مطمع الضعيف الذليل عندك قوي عزيز
حتى تاخذ بحقه والقوي العزيز عندك ضعيف ذليل حتى تاخذ
منه الحق القريب والبعيد عندك سواء اقرب الناس اليك
اطوعهم لله واتقيهم له شانك الحق والصدق والرفق
قولك حكم وحزم وامرك حلم وحزم ورايك علم
وعزم بلغت والله بهم السبيل وسهلت العسير
واطفأت النيران واعتدل بك الدين وقوي الايمان و
ثبت الاسلام والمسلمون وظهر امر الله ولو كره
الكافرون فسبقت والله سبقا بعيدا واتعبت من بعدك
اتعابا شديدا وفزت بالخير فوزا مبينا فجللت عن
البكاء وعظمت رزيتك وهدت مصيبتك
الانام فانا لله وانا اليه راجعون ؁

ترجمہ جب وفات پائی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اور چادر ان پر ڈہک دی گئی کہرام مچگیا
مدینہ منورہ میں رونیکی آواز سے مثل اوس دن کے کہ وفات پائی تھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے پس آئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ روتے ہوئے اور انا للہ وانا الیہ راجعون

پڑہتے ہوستے اور یہ فرماتے ہوئے کہ آج خلافت نبوت منقطع ہوئی اور اوس گہر کے دروازہ
پر کہڑے ہوئے ۔ ہمین حضرت صدیق اکبر رض کی نعش پر کپڑا ڈہکا ہوا تہا پس فرمایا کہ اے ابوبکر رض
خدا تمپر رحمت کرے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست اور مونس اور آرامگاہ اور معتمد علیہ
اور واقف اسرار اور محل مشورت تہے تمہارا اسلام تمام قوم عرب سے پہلے تہا اور ایمان تمہارا
خالص تر تہا اور تقوی تمہارا قوی تر تہا اور تم اللہ جلشانہ سے بہت ہی ڈرنے والے اور دین
آلہی کے معاملہ مین بڑی تکلیف اوٹہانیوالے اور جناب رسالت مآب کی بڑی ہوشیاری رکہنے
والے اور اونکے بڑے غمخوار تہے اور بکثرت مال خرچ کرنیوالے اسلام پر اور بڑے امین حضرت
رسول خدا کے اصحاب پر اور تمہاری رفاقت حضرت رسول اللہ م کو نہایت ہی محبوب تہے اور سب سے
زیادہ والا مناقب مین اور سب سے زیادہ سوابق حقوق مین اور سب سے زیادہ بلند مرتبہ مین
اور راہ وروش اور مہربانی اور بزرگی اور خوش اخلاقی مین سب سے زیادہ آنحضرت صلعم کیساتہ
مشابہت رکہنے والے اور تمہارا درجہ حضرت رسولخدا م کے نزدیک سب سے زیادہ بزرگ
اور بلند تہا اور تمپر آنحضرت م کا سب سے زیادہ اعتماد تہا حقتعالی تمکو دین اسلام اور رسول علیہ
الصلوٰۃ والسلام اور جمیع مسلمانونکی طرفسے جزائے خیر دے تم حضرت کے نزدیک بمنزلہ سمع و
بصر کے تہے تمنے حضرت م کی اوسوقت مین تصدیق کی کہ لوگون نے تکذیب کی پس جناب باری
عز اسمہ نے تمکو اپنے کلام پاک مین صدیق کا لقب دیا چنانچہ فرمایا جو سچ بات لایا یعنی آنحضرت م
اور جسنے اوسکی تصدیق کی یعنی ابوبکر رض نے یہی لوگ متقی اور پرہیزگار ہین اور تمنے آنحضرت م کو
مال سے مدد دی جب قوم نے بخل کیا اور مکروہات کے وقت تم اونکی خدمت مین ہمیشہ حاضر رہے
جب اور لوگ بیٹہہ رہے اور تمنے سختی کی حالت مین آنحضرت م کی بہت اچہی رفاقت کی اور غار مین
رفیق اور دو مین سے دوسرے تمہی تہے جسپر اللہ نے اپنی سکینت نازل فرمائی تہی اور ہجرت مین
تم ہی رفیق تہے اور دین اسلام اور امت مین تم ہی آنحضرت م کے خلیفہ تہے تمنے خلافت کا
حق بہت اچہا ادا کیا جبکہ لوگ مرتد ہوگئے تہے اور تم امر حق پر استقامت قائم رہے دیا امر حق کو ایسا

قائم رکہا) کہ کسی نبی کے کسی خلیفہ نے قائم نہ کہا تم جیسی کیساتہہ کہڑے ہوئے جبکہ اور اصحاب رضہ تمہارے سست ہوگئے اور تمنے سبقت کی جسوقت کہ اصحاب رضہ عاجز آگئے اور تمنے تقویت دی جبکہ اور سب ناتوان ہوگئے اور جبتلک تم نیابۃ بر حق رہے اصحاب رضہ باب مین طریقہ آنحضرت کا ایکدم نہ چہوڑا اور تمہارے باب مین کیسے تنازعہ اور مزاحمت نہین کی منافقونکی مخالفت اور جہوٹہونکی ذلت اور دشمنونکی ناخوشی اور فاسقونکی بیقدری اور سرکشونکی کجروی کی حالت مین بہی تم امر حق پہ قائم رہے جبکہ لوگون نے نامردی کی اور تم کلمۂ حق سے ناموش نہ رہے جبکہ لوگونکی زبان بند رہی اور تم جلد گذرے جبکہ لوگ کہڑے رہ گئے پس لوگون نے تمہاری پیروی کی سو ہدایت پائی اور تم سب سے زیادہ آہستگی اور نرمی کے ساتہہ بولنے والے تہے اور سبسے برتر سبقت لیجانیوالے تہے اور سب سے زیادہ کم گو اور تمہاری بات سب سے زیادہ صواب پر تہی اور سب سے زیادہ دراز تر خاموش رہتے تہے اور ہر بات نہایت ہی پہنچکر کہتے تہے اور تمہاری رائے سب سے زیادہ بڑہکر تہی اور بہت ہی بڑے شجاع اور ہر کام سے زیادہ تر واقف اور عمل مین سب سے زیادہ بلند تر بخدا تم دین کے پیشوا تہے پہلے سے جبکہ لوگ اوس سے گریز کر رہے تہے اور آخر کار بہی جبکہ لوگون نے نامردی کی تم مسلمانونکے پدر شفیق تہے تب وہ تمہاری بنائے عیال واطفال کے ہوتے تہے اونکے وہ بوجہہ اوٹہا سکتے اونہانکی وہ طاقت نہین رکہتے تہے اور تمنے نگہبانی کی جس چیز کو وہ چہوڑنے اور خبرداری کی جس چیز کو اونہون نے ضائع کیا اور تم بالاتر تہے جبکہ اونہون نے بیقراری ظاہر کی اور تمنے صبر کیا جبکہ وہ مضطر ہوئے اور تم پہونچگئے اون چیزونکی انتہا کو جنکے وہ طالب تہے اور رجوع کیا اونہون نے راہ یابی کیطرف تمہاری تدبیر کے سبب سے پس وہ کامیاب ہوئے اور تمہارے سبب پہونچگئے اون مقاصد کو جنکا وہ گمان نہ رکہتے تہے اور تمنے اونکی آنکہین کہولدین پس وہ بینا ہوگئے اور تم کفار کے حق مین ایک عذاب شدید تہے اور مسلمانونکے لیے رحمت اور محبت اور سیرابی پس اوڑگئے تم بخدا اون مراتب کی چوٹی تک اور کامیاب ہوئے تم ساتہہ

قرب بارگاہ الٰہی کے اون مراتب سے سب فضائل تم لیگئے اور پیشدستی لیجانیوالے کاموں کو
تمنے پایا تمہاری دلیل کبھی رخنہ پذیر نہوئی اور تمہاری رائے کبھی سست نہ پڑی اور تمہارا دل
کبھی ڈگمگایا نہوا اور کبھی اوس میں کجی نہ آئی جیسے پہاڑ کہ آندھیاں اوسکو ہلا نہیں سکتیں اور
صدمے اوسکو جگہہ سے نہیں ہٹا سکتے اور رہتے تھے تم ویسے ہی جیسا کہ جناب رسالت مآب نے
فرمایا زیادہ تر امن حضرت ص کے اپنی رفاقت اور مال سے اور جیسا کہ فرمایا حضرت ص نے کہ بدن تمہیں
ضعیف اور کار الٰہی میں قوی اپنے دل سے خاکسار اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک عالیمقدار اور مسلمانونکی
آنکھوں میں جلیل القدر و بزرگ ترکیب لیے تمہارے حق میں جائے طعن و محل گرفت نتھی اور
کوئی تمسے بیجا طمع نہیں رکھہ سکتا تھا بڑے ذلیل لوگ تمہارے نزدیک قوی عزیز تھے اون کا
حق دلوانے کے باب میں اور قوی زبردست لوگ تمہارے آگے ضعیف اور ذلیل تھے بدلہ لینے
کے بارے میں یگانہ و بیگانہ تمہارے نزدیک برابر تھے سب سے زیادہ نزدیک تمسے وہ شخص تھا
جو سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کا تابعدار اور پرہیزگار تھا تمہارے سب کام حق اور راست اور
مبنی بر رفق تھے تمہارا قول حکم محکم تھا اور ہر امر علم اور ہوشیاری تھا اور تمہاری ہر رائے دانائی
اور ہمت سے بھری ہوئی تھی واللہ تمنے مسلمانونکو راستہ پر پہنچادیا اور مشکلیں آسان کردیں اور
آگیں فتنہ و فساد کی بجھا دیں اور دین تمہارے سبب سے اعتدال اصلی پر آگیا اور ایمان
با قوت ہوگیا اور اسلام اور مسلمان ثابت قدم و راسخ دم ہوگئے اور حکم خدا غالب آگیا اگرچہ برا
مانا کیے کافر بخدا تم بہت دور تک سبقت لیگئے ہو اور اپنے پچھلونکو وہانتک پہونچنے کیواسطے
مشقتیں چھوڑ گئے ہو اور بھلائی کیساتھہ تمنے بہت بڑی کامیابی حاصل کی پس تم زیادہ اس سے
وقعت رکھتے ہو کہ کوئی تمپر روئے اور تمہارے انتقال کی بہت بڑی مصیبت مسلمانونپر آپڑی
اور یہ مصیبت عام خلائق کیواسطے رہبر ہوئی تحقیق ہم واسطے اللہ کے ہیں اور تحقیق ہم طرف اوسکی
رجوع کرنیوالے ہیں اب ناظرین انصاف دوست ان کلمات صدق آیات جناب امیر رض کو اون
کلمات سے جو صاحب روضۃ الصفا نے بنا بر مذہب شیعگی کے بکثرت فضائل حضرت صدیق اکبر رض

سے حذف کر کے اپنی تاریخ مین لکھے ہین مقابلہ فرماو ین کہ کسقدر تعصب کو دخل دیا ہے اور کسقدر
امر حق ظاہر کو پوشیدہ کیا ہے بہرحال یہ خطبہ بلفظہ جناب امیر رضہ نے حضرت صدیق اکبر رضہ ہی کی شان مین
فرمایا ہے جو قول آنجناب رضہ کا منکر ہے وہ بلاشک کافر ہے اگر شیعہ کہین کہ سوا اسکے روضۃ الصفا
کے دیگر کتب امامیہ مین ان کلمات کی زنگت اور طرح پر دیگئی ہے تو اسکا جواب باصواب یہ ہوگا کہ
درصورت تقیہ تمام لغو بلکہ صریح ہجو ہے این چہ شور لیست کہ در دور قمر می بینم ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر می بینم

ذکر عمّال حضرت صدیق اکبر رضہ کا

قاضی آنجناب رضہ کے حضرت عمر فاروق رضہ تھے اور میر منشی حضرت عثمان ذی النورین رضہ و زید بن
حارث رضہ اور مکہ معظمہ مین عامل عادل حضرت عتاب رضہ بن اوسید تھے انکو حضرت مقدس نبوی صلعم نے
بعد فتح کعبہ شریف کے مقرر فرمایا تھا حضرت صدیق اکبر رضہ نے بھی اونکو بدستور اوسی عہدہ پر بحال
رکھا ان حضرت کا بھی انتقال اوسی دن ہوگیا جسدن کہ حضرت صدیق اکبر رضہ نے وفات پائی
اور طائف مین عامل حضرت عثمان رضہ بن العاص تھے اور صنعا پر حضرت مہاجر رضہ بن امیہ اور
حضرموت مین حضرت زیاد بن لبید عامل تھے اور بحرین پر حضرت علاء حضرمی رضہ اور نجران مین
حضرت جریر رضہ بن عبد اللہ البجلی اور سواد عراق مین حضرت مثنی رضہ بن حارث عامل تھے اور ملک
شام پر حضرت عبیدہ رضہ بن الجراح و حضرت شرحبیل رضہ بن حسنہ و حضرت یزید رضہ بن ابو سفیان رضہ
مگر یہ ہر سہ صاحب ماتحت حضرت خالد رضہ بن ولید امیر الامرا لشکر اسلام کے تھے۔

ذکر ازواج و اولاد حضرت صدیق اکبر رضہ کا

حضرت صدیق اکبر رضہ کی چار بیبیان تھین ایک حضرت قتیلہ رضہ بنت عبد العزی دوسری حضرت
رومان رضہ بنت عامر یہ دونون بیبیان زمانہ جہالت کی تھین اور تیسری حضرت اسماء رضہ بنت عمیس
اور چوتھی حضرت حبیبہ رضہ بنت خارجہ یہ دونون بیبیان حالت اسلام کی ہین چنانچہ ان جملہ بیبیو نسے

آنجناب رضہ کے سہ پسر و سہ دختر پیدا ہوئے حضرت عبد اللہ رضہ و حضرت اسمار رضہ زوجہ حضرت زبیر رضہ بن العوام حضرت قتیلہ رضہ سے تولد ہوئے حضرت عبد الرحمن رضہ و حضرت عائشہ رضہ زوجہ محبوبہ حبیبؐ خدا بطن حضرت رومان رضہ سے پیدا ہوئے اور محمد رضہ بطن اسمار رضہ بنت عمیش سے ہو یدا ہوئے اور حضرت حبیبہ رضہ بن خارجہ وقت وفات حضرت صدیق اکبر رضہ کے حاملہ تہین اونکی شکم محترم سے ام کلثوم رضہ متولد ہوئین **نکتہ** صاحب روضۃ الصفا نے حسب تعصب ملت شیعگی حضرت ام کلثوم رضہ کا جو بعد وفات حضرت صدیق اکبر رضہ کے شکم حضرت حبیبہ رضہ سے پیدا ہوئی تہین کچہہ ذکر نہ کیا اس حق پوشی کیواسطے کہ شیعہ کہتے ہین کہ حضرت ام کلثوم رضہ ربیبہ[سلہ] تہین حالانکہ مستند تواریخ اہلسنت سے ثابت ہے کہ حضرت ام کلثوم رضہ جنکا نکاح حضرت طلحہ رضہ سے ہوا تہا وہ بعد وفات حضرت صدیق اکبر رضہ پیدا ہوئی تہین اس دلیل سے وہ گمان صریح بہتان شیعونکا باطل ہوا کہ کہتے ہین کہ ام کلثوم ربیبہ حضرت صدیق اکبر رضہ کا نکاح حضرت عمر فاروق رضہ کیساتہہ ہوا تہا حالانکہ بدلائل عقلی و نقلی شیرخوارگی حضرت ام کلثوم رضہ بنت حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے حیات مبارک حضرت فاروق اعظم رضہ مین بخوبی ثابت ہے پس دعوی مجہول اہل جہول کا محض لغو ہے بلکہ بشہادت صحیحہ کتب شیعہ بخوبی انشاء اللہ ثابت کیا جاویگا کہ وہ حضرت ام کلثوم رضہ جن کا نکاح حضرت عمر فاروق رضہ کے ساتہہ ہوا وہ مخدومہ موصوفہ بنت حضرت شیر خدا رضہ تہین منکر اس امر مبین کا منافق کاذب ہے خلاصہ یہ ہے کہ جملہ ازواجؓ و اولادؓ حضرت صدیق اکبر رضہ کے صدق دل سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

سلہ ربیبہ اوس لڑکی کو کہتے ہین جو بچہ پہلی منکوحہ اپنے شوہر اول کا ساتہہ لاوے ۱۲

ذکر خلافت امیر المومنین حضرت عمر رضہ فاروق الاعظم بن الخطاب کا

جب حضرت صدیق اکبر رضہ نے انتقال فرمایا حضرت عمر رضہ خلیفۃ المسلمین و امیر المومنین ہوئے حق یہ ہے کہ مسند خلافت نے آپکی ذات بابرکات سے وہ زیب و زینت پائی کہ جسکی توصیف مین قلم دو زبان عاجز ہے سب سے پہلے جو آپنے انتظام کیا وہ یہ ہے کہ حضرت خالد رضہ بن الولید

کو کہ امیر لشکر اسلام کے تہے عہدۂ امارت سے موقوف کیا اور بجاے اونکے حضرت ابو عبیدہ رضہ
بن الجراح امین الامت کو امیر مقرر فرمایا حضرت خالد رضہ نے بہی بات حضرت ابو عبیدہ رضہ
کو قبول کیا اور بلا تکلف آپکو اونکی ماتحتی مین دیا پہر سب مجاہدین فی سبیل اللہ نے ہمگروہ ہوکر
قلعہ دمشق کا محاصرہ کیا اور ایسی اوسکی فتح مین کوشش کی کہ والی دمشق گہبرا کر قلعہ سے مع
اپنے لشکر کے باہر نکل آیا تہوڑی دیر تک اوسکی فوج یاجوج نے نہایت شدت کی انجام یہ
ہوا کہ فرار ہو گئی بکثرت غنیمت لشکر اسلام کے ہاتہہ لگی پہر حضرت ابو عبیدہ رضہ نے حضرت عمرو رضہ
بن العاص کو جانب انطاکیہ کے روانہ کیا جب وہانکے لوگون نے سنا کہ دمشق فتح ہوئی اب
لشکر اسلام اس طرف متوجہ ہوا سب خائف ہوگئے جتنے رومی تہے اونہون نے جمع ہوکر
جابجا قاصد روانہ کیے اور قیصر روم کو خبر کی اور مدد چاہی قیصر روم نے بیس ہزار فوج جرار نیزہ
گذار بطارقہ کے ہمراہ بہیجی یہ فوج اور فلسطین اور اردون اور انطالیہ کی سپاہ ملکر بعلبک مین
جمع ہوگئے جب حضرت عمرو رضہ بن العاص نے سنا حضرت ابو عبیدہ رضہ کو اطلاع دی جب حضرت
ابو عبیدہ رضہ کو معلوم ہوا کہ روم سے فوج آئی ہے حضرت خالد رضہ بن ولید سے مشورہ کیا
حضرت خالد رضہ نے جواب دیا کہ اے امیر رضہ آپ حضرت عمرو رضہ بن عاص اور تمام سردارون
مثل شرجیل بن حسنہ و یزید رضہ بن ابو سفیان کو لکہہ بہیجیے کہ ابہی جنگ مین جلدی نکرین پہلے
مین جا کر اہل فلسطین کو جو اونکے مددگار ہین خبر لیلون بعد اوسکے تمام دشمنان دین کا قلع
وقمع کرونگا حضرت ابو عبیدہ رضہ نے حضرت خالد رضہ کی راے جہان آراے کو نہایت ہی پسند کیا
اور ایک قاصد تیز رفتار حضرت عمرو عاص رضہ پاس روانہ کیا کہ بالفعل جنگ مین تاخیر کرنا چاہیے
عنقریب حضرت خالد رضہ تمہارے پاس پہونچتے ہین پس حضرت ابو عبیدہ رضہ نے پانچہزار سوار
دیکر حضرت خالد رضہ کو بجانب بعلبک روانہ کیا دشمنان دین نے مقابلہ کیا بعد بڑے مقابلہ کے
بفضل خدا لشکر اسلام غالب ہوا اکثر کافر جانب فلسطین کے بہاگ گئے اور اکثر مقتول ہوئے
اور بعض قلعہ بعلبک مین گہبرا کر گہس پڑے بہت کچہہ غنیمت اہل اسلام کے ہاتہہ آئی حضرت

خالد رضؓ نے تمام غنیمت حضرت ابو عبیدہ رضؓ کے پاس مع اپنے خط کے روانہ کی حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے شکریہ خدا کا ادا کیا اور ایک خط حضرت خالد رضؓ کو لکھا کہ تم اپنے وعدہ کے بموجب کفار فلسطین کی جاکر خبر لو حضرت خالد رضؓ فلسطین کیطرف روانہ ہوئے جب رومیوں نے سنا کہ شوکت اسلام کی روز بروز ترقی پر ہے اپنے لشکر سے نکالا موضع مجل مین ڈیرے ڈالے حضرت ابو عبیدہ رضؓ بھی بنظر مصلحت اپنی جگہہ دمشق مین ایک نائب مقرر کرکے حضرت خالد رضؓ و عمرو رضؓ بن العاص سے فلسطین مین جا ملے رومیون نے خبر پاکر ایک خط حضرت ابو عبیدہ رضؓ کو لکھا کہ ہمارا لشکر بہت بڑا ہے تم مقابلہ نہین کرسکتے بلکہ تمہارے ایک ایک آدمی کو بین بین کر مار ڈالیگا حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے دندان شکن بلکہ گردن شکن جواب لکھکر قاصدون کو روانہ کیا رومیونکے جواب دیکھتے ہی چھکے چھوٹ گئے ہوش بگڑ گئے بعد ازاں ایک قاصد رومیون نے بھیجا اور عرض کی کہ آپکا ہمارے ملک مین آنیسے کیا مطلب ہے آپ کسی ذیلیخت آدمی کو ہمارے پاس بھیجئے معلوم تو ہو کہ باعث اس جدال و قتال کا کیا ہے حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے حضرت معاذ رضؓ بن جبل کو رومیون پاس پروانہ کیا جب حضرت معاذ رضؓ لشکر مخالف مین پہونچے گھوڑے سے اوتر پڑے اور باگ پکڑے ہوئے مجلس شاہی کیطرف چلے غلامان رومیون نے عرض کی کہ آپ گھوڑا ہمکو دیجئے حضرت معاذ رضؓ نے اونکو اس ارادہ سے باز رکھا اور خود ہی گھوڑے کو تہامے ہوئے انجمن بادشاہی مین پہونچے ارکان مجلس نے بایماء شاہ ہونکے حضرت معاذ رضؓ سے عرض کی کہ آپ فرش مکلف پر بیٹھیے آپ نے انکار کیا اور فرمایا کہ ہم خدا کے فرش کو پسند کرتے ہین اور اسی طرح پر کھڑے ہوکر گفتگو کرینگے بطارقہ مترجم نے کہا کہ ہمارے بادشاہ کہتے ہین کہ آپ فرش پر بیٹھیے تب بات چیت ہو حضرت معاذ رضؓ نے گوشہ فرش کو اولٹ دیا اور زمین پر بیٹھہ گئے ہر چند بطارقہ روم نے اصرار کیا حضرت معاذ رضؓ نے فرش پر بیٹھنے سے قطعی انکار کیا مترجم نے دریافت کیا کیا آپ بہترین عرب سے ہین حضرت معاذ رضؓ نے جواب دیا کہ مین بدترین عرب سے ہون اس قیل و قال کے بعد امرائے روم نے دریافت کیا کہ آپ یہ فرمائیے کہ تم لوگ ہمارے ملک مین کیون آئے ہو اور مطلب اصلی کیا ہے

حضرت معاذ رضہ نے جواب دیا کہ خدا کی کتاب اور اوسکے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور احکام شرائع مثل روزہ و نماز کے قبول کرو حرام چیزونکو چھوڑو اور حلال سے منہ نہ موڑو اگر ایمان نہ لاؤ تو جزیہ دو اور جو ان دونون شرطون مین سے ایک بھی نہ منظور کروگے تو ہمارے تمہارے درمیان مین حکم تلوار ہے سنتے ہی اس جواب کے رومیونکا دم بند ہو گیا پھر رومیون نے کہا کہ اچھا آپ لوگ بلغار کا ارادہ رکھتے ہین حضرت معاذ رضہ نے فرمایا کیا خوب عبارات سہیل از زمین سیدھی پہ بلغا تو ہمارے ہی قبضہ اقتدار مین ہے پھر اوسکا دینا ہی کیا فکر زاہد دیگر و سودا سے عاشق دیگر کا عالم ہے بطارقہ روم نے رنجیدہ ہو کر سخت کلامی کی حضرت معاذ رضہ بھی ترکی بہ ترکی جواب دیکر اونکی مجلس سے اوٹھکر چلے آئے بطارقہ نے اوسیدم ایک اپنا قاصد حضرت ابو عبیدہ رضہ کے پاس روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ آپنے ایسا سخت نامنصف مزاج آدمی ہمارے پاس روانہ کیا کہ ہم صلح کی گفتگو کرتے ہین اور وہ جنگ پر آمادہ ہے یا تو آپ کسی منصف مزاج کو بھیجئے یا ہماری طرف سے کسی صلحت اندیش کو بلوا لیجئے حضرت ابو عبیدہ رضہ نے اوسی کے آدمی کو بلوایا رومیون نے ایک نہایت ہی چرب زبان شخص کو بھیجا ہر چند اوس چالاک نے صلح کے بارے مین بہت کچھ ہتی کی مگر یہی کہا گیا کہ جو شرائط رومیونکی جانب سے پیش کرتا تہا وہ مطابق شریعت و موافق سنّت کے نہ تہین قاصد مایوس ہو کر لوٹ گیا اور رومیونکو اس حال سے خبر دی بطارقہ روم نے جانا کہ اب سوائے لڑنیکے کوئی چارہ نہین صبح کیوقت حضرت ابو عبیدہ رضہ نے لشکر فتح پیکر کو آراستہ کرکے آپ حضرت خالد رضہ بن ولید و نیز دیگر جماعت دلیران عرب کے ساتھ درمیان مین کھڑے ہوئے اور داہنی طرف حضرت یزید رضہ بن ابی سفیان کو مقرر کیا اور بائین طرف حضرت شرجیل رضہ بن حسنہ کو تعینات فرمایا اوسطرف بطارقہ نے بھی اپنے نشان بلند کیے اور صلیبین کھڑی کر دین اور فوج لشکر اسلام کے مقابلہ مین جما دی غرض ہر دو طرف سامان جدال و قتال کے درست ہوئے پیشتر رومیونکی بڑی بہادر فوج نے حضرت یزید رضہ بن ابی سفیان پر حملہ کرکے ہر چند چاہا کہ حضرت یزید رضہ کی جماعت کو جگہ سے ہٹا دین مگر عرب زمین جنبد نہ جنبد گل محمد ہ حضرت

یزید رضہ نہایت ہی استقلال کیساتھ جمے رہے آپکی فوج نے ایسی تلوار کی کہ دشمنو نکے جی چھوٹ گئے پھر رومیون کے نہایت دلیر ایک لشکر نے حضرت شرجیل رضہ بن حسنہ سے مقابلہ کیا حضرت شرجیل رضہ نے بھی خوب ہی داد جدال و قتال کی دی یہانتک کہ دشمن بھی آپکا لوہا مان گئے پھر دس ہزار رومیون نے جو فن جوانمردی مین یکتا تھے قلب لشکر پر دھاوا کیا اور جسقدر کہ اون مین طاقت تھی جی چھوڑ کر لڑے اس طرفسے حضرت خالد رضہ نے بھی دلیران عرب سے کہا کہ ایسے تیر بارانی کرو کہ مخالفین کو قدر عافیت کی معلوم ہو جاوے جب دشمنان دین نے دوستان اسلام سے ایسی جرأت و شوکت دیکھی نہایت ہی حیانت کیساتھ پیٹھ پھیری اودھر رومیون نے میدان سے قدم ہٹایا اور ادھر حضرت ابو عبیدہ رضہ نے آواز ہ لگایا کہ اے شجاعان عرب لینا پکڑنا دشمنون کو جانے نہ دینا دلیران عرب نے تعاقب کیا ہزارون قتیل و اسیر ہوئے اور ہزارون مفرور ہوئے پھر کچھہ تھوڑی دور تک کافر بھاگ کر مسلمانو نپر لوٹ پڑے نقارہ پر چوب لگائی بانسری بجائی اور لگے کچھہ اپنی زبان مین بیہودہ سرائی کرنے اور دلیران عرب سے لڑنے اس طرفسے حضرت قیس رضہ نے مقابلہ کیا خوب ہی مجادلہ کیا حتّٰی کہ کثرت حرب و ضرب سے حضرت قیس رضہ کا نیزہ ٹوٹ گیا۔ دوسرے جوانمرد نے فوراً جا کر نیزہ دیا غرضکہ اسی طرحسے دس نیزے حضرت قیس رضہ کے شکستہ ہو گئے اور آپ اسقدر زخمی ہوئے کہ تمام بدن چھلنی ہو گیا کچھہ زندگی ہی تھی ورنہ مرنے مین کچھہ بھی باقی نرہا تھا جب حضرت خالد رضہ بن ولید و حضرت ہاشم رضہ بن عتبہ نے یہ حال دیکھا بہئیت مجموعی معہ اپنے لشکر کے رومیونپر حملہ کیا اور بہت سے دشمنونکو جانسے مارا اور بہتونکو زخمی کرکے اپنی جگہہ پر آکر قائم ہوئے پھر رومیون نے اپنی جمعیت پوری کرکے انکی صفین درست کین آہستہ آہستہ لشکر اسلام پر تیر بارانی کرتے ہوئے دلیران عرب کی طرف بڑھتے آتے تھے اوسوقت حضرت خالد رضہ نے مسلمانونکو جنگ پر آمادہ کرکے باواز بلند فرمایا کہ اے مسلمانون جسدم تم تکبیر کی آواز سنو جان لو کہ مین نے کافرونپر حملہ کیا بہتر یہ ہے کہ تم سب ملکر اس کارِ خیر مین میری موافقت کرو امید ہے کہ خدا سب ہمکو بیدینونپر غالب کریگا پھر حضرت خالد رضہ نے ٹوپی سر سے اوتار کر تکبیر کہکر

رومیون پر دھاوا مارا اور ایسا سخت مقابلہ کیا کہ دشمنان دین کے گیارہ ہزار جنگ آزمودہ آدمی فی النار
ہوئے اور بقیۃ السیف مین سے بعضے قلعہ فحل مین محصور ہوئے اور بعضے قیصر روم کے پاس جاکر
پناہ گزین ہوئے اس جنگ مین بیحد وحساب مال غنیمت نصیب اولیاء اسلام کے ہوا حضرت
ابو عبیدہ رضہ نے خمس معہ اپنے فتحنامہ کے مدینہ منورہ کو روانہ کیا باقی مال بموجب حکم شرع شریف حامیان
اسلام پر تقسیم کیا اس جنگ مین رومیونکے ساٹھہ ہزار فوج تھی اور مسلمانونکے پینتیس ہزار جب
فتح عظیم کی خبر ممالک دیگر کفار اشرار مین پہونچی سبکی کمر ہمت ٹوٹ گئی اور لشکر اسلام کی ہیبت کا بہت
بڑا رعب اونکے دلونپر چھاگیا۔

ذکر فتح شہر حمص

اگرچہ شہر حمص کی فتح بعد فتح مدائن کے واقع ہوئی ہے مگر بوجہ خاص مصلحت کے اسموقع پر مذکور ہوتی
تاکہ لشکر اسلام اور سپاہ روم مین فاصلہ واقع نہو ارباب اخبار ایسا فرماتے ہین کہ جب مدائن فتح ہوا
اہل حمص نے بکثرت عرضداشت قیصر روم کو بھیجین تب قیصر نے اونکی مدد کے لیے بیس ہزار فوج
روانہ کی جسدم یہ خبر حضرت ابو عبیدہ رضہ کے گوش گذار ہوئی فوراً ایک خط خدمت مین امیر المومنین
حضرت عمر بن الخطاب رضہ کے لکھا اور اوسمین کل حال جمعیت اہل حمص اور اونکے مددگارون کی معاونت
کا درج کیا حضرت امیر المومنین رضہ نے جواب لکھا کہ اے ابو عبیدہ رضہ تم جاکر شہر حمص کا محاصرہ کرو حضرت
عبیدہ رضہ نے حسب فرمان واجب الاذعان حضرت امیر المومنین رضہ کے شہر مذکور کا ایسا سخت
محاصرہ کیا کہ اہل شہر چند ہی روز مین کھانے پینے کو محتاج ہوگئے اسوجہ سے کہ باہر سے اہل
اسلام کوئی چیز اندر کو نہین جانے دیتے تھے غرضکہ اہل شہر تنگ ہوکر اپنے مرگ پر راضی ہوگئے
اور یکگروہ ہوکر سب نے لشکر اسلام سے مقابلہ کیا دونون طرفسے جوانمردون نے خوب ہی داد
شجاعت کی دی آخر کار حضرت خالد رضہ نے عمامہ سر سے پھینک کے دشمنان دین پر حملہ کیا ایک جماعت
مسلمانونکی اونکے ساتھہ ہوکر خوب ہی لڑی ایک طرفسے حضرت ابو عبیدہ رضہ بن الجراح و حضرت یزید
بن ابو سفیان نے دھاوا کیا بیشمار اشرار مقتول ہوئے اور بقیۃ السیف مخذول ہوکے پھر شہر مین

محصور ہوئے اور اہل اسلام سے پناہ چاہی حضرت ابو عبیدہ رض نے پناہ دی اونہون نے تالیان شہر کے پہاٹکونکی حضرت ابو عبیدہ رض کی سپرد کر دین تمام شہر مین اہل اسلام کا قبضہ ہو گیا حضرت ابو عبیدہ رض نے ایک فتحنامہ معہ خمس مدینہ کو روانہ کیا حضرت امیر المومنین رض و نیز جمیع مسلمین سنکر باغ باغ ہو گئے اور خدا کے فضل کا سب نے شکریہ ادا کیا حضرت خلیفۃ المسلمین رض نے فتحنامہ کے جواب مین حکم دیا کہ بالفعل لشکر اسلام حمص مین قیام رکہے اور وہانکا پورا انتظام کرلے اور اوسکے گرد و نواح کے لوگونکو دعوت ایمان کہی جو مقابلہ کرے اوسکی خبر تلوار سے لے جب ہماری یہانسے کوئی حکم پہونچے اوسکی تعمیل مین کمی نکرے خلاصہ یہ کہ حضرت ابو عبیدہ رض نے بموجب حکم اپنے حاکم بالا کے معہ اپنے ماتحتون اور لشکر کے شہر حمص مین بخوشی تمام قیام فرمایا۔

ذکر مقرر کرنے قیصر روم کا باہانکو لشکر اسلام سے لڑنی کیلیے

جب وہ سردار فوج جنکو قیصر روم نے حمص کی مدد کیواسطے مقرر کیا تہا تمام مقابلہ اسلام سے شکست فاش کہا کر انطاکیہ مین پہونچے اور اپنی مصیبت ہزیمت کا حال قیصر روم سے بیان کیا سنتے ہی قیصر کی نظر و نمین جہان تاریک ہو گیا لباس بدنپر زندان بنگیا پہر اپنے سردار ونسے متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ اے رومیو بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم عرب سے بہاگتے ہو حالانکہ وہ بہی تو بنی آدم ہی ہین تم شوکت مین اونسے بہت ہی زیادہ ہو مگر ہمت مین کم تو وف ہے تمہاری جبانت پر بطارقہ نے جب یہ ملامت قیصر سے سنی نادم ہو کر گریبانو نمین سر ڈال لیے اور چپکے ہو رہے اوس جلسہ مین ایک جہاندیدہ عاقل بڈہا بہی موجود تہا کہنے لگا کہ اگر بادشاہ اجازت فرمائے تو کچہہ عرض کرون بادشاہ نے کہا کہ کہو جوابدیا کہ اہل عرب اسوجہ سے غالب ہوتے ہین کہ اونمین سبہی تو صالح و نیکوکار لوگ ہین اور رومی اس سبب سے مغلوب ہوتے ہین کہ اونمین کل ہی تو طالح و خاسکار و مفسد و اشرار ہین عربی صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ و نیز اپنے عہد و پیمان کے شاغل اور رومی جملہ اعمال حسنہ و افعال صالحہ سے غافل محرمات سے مباشرت کا

اقدام کرین اور لڑکو نسے اغلام ہرقل بادشاہ نے جب یہ بات سنی کہا اے شیخ بخدا تو نے سچ کہا
توحق بجانب ہے پہر سردارونسے متوجہ ہوا کہا کہ میری رائے مین آتا ہے کہ تم اوس ولایت سے
نکلکر اور کہین چل بسو مجکو تمہاری ذات سے کچہہ ہی امید بہبودی کی نہین ہے کیونکہ وسے جملہ
افعال ناقصہ واعمال فاسقہ فی الواقع تمہاری ذات مین موجود ہین جیسا کہ بڈہے نے بیان کیے
پہر بڈہے نے عرض کی کہ اے بادشاہ دشمن کے خوف سے ولایت نہ چہوڑنا چاہیے لڑائی میں
تو ہار جیت ہوا ہی کرتی ہے کبہی اپنا مال ومنال ضائع ہوتا ہے کبہی دشمن کی دولت غنیمت مین
ہاتہہ لگتی ہے میری رائے یہ ہے کہ پندرہ روز او رصبر کیجیے اور جنگ آزمودہ لوگونکو اجازت دیجیے
تا کہ اہل عرب سے دل کہولکر مجادلہ ومقاتلہ کرین اگر غالب آوین فہو المراد ورنہ بمجبوری بلا وطنی
اختیار کرنی ہی پڑیگی پہر کوئی شخص تجکو نامردہ وبیچارہ نہین کہیگا قیصر نے بڈہے دوراندیش کی
رائے کو پسند کیا اور اوسیوقت بادشاہ نے اپنے تمام ملک کی فوج قاصد بہیجکر بلوالی خلاصہ یہ
ہے کہ جتنے اطراف وجوانب روم مین لشکر تہا اور سردار نامدار تہے وے سب دار السلطنت انطاکیہ
مین کہ پایۂ تخت قیصر ہرقل کا تہا جمع ہوئے کہ چشم فلک نے بہی کبہی ایسی کثرت زمانہ سابق
مین نہ دیکہی ہوگی جب لشکر روم جمع ہو چکا قیصر نے باہان کے کہ بہت بڑا دانشمند اور
ذی شعور تہا اور اپنے تمام ہمجنسون مین سربرآوردہ تہا اور شجاعت وجوانمردی مین اپنا نظیر
نرکہتا تہا تاج شاہی سر پر رکہا اور پٹکا سلطانی کمر مین باندہ کر معزز وممتاز مفخر وسرفراز کیا اور
تیس لاکہہ روپیہ اوسکو عطا کیا اور حکم کیا کہ پہلے پانچ لاکہہ لشکر تیغزن نیزہ گذار لیکر تو متوجہ
جانب حمص کے ہو بعد اسکے تین اور سردار با ہانکی مدد کیواسطے منتخب کیے اور ہر ایک کو ایک
ایک لاکہہ لشکر تجربہ کار دیکر روانہ کیے جب یہ خبر گوش مبارک حضرت ابو عبیدہ رض مین پہنچی
بمقتضائے بشریت کسیقدر اندیشہ ناک ہوئے اور دانشمندونسے مشورہ کیا کہ اب کیا کرین
آیا یہان قیام کرنا چاہیے یا کوچ حضرت یزید بن ابو سفیان نے کہا کہ میری رائے یہ ہے
کہ بیبیون اور بچونکو شہر مین رہنے دین اور ہم سب باہر نکلکر کسی میدان مین چہاونی

ڈالدین اور قاصد بھیجکر اپنی فوج دمشق اور فلسطین اور اردن سے بلالیں جسدم ہمارا تمام لشکر جمع ہوجاوے نہایت ثابت قدمی کیساتھ دشمن کا مقابلہ کرین حضرت شرحبیل رضہ بن حسنہ نے کہا کہ بال بچونکا شہر مین رہنا مناسب نہین شاید کفار اپنی قوم سے ساز کرکے عہد شکنی کرین اور موقع پاکر اونکو تکالیف دین حضرت ابو عبیدہ رضہ نے فرمایا کہ جب مسلمانونکو قلعہ والونپر اعتبار نہین ہے تو اونکو قلعہ سے نکالدو اور اپنے اہل وعیال کی محافظت کرو تاکہ اونکو آرام ملے اور اطمینان سے رہین حضرت شرحبیل رضہ نے کہا کہ یہ صورت خلاف ایمان ہے کیونکہ ہمنے انسے عہد کرلیا ہے کہ تمہارے مکانونسے تمکو نہ نکالینگے اگر مصلحت سمجھو تو بالفعل تم ہی شہر مین بدستور سابق قیام رکھو اور یہ ماجرا حضرت عمر رضہ خلیفہ وقت کو لکھہ بھیجو اور مدد چاہو حضرت ابو عبیدہ رضہ نے فرمایا کہ اب وقت تنگ ہے دشمن سر پر آگیا ہے اتنی مہلت کہان کہ قاصد مدینہ تک پہنچ سکے حضرت میسرہ رضہ بن مسروق نے عرض کی کہ اے امیر ہم تو جنگل کے رہنے والے لوگ ہین صلاح یہ ہے کہ قلعہ سے باہر نکلکر دمشق کیطرف چلین اور ہم وہانسے ایک قاصد حضرت عمر رضہ کے حضور مین روانہ کرین اور اون سے کل حال کہلا بھیجین اگر مدد آگئی تو فہو المراد ورنہ محض خدا کے فضل پر دشمن سے جنگ کرنیکو تیار رہینگے سب نے حضرت میسرہ رضہ کی رائے جہان آرائے کو پسند کیا اور شہر حمص کو چھوڑ کر دمشق مین لشکر اسلام کی چھاؤنی ڈالدی اور حمص سے کوچ کرتے وقت ایک خط معہ کل حالات کے لکھہ کر قاصد تیز رفتار کو دیکر جانب مدینہ روانہ کیا جسدم حضرت ابو عبیدہ رضہ کا خط حضرت عمر رضہ فاروق اعظم خلیفۂ رسول خدا کے ملاحظہ مین گذرا فوراً قلم برداشتہ جواب لکھا کہ اے ابو عبیدہ رضہ سفیان بن معقل قاصد تمہارے نے خط آکر ہمکو دیا حال معلوم ہوا تمہارے دمشق مین لوٹ آنیکو ہمنے مکروہ جانا حضرت سفیان رضہ نے عرض کی کہ اے خلیفۃ الرسول اللہ اہل شوریٰ نے یون ہی مصلحت سمجھا تاکہ اسکا کام انجام بخیر ہو حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ مجاہدین فی سبیل اللہ کو کثرت رومیون اور قلت عرب سے ڈرنا نہ چاہیئے کیونکہ فتح وظفر زیادتی لشکر پر موقوف نہین بلکہ وہ

حکم خدا کا ہے اگر خدا نے چاہا تو ہم پیچھے پہونچنے سفیان کے تمہاری مدد کیواسطے لشکر روانہ کرتے ہین حضرت سفیان رضہ نے مدینہ سے بہت ہی جلد قطع مسافت کر کے خط فرحت نمط حضرت فاروق اعظم رضہ کا حضرت ابوعبیدہ رضہ کو پہونچایا جون ہی حضرت عبیدہ رضہ نے خط پڑہا فرمایا کہ قسم خدا کی حضرت عمر رضہ حق بجانب ہین واقعی جس ولایت کو بزور شمشیر لیا جاوے پہر آسانی سے دشمن کے ہاتہہ پہیر دیا جاوے تاریخ اعثم کوفی مین مذکور ہے کہ بعد لوٹنے حضرت سفیان رضہ کے حضرت عمر رضہ نے تین ہزار آدمی جوانمرد حضرت ابوعبیدہ رضہ کی مدد کے لیے روانہ کیے۔

ذکر داخل ہونے رومیون کا حمص مین

تاریخون مین مذکور ہے کہ باہان انطاکیہ سے پانچ لاکہہ فوج لیکر بعد قطع مسافت طویلہ شہر حمص مین داخل ہوا وہانکی باشندونپر بسبب صلح کرنیکے سرزنش کی اونہون نے جواب معقول دیکر اوسکو ملزم ٹہیرایا پہر باہان حمص سے روانہ ہوکر کنارہ دریاے یرموک کے پہونچا اور اوس مقام مین قیام کرنا مناسب سمجہا اتنے ہی مین وہ تینون سردار بہی معہ تین لاکہہ فوج کے جو باہانکی مدد کے لیے مقرر ہوئی تہی یرموک مین آملی جب یہ خبر اہل اسلام کو پہونچی گہبرانے لگے حضرت ابوعبیدہ رضہ نے اوسیدم ایک خط جسمین کثرت کفار و قلت مسلمانونکا حال قلمبند تہا لکہکر مدینہ کو قاصد تیزگام کے ہاتہہ روانہ کیا حضرت عمر رضہ نے خط دیکہتے ہی جواب باصواب لکہا کہ اے ابوعبیدہ رضہ کمرہمت مضبوط رکہو اور خوب دشمنان دین سے جنگ کرو پہر قاصد سے فرمایا کہ ابوعبیدہ رضہ کو ہمارا اسلام پہونچا اور کہہ کہ گہبرانا نہین انشاء اللہ عنقریب تمہاری مدد کیواسطے لشکر اسلام بہیجا جاتاہے یہ کہکر قاصد کو روانہ کیا اور اوسیدم سوید رضہ بن صامت انصاری معہ تین ہزار مسلمانونکے جو بہت بڑے دلاور تہے بحکم حضرت عمر رضہ مدد کے لیے روانہ ہوئے تاریخون مین مذکور ہے کہ قاصد سے پہلے مدد پہونچ گئی مسلمان اوسکے آنیسے خوش و خورم ہوگئے جب باہان نے مسلمانونکو مستعد جنگ پایا اپنے معاملات مین دانشمندان روم سے مشورہ کر کے ایک قاصد حضرت ابوعبیدہ رضہ کے

پاس بہیجکر پیغام دیا کہ ہمنے سنا ہے کہ جو صاحب آپسے پہلے امیر تہے وہ مرد شریف اور عقلمند ہین اگر آپ اونکو ہمارے پاس بہیجدین تو ہم اونسے اپنا مافی الضمیر بیان کرین اور وہ ہمسے آپکا مطلب دلی کہین تاکہ ہم سمجھہ لین کہ غرض آپکی کیا ہے حضرت ابو عبیدہ رضہ نے باہان کے التماس کو قبول کیا اور حضرت خالد رضہ کو حکم دیا کہ کل تم ضرور رومیونکے مسکن پر جانا جب صبح ہوئی حضرت خالد رضہ لشکر مخالفین مین جا پہونچے تاریخونمین مسطور ہے کہ باہان نے حضرت خالد رضہ کی تشریف آوری کی خبر سنکر اپنے خیمہ کو نہایت ہی تجمل کیساتہہ آراستہ و پیراستہ کیا اور تخت مرصع پر بیٹہا۔ جسدم حضرت خالد رضہ اندر داخل ہوئے باہان سر و قد تعظیم کو کہڑا ہو گیا اور اپنے پاس بلا کر آپکی بہت کچھہ تکریم کی اور شرائط دلجوئی کی بجا لایا اور واسطے تالیف قلب و اظہار محبت کے حضرت خالد رضہ سے اوس خیمہ قیمتی تیس ہزار دینار کو جو حضرت خالد رضہ نے اوسکے خیمہ کے مقابل مین نصب کیا تہا طلب کیا حضرت خالد رضہ نے اوسیدم اوسکو بلا قیمت عطا کر دیا ازان بعد اپنے معاملات مناسب کو حضرت خالد رضہ سے بیان کر کے کہنے لگا کہ اگر مقصد آپکا لڑنے بہڑنے سے صرف تحصیل مال ہے ہم دینے پر راضی ہین دس ہزار اشرفیان ہم والی عرب یعنی حضرت عمر رضہ بن الخطاب کو اور پانچہزار اشرفیان اونکے جرنیل یعنی حضرت ابو عبیدہ رضہ کو اور پانچہزار تم کو اور ایک لاکہہ اشرفیان لشکر اسلام کے سوسردارونکو دینگے بشرطیکہ تم لوگ ہماری ولایت سے چلے جاؤ اور پہر اسطرف کا ارادہ نکرو حضرت خالد رضہ نے نہایت ہی سنجیدگی سے جواب دیا کہ ہمارے امیر کو ہرگز تمہارے مال و منال پر نظر نہین ہے بلکہ فتنہ و فساد و کینہ و عناد کا جیساکہ زمانہ مین شائع و ذائع ہو رہا ہے دور کرنا مرکوز خاطر ہے اور یہ بہی منظور ہے کہ روئے زمین سے تمام جہگڑے بکہیڑے جنسے دشمنی پیدا ہوتی ہے اوٹہہ جاوین اور باہم آدمیونکے دوستی ہویدا ہو جاوے چنانچہ ہماری شریعت مین بہی حکم ہے اب آپ دو باتونمین سے ایک قبول کیجئے یا تو اسلام لائیے یا جزیہ دیجئے ورنہ ہمارے اور آپکے درمیان مین تیغ تیز و شمشیر خونریز ہے باہان نے کہا اے خالد رضہ رومی ہرگز تمہارے پیغمبر پر ایمان نہ لاوینگے اور نہ جزیہ دینگے کہ ذلیل اہانت کی ہے

اور جو تم لڑائی کی دہمکی دیتے ہو تو اس گھمنڈ کو بہی اپنے دل سے دور رکہو کہ مین تمہارے مقابلہ کو اس کثرت سے فوج لایا ہون کہ اوسکے دیکہتے ہی آپ کے چہکے چہوٹ جادین گے ذرا خیمہ سے باہر نکلکر تو دیکہئے ہم ہر طرح سے لڑنیکو موجود ہین آپ بہی قرار واقعی لڑائی کا بندوبست کر لیجئے جب حضرت خالد رضہ نے باہان سے یہ بات سنی اوسکی مجلس سے اوٹہہ کہڑے ہوئے اور سیدہا اپنے لشکر کیطرف راستہ لیا اور کل حال خذلان مآل دشمنان دین کا آکر حضرت ابو عبیدہ رضہ سے بیان کیا غرضکہ جب باہان صلح سے مایوس ہوا عقلاے روم سے مشورہ کیا بعض سنے کہا کہ ای بادشاہ تو کیون گہبراتا ہے ہمارا لشکر بکثرت ہے اگر ہر روز ایک ایک لاکھ فوج جاکر مقابل ہو اگر فتح میسر ہو فہو المراد وگرنہ درصورت شکست تین لاکھ اور فوج جاکر اوسکا تدارک کرے یہ بات باہانکو پسند نہ آئی دوسرے سنے کہا کہ اے بادشاہ بہتر یہ ہے کہ ہمارا تمام لشکر صف آرا ہو جب دشمن کی طرف سے ایک آدمی لڑنیکو آوے اوسکے مقابلہ مین دس رومی جاوین اس تدبیر سے لامحالہ دشمن مقتول ہوجائینگے باہان نے کہا یہ بات بہی ٹہیک نہین کیونکہ جب ایک عربی پر دس رومی مقابل ہونگے تو اوسکی بہی لوگ طرفداری کرینگے میرے نزدیک یہ بات سب سے بہتر ہوگی کہ ہمارا تمام لشکر آراستہ وپیراستہ ہوجاوے پہر یکبارگی دشمن پر حملہ کرین اور جسقدر طاقت وجرأت ہو اونکے قلع وقمع مین جہد تمام وسعی مالاکلام بجا لاوین ؏ یا بامراد بر سر گردون نہیم پا * یا مردوار بر سر ہمت کنیم سر * ارکان روم نے راے باہانکو پسند کیا جب یہ راے قرار پاچکی باہان نے ایک عرضداشت قیصر روم کو لکہی خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ ہمارا لشکر نہر یرموک کے کنارہ پر پڑا ہے ہمنے ایک نامور سردار عرب کو طلب کرکے بہت کچہہ طمع دنیاوی دی مگر مفید نہ پڑی پہر اپنے لشکر کی کثرت دکہاکر دہمکایا اوسکو بہی وہ خیال مین نہ لایا اب بمجبوری تمام رومیونکا عزم بجزم جدال وقتال کا ہے اسپر سب کی راے سے قرار پائی ہے کہ فلان روز ہمارا کل لشکر یکگروہ ہوکر دشمنونپر ٹوٹ پڑے اس صورت مین امید قوی ہے کہ رومی کامیاب ہونگے لیکن اسی ایام مین مین سنے ایک راتکو خواب مین دیکہا ہے کہ ایک شخص مجکو خطاب

کرتا ہے کہ اے باہان تو لشکر عرب سے نہ لڑ ورنہ شکست فاش پاویگا بلکہ جانسے مارا جاویگا
اس خوفناک معاملہ کو دیکھکر مین چونک پڑا لیکن مین نے اپنے طور پر اسکی تعبیر اضغاث احلام یعنی
خواب پریشان کی ہے اب میری رائے یہ ہے کہ بادشاہ عالم پناہ اپنے اہل وعیال ومال و
منال استنبول کو روانہ کردے اور اپنی ذات سے انطاکیہ مین توقف فرماوے ع دیدہ باید کہ چکو
شود احوال ما ✤ نقل ہے کہ جب زمانہ لڑائی کا قریب آیا ایک بطارقہ نے باہان سے کہا کہ کل مین نے
ایک عجیب خواب دیکھا ہے اگر اجازت ہو بیان کرون باہان نے کہا بیان کر بطارقہ نے کہا کہ مین
کیا دیکھتا ہون کہ بہت سے آدمی بڑے ڈیل ڈول کے سفید پوشاک پہنے سبز دستار باندہے
آسمان سے زمین پر اوترے اور ہمارے ہاتھہ باندہے اور ہمسے برچھیان اور تلوارین چھینکر توڑ
ڈالین اور ہمکو ہر طرف بھگا کر کہتے ہین کہ بھاگو ورنہ سب ہی تو مارے جاوگے ہم گرتے پڑتے
بھاگتے جاتے ہین اور وہ پرے کے پرے ہمارا پیچھا لیے ہوئے چلے آتے ہین مگر کبھی ظاہر ہوجاتے
ہین اور کبھی غائب چنانچہ غائبونکا پھر نشان بھی نہین معلوم ہوتا ہے پھر میری آنکھہ بھاگنے کی
حالت مین کھلگئی باہان سنکر نہایت ہی مغموم وملول ہوا اور کہنے لگا کہ اے منحوس خدا کرے تو
اندہا ہوجاوے تاکہ راحت کی صورت نہ دیکھے اور پھر کبھی خوشخبری سنے ظالم تیرے خواب نے
مجکو بہت ہی بیتاب کیا کیا تو یہی چاہتا ہے کہ ہم سب مارے جاوین ہماری آرزو یہ ہے کہ سب سے
پہلے تو ہی قتل کیا جاوے کہ قبل از مرگ واویلا کی خبر سناتا ہے **طرفہ** یہ ہے کہ حضرت ابوعبیدہ رض
نے بہی اوسی زمانہ مین ایک خواب دیکھا کہ بفضل خدا بطفیل محمد مصطفےٰ مسلمان غالب ہین اور
کافر مغلوب چنانچہ تاریخ اعثم کوفی مین مفصل مذکور ہے۔

ذکر جنگ کرنے مسلمانونکا ترسایون ونصرانیونکے ساتھ

روز موعود صبح ہوتے ہی باہان نے اپنی فوجکا ملاحظہ کرکے حکم دیا کہ بیس صف کھڑی کیجاوین
اور ہر صف مین تیس ہزار سوار ہون جب صف بندی ہوچکی ہر صف پر ایک بطریق افسر کیا گیا

تاکہ رومیونکو جنگ پر آمادہ کرے میمنہ یعنی دہنی جانب لشکر کی قناطرہ وجرجین کو سپرد کی اور میسرہ
یعنی بائین طرف علقمہ بن منذر بدانی کی نگرانی مین دی اور خود ایک قیمتی تاج سر پر رکھکر اور گرانبہا
زرہ زیب بدن کر کے تلوار آبدار نیام جواہر نگار سے باہر نکال اور سیاہ رنگ گھوڑے پر جسکا زین
ولگام گوہر ویاقوت مین غرق تہا سوار ہو صفونکے آگے آکھڑا ہوا جب مسلمانون نے بہزار زیب و
زینت لشکر روم کو آراستہ دیکھا تعجب مین رہگئے حضرت ابوعبیدہ رضہ نے پرتو لطف اپنے لشکر ظفر
پیکر پر ڈالکے میمنہ یعنی دہنی جانب حضرت عمرو رضہ بن العاص و یزید رضہ بن ابی سفیان کو دی اور
میسرہ یعنی بائین طرف پر حضرت معاذ رضہ بن جبل و سوید رضہ بن صامت انصاری کو مقرر کیا اور
جناح میمنہ یعنی دہنی جانب کے پیش لشکر حضرت شرحبیل رضہ بن حسنہ کی سپرد کیا اور جناح میسرہ
یعنی بائین طرفکا پیش لشکر حضرت سعد رضہ بن عامر کے حوالہ کیا اور حضرت سعید رضہ بن زید بن عمرو
الثقفی کو چار ہزار سوار دیکر فرمایا کہ تم دشمنونکی گہات مین رہنا اور آپنے درمیان قلب کے رونق
افروز ہوکے حکم فرمایا کہ جتنے سوار ہین وے سب صاحب حضرت خالد رضہ بن ولید پر کام کرین
اور جتنے پیادے ہین وے سب ماتحت حکم ہاشم رضہ بن عتبہ بن ابی وقاص کے رہین جب
صف بندی ہو چکی مسلمانون نے اپنی جان شیرین سے ہاتھہ دہوکر آہستہ آہستہ دشمنونکی طرف
قدم بڑہایا تہوڑی دور چلکر صلاح توقف مین دیکھی حضرت خالد رضہ نے سوارونسے فرمایا کہ خاموش
رہو کوئی کسی سے کلام نکرو جبتک مین تمکو حکم ندون دشمنون پر حملہ نہ کرنا لشکر روم کے پیادون نے
نشان بلند کیے اور صلیبین اوٹہالین اور اپنی جگہہ سے حرکت مین آئے پادری انجیل پڑہتے
جاتے تہے اور اپنے مریدونکو جدال وقتال کی ترغیب دلاتے تہے چنانچہ اونکی تسبیح کی آواز
مثل آواز رعد کے لشکر اسلام مین آتی تہی اسی درمیان مین ایک شخص عربی نژاد کہ بسبب ارتداد
دین ترسائی اختیار کر لیا تہا میدان مین آکھڑا ہوا اور اپنے مردی کے بارہ مین بہت کچھ لاف و
گزاف مار کر مبارز طلب کیا چند مسلمانون نے چاہا کہ ایک ایک آدمی جا کر اوس یاوہ گو سے
لڑین مگر حضرت خالد رضہ نے سبکو روک دیا آخر کو حضرت قیس رضہ بن میسرۃ المراری سے فرمایا

کہ تم جاکر اس مخذول کا مقابلہ کرو حضرت قیس رض نے ایک ہی حملہ مین اوسکا سر قلم کرکے گہوڑے سے
نیچے گرا دیا پھر اوسی دم اوس مرتد کا سر نیزہ کی نوک مین چہید کر اوٹھا لیا جون ہی رومیون نے
شروع ہی جنگ مین اپنی بدفالی دیکھی غنچہ صفت تنگدل ہوئے اور مسلمان اس فال نیک کے
سبب سے مانند گل نوبہار شگفتہ خاطر ہوئے ازان بعد حضرت خالد رض نے اپنی ایک فوجکو حکم دیا کہ
لشکر دشمن پر دہاوا کرے اوس فوج نصرت موج نے جاکے رومیونکی صفونکو ایک ہی حملہ مین
درہم برہم کر دیا قریب ہزار آدمیونکے قتل کرکے زمین پر ڈالدیا دشمنون نے جب یہ حال دیکہا
اپنی جان پر کہیل کر قلب لشکر اسلام کا قصد کیا حضرت خالد رض نے حسب اشارہ حضرت ابوعبیدہ رض
کے بارہ ہزار سوار نامی گرامی جو فن نیزہ بازی مین یکتائے روزگار اور بہنر تیر اندازی مین بے ہمتا
دیار تہے اپنے ہمراہ لیجا کر دشمنان دین کا مقابلہ کیا اور میدان معرکہ مین قدم ہمت کا گڑہو کر تیغ و
تیر و نیزہ و خنجر سے ایسی داد شجاعت کی دی کہ باید و شاید غرض کہ جتنی دشمن کی فوج نے ارادہ
قلب لشکر اسلام کا کیا تہا اون سبکو حضرت خالد رض نے فی النار و السقر کر دیا دشمنون نے جب
اس واقعہ ہولناک کا مشاہدہ کیا چہکے چہوٹ گئے کمرین ٹوٹ گئین چونکہ مخالفین کو سوائے جنگ
کے دوسرا چارہ نتہا اسلیے پائے ثبات کا گڑہو کر تیر بارانی مین مشغول ہوئے لشکر اسلام نے بہی
بہت کچہہ تیر بارانی کی ناگاہ حضرت مالک رض بن حارث کی آنکہہ مین ایک تیر آلگا اور پلک کو پہاڑ دیا
اوس دن سے اونکا نام مالک بن اشتر پڑگیا حضرت مالک رض اشتر نے غضب مین آکر دشمن کی صف پر
ایسا سخت حملہ کیا کہ کتنے ہی جوانمرد رومی کو قتل کرکے خاک مذلت پر ڈالدیا پہر حضرت یزید رض بن
ابی سفیان رض و حضرت عمرو رض بن العاص نے بہی علی التواتر حملے کیے اور دشمنونکے رفع دفع
کرنیمین بہت کچہہ کوشش شایان وسعی نمایان فرمائی اسی اثنا مین حضرت عکرمہ رض ابن ابی جہل
کہ دلاوری مین طاق و جوانمردی مین شہرۂ آفاق تہے اپنے گہوڑیکی کونچین کاٹ کر پیادہ پا ہو
دشمن کے پیچہے دوڑے حضرت خالد رض نے فرمایا کہ اے عکرمہ رض پیادہ دشمن کیطرف نہ جاو اپنکو
دیدہ و دانستہ گرداب بلا مین مبتلا نہ کر حضرت عکرمہ رض نے جواب دیا کہ اے خالد رض زمانہ جہالت

مین مجھسے بہت سے قصور سرزد ہوئے ہین اور مگر اُسکے کہ حضرت رسولخدا مجھسے رنجیدہ ہوئے ہین
شاید آجکے دن مجھسے ایسا کام بن پڑے کہ باعث نجات کا ہو اور کچھہ میرے گناہونمین تخفیف ہو جاوے
یہ بات کہکر دشمن کی صف پر جا پڑے اور بہت سے کافرونکو واصل جہنم کرکے خود بہی جام شہادت
نوش فرماکے داخل بہشت برین ہوئے بعد اس واقعہ کے اصحاب دین رضوان ارباب یقین نے
کمر ہمت کی باندہ کرکے ایسا سخت مجاہدہ کیا کہ مخالفین تاب مقابلہ کی نہ لاکے ہٹتے ہٹتے دریاے
یرموک کے کنارہ تک جا پہونچے بہتیرے دہشت تلوار آبدار سے دریا مین ڈوب مرے جب
یہ حالات کفار مین اضطراب واقع ہوا باہان نے ایک ایک بطارقہ کو نام بنام پکار کر پہر جنگ پر
آمادہ کیا کہ سب ملکر یکبارگی حملہ کرو چنانچہ دلیران روم کے تین بہت بڑے گروہون نے مسلمانونکی
طرف قدم بڑہایا اور بڑی دقتونسے چند قدم مسلمانونکو پیچہے ہٹا دیا پہر حضرت خالد رض اور نیز تمام
سرداران فوج نے اپنے سپاہیونکو جنگ پر مستعد کیا چنانچہ دلیران عرب نے وہ مار ماری کہ بکثرت
رومی قتل ہوئے اور بکثرت دریا مین ڈوب مرے خیمونکا تو کچھہ شمار نہ تہا جسطرف طائر نظر جاتا ہزارون
مرغ بسمل کیطرح تڑپتے دکہائی دیتے آخرکار شوکت وصولت اہل اسلام کی دیکھکر اہل کفر گریز گریز
پکارنے لگے اور بے اختیار بہاگنے لگے مسلمانون نے کافرونکا تعاقب کیا اور مثل گاجر مولی کے
ہزارونکو کاٹکر پہینکدیا غرضکہ اوس روز حضرت ملک الموت صبح سے شام تک قبض ارواح مین
مشغول رہے جب رات ہوئی بیشمار مفروری دریا مین ڈوب گئے نقل ہے کہ اس معرکہ عجیبہ مین
ستر ہزار سردار جو قیصر کے اعیان وارکان ومشاہیر وزیر سمجھے جاتے تھے فی النار ہوئے
یہانتک کہ باہان بہی مارا گیا مگر تعجب یہ تہا کہ اوسکے تمام بدن پر زخم کا اثر مطلق نہ تہا بیشمار مال منال
وبہائم وغنائم کفار اشرار کا قبضہ اسلام مین آیا مگر اوس خیمہ کا پتہ نہ چلا جو حضرت خالد رض نے باہانکو
دیا تہا حضرت ابوعبیدہ رض نے مال غنیمت سے خمس نکالکر معہ فتحنامہ کے جانب مدینہ روانہ کیا جب
قاصد نے جاکر خط حضرت عمر فاروق رض کو دیا دیکھتے ہی خوش ہوگئے اور جتنے اصحاب رض کہ اونکے
دربار دُربار مین حاضر تہے سنکر باغ باغ ہوگئے اور سیدم سب نے ایک تکبیر کا نعرہ مارا کہ گنبد گردون

گونجا اوٹھا پھر نعمتون آلہی اور انعامون نا متناہی مین زبان شکر گذاری کی کھولی۔

ذکر مسلمانون کے غالب ہونیکا اور ہرقل قسطنطنیہ چلے جانیکا

سب سے پہلے جو شخص کہ مفروران معرکہ یرموک سے خدمت مین ہرقل کے حاضر ہوا اہل عموریہ سے تھا اور ہرقل اوسکو خوب پہچانتا تھا جب نظر ہرقل کی اوسپر پڑی پوچھنے لگا کہ تجکو ہمارے لشکر کی بہی کچھہ خبر ہے اوسنے جواب دیا کہ سب آدمی بہاگ گئے ہرقل نے تجاہل عارفانہ کرکے پہر دریافت کیا کہ کیا ہمارے یاروں نے اہل عرب کو بہگا دیا یا اونہون نے ہمارے یارونکو ہرقل کی ہیبت و دہشت ایسی اوس شخص پر غالب ہوئی کہ کچھہ جواب نہ دیسکا پہر ہرقل نے اپنے ملازمان خاص کو حکم کیا کہ یہ شخص ڈر کے مارے کچھہ حال صحیح نہین بتا سکتا ہے تم جلد جاؤ اور دوسرے آدمیونکو ہمارے پاس لاؤ تاکہ ہم اونسے اصلی حال دریافت کرین ملازم گئے ایک جماعت کو دیکھا کہ بہت ہی بُری صورت بنائے پریشانی کی حالت مین گھبرائی ہوئی آرہی ہے جب اونسے پوچھا گیا کہ باہان اور تمام ارکان کا بہی کچھہ حال معلوم ہے جواب دیا کہ تمام بطارقہ یعنی سردار مارے گئے اونمین سے ایک بہی باقی نہ بچا خدام نے جاکر اس واقعہ پر ہائلہ سے ہرقل کو خبر کی سنتے ہی اس خبر وحشت اثر کے ہرقل بیدل ہوگیا اور گھبراکر کہنے لگا کہ میرے پاس کسیکو لاؤ مین تو سنون کہ حقیقت حال کیا ہے حسب الحکم ہرقل کے ملازم خزیمۃ بن عمرو الشوخی کو کہ مفروران معرکہ یرموک سے تھا اور کل حالات جنگ سے آگاہی رکھتا تھا حاضر لائے ہرقل نے اوس سے دریافت کیا کہ ہمارے لشکر کی بہی تجکو کچھہ خبر ہے یا نہین جواب دیا کہ اوس سے بدتر کوئی خبر نہو گی تمام لشکر شاہی تباہ ہوگیا ہرقل نے کہا کہ تیری صورت سے شرارت ظاہر ہوتی ہے کیا تو اشرالناس معلوم ہوتا ہے کہا ہان پہر ہرقل اپنے ہر ایک سردار کا نام لیکر جو تمام اطراف سے جمع ہوئے تھے حال دریافت کرتا گیا خزیمہ جواب مین کہتا گیا کہ وہ بہی مارا گیا وہ بہی مارا گیا ہرقل نے امرا و دولت کیطرف رجوع کرکے کہا کہ خبر بد آدمی بد سے ہوا کرتی ہے بعد اسکے ہرقل نے

پوچھا گیا تو خزیمہ نے کہا ہاں پھر ہرقل نے کہا کہ ہمکو ایسا یاد پڑتا ہے کہ جس زمانہ مین محمدؐ عربی نے
نامہ در باب دعوت اسلام کے بھیجا تھا اور ہم بدل چاہتے تھے کہ متابعت اونکے حکم کی کرین تو نے
سب سے پہلے ہمکو روکا خزیمہ اپنی خطا کا اقرار کرکے لطف شاہی کا امیدوار ہوا ہرقل نے اوسے
مجلس مین حکم دیا جلادونے اوسی دم خزیمہ کا سر دھڑ سے جدا کیا ۵ ہرکہ نہ در پاسے عزیزان بود؎
بارگرانیست کشیدان بدوش ؎ جب ہرقل نے معلوم کیا کہ اب ولایت شام مین قیام کرنا مشکل
ہے اپنے خاص الخاص کے ساتھ سوار ہو کر ایک کوہ بلند کی چوٹی پر چڑھ گیا اور چند بار کہ زار زار رونے
اور دل پر درد سے آہ سرد بھر کر کہنے لگا کہ اے زمین پاک تجھپر سلام اور اے زمین پر خیر و برکت و
نعمت تجھپر سلام اور اے بہشت دنیا کی تجھپر سلام اب تجھسے رخصت ہوتا ہون پھر دوبارہ تیری
صورت دیکھنا بس محال ہے پھر ہرقل اسی قسم کی دردناک گفتگو کرکے بہت تعجیل کے ساتھ
قسطنطنیہ کیطرف روانہ ہوا۔

ذکر فتح حلب اور تشریف لیجانے مالک اشتر کا سرحد روم تک

جب حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے جنگ یرموک سے فتح پائی باگ گھوڑے اولی العزم کی جانب حلب
اوٹھائی بعد قطع مسافت منزل مقصود پر پہونچے شہر باہر لشکر نے ڈیرے ڈالدیے ساکنان حلب
نے جزیہ دینا قبول کرکے مسلمانوں کے واسطے پھاٹک کھولدیے مصالحت کیساتھ اہل اسلام کا
قبضہ تمام شہر پر ہو گیا ازان بعد حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے مالک اشتر رضؓ سے فرمایا کہ تم قریب دربند
روم کے جاؤ مالک رضؓ حسب الحکم حضرت ابو عبیدہ رضؓ متوجہ جانب دربند ہوئے جب روانگی مالک رضؓ
کو چند روز گذر گئے حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے میسرہ رضؓ بن مسروق کو براہ مصلحت ہزار سوار دیکر مالک
اشتر کی مدد کو روانہ کیا جب مالک اشتر رضؓ دربند کے قریب پہونچے معلوم ہوا کہ تیس ہزار مخالف
لڑنیکو تیار ہین جب مالک رضؓ اونکی کثرت پر مطلع ہوئے مصلحتاً توقف کیا آگے نہ بڑھے استنے ہی
مین حضرت میسرہ رضؓ بھی جا ملے باہم ہر دو صاحب نے مشورہ کیا تو راے لڑنے پر ہوئی غرضکہ

دونون طرف سے قلب و میمنہ و میسرہ و جناح آراستہ و پیراستہ ہوئے و صفین سیدہی کہڑی کی دی
گئین ہر دو جانب سے دلاور مانند بحر اخضر کے جوش و خروش مین آرہے تہے اسی درمیان مین
ایک دلیر رومی بڑے ڈیل ڈول کا لمبا چوڑا جسکی ہیئت صورت سے پتا دیو کا پانی ہو یاسہ یئے
میدان مین آکہڑا ہوا اور اپنا مقابل چاہا ہر چند مالک رضہ نے ترغیب لڑنیکی لوگونکو دلائی مگر لشکر اسلام
سے کسینے بہی قدم نہ بڑہایا آخر کار مالک اشتر رضہ نے اپنے گہوڑے کو ڑا جمایا اور رومی کے مقابلہ کو
جا کہڑے ہوئے او سیدم طرفین مین تلوار چلنے لگی اور رومی نے حضرت مالک رضہ کے سر پر ایک
تلوار ماری کہ آپکے خود کو کاٹکے کسیقدر استخوان سر تک اثر کیا اور حضرت مالک رضہ نے جو اوسکی گردن پر
تلوار ماری کارگر نہوئی جب دونون پہلوان ایک تاریک دل اور دوسرا روشن روان تہا لڑتے
لڑتے تہک گئے حضرت مالک اپنے یارونکے پاس آئے او خون اونکے سر سے جاری تہا اپنے
وار کے خالی جانیسے تلوار پر نفرین کرتے تہے اور کہتے تہے کہ اگر اس تلوار کو پتہر پر مارتا تو اوسکے
بہی ٹکڑے اوڑجاتے مالک رضہ کے ایک صاحبزادہ نے کہا کہ تلوار کی کیا خطا ہے شاید حکم
پروردگار کا ہو کہ کارگر نہو مالک رضہ نے کہا سچ ہے پس لڑکے نے دوا لاکر زخم پر چہڑکی اور اوسکو
خوب کسکر باندہ دیا مالک رضہ نے اپنے ایک بہتیجے سے فرمایا کہ میری تلوار تو لے اور تہوڑی دیر کو
اپنی تلوار مجہے مانگے دسے بہتیجے نے کہا کہ آپ ہی اپنی تلوار مجکو عنایت کیجیے مجکو اوسکی حاجت ہی
مالک رضہ نے فرمایا کہ اگر تو میرا سوال پورا کرے تو تیری شادی اپنی دختر ام نعمان سے کردونگا
بہتیجے نے فوراً اپنی تلوار چچا کے حوالہ کردی جب مالک رضہ نے دشمن کیطرف ارادہ جانیکا کیا رشتہ دار
مانع ہوئے اور کہنے لگے کہ آپکو ورطہ ہلاکت مین نہ ڈالیے اور اس ملعون کے مقابلہ کو نہ جائیے
مالک رضہ نے خدا کی قسم کہا کر کہا کہ جبتک میرا دم مین دم باقی ہے دشمن سے لڑونگا لباس عار
نہ پہنونگا رشتہ دار جواب پاکر خاموش ہورہے مالک رضہ نے تلوار کہینچکر دشمن پر حملہ کیا رومی
قوی ہیکل مہیب شکل نے پہلے ہی اپنا وار کیا مگر کارگر نہوا پہر مالک رضہ نے لپک کر جو ہاتھ مارا
ایک ہی وار مین دشمن کے خود و سر کو دو ٹکڑے کر دیا پہر ایک دوسرا رومی اپنے لشکر سے جدا

ہوا اور حضرت مالک رض سے آکر لڑنے لگا بعد بہت بڑی حرب وضرب کے وہ بھی واصل جہنم ہوا بعد کامیابی کے حضرت مالک رض اپنے لشکر مین آکر ملگئے اوسدن صبح سے لیکر شام تک ہنگامہ جدال وقتال کا گرم رہا آخر کو بفضل خدا مسلمان فتحیاب ہوئے دشمن بیشمار مارے گئے اور باقی بچے وہ بھاگ کر گوشۂ عافیت مین جا چھپے باوصف غلبہ کے مسلمانون نے رات بھر اپنی لشکر کی حفاظت رکھی صبح ہوتے ہی قاصد حضرت ابوعبیدہ رض کا خط لایا اوسمین لکھا تھا کہ تم دیکھتے ہی خط کے واپس چلے آؤ حضرت مالک رض بعد قطع منازل بعیدہ حضرت ابوعبیدہ رض کے لشکر مین داخل ہوئے حضرت ابوعبیدہ رض نے حبیب رض بن سلمہ نہری کو حلب پر اور قیصر رض بن بر کو اوسکی پرگنات پر حاکم مقرر کیا اور خود اپنے ہیڈ کوارٹر کو دمشق مین اوٹھا لائے اور ایک خط مین کل حالات فتوحات کے لکھکر حضرت عمر فاروق رض کی خدمت میں روانہ کیا حضرت عمر رض نے خدا کا شکریہ ادا کیا اور جواب مین لکھا کہ اے ابوعبیدہ رض تم چندروز دمشق مین قیام کرو تاکہ مجاہدین رض کی ماندگی رفع ہوجائے اور کلفت سفر دفع ہوجائے مصلحت اونکی آسایش مین ہے اور دوسرا حال یہ ہے کہ اندنون مین حضرت سعد رض ابی وقاص کا خط بایں مضمون آیا ہے کہ اہل فارس کا لشکر موضع غلولا مین جمع ہوا ہے اور بہت بڑی اونہون نے اپنی طاقت کرلی ہے مگر ہمکو اپنے پروردگار کے فضل سے امید قوی ہے کہ اوس طبقہ وغیرہ دیگر کفار اشرار پر غالب کریگا جب خط حضرت عمر رض کا حضرت ابوعبیدہ رض پاس پہونچا چند روز دمشق مین قیام کرکے تمام ملک شام کے شہرونمین اپنا قبضہ کیا چنانچہ آپ کے قدم کی برکت سے تمام سرزمین سرسبز اور شاداب ہوگئی۔

ذکر توجہ فرمانے حضرت ابوعبیدہ رض کا ایلیا کی جانب اور تشریف لے جانے حضرت عمر رض فاروق اعظم کا طرف دیار شام کے

اخبارونمین مذکور ہے کہ جب لشکر اسلام نے چندروز دمشق مین آرام کیا دار الخلافت سے فرمان

واجب الاذعان صادر ہوا کہ اب ابوعبیدہ رض کو لازم ہے کہ ایلیا جسکو اب بیت المقدس کہتے
ہین فتح کرین حضرت ابوعبیدہ رض اپنے تشریف لیجاتے۔ ہے ہی پیشتر حضرت عمرو رض بن عاص کو
روانہ کرچکے تھے حضرت عمرو رض حسب ایما حضرت ابوعبیدہ رض بعد طے منازل طویلہ و قطع مسافت بعیدہ
کے ایلیا مین داخل ہوئے ساکنان اوس شہر مقدس نے دروازے بند کرلیے اور حالت
محاصرہ ہی مین علماء نصاری نے ایک قاصد حضرت عمرو رض پاس بہیجکر نام دریافت کیا آپ نے
فرمایا کہ مجکو عمرو کہتے ہین قاصد نے لوٹ کر اپنے علماء کو اطلاع کی علماء نے پہر قاصد کو او لٹے
پاؤن پہیرا اور کہلا بہیجا کہ اے عمرو رض تم محاصرہ توڑدو اور ہمارا شہر چہوڑدو تم ہرگز فتح نکرسکو گے
اس شہر مقدس کو وہی دولتمند شخص فتح کریگا جسکے اسم پاک مین صرف تین حرف ہونگے اسی
درمیان مین حضرت ابوعبیدہ رض کوچ کرکے مع اپنے لشکر جرار کے اردن تک پہونچے اور وہان سے
ایک خط علماء و رؤسا ایلیا کے نام لکہا بایں مضمون کہ یا تو ہمارا مذہب قبول کرو یا جزیہ دو
ہم تمسے مزاحمت نکرینگے ورنہ ایسے گروہ حقیقت پژوہ کو تمپر مقرر کرونگا کہ اونکے نزدیک راہ دین
مین قربان ہونا اوس سے زیادہ محبوب ہے کہ جیسا تم لحم خنزیر و شراب کو دوست رکہتے ہو
حضرت ابوعبیدہ رض نے چند روز اردن مین اپنے خط کے جواب کا انتظار کیا مگر کچہ جواب نہ آیا
خارجا سنا کہ اہل ایلیا سرکشی پر آمادہ ہین سنتے ہی اس خبر کے اردن کوچ کرکے حضرت عمرو رض عاص
سے جا ملے جسدم حضرت ابوعبیدہ رض ایلیا مین پہونچے بہت بڑا ایک لشکر شہر سے باہر نکلا اور مقابلہ
لشکر اسلام کے صف آرا ہوا طرفین سے نوبت حرب و ضرب کی پہونچی تہوڑی سی ہی دیر مین
بیشمار کفار مقتول ہوئے بقیۃ السیف تاب آتش جنگ کی نہ لاکر عاجز ہوئے اور پہر شہر مین
گہسکر پہاٹک بند کرلیے مسلمانون نے محاصرہ کا پورا بندوبست رکہا جب رؤسا بیت المقدس کو
بالیقین معلوم ہوا کہ لشکر اسلام آسانی سے نہ ہٹینگے مجبور ہوکر ایک قاصد حضرت ابوعبیدہ رض پاس
بہیجکر پیغام دیا کہ ہم سب کی یہ راے ہے کہ صلح کرکے تمکو اپنا شہر سپرد کردین مگر ہمکو تمہارے قول
و قرار پر اعتبار نہین ہان اگر سرور اصحاب رض یعنی عمر رض بن الخطاب یہان تشریف لاکر عہد و پیمان

کرین تو ہمکو سواے اطاعت کے کوئی چارہ نہوگا حضرت ابوعبیدہ رضہ نے اوسیدم ایک خط معہ
کل حالات کے حضرت عمر رضہ کی خدمت مین روانہ کیا جب حضرت عمر رضہ نے اوس حال سے اطلاع
پائی جملہ مہاجرین رضہ وانصار رضہ سے اپنے تشریف لیجانے کے باب مین شوری کیا حضرت عثمان رضہ
نے صلاح دی کہ آپ تشریف نہ لیجاوین اور جناب ولایت مآب حضرت علی رضہ ابن ابیطالب نے
یہ رائے دی کہ اے خلیفۃ الرسول اللہ آپ ایسے موقع پر ضرور ہی تشریف لیجائیے حضرت
عمر رضہ نے رائے جہان آرائے حضرت علی رضہ کو پسند کیا اور حضرت عباس رضہ بن عبدالمطلب کو حکم
دیا کہ تم اپنا خیمہ مدینہ سے باہر قائم کرو اور اصحاب رضہ نصرت انتساب تمہارے زیر کمان رہین جبکہ
اوس مقام پر لشکر جمع ہوچکا حضرت امیرالمومنین علی رضہ ابن ابیطالب کو خاص مدینہ مین اپنا
نائب مقرر کیا ۔ وزیر چنین شہریار چنان ٭ جہان چون نگیرد قرار چنان ٭ حضرت عمر رضہ بعد
طے منازل وقطع مراحل بیت المقدس مین داخل ہوئے جب حضرت ابوعبیدہ رضہ کو آپ کی تشریف
آوری کی خبر پہونچی اوسیدم ایک عربی گھوڑا اور ایک سفید کپڑے ونکا جوڑا ہمراہ لیکر پیشوائی کو گئے
جب قریب پہونچے دیکھا کہ حضرت عمر رضہ پیادہ پا اونٹ کی نکیل پکڑے ہوئے آرہے ہین اور
اونٹ پر غلام سوار ہے لباس آپکا اون کہنہ کا تہا تلوار گلیمین حمائل تہی کمان کندہے مین لٹکی
ہوئی تہی حضرت ابوعبیدہ رضہ ونیز دیگر سردار صورت حال دیکھکر تعجب مین ہوکر عرض کرنے لگے
کہ اے خلیفہ برحق ہوتے ہوئے سواری کے پیادہ چلنے مین کیا مصلحت ہے فرمایا کہ یہ ایک اونٹ ہے
ہماری اور غلام کی سواری کے لیے پس اسوقت باری غلام کی سواری کی ہتی اسلیے ہمکو پیدل
چلنا ضرور ہوا القصہ ہے کہ حضرت ابوعبیدہ رضہ نے حضرت عمر رضہ کو لباس سفید پہنا کر گھوڑے
پر سوار کروایا حضرت عمر رضہ نے تہوڑی دیر اونکی خاطر سے پہنا پہر اوتار کر اپنا پرانا گودڑا پہن لیا
اور گھوڑے سے بہی درگذر کی اپنے شتر پر سوار ہوکے فرمایا کہ جبدم یہ لباس پہنکر مین گھوڑے پر
سوار ہوا اپنے نفس مین غرور کے آثار کو ملاحظہ کیا جانا مین نے کہ یہ عمل شیطان سے ہے۔
حضرت ابوعبیدہ رضہ وحضرت یزید رضہ بن سفیان رضہ نے عرض کی کہ اے امیرالمومنین رضہ اگر اور ہی

پہنچے تو حاضر کیا جاوے کیونکہ زینت مسند خلافت کی اوس سے متصور ہے حضرت عمر رضہ نے اونکی
معروضہ کے جواب مین کلمات نوازش آمیز بطور نصیحت کے فرمائے سب سنکر راضی ہو گئے جب
لشکرگاہ مین تشریف لیگئے رنج سفر سے آرام پایا حضرت ابو عبیدہ رضہ نے ایک قاصد اہل ایلیا
کے پاس روانہ کرکے حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضہ کی تشریف آوری کی خبر دی اہل ایلیا
نے ایک عربی آدمی جسکی کنیت ابی جعدہ تہی حضور مین حضرت عمر رضہ خلیفۃ المسلمین کے روانہ کیا
تاکہ جزیہ قبول کرکے باین شرائط عہدنامہ لکہوالے کہ ساکنان اس شہر کو تکلیف جلا وطنی کی
نہ دیجاویگی حضرت عمر رضہ نے التماس باشندگان بیت المقدس کی قبول فرماکر عہدنامہ لکہکر اونکی
حوالہ کیا نصاریٰ نے دروازے شہر کے کہولدیے مسلمان اندر شہر کے داخل ہوئے چونکہ وقت
نماز کا ہو گیا تہا حضرت عمر رضہ نے حضرت بلال رضہ موذن رسولخدا صلعم سے فرمایا کہ اذان پکارو حضرت
بلال رضہ نے جواب دیا کہ گو مین نے ارادہ کر لیا تہا کہ بعد حضرت رسولخدا صلعم کے کبہی اذان نکہونگا
چونکہ اطاعت حکم خلیفہ کی بہی واجب ہے لہذا مجکو اذان کہنا ضروری لازم آیا تب سدم حضرت
بلال رضہ نے بیت المقدس مین کہڑے ہو کر اذان کہنا شروع کی جمیع اصحاب رسالت مآب
مانند ماہی بے آب کے بیتاب ہو گئے اور مجلس حضرت نبوی صلعم کی یاد کرکے زار و قطار رو کرتے تہے

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد ✤ روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

غرضکہ جب حضرت بلال رضہ اذان و اقامت کہہ چکے حضرت عمر رضہ پیش امام ہوئے اوسوقت جملہ
اہل اسلام کے یہ شعر ورد زبان تہا ؎ من واقتدا با تو در ہر نمازے ✤ ہمینست تازندہ ام
ملت من ✤ جب نماز سے فراغت پائی سب مسلمانون نے خدا کا شکریہ ادا کیا کہ اے پروردگار عالم
ہزار احسان ہے تیرا کہ تونے بیت المقدس سے عمدہ شہر کو جسکا نظیر ربع مسکون پر نہین باسانی
فتح کروادیا اور اوس مسجد اقصیٰ مین جسکی تعریف و توصیف مستغنی از بیان ہے ہمکو توفیق جماعت سے
نماز پڑہنے کی دے جب حضرت عمر رضہ مہمات ملکی اوس نواح یعنی ملک شام سے فارغ ہوئے اور
حضرت ابو عبیدہ رضہ کو تمام ممالک شام کا حاکم کرکے پہر اپنی دار الخلافت یعنی مدینہ منورہ مین تشریف

لائے - بعد فتح تین برس شہر ایلیا کی حضرت ابوعبیدہ رضہ وحضرت معاذ رضہ بن جبل نے و نیز دیگر
بعض اصحاب اخیار رضوان اللہ علیہم اجمعین مرض طاعون مین انتقال فرماکر داخل بہشت برین
ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

ذکر تشریف لیجانے حضرت خالد رضہ بن ولید کا ملک شام سے مدینہ طیبہ مین

جب حضرت خالد رضہ بن ولید و نیز دیگر اہل اسلام اپنے حسن اہتمام سے سپاہ شام و عظماء روم و
روساء اوس مرز و بوم پر غالب آئے اور اونکی شجاعت و بسالت کا آوازہ گوش زد ادنیٰ و اعلیٰ
دیار عرب کے ہوا اتفاقاً ایک شاعر شیرین زبان تمکین بیان ایک قصیدہ حضرت خالد رضہ کی شان مین
لکھکر راہ دور و دراز سے لایا حضرت خالد رضہ نے اوسکی سلاست کلام و فصاحت تمام کے صلہ مین
دس ہزار درہم انعام فرمائے بعض نے از روے رشک کے اس امر کی حضرت عمر رضہ کو اطلاع
دی کہ حضرت خالد رضہ نے بیت المال مسلمانونکو بیموقع تصرف کیا اور بعیوض ایک ہزار درہم کے بعد
ہلاکت مالک بن نویرہ کے اوسکی زوجہ بنت مجاعہ سے نکاح کیا سنتے ہی اس خبر کے حضرت عمر رضہ
نے ایک فرمان حضرت ابو عبیدہ رضہ کے نام بھیجا کہ خالد رضہ نے مسلمانونکے مال مین تصرف کیا ہے
لازم کہ تم اونکی املاک سے نصف مال لیکر اونکو مدینہ کو روانہ کرو حضرت ابو عبیدہ رضہ نے بموجب
حکم کے حضرت خالد رضہ سے نصف مال طلب کیا حضرت خالد رضہ نے بخوشی خاطر سپرد کردیا اور کہا
مین وہ نہین ہون کہ نفس کی خواہش سے اپنے امیر المومنین رضہ کی مخالفت کرون پھر اوسیدم
آپ مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے اور سعادت حضوری حضرت خلیفۂ وقت رضہ کی حاصل کی حضرت
عمر رضہ نے فرمایا کہ اے خالد رضہ چالیس ہزار درہم تمہاری جانب اور واجب الادا ہین حضرت خالد رضہ
نے اوسیدم تعمیل ارشاد کرکے زر مطلوبہ بیت المال مسلمانونمین داخل کردیا پھر چند روز بعد
حضرت خالد رضہ کہ پانچوین برس خلافت حضرت عمر رضہ کی تھی بحکم قضاء الٰہی مرض الموت مین مبتلا ہوئے
فرماتے تھے کہ بہت برسون ہمنے جہاد کیے و دل چاہا کہ دولت عظمیٰ شہادت کی حاصل ہو مگر افسوس

باوجود سعی تمام وجہد مالاکلام یہ نعمت میسر نہوئی بہر آپنے وصیت کی کہ میرا اسپ وغلام وسلاح
مجاہدین رضہ کے حوالہ کرنا کیونکہ میرے نزدیک مدد دین سے بڑہکر کوئی کام نہین ہی مین اوسکو
دل وجانسے محبوب رکہتا ہون جب حضرت خالد رضہ کا انتقال ہوگیا تو آپنے سوائے اسپ وغلام
وسلاح کے کچھ ترکہ مین نہ چہوڑا حضرت عمر رضہ نے سنا کہ خالد رضہ نے ترکہ مین سوائے اشیاء مذکورہ
کے کچھ نہ چہوڑا فرمایا کہ خدا ابو سلیمان رضہ پر رحمت کیجیو کہ ہم اونکے حال کو برخلاف اسکے جانتے تہے
حضرت عمر رضہ باوصفیکہ گریہ کو مکروہ رکہتے تہے حضرت خالد رضہ کے جنازہ پر زار زار روئے اور
فرمایا کہ بنی مغیرہ کی عورتونکو کوئی خوف نہین اگر خالد رضہ کے لیے آنسوؤنسے روئین بشرطیکہ
شور وفغان نہ مچائین **نقل** ہے کہ ایکدن ایک عورت اپنے فرزند ارجمند کی شانمین کچھ
ابیات پڑہکر روتی تہی حضرت عمر رضہ نے دریافت کیا کہ یہ کون عورت ہے اور کیون روتی ہے
لوگون نے عرض کی کہ یہ خالد رضہ کی والدہ ماجدہ ہے اپنے عزیز لخت جگر کے غم والم مین رورہی
ہے فرمایا کہ ہمنے اپنی عمر مین کبہی نہین دیکہا کہ کسی عورت نے خالد رضہ سا نامی گرامی فرزند جنا ہو

ذکر جانے مثنیٰ بن حارثہ رضہ کا مدینہ منورہ مین اور مقرر ہونے ابو عبید ثقفی کا واسطے جنگ اہل کفر کے

جب خبر وفات حضرت صدیق اکبر رضہ کی اہل فارس نے سنی سامان جدال وقتال کا مہیا کرکے
مثنیٰ رضہ بن حارثہ شیبانی پر کہ مدت دراز سے مسلمان ہوکر اہل اسلام کیساتھ سلوک کرتے
رہتے تہے لشکر کشی کی خاص اوسوقت مین کہ اہل عرب ملک عراق پر چڑہائی کر رہے تہے اسی
اثنا مین حضرت مثنیٰ رضہ نے ایک خواب دیکہا کہ کسی شخص نے اونکو ایک علم دیا اور کہا کہ اب سلطنت
فارسیونکی ختم ہوئی اور اونکی دولت زوال مین آئی تو حضرت عمر رضہ کے پاس جا اور ان سے
دشمنان دین کے قلع وقمع کرنے مین مدد طلب کر جب حضرت مثنیٰ رضہ خواب سے بیدار ہوئے
اپنے سرداران لشکر کو بلا کر فرمایا کہ آجکی رات مین نے ایسا خواب دیکہا ہے تمہاری کیا رائے

ہے آیا مین امیرالمومنین حضرت عمر رضہ سے مدد طلب کرون یا نہین سب نے متفق البیان ہوکر
جواب دیا کہ بلا شک آپکا مدینہ جانا صورت فتحیابی کی رکہتا ہے بعد مشورہ کے حضرت مثنیٰ رضہ اپنے
خاص آدمیونکے ساتہہ مدینہ کیطرف روانہ ہوئے اتفاقاً راہ بہول کر ایک جگہہ حیران ہوکر کہڑے
ہو رہے ناگاہ ہاتف سے سنا کہ کچہہ ابیات مدح اسلام و ذم کفر مین پڑہتا جا رہا تہا حضرت مثنیٰ رضہ
اور اونکے خواص اوسکے پیچہے ہوئے یہہ اپنی سیدہی راہ پر آگئے اور بہت جلد مسافت طے کرکے
مدینہ مین داخل ہوکے حضرت عمر رضہ کا مکان دریافت کیا لوگون نے کہا کہ حضرت عمر رضہ مہاجرین رضہ
و انصار رضہ و تابعین اخیار کے ساتہہ مسجد احمد مختار مین تشریف فرما ہین جب حضرت مثنیٰ مجلس مین
پہونچے سلام کہا حضرت عمر رضہ نے جواب دیکر پوچہا کہ تم کون ہو جواب دیا کہ مثنیٰ بن حارثہ شیبانی
حضرت عمر رضہ نے فرمایا مرحبا تجہہ اور تیرے اہل پر ہم تو تمہارے اوصاف پہلے ہی سن چکے ہین اب
کہان سے آتے ہو اور سبب آنیکا کیا ہے کہا کہ ہم زمانہ خلافت حضرت صدیق اکبر رضہ مین اہل فارس
سے مقابلہ و مقاتلہ کر رہے تہے اور اکثر کامیاب بہی ہو رہے تہے چونکہ حضرت صدیق اکبر رضہ انتقال
فرما گئے اب پہر اہل طغیان و عصیان فارس و ایران ترتیب لشکر و تہیہ اسباب جنگ مین مشغول
ہین مین خاص اس غرض سے حاضر ہوا ہون کہ اگر ارباب اسلام و اصحاب کرام رضہ میرے ہمراہ
تشریف لیچلین تو مین اونکی معاونت و موافقت سے تختگاہ ملوک عجم و سلاطین فارس کو فتح کردون
حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ پہلے کچہہ ملک عراق کا حال بیان کرو حضرت مثنیٰ رضہ نے عرض کی کہ عراق
وہ سرزمین ہے کہ جسمین بکثرت خیر و برکت و باغ و زراعت ہے مال و متاع بسیار غنائم بہائم بیشمار
حضرت عمر رضہ نے دریافت کیا کہ وہانکے آدمی کیسے ہین حضرت مثنیٰ رضہ نے عرض کی کہ اگرچہ بظاہر
بڑے لنبے چوڑے ڈیل ڈول کے تگڑے آدمی وہانکے معلوم ہوتے ہین مگر نہایت ہی ڈرپوک
اور بزدلے ہین حضرت عمر رضہ یہہ سنکر منبر پر تشریف لیگئے بعد حمد خدا و نعت سید الانبیا کے فرمایا کہ ایہا الناس
خداے بزرگ و غالب نے اپنے حبیب سے وعدہ کیا ہے کہ ولایتین ملوک عجم اور ملک قیاصرہ
روم کے تمہاری امت کو عطا کیے جاوینگے اور کل خزینے و دفینے ان دونون عالی خاندانونکے

اونکو دیے جاوینگے اب ہماری رائے یہ ہے کہ تم کمر ہمت باندہ کے غریب الوطنی اختیار کرکے
ساسانیونکے ملک کیطرف متوجہ ہو کیونکہ بغیر تکلیف سفر کے نعمت غنیمت کی حاصل نہین ہوسکتی ہی
میرے نزدیک اس کار خیر مین تساہل و تغافل نہ کرنا چاہئے اسیلئے کہ جہاد مین مفاد دارین حاصل
ہین چونکہ صنادید قریش شوکت و کثرت شاہان فارس کی پہلے ہی سے سن چکے تھے اسوجہ سے
حضرت عمر رضہ کی بات سنکر خاموش رہے تھوڑی دیر بعد حضرت ابو عبیدہ رضہ بن مسعود ثقفی نے کہاکہ
اے امیر المومنین رضہ پہلے جو آپ کے ارشاد کو قبول کرے وہ مین ہون مین آپ کے
حکم کی تعمیل مین کمی نکرونگا بلکہ اس کام نیک انجام مین اپنی جان لڑا دونگا بعد انکے حضرت سلیط رضہ
بن قیس انصاری نے کہ حاضران بدر سے تھے حضرت عمر رضہ کے فرمان واجب الاذعان کی اطاعت
پر اپنی مرضی ظاہر کی بعد ان ہر دو بزرگوار کے گروہ کے گروہ انبوہ کے انبوہ جہاد ملک فارس پر
جانیکو مستعد ہوگئے اور بخوشی تمام سب نے عرض کی کہ اے امیر المومنین رضہ ہمارے اوپر کسی کو
مہاجرین رضہ یا انصار مین سے سردار کر دیجئے حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ مین تمہارا سردار اوسکو
کرونگا جسنے اطاعت مین سبقت کی ہے یعنی حضرت ابو عبیدہ رضہ بن مسعود کو جو تابعین اخیار سے
ہین غرضکہ حضرت عمر رضہ نے حضرت ابو عبیدہ رضہ کو منصب سپہ سالاری کا عطا کرکے فرمایا کہ اگرچہ سلیط رضہ
بن قیس کو جو تمسے افضل و اولی ہین امیر لشکر کرتے چونکہ اونکی عادت ہے کہ جنگ مین نہایت
ہی عجلت کرتے ہین اسیلئے اندیشہ ہے کہ کہین سپاہ اسلام تنگ نہوجائے اب ہماری غرض
اس گفتگو سے یہ ہے کہ تم حضرت سلیط رضہ کی نہایت درجہ تعظیم و تکریم کرنا اور ہر معاملہ مین اونسے
رائے لینا اور اونکی رائے سے کہ سراسر صواب پر ہوگی تجاوز نکرنا جب حضرت عمر رضہ نصیحت سے
فارغ ہوئے حضرت ابو عبیدہ رضہ کو فوج دیکر رخصت کیا حضرت ابو عبیدہ رضہ نے اوس ولایت
مین پہونچکر بصلاح و اتفاق حضرت سلیط رضہ بن قیس و عمرو رضہ بن حزم انصاری و مثنی رضہ بن حارثہ
کی تیاری جنگ جابان کی کی یہ جابان وہ ہے جسکو رستم فرخ زاد سپہ سالار خراسان و عراق
نے دو ہزار سوار دیکر واسطے ضبط سرحد کے تعین کیا تہا جب جانبین سے صف بندی ہوچکی

بروایت اعثم کوفی پہلے جس شخص نے قدم میدان جنگ مین رکہا اور مبارز طلب کیا وہ
جابان تہا اس دلیر نے بہت سے مہاجرین رضؓ کو شہید کیا حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے حضرت سلیط رضؓ
سے کہا کہ کیا انصار رضؓ کچھہ کام نہ کرینگے شاید ڈرتے ہین حضرت سلیط رضؓ نے بہ نسبت انصار رضؓ کی بہت
کچھہ تعریف وتوصیف کی بعد اسکے فرمایا کہ آیا تم مین سے کوئی ایسا ہے جو جاکر اس عجم کا کام تمام
کرے اوسیدم ایک جوانمرد انصار رضؓ جنکا نام نامی واسم گرامی منذر رضؓ بن فضہ تہا صف سے جدا ہوئے
اور مخالف عجم سے خوب نیزہ بازی کرکے اوسکو گہوڑے سے گرادیا اور سینہ پر چڑہ بیٹھے جون ہی چاہا
کہ اوسکا سر دہڑ سے اوڑا دین جابان نے اوسوقت کہا کہ لا الہ الا اللہ منذر نے قتل مین توقف کیا
جابان نے گڑگڑا کر کہا کہ اگر آپ مجکو زندہ چہوڑ دین تو مین ایک لونڈی اور ایک غلام نذر کرون کیونکہ
اسوقت مین میرا کوئی یار نہین حضرت منذر رضؓ اوسکے سینہ سے اوٹھہ کہڑے ہوئے اور اپنے ساتھہ
گہوڑے پر بٹہا کر لشکر اسلام مین لے آئے غرضکہ جابان اوس نواح مین سے برآوردہ اور نامی
روزگار تہا صدق دل سے مسلمان ہوا اور بہت کچھہ عذر و معذرت کرکے دو کنیز اور دو غلام اور دو ہزار
درہم حضرت منذر رضؓ کو دیئے جب لشکر اسلام نے جنگ جابان سے فراغت حاصل کی شہر حیرہ کی جانب
کوچ کیا تاکہ آلات و سامان جنگ ملک عجم کا وہان ٹہیر کر ملاحظہ کرین چونکہ ملک عجم مین عجب افراتفری
مچا تہا اور نہایت درجہ کی بدنظمی پہیل رہی تہی صبح ایک شخص کو بادشاہ کرتے اور شام کو اوس کو
تخت سے اوتار دیتے یہانتک کہ نوبت حکومت و مملکت یزدجرد کی پہونچی۔

ذکر واقعہ جسر وشہادت حضرت ابو عبیدہ ثقفی رضؓ کا

تاریخون مین مذکور ہے کہ جب خبر اسیر ہونے جابان اور اوسکے اسلام لانیکی رستم کو کہ امیر الامراء
ملک فارس کا تہا پہونچی جالینوس کو ایک جماعت کثیر دیکر مسلمانون سے جنگ کرنیکے لیے فوراً
روانہ کیا اور آپ لشکر گران تمام ولایت فارس وخوزستان و ملک خراسان سے جمع کرکے
مدائن مین مقیم ہوا اور منتظر تہا کہ ہر دو جانب سے کون فتحیاب ہو جب خبر جالینوس کے

آینکی اور لشکر جرار لانیکی حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے سنی اوسیدم مقابلہ کے لیے کوچ کرکے اوسکو راہ مین جا لیا جانبین سے صف آرائی ہوئی سخت لڑائی ہوئی انجام یہ ہوا کہ جالینوس شکست کہا مدائن کو بہاگ گیا پہر رستم نے تجربہ کار لوگونسے دریافت کیا کہ اب کون شخص لایق جنگ اصحاب عرب کے ہے ارکان دولت نے عرض کی کہ اب سوائے بہمن جادو کے کوئی نظر نہین آتا رستم نے حکم دیا کہ بہمن دنیز دیگر عظمائے عجم جاکر اہل عرب کو ہمارے ملک سے دفع کرین اور حکم دیا کہ اگر اس مرتبہ جالینوس بہاگ کر بہمن پاس آوے تو بہمن اوس غدار کا سر تلوار سے اوڑا دے جب بنی ساسان قریب دریائے فرات کے پہونچے مسلمانونکے مقابلہ مین آکر چہاونی کی حضرت ابو عبیدہ رضؓ امیر لشکر اسلام نے ابن الصلوٰۃ صاحب قیس الناطف کو حکم دیا کہ بہت جلد دریائے فرات پر پل بندہ جاوے بفضل خدا ایک ہی دم مین پل تیار ہوا لشکر اسلام اوس پار ہوا سپاہ عجم نے جو یہ جرات وہمت اہل عرب کی مشاہدہ کی حیرت مین رہ گئے جب جانبین سے میمنہ و میسرہ وقلب وجناح آراستہ ہو چکا اہل فارس نے درفش کاویانی یعنی نشان نوشیروانی کہڑا کیا سب سے پہلے جسنے میدان معرکہ مین قدم دلیرانہ رکہا وہ حضرت قیس بن سلیط رضؓ انصاری تہے آپ بجز بڑہتے جاتے اور اس صفائی سے دشمن کی صف پر حملہ کرتے کہ ہر حملہ مین ایک جنگ جو کو قتل کرتے جب آپ کثرت زخمونسے ناتوان ہو گئے اپنے یارونمین آملے اسی اثناء مین ایک فوج یاجوج ماجوج جسکے ہمراہ ایک بہت ہی بڑے ڈیل ڈول کا سفید مکنا ہاتہی تہا اوسکی عماری مین ایک سردار عجم معہ ایک گروہ کے بیٹہا تہا چنانچہ وہ کوہ پیکر جسطرف حملہ آور ہوتا کسی کو خرطوم یعنی سونڈ مین لپیٹ کر ہلاک کرتا اور کسیکو پاؤنسے دبا کر خاک مین ملتا غرضکہ بڑے جوش وخروش کیساتہہ مستانہ حملے کرتا جب یہ کیفیت عجیبہ لشکر اسلام نے مشاہدہ کی لوگو نپر رعب چہا گیا حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے دریافت کیا کہ فیل کونسے عضو کے کٹنے سے مرتا ہے لوگون نے کہا کہ موت فیل کی خرطوم طویل کے کٹنے مین ہے حضرت سلیط بن قیس رضؓ غرض حضرت ابو عبیدہ رضؓ کی سمجہ گئے کہا کہ اے سردار دوسری طرف کی راہ لیجئے اور اس نجس العین کے

خدمت مین ہاتہہ ڈالدو ان کہنے حضرت ابو عبیدہ نے حضرت سلیط انصاری کی بات نہ مانی اور کہا کہ
میرا سلام و دعا حضرت عمر رض کی خدمت مین پہونچا دو بعد ازان حضرت ابو عبیدہ رض پل سے اوتر
اور ایک کرایا ہاتہہ ایسا لگا کہ ہاتہی کی لات لگی اور جو لوگ کہ اوسکی پیٹہہ پر
بیٹھے تہے ... ہاتہی نے اپنی سونڈ سے حضرت ابو عبیدہ رض پر حملہ کیا آپنے
دوسرے ہاتہہ مین اوسکی سونڈ کو جڑسے اوڑا دیا جونہی چاہا کہ واپس ہوکر اپنے یاروں سے
جا ملین ناگاہ پانون پہسلا اور آپ گرے اور ہاتہی آپ کے اوپر ... سیدھا شہید ہوئے
انا للہ و انا الیہ راجعون۔ نقل ہے کہ حضرت ابو عبیدہ رض نے اپنے واقعہ سے پہلے فرمایا تہا
کہ اگر مین شہید ہوجاؤن تو فلان شخص امیر لشکر اسلام ہو اور اگر وہ بہی شہید ہوجاوے تو فلان
شخص غرضکہ تمام بنام آپنے اپنی حیات ہی مبارک مین تشریح کردی تہی چنانچہ بعد شہادت چند
سرداروںکے نوبت امارت مثنیٰ رض بن حارثہ کی پہونچی عروہ رض بن زید خیل کو حکم کیا کہ پل کے کنارے
پر جاکہڑے ہون اور لشکر اسلام سے جو کوئی فرار ہوکر پل سے گذرنا چاہے اوسکو عبور نکرنے
دین اور بنفس نفیس خود درمیان مغروروں اور اہل فارس کے حائل ہوئے ہرچند کہ بہت
کوشش کی مگر بعض پل پار اوتر گئے ایک شخص نے مسلمانون مین سے پل توڑ دیا اس ورا اندیشی
سے کہ اگر مفرور پار اوترنا چاہین اور راہ عبور مسدود پاوین تو اونکو بجز مقابلہ مخالف کے چارہ نہوگا
پہر حضرت مثنیٰ رض بن حارثہ نے باقی لشکر اسلام لیکر نہایت ثابت قدمی کے ساتہہ کفار عجم سے جنگ کی
اور اسدرجہ جہاد کیا کہ مخالف جنگاوریں متفرق ہوگئے اس جنگ مین چار ہزار مسلمان شہید ہوئے
جب لشکر اسلام کو یہ صدمہ پہونچا حضرت مثنیٰ رض بن حارثہ شیبانی اپنا تمام لشکر ہمراہ لیکر دریا پار اوتر گئے
اور موضع ثعلبیہ مین مقیم ہوئے وہانسے ایک خط مفصل کل حالات کے لکہکر حضرت عروہ رض بن زید
کے ہاتہہ خدمت مین حضرت عمر رض کے روانہ کیا حضرت فاروق اعظم رض دیکہتے ہی خط کے
چیخ مار کر رونے لگے پہر اولٹے پاؤن عروہ رض کو لوٹا دیا اور کہلا بہیجا کہ مثنیٰ رض سے کہنا کہ وہ اپنے
مقام پر قیام رکہے انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب مدد پہونچتی ہے عروہ رض فوراً لوٹ گئے اور حضرت

مثنیٰ رضہ کو جاکر مژدہ سنا دیا یہان حضرت عمر رضہ نے قبائل عرب کے حاضر ہونیکا حکم دیا تہوڑے
زمانہ مین حضرت مخنف رضہ بن سلیم اپنے قبیلہ سے آٹھہ سو آدمی لیکر حاضر ہوئے اور حضرت حصین رضہ
بن معبد بن زرارہ ہزار آدمی اپنے قبیلہ بنی تمیم سے ہمراہ لائے اور حضرت عدیٰ رضہ بن حاتم طائی
اپنے قبیلہ کی بہت بڑی جماعت سے آئے اور حضرت منذر رضہ بن حصین اپنے قبیلہ بنی علیہ سے
لشکر جرار لیکر آموجود ہوئے اور حضرت انس رضہ بن ہلال ایک گروہ انبوہ اپنے قبیلہ مہر بن قاسط
سے ساتھہ لیکر درگاہ خلافت پناہ مین پہونچے جب مدینہ منورہ مین حسب الحکم امیر المومنین رضہ
کے لشکر کثیر مجتمع ہو چکا حضرت عمر رضہ نے حضرت جریر رضہ بن عبد اللہ بجلی کو کہ زیور کیاست وحلیہ
شجاعت سے آراستہ تہے امیر سپاہ کرکے ملک عراق کی جانب روانہ کیا حضرت جریر رضہ بعد طے
مسافت موضع ثعلبیہ مین داخل ہوکر لشکرگاہ حضرت مثنیٰ رضہ مین جا اترے پہر ہر دو صاحب متفق
ہوکر دیار حیرہ مین پہونچے اور دیر مند کو اپنا لشکرگاہ کیا اور سپاہیان فوج ظفر موج کو مطلق العنان
کردیا کہ ہر طرف جاکر ملک غنیم کو تاراج کرین اور خوب غنیمت لین جب یہ خبر وحشت اثر مدائن مین پہنچی
دختر توران والیہ ملک عراق بصلاح وصوابدید رستم فرخ زاد کے بارہ ہزار دلیر عجم بسرگروہی مہران
بن مہرویہ حضرت جریر رضہ کے مقابلہ کو بہیجی جب حضرت جریر رضہ نے سنا کہ دشمن سر پر آگیا کل اپنے
لشکر منتشر کو جمع کرکے منتظر رہے کہ کب دشمن مقابلہ مین آوے جب مہران نواح جنین مین پہنچا
حضرت جریر رضہ اپنا لشکر لیکر اوسکی طرف متوجہ ہوئے جسدم فریقین کا مقابلہ ہوا طرفین سے سخت
مقاتلہ ہوا سپاہ عجم نے اوسدن ایسی جی چہوڑکر اور جان سے ہاتہہ دہوکر جنگ کی کہ لشکر اسلام کے
قدم پیچہے ہٹنے لگے حضرت مثنیٰ رضہ نے مضطرب ہوکر ایک نعرہ مارا کہ اے مسلمانو بڑی شرم کی بات
ہے کہ تم عار فرار کی اپنے اوپر گوارا کرتے ہو میرے پاس آجاؤ کہ مین مثنیٰ رضہ بن حارثہ ہون
جونہی حضرت مثنیٰ رضہ کی آواز مجاہدین نے سنی قوی دل ہوگئے اور اونکے نشان کے سایہ مین
جاکہڑے ہوئے اور پہر حضرت عدی رضہ بن حاتم نے لوگونکو جنگ پر آمادہ کیا اور پہر حضرت جریر رضہ
نے اپنے لشکر قلب کو مستعد کیا پہر طرفین سے ایسا ہتہیار چلا جسکا کچہہ ٹہکانا ہی نہین ہے آخرکار

اسی سخت کارزار مین مہران بن مہرویہ سرغنۂ قوم عجم کا حضرت منذر رضہ بن حسان کے نیزہ سے زخمی ہوکر گہوڑے سے زمین پر گرا اور سیدم حضرت جریر رضہ نے لپک کر اوسکا سر دہڑ سے جدا کیا دلیران عجم نے جب اپنے سردار کا یہ حال دیکہا فتح سے مایوس ہوکر ہزیمت کو غنیمت معلوم کیا سب کے سب ایکدم سے بہاگ دیے حضرت عبداللہ رضہ بن سلیم وحضرت عروۃ رضہ بن زید نے گیران عجم کا تعاقب کرکے بہتیرونکو تیغ تیز سے ریزہ ریزہ کیا اور بہتیرونکو گرفتار کرلیا اور بعض جو جان بچاکر ادہراودہر ہوگئے تہے وہ بحالت پریشان کس مپرسی مدائن کیطرف بہاگ گئے غرضکہ بعد ہلاکت مہران ونیز دیگر عظماء فارس کے میدان خالی پاکر مسلمانون نے تاراج ممالک عراق مین کوئی دقیقہ باقی نہ چہوڑا اور بیشمار غنیمت حاصل کی اسی درمیان مین باشندگان حنین نے حضرت مثنی رضہ سے عرض کی کہ ہمارے ملک سے قریب ایک موضع ہی جسکو بغداد کہتے ہین وہان ہر مہینہ مین ایک دن پینٹھہ لگتی ہے اوسمین بہت بڑا ہجوم آدمیونکا ہوتا ہے اور بڑے بڑے سوداگر ہر ولایت کے ہر قسم کا عمدہ مال ومنال لیکر آتے ہین اور کرورہا روپیہ کی خرید و فروخت کرتے ہین اگر لشکر اسلام وہان جاوے بیشمار غنیمت لاوے پس وہ غنیمت اہل اسلام کی سیے مدت العمر کو کافی ہو حضرت مثنی رضہ نے جب یہ خوشخبری سنی ملک انبار کیطرف کوچ کیا اہل انبار خائف ہوکر قلعہ مین چہپ بیٹھے حضرت مثنی رضہ نے حاکم قلعہ کو امن دیکر طلب کیا جب وہ حاضر ہوا حضرت مثنی رضہ نے اوسکو خلوت مین لیجاکر فرمایا کہ ہمارا مطلب تیرے ملک مین آنیسے صرف یہ ہے کہ تو ہمارے ساتہہ چند آدمی کردے کہ ہم بازار بغداد کو غارت کرین اور ایک پل ہمارے لیے دریائے فرات پر بنادے تاکہ ہمارا لشکر بآسانی اوسپر سے گذر جاوے حاکم دیار نے فرمان واجب الاذعان حضرت مثنی رضہ کو بدل قبول کرکے عمل کیا لشکر اسلام نے روز معہود پر بازار بغداد مین پہنچکر حسب دلخواہ غنیمت حاصل کی سوداگران فارس واہواز وخوزستان ونیز دیگر شہر نے جب اس سانحۂ عجیبہ کو ملاحظہ کیا سارا مال ومنال چہوڑکر مفرور ہوگئے غرض اسقدر نقد وجنس مسلمانونکے ہاتہہ آیا جسکا شمار میزان وہم مین نہ سمایا سوداگران مفرور روتے پیٹتے بحالت پریشان وبدیدہ گریان مدائن مین گئے اور دختر کسری

کی کچہری مین نالان ہوئے اسکے ساتھہ دوسری خبر پہنچی کہ حسب اشارہ حضرت عمرؓ کے موئدین قطبۃ العجلی و عتبۃ بن غزوان نے بہت سے دیار و امصار مالگذار ملک عجم کو دوسری طرف سے اپنے قبضہ اور تصرف مین کیا سنتے ہی اس خبر حیرت اثر کے عظماء فارس کی کمر ٹوٹ گئی اور سخت پریشان ہوئے دختر کسریٰ نے کہ تخت نشین ملک عجم کی تہی حکم دیا کہ رستم فرخ زاد سپاہ عرب کا تدارک کرے رستم نے اسبات کو مکروہ جانکے اعیان و ارکان عجم سے گوشہ مین کہا کہ یہ جتنی پریشانی ہے اوسکا سبب یہ ہے کہ ہمارے اوپر ایک عورت حاکم ہے پس شوکت و ہیبت عورت کی معلوم یہ بات عظماء فارس کو کارگر ہوئی اور سیدم مصمم ارادہ کر لیا کہ کیکو پوتے پروتے خسرو پرویز سے تخت عجم پر بٹھانا چاہیے جب قرب و جوار ملک کسریٰ مین تلاش کی ولایت اصطرخ فارس مین یزدجرد بن شہریار کو پایا کہ اوس نواح مین بحالت پریشان پہرتا تہا جملہ سرداران ملک عجم نے اوسکو بخوشی خاطر طلب کرکے تخت فارس پر بٹہایا۔

ذکر بھیجنے یزدجرد بن شہریار کا رستم کو واسطے جنگ مسلمانونکے اور جانا حضرت سعد بن وقاص کا قادسیہ کیطرف

جب یزدجرد بن شہریار تخت نشین ملک فارس کا ہوا حکم دیا کہ کل سپاہ ولایت عجم کی درگاہ شاہی مین حاضر آوے چنانچہ تہوڑے سے ہی زمانہ مین اسقدر خلق مدائن مین جمع ہوئی کہ جنگل اور پہاڑ اور زمین بوجہون مرتے تہے جب تمام افواج جمع ہوچکی رستم فرخ زاد کو امیر لشکر کرکے حکم کیا کہ کل خزانے و دفینے جو پشتہا پشت شاہان فارس سے جمع ہوتے چلے آتے ہین کہولدین اور اوقی و اعلی کو عالی قدر مراتب بے تکلف بخشدین چنانچہ ایسا ہی ہوا پہر بادشاہ نے ایک خط تاکیدی روساء عراق اور اوسکے مضافات و پرگنات کو باین مضمون لکہا کہ جہان کہین تم مسلمانکو دیکھو فوراً قتل کرڈالو جب گرد و نواح عراق کے روساء نے فرمان شاہی دیکہا باوجودیکہ بہتیرون نے صلح کر لی تہی بلکہ بعض مسلمان بہی ہوگئے تہے پہر سرکشی پر آمادہ ہوکر لگے موقع پاکر مسلمانون کو

شہیدکرنے فارسیونکی اس حکمت عملی سے لشکر عجم کی قوت بڑہ گئی اور سپاہ عرب کو گونہ ضعف آنے
لگا حضرت جریر رضہ و حضرت مثنی رضہ نے ایک قاصد مدینہ کو بھیجا اور کل حالات اوس سے کہدیئے جب
قاصد مدینہ منورہ پہنچا حضرت عمر رضہ اوس سے پیشتر واسطے حج کعبہ شریف کے تشریف لیگئے تھے
مگر ایک خط اپنی روانگی کے وقت حضرت جریر رضہ و حضرت مثنی رضہ کے نام باین مضمون روانہ کرگئے تھے
کہ خط تمہارا آیا حال معلوم ہوا اگر خدا نے چاہا تو مین بہت جلد واپس ہوکر مدد بھیجنے مین کوشش
کرونگا غرضکہ حضرت عمر رضہ بہت جلد مناسک حج سے فراغت حاصل کرکے مدینہ کو واپس آئے اور
ارباب تجربہ کار و اصحاب نامدار کو جمع کرکے مشورہ کیا کہ آیا ہمکو مدائن کیطرف جانا چاہیئے یا کسی
دوسرے شخص صاحب قدرت کو حضرت علی و حضرت عباس و حضرت طلحہ رضی اللہ عنہم نے دوسری
شق کو پسند کیا یعنی کوئی دوسرا شخص بھیجا جاوے لیکن امیر المومنین تشریف نہ لیجاوین یہ بہتر
صاحب اس معاملہ مین شروع سے آخر تک خوب واقف تھے اسلیئے سب نے اتفاق [illegible]
اونکی سے حضرت سعد بن ابی وقاص امیر لشکر مقرر ہوئے حضرت عمر رضہ نے [illegible]
حضرت سعد رضہ کو نصیحتین فرمائین اور کہا کہ جس مقام مین کہ تم اترو اوس مین منزل [illegible]
ہمکو اپنے حال سے اطلاع دیتے رہنا اور جب موضع قادسیہ مین پہنچو تو وہان قیام کرنا کیونکہ
اوس سرزمین مین بہت بلند او مضبوط ایک تل مثل قلعہ کے ہے اور اوسکے گرد و پیش بیشہ زار
ہے حضرت سعد رضہ بموجب فرمانے امیر المومنین رضہ کے چار ہزار و بقولے چھ ہزار آدمی تجربہ کار
ہمراہ لیکر بعد طے مسافت قادسیہ مین پہنچے بعد روانگی حضرت سعد رضہ حضرت عمر رضہ نے ایک خط
تاکیدی حضرت ابو موسی رضہ اشعری کو کہ بعض ولایت پر حاکم تھے لکہا کہ دیکھتے ہی اس خط کے سعد رضہ
کی مدد کرنا چنانچہ اونہون نے مغیرہ رضہ بن شعبہ کو ہزار سوار دیکر قادسیہ کو بھیجا اور اسی طرح پر حضرت
قیس رضہ بن ہبیرہ کو ہزار پیادے دیکر روانہ کیا اور حضرت ہاشم رضہ بن عتبہ بن ابی وقاص و اشعث رضہ
بن قیس و مالک اشتر رضہ ماتحت حضرت قیس رضہ کے تھے نقل ہے کہ اوستیس آدمی حضرت سعد رضہ کے
لشکر مین اصحاب بدر رضہ سے تھے اور تین سو سے نیک نہاد آدمی تھے جو فتح مکہ کے دن حضرت

مقدس نبوی صلعم پر ایمان لائے تھے اور اولاد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے نو سو آدمی
تھے کہتے ہین قبل از پہونچنے حضرت سعد رضہ کے حضرت مثنیٰ رضہ ابن حارثہ شیبانی کا انتقال ہو گیا
تہا بعد گذرنے عدت کے حضرت سعد رضہ نے اونکی بی بی سے اپنا نکاح کر لیا تہا جب شاہ یزدجرد
کو خبر نزول لشکر اسلام کی قادسیہ سے پہونچی ایک قاصد حضرت سعد رضہ کی خدمت مین روانہ کر کے
عرض کی کہ آپ چند آدمی معزز ہمارے پاس مدائن مین بہیجئے تا کہ اونسے اپنا دلی حال کہین
حضرت سعد رضہ نے حضرت نعمان رضہ بن مقرن و حنظلہ بن الربیع التمیمی و فراست بن حسان و عدی
بن سہیل و عطارد بن الحجاب و اشعث بن قیس و عاصم بن عمرو و مغیرۃ بن شیبہ و عمرو بن معدیکرب
ونیز دیگر جماعت رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مدائن کیطرف روانہ کیا جب یہ گروہ حقیقت پژوہ
بعد طے منازل دروازہ محل یزدجرد پر پہنچا شاہ عجم نے سبکو اپنے روبرو طلب کیا اور اپنی مجلس
مین اونکو بٹہا لیا چونکہ شرفائے عرب بردیمانی اوڑہے ہوئے اور پتلے پتلے کوڑے ہاتہون مین
لیے ہوئے اور نہایت خوبصورت جوتیان پہنے ہوئے تہے بادشاہ نے ازراہ تعجب کے
دریافت کیا کہ جو کپڑا کہ تم اوڑہے ہوئے ہو اوسکا کیا نام ہے حضرت مغیرہ بن شیبہ نے جو عربی
عبارت کا ترجمہ کر کے بادشاہ کو سناتے تہے جواب دیا کہ برد یزدجرد نے کہا کہ برد جہان را برد
جہان را بادشاہ کی زبان سے یہ کلمہ سنتے ہی عظمار فارس کے چہرے بگڑ گئے پہر بادشاہ نے پوچہا کہ
تمہارے ہاتہو مین کیا ہے حضرت مغیرہ رضہ نے کہا سوط جسکے معنی لغت عجم مین آتش کے ہین۔
بادشاہ نے کہا کہ تمنے فارس کے ملک کو آگ لگا کے جلا دیا پہر بادشاہ نے پوچہا کہ تمہاری زبان
پاپوش کو کیا کہتے ہین حضرت مغیرہ رضہ نے جواب دیا کہ عربی مین نعلین اور فارسی زبان مین اسکا
نام نالہ ہے بادشاہ نے کہا تمنے ہماری ملک مین نالہ ڈالا ہے یعنی ہر شہر فارس سے آواز فریاد
کی آرہی ہے بعد اسکے یزدجرد شاہ عجم نے کہا کہ اے گروہ عرب خدا یتعالیٰ نے ہمکو اپنی عنایت
سے سربلند کیا ہے اور تمام جہان پر ہمکو سرداری دی ہے بڑے بڑے سرکش روئے زمین کے
ہمارے فرمانبردار ہین کیا طاقت ہے کوئی ہماری اطاعت سے باہر ہو جاوے مگر تعجب ہے

کہ تم تہوڑے سے ذلیل خوار فاقہ مست بہکارے قلیل المعاش جنگلی سوسمار خوار بعض بتقریب تجارت
واکثر بطمع گدائی ہمارے ملک مین آئے اور نمکین کہانے کہا اور شیرین پانی پی اور ہماری عُمدہ
پوشاکین پہن ایسے حرامی ہو گئے کہ اپنے وطن مین جاکر باقی اعراب کو خبر کردی اب وہ سب
ملکر چاہتے ہین کہ ہمارے ملک مین جدید مذہب قائم کرین اور تمام دولت و نعمت خداداد ہماری
لوٹ لین اور ہمکو مار ڈالین تمہاری مثال اوس لومڑی کیسی ہے کہ کسی باغ انگوری مین چرا
کرتی تہی مالک باغ باوجود علم عمداً چشم پوشی کرجاتا کہ ایک لومڑی کہانتک انگور کہائیگی آخر کار لومڑی
نے اپنے ہمجنسونکو خبر کی سنتے ہی اس خبر کے بکثرت لومڑیان باغمین گہس پڑین اور باغکو اوجاڑ
کرنا شروع کیا مالک باغ نے ایکدن موقع پاکر آمد ورفت کی راہ بند کرکے ایک ایک کو گہیر کے
جانسے مار ڈالا اے عرب مین بہی تمہارا وہی حال کرونگا جیسا کہ مالک باغ نے لومڑیونکا کیا
کیونکہ مین تمہاری امت کو کمتر شقی اور بے ادب لوگونسے نہین شمار کرتا اگر چاہون تو مثل صاحب
باغکے تم سبکو ہلاک کر ڈالون لیکن مین ایسا ارادہ نہین رکہتا کیونکہ تم بہوکونکے مارے تکلیف
اوٹہاکر اپنے وطنونسے نکل پڑے ہو اب تمہارے حق مین یہی بہتر ہے اور مجکو بہی تمہارے حال پر
رحم آتا ہے جسقدر چاہو کہانے پینے کا سامان مثل گندم و خرما کے لو یہانتک کہ تم سے چل نہ سکے
اور تمہارے ننگے لوگونکو ہم اپنے صدقونکے کپڑے اسقدر دینگے کہ تم برسون پہنوگے اگر تم اسپر
راضی نہوگے تو ہمارے غضب سے کوئی تم مین سے یہان سلامت نہ بیجا ویگا ہم ایک ایک کو
بہیکروہا ہونکی طرح مار ڈالینگے جب یزدجرد اپنا کلام تمام کرچکا حضرت مغیرہ رضی بن شعبہ نے
جواب دیا کہ واقعی قسم ہے خدا کی زمانہ جہالت مین ہمارا یہی حال تہا کہ ہم بہوکونکے مارے سوسمار
کا گوشت کہاتے تہے اور بیبانی اور محتاجگی کے خیال سے اپنی لڑکیونکو زندہ دفن کردیتے تہے
تاکہ ہم بلاء افلاس سے خلاصی پاوین بلکہ بعضے مردار تک کہاتے تہے اور خون بہی پیکر اپنا
زمانہ گذارتے تہے اگر اوسوقت مین ہمکو کسی آدمی پر قوت حاصل ہوجاتی تہی تو اوسکو جان سے
مار ڈالتے تہے اور اوسکا تمام مال و منال لے لیتے تہے اور اسباب انکو بہت غنیمت جانتے تہے کہ

بہیڑون اور اونٹونکی اون کے کپڑے پہنتے تھے اور مطلق حرام وحلال کو نہین پہچانتے تھے
اور حق و باطل کی مطلق تمیز نہین رکہتے تھے چنانچہ ہمارا حال بادشاہ کو بخوبی معلوم ہے مگر ایزد
تعالی نے بموجب ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ کے نہایت ہی عالی خاندان سے اپنا ایک رسول
کریم ساتھہ کتاب واجب التعظیم کے ہم مین سے مبعوث کیا پہلے ہم مین سے بعض نے اونکی تکذیب
کی اور بعض نے تصدیق غرضکہ فی ما بین باہم اہل حق واہل باطل کے بہت کچھہ مدت تک جنگ
وجدل رہی آخر کار اہل حق اہل باطل پر غالب آتے اور وہ خلق خدا جو اوس مہلکہ سے جان سلامت
لیگئے مطیع ومنقاد حضرت خاتم المرسلین ص کے ہوتے اور صدق دل سے آنحضرت ص پر ایمان لاتے
اب ہمارے خدا ورسول کا یہ حکم ہے کہ ہم راہ دین مین اپنی جانین دین اگر شہید ہوئے بہشت
پایا اگر زندہ بچے خزانون روئے زمین کے مالک ہوئے اب ہم تمکو بہی شریعت حق قبول کرنیکی
دعوت کرتے ہین اور خدا ورسول ص کی طریقت کی ہدایت اگر تم دین حق قبول کرو اور اپنے آبائی
مذہب باطل کو چہوڑ دو تو پہر لکہ بہی کوئی عرب بے اجازت تمہاری ولایت مین قدم نرکہیگا اور ہمارا
سردار سوائے خمس وزکوٰۃ کے تمسے حبہ نہ لیگا اگر اس بات پر بہی راضی نہین ہو تو جزیہ دینا منظور
کرو ورنہ لڑنیکو تیار رہو سنتے ہی اس کلام کے یزدجرد غضب مین آیا اور کہا میرے پاس تمہارے
لیے خاک ہے پس غلام کو حکم دیا کہ تہوڑی سی خاک اوٹہا لاوے اور ان سب مین جو شخص معزز ترین
ہے اوسکے آگے لاکر رکہدے غلام ایک زنبیل خاک بہر لایا اور سردار عرب کے روبرو رکہدی اور
یزدجرد نے کہا کہ اپنے امیر سے جاکے کہدو کہ عنقریب ایک لشکر جرار بہیجتا ہون وہ تجکو اور تیرے
یارونکو جاتمسے مار کر قادسیہ کی خندق مین داب دیگا حضرت عاصم رض بن عمرو تمیمی نے زنبیل اوٹہا
لی اور اپنے ہمراہیونکو لیکر محل شاہی سے متوجہ اپنے لشکر ظفر پیکر کیطرف ہوتے اور جو کچھہ کہ
یزدجرد سے سنا تہا خدمت مین حضرت سعد رض بن ابی وقاص کے حرف بحرف بیان کیا جمہور اہل
تاریخ کا اتفاق ہی کہ جب یزدجرد صلح سے مایوس ہوا رستم فرخ زاد کو ایک لاکہہ بیس ہزار نیزہ دار خنجر
گذار فوج دیکر مسلمانونکے مقابلہ کو روانہ کیا جب رستم دیراعور مین پہونچا اوسی مقام پر اپنا ڈیرہ کیا

حضرت سعد رضہ نے رستم کی خبر سنکر حضرت طلحہ رضہ بن خویلد کو ایک جماعت شجاعان عرب کی دیکر اوسکی خبر گیری کو روانہ کیا حضرت طلحہ رضہ سراغ لگاتے ہوئے رستم کے لشکر تک پہنچے ہمراہیون نے کہا کہ بس اب لوٹ چلیے حضرت طلحہ رضہ نے فرمایا مین ضرور ہی لشکر عجم مین جاؤنگا اور اوسکی پوری پوری خبر لاؤنگا اونکے دوستون نے کہا کہ ہمارا گمان یہ ہی کہ تم جاکر سپاہ فارس سے لڑنے لگ گے اسکا انجام اچھا نہین معلوم ہوتا ہے حضرت طلحہ رضہ نے فرمایا کہ شاید تم ڈر گئے تم سب لوٹ جاؤ مین بغیر جاتے ہوئے نہ مانونگا سب ہمراہی حضرت طلحہ رضہ کو تنہا چھوڑ کر لوٹ آئے جب رات ہوئی حضرت طلحہ رضہ لشکرگاہ عجم مین گئے اور بے کھٹکے تمام لشکر مین پھرنے لگے تا آنکہ ایک شخص پر گذرے جسکو اہل فارس قوت وطاقت وشجاعت مین ایک ہزار دلاور کی برابر شمار کرتے تھے اتفاق سے وہ پہلوان سو رہا تہا اور گھوڑا اوسکے پاس بندہا ہوا تہا حضرت طلحہ رضہ اپنے گھوڑے سے اوترے اور اوسکے گھوڑے کو کہولکر اپنے گھوڑے سے باندہ لیا پھر اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور لشکر سے باہر نکلے اتنے ہی مین وہ دیوصورت قوی ہیکل خواب سے بیدار ہوا حیران تہا کہ یہ معاملہ کیا ہی اوسی دم دوسرے گھوڑے پر سوار ہوا اور چند بہادر ملازم اپنے ساتھ لیکے روانہ ہوا ان نکلے حضرت طلحہ رضہ کے قریب پہونچا حضرت طلحہ رضہ نے نہایت ہی ثابت قدمی سے اوسکا مقابلہ کیا آخرکار حضرت طلحہ رضہ کے خنجر آبدار سے عجم جہنم داخل ہوا پھر دوسرا اوسکا رفیق تلوار نکالکر آیا حضرت طلحہ رضہ نے اوسکا بھی کام تمام کیا پھر تیسرا سوار آیا حضرت طلحہ رضہ نے اوسکو گرفتار کر لیا اور اوسکو اپنا ردیف کرکے صحیح وسالم لشکر اسلام مین داخل ہوئے مسلمانون نے حضرت طلحہ رضہ کو زندہ دیکھکر باواز بلند تکبیر کہی حضرت طلحہ رضہ نے جو کچھ کہ کیفیت لشکر عجم کی دیکھی تھی حضرت سعد رضہ کے روبرو بیان کی

نقل ہے کہ رستم فرخ زاد کے پاس ایک نجومی تہا وہ گردش فلکی کے حساب جانتا تہا کہ سلطنت عجم کی خاندان عرب مین منتقل ہوگی اس وجہ سے رستم دیر اعور مین ٹھہرا ہوا جنگ مین تاخیر کر رہا تہا جب چار مہینہ کی مدت گذری اور بغیر جنگ کے کوئی چارہ نہ دیکھا ناگزیر درستی لشکر مین مشغول ہوا۔

ذکر جنگ قادسیہ و قتل رستم بن فرخ زاد اور فرار ہونے سپاہ گبران عجم کا

ناقلان اخبار و راویان آثار بیان کرتے ہین کہ جس زمانہ مین مسلمانان عرب و گبران عجم کا مقابلہ و مقاتلہ ہوا حضرت سعد رضؓ بن ابی وقاص کے پاؤنمین نہایت ہی شدت سے عرق النسا کا درد تہا اسلیے آپنے حکم کیا کہ عمرو رضؓ بن معدی کرب اور تمام دلاوران عرب اپنے اپنے قبائل اور نشانونکو گرد مین جمع ہوکر لوگونکو جنگ کی ترغیب و تحریص دلاوین اور آپ معہ اپنی بی بی بچونکے محل قادسیہ مین قیام کیا اور اللہ کے فضل کے منتظر تہے اتفاقاً اوسی زمانہ مین ابو المحجن الثقفی جو فن نیزہ بازی مین رستم و اسفندیار کو خاطر مین نہین لاتے تہے بسبب پینے شراب کے محل مذکور مین بحکم حضرت سعد رضؓ قید کیے گئے تہے اودہر رستم فرخ زاد نے بہی اپنی فوج آراستہ کی اور اوسکی تیرہ صفین آگے پیچہے قائم کین مسلمانونکی صرف تین صفین تہین دونون طرف کے دلیر جانسے ہاتہہ دہوکر تقدیر الٰہی پر راضی ہوتے وہ ایسا سخت معرکہ تہا کہ سوائے تیر کے سفیر تک بہی آمد و رفت نہین کر سکتا تہا خوب ہی تلوار چل رہی تہی ؎ تیغ ترا چہ حاجت رخصت بخون ماست ٭ بر حلق تشنہ حکم روان است آب را ٭ رستم کے لشکر مین تینتیس کوہ پیکر ہاتہی تہے اوسدن اونکو خوب ہی سنوارا تہا اور ہر ایک کی پیٹھ پر بیس بیس آدمی بیٹہے تہے جب وہ ہاتہی میدان مین آئے اوسوقت بی بی سلمی زوجہ حال حضرت سعد رضؓ نے محل کے اوپر سے دیکہکر کہا کہ اگر آج کے دن میرا پہلا خاوند یعنی حضرت مثنیٰ رضؓ زندہ ہوتے تو خوب ہوتا حضرت سعد رضؓ ازروئے غیرت کے اپنے منہ پر تپانچے مارتے تہے اور وہ ہاتہی مسلمانونکو روندے ڈالتے تہے اونمین ایک سفید ہاتہی تہا جو زمانہ شاپور ذوالاکتاف سے چلا آتا تہا اوسکی عمر یزدجرد کے زمانہ مین ڈہائی سو برس کی ہوچکی تہی وہ سب سے زیادہ لوگونکو پامال کررہا تہا **نقل** ہے کہ جب ہر دو جانب سے جوانمرد حرکت مین آئے فارسیون نے تیرونسے بہت سے مسلمانونکو زخمی کیا اور بہتیرونکو گمنہ و نمین بند کر کے لیگئے حضرت قیس رضؓ بن ہبیرہ نے جو یہ حال دیکہا حضرت خالد رضؓ بن عرفطہ خضاعی سے کہ امیر الامراء لشکر

اسلام کے تہے کہا کہ اگر اجازت ہو تو ہم بہی سب ملکر ایک دم سے لشکر پر حملہ کردین حضرت خالد رض
نے اس رائے کو پسند کیا اور حکم دیا کہ لشکر اسلام اہل کفر پر دہاوا کرین مسلمانون نے پہلے
خوب نیزہ بازی کی بعد اوسکے خوب ہی تلوار کی اسی مہلکہ مین حضرت زید رض بن عبد اللہ نخعی
جو نشان بردار تہے شہید ہو گئے پہر اونکے بہائی ارطا نام نے نشان اوٹہا لیا چنانچہ وہ بہی
شہید ہو گئے پہر تو حضرت عاصم رض بن عمرو و حضرت عمرو رض بن معدی کرب و حضرت جریر رض
بن عبد اللہ بجلی و نیز جملہ سرداران عرب نے ہر طرف سے ایسا سخت حملہ کیا کہ دشمن کے لشکر میمنہ و
میسرہ کو توڑکر قلب سے جا ملے اوسوقت رگ شجاعت رستم کی حرکت مین آئی گہوڑے سے اوتر پڑا
اور عظماء اشراف عجم نے اوسکے موافق ہو کر لشکر عرب پر ایسا جی چہوڑ کر دہاوا کیا کہ لشکر اسلام کے
قدم جگہہ سے ہٹنے لگے اور کسیقدر جماعت مین خلل پڑ گیا اسی اثناء مین حضرت ابو المحجن ثقفی
لے جو بجرم شراب خواری زنجیرون سے بندہے ہوئے تہے گوشہ محل سے نظر کی او مسلمانونکو غلبہ
فارس سے مغلوب دیکہا نہایت ہی متاثر ہوئے اوسوقت حضرت برام رض ولد حضرت سعد رض
سے کہا کہ اگر تم میرے ہاتہہ پانونکی زنجیرین کہولدو اور مجکو چہوڑدو اور مثل ہتیار اور گہوڑا ابلق
اپنے والد ماجد کا مجکو دیدو تو ان کافرونپر ایسا سخت حملہ کردون کہ اوسکا ذکر لوگ قیامت تک
کیا کرتے رہین مین خدا کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ اگر زندہ رہا تو پہر اسی جگہہ آکر بدستور اپنے ہاتہہ
پانون زنجیرونمین جکڑ لونگا حضرت برام رض کو اونکے قول پر اعتماد تمام تہا اوسیدم اونکے ہاتہہ
پانون کہولدیے اور اپنے والد ماجد کے مثل ہتیار اور گہوڑا اونکو دیکر مطلق العنان کر دیا حضرت
ابو المحجن رض نے اپنے منہ سے کپڑا لپیٹ لیا اور گہوڑے ابلق پر سوار ہو کے معرکہ کیطرف متوجہ ہوئے
اور ایسی دلیرانہ جنگ کی کہ مجوسیونکے ہوش اوڑ گئے کبہی آپ میمنہ کو شکست دیتے اور کبہی میسرہ
کو اور ہر حملہ مین آپ ایک سردار عجم کو قتل کرتے مسلمانونکو آپکی جوانمردی دیکہکر کمال درجہ کا تعجب
تہا مگر آپکو کوئی پہچان نہین سکتا تہا ناگاہ نظر حضرت سعد رض کی بہی آپ پر پڑی آپ کے مردانہ کارنمایان
دیکہکر حیرت مین رہگئے لوگونسے دریافت کیا کہ یہ بہادر شخص کون ہے کہا کہ جب آپکو ہی معلوم نہین

توہم کیاجانین حضرت سعد رضہ نے فرمایا کہ اگر یہ بات ممکن ہوتی کہ اس قسم کے معرکہ مین حضرت رسولخدا
بہی حاضر ہونگے تو مین اعتقاد کرلیتا کہ آنحضرت صلعم یہ جوانمرد ہونگے غرضکہ حضرت ابو المحجن رضہ مارتے
ہوئے اور ہر حربہ مین آدمی ڈالتے ہوئے محل قادسیہ کے دروازہ تک پہونچے اوسوقت حضرت
سعد رضہ نے خوب غور سے دیکہا معلوم کیا کہ یہ گہوڑا اور ہتیار وجوشن تو میرے معلوم ہوتے ہین
اور حرکت اس جوان کی مشابہ حرکت ابو المحجن رضہ کے ہے اگر وہ اس محل مین قید نہوتا تو مین کہتا
کہ یہ شخص ابو المحجن رضہ ہے جب دن آخر ہوا ابو المحجن رضہ محل مین آئے اور گہوڑے سے اوترے اور
ہتیار رکہدیے اور بدستور اپنے ہاتہہ پانون مین زنجیرین پہن لین حضرت سعد رضہ کی بی بی نے
دریافت کیا کہ آجکی لڑائی کیسی رہی جوابدیا کہ صحیح تو یہ ہے کہ قریب تہا کہ مسلمانونکو شکست ہوا اور کافر
غالب آوین خدانے اپنا فضل کیا اور ایک سوار غیب سے مسلمانونکی مدد کیواسطے بہیجا مین نہین
جانتا کہ وہ دلیر اولاد جن سے تہا یا انس سے اوسکی مدد سے جو مسلمان کہ ضعیف ہوگئے تہے
قوی ہوگئے کہا کہ تمنے اوسکو پہچانا کہا ہرگز نہین مگر اتنا جانتا ہون کہ گہوڑا اور ہتیار اوسکے
میرے گہوڑے اور ہتیار سے نکے مشابہ تہے بی بی نے تمام قصہ حضرت ابو المحجن رضہ کا بیان کیا حضرت
سعد رضہ نزدیک حضرت ابو المحجن رضہ کے تشریف لائے اور بہت کچہہ اونکی تعریف وتوصیف کی اور
اوسیدم اونکو قید سے رہا کردیا اور فرمایا کہ اے ابو المحجن رضہ مین اقرار کرتا ہون کہ تجکو شراب خوری پر
کبہی حد نہ مارونگا حضرت ابو المحجن رضہ نے جوابدیا کہ مین بہی اقرار کرتا ہون کہ اب کبہی شراب نہ پیونگا

نقل ہے کہ جنگ کے روز حضرت سعد رضہ بن ابی وقاص نے اپنے امرا رخاص کو حکم دیا تہا
کہ جب ہم بام قصر سے پہلی تکبیر کہین تم اپنی فوجکی صفین درست کرکے آمادہ جنگ کے رہنا جب
دوسری تکبیر سنو تیر وتبر کمان وخنجر پر ہاتہہ لیجانا اور تیسری تکبیر پر دشمنونپر حملہ کرنا چنانچہ سرداران
لشکر اسلام نے مطابق حکم حضرت سعد رضہ کے عمل کیا سب سے پہلے حضرت غالب رضہ بن عبداللہ
میدانمین نکلے اور مبارز طلب کیا ایک بادشاہون دربند سے جسکا نام ہرمز تہا اور تاج گرانمایہ
سرپر رکہے تہا حضرت غالب رضہ کے آگے مقابل ہوا حضرت غالب رضہ اوسکو گرفتار کرکے حضرت

-عدرضہ کے پاس سے آئے اور حضرت عاصم رضہ بن عمرو موقع پاکر اونٹنی رستم فرخزاد کی جسپر لطیف کہانا لدا ہوا تہا حضرت سعد رضہ کے پاس پکڑ لاے حضرت سعد رضہ نے وہ عمدہ طعام لشکر اسلام مین بہیجدیا تاکہ سب مسلمان اوس غذا ئے مزیدار کو تناول کرین اَللّٰھُمَّ اَذِقْنَا اسی اثنا رمین حضرت عمرو رضہ بن معدیکرب میدانمین آئے ایک سردار نامور فارس کا مقابلہ مین آیا اوسنے تاک کر ایسا تیر لگایا کہ حضرت عمرو رضہ کی کمان کی زہ قطع ہوگئی حضرت عمرو رضہ کو غصہ آیا لپک کر دشمن کا کمربند پکڑا اور گہوڑے سے اوٹہا کر ایسا دے مین پر پٹکا کہ اوسکی گردن ٹوٹ گئی اور اوسیدم واصل جہنم ہوا۔ حضرت عمرو رضہ اوسکے کل سامان پر قابض ہوئے او سدن فارس کے ہاتہیون نے اور بہی غضب ڈہار کہا تہا کہ مسلمانونکے میمنہ و میسرہ پر حملے کرتے اور گہوڑے لشکر منصور اہل ایمان کے اونکی چنگہاڑ سے بہاگتے تہے حضرت عاصم رضہ بن عمر نے جب ہاتہیونکی شوخی پر نظر کی قبیلہ تیم کے لوگونکو ہمراہ لیکر اونکی طرف متوجہ ہوکے تلوار سے سکتے ہی ہاتہیونکی سونڈین قلم کر دین اور جو عجمی کہ اونپر سوار تہے اونکو قتل کر ڈالا غرضکہ اسدن کی لڑائی مین ظہر سے لیکر عشا تک فریقین سے خون کا دریا بہا اسدن کو اصحاب مغازی اغواث کہتے ہےتہے اسلیئے کہ اسدنکی جنگ سخت مین پانسو مسلمان شہید ہوئے ہتہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ جب لڑتے لڑتے تہوڑی رات گذر گئی طرفین کے لوگون نے آرام کیا جب صبح ہوئی حضرت سعد رضہ نے فرمایا کہ شہدا قادسیہ کو دفن کرنا چاہیئے مجاہدین رضہ نے اونکی لاشین جمع کرکے ایک گنج شہیدان بنا دیا اکثر علماء تاریخ نے لکہا ہے کہ جب حضرت عمر رضہ نے حضرت سعد رضہ کو جانب قادسیہ کے روانہ کیا تہا اوسوقت منجملہ دیگر خطوط امراء اسلام دیار شام کے ایک خط حضرت ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کو بہی لکہا تہا چنانچہ حضرت ابو عبیدہ رضہ نے بہی ایک لشکر ظفر پیکر گروہ ربیعہ و مضر و حجاز و یمن سے منتخب کیا اور اوسپر حضرت ہاشم رضہ بن عتبہ بن ابی وقاص کو سردار کرکے فرمایا کہ دیگر اعیان عرب بہی مثل قعقاع رضہ بن عمرو و قیس رضہ بن ہبیرہ بن عبد الغوث المرادی و حارث رضہ بن عمرو الطلحی و انس رضہ بن العباس کمر ہمت کی باندہ کر مدد کرنیمین خوب ہی کوشش کرین حضرت ہاشم رضہ

چھہ ہزار سوار یا بروایت اعثم کوفی دس ہزار ملک شام سے ہمراہ لیکر قادسیہ کو روانہ ہوئے بعد طے
کرنے سفر دور و دراز کے اوس صبحکو قادسیہ مین داخل ہوئے جو روز موعود جنگ سخت کا تہا
اور طرفین سے فوجین صف آرا ہو رہی تہین حضرت قعقاع رض بن عمرو ویسے ہی گرد مین
بہرے ہوئے سیدہے میدان جنگ مین چلے گئے اور مبارز طلب کیا عظماء عجم سے دو
سردار ایک کا نام ذو الحاجب دوسریکا نام بہمن جادو تہا حضرت قعقاع رض کے مقابلہ کو
آئے حضرت قعقاع رض نے بہمن جادو کو پہچان لیا اور ایک آواز دی کہ اے بہمن ٹہیر جا
مین انشاء اللہ تجہسے حضرت ابو عبیدہ رض ثقفی و حضرت سلیط رض بن قیس و نیز دیگر اصحاب رض
جسر کے خونکا انتقام لونگا یہ کہکر آپ نے لپک کر ایک ہاتہہ تلوار کا مار کر بہمن کو واصل جہنم کیا
پہر دوسرے ہاتہہ مین ذو الحاجب کا بہی کام تمام کیا جب یہ دونون سردار نامدار فی النار ہوتے
اہل عجم کی کمرین ٹوٹ گئین جی چہوٹ گئے حضرت قعقاع رض اوسی طرح پر میدانین جمے ہوئے
آواز لگاتے تہے کہ ہل من مبارز آیا کوئی ہمسے لڑنیوالا بہی ہے آخر کار بڑی مشکل سے دشمن
کیطرف سے دو آدمی نکلے ایک کو فیروز کہتے تہے اور دوسریکو بندوان کہتے تہے دونون آکر حضرت
قعقاع رض کے مقابل ہوئے حضرت حارث رض بن طلیان دیکہکر مسلمانونکی صف سے جدا ہوئے
اور بندوان کا ایک ہی وار مین سر اوڑا دیا اور حضرت قعقاع رض نے فیروز کو قتل کیا موخین
کہتے ہین کہ اوسدن حضرت قعقاع رض نے تیس حملے کیے اور ہر حملہ مین ایک سردار جلیل القدر
عجم کو قتل کیا منجملہ اونکے سبسے زیادہ سر برآوردہ بزرجمہر ہمدانی تہا **نقل** ہے کہ جنگ
اغواث کے دن ایک مسلمان شہید ہوئے اور دس ہزار کافر مارے گئے غرضکہ اسدن آدہی
رات تک خوب ہی جدال و قتال ہوتی رہی جب لڑتے لڑتے طرفین کے لوگ شل ہو گئے
اپنے ڈیرونمین آئے اور اپنے اپنے لشکر مین حراست کے پہرے لگا دیے تیسرے دنکی
جنگ کو کہ اوسکو اغماس کہتے ہین صبح ہوتے ہی دونون لشکر میدان مین آکر صف آرا ہوئے
اور ایسی سخت جانبر کہیل کر حرب و ضرب کی کہ میدان معرکہ مین خونکا دریا بہنے لگا

دل برین گنبد گروندہ مثہ کین دولاب ٭ آسیا نیست کہ برخون عزیزان گردد ٭ اس میدان
جنگ مین ہاتھی سخت حملے کرکے اہل اسلام کو متفرق کردیتے تھے حضرت سعد رضنے جب ہاتھیونکی
شوخی کو ملاحظہ کیا حضرت قعقاع رض اور اونکے بھائی کو پیغام بہیجا کہ ہردو صاحب تمام ہاتھیون
بالخصوص شتر ہاتھی سفید کو دور کرین اون دونون دلاورون نے ایسے تاک کر برچہے مارے
کہ ہاتھی سفید اندھا ہوگیا اسی طرح سے اور دو جوانمردون نے حضرت سعد رض کے حکم سے نیزون اور
تیرون سے اور دو ہاتھیون قوی پیکر کو ایسا سخت زخمی کیا کہ اونکا تمام جسم چھلنی ہوگیا وہ زخمی ہاتھی دہشت
کے مارے ایسے گہنٹے ڈالتے ہوے دم دبا کر بھاگے کہ پیچھے مڑ کر نہ دیکھا باقی ماندہ ہاتھی بھی
اونکے پیچھے فرار ہوے اس حادثہ سے سپاہ عجم کے حوصلے بگڑ گئے دل ٹوٹ گئے بعد اس کے
فریقین سے اہل جوش وخروش نے ایسی سخت جنگ کی کہ کشتون کے پشتے لگ گئے خون کے
نالے بہہ گئے جب اغواث کا دن لڑائی ہی مین گذر گیا چوتہی رات جسکو لیلۃ الہریر کہتے ہین
شروع ہوگئی مگر دلیرون نے جنگ سے پہلو تہی نہین کی یہانتک کہ تمام رات لڑتے رہے
اوس رات کو یعنی شب لیلۃ الہریر مین قبائل عرب مثل بنی تمیم ونخع وبجیلہ وکندہ وثقیف نے
امیران فارس وکافران بدمہر پر ایسے شجاعانہ حملے کیے کہ باید وشاید جب صبح صادق ہوئی اور آفتاب
نکلا حضرت قعقاع رض بن عمرو نے سپاہ اسلام کو تسلی ودلاسا دلا کر کہا کہ اے بھائیو اگر تم تھوڑی
دیر تک لڑائی مین صبر کرو تو امید قوی ہے کہ فتحیاب ہو کیونکہ صبر وظفر کا باہم جوڑا ہے اسی اثنا مین
حضرت قیس رض بن ہبیرہ واشعث رض بن قیس وعمرو رض بن معدیکرب وابن ذی السہمین الخثعمی رض
وابن الیر رض وابن الہلالی رض گرداگرد نشان اسلام کے آکہڑے ہوتے اور کہنے لگے کہ اے
مسلمانو خوب یاد رکہو اہل فارس تمسے زیادہ جان نثاری مین جفاکش نہین کیونکہ عرب بمقابلہ
عجم کے ازحد موت پر حریص ہین (یعنی طالب شہادت) اگر سب ملکر کوشش کرو اور امیدوار
فضل خدا کے رہو تو کیا عجیب ہے کہ تم دشمنون پر غالب آؤ جب سرداران اسلام نے اس قسم کی گفتگو
کی مسلمانونکی ہمت وجرأت دوچند ہوگئی خلاصہ یہ کہ چوتہے دن بھی صبح سے لیکر نماز ظہر تک اہل

دیت نے جنگ وجدال وحرب وقتال مین ایسی سخت کوشش کی کہ کافر عجم بریز بریز پکارنے لگے
قضاء عند اللہ اوسوقت ایسی سخت آندہی چلی اور غبار اوٹہا کہ خیمہ رستم فرخزاد سپہ سالار فوج عجم کا اوکہا
کر پہینکدیا رستم تاب حرارت آفتاب کی نہ لایا فوراً تخت سے اوٹہکر ایک راؤٹی کے سایہ مین جو سونے
اور چاندی خالص سے لدی ہوئی تہی گہبرا کر جا بیٹہا اتنے ہی مین حضرت قعقاع رضہ کچہہ فوج ہمراہ
لیکر تخت شاہی تک جا پہونچے لشکر اسلام مین سے حضرت ہلال رضہ بن علقمہ نکلے اور اوس راؤٹی
کی جسمین رستم جا بیٹہا تہا رسیان کاٹ دین جونہی رسیان کٹین چوب راؤٹی کی رستم کی پیٹہہ پر گری
رستم نے دہشت جان اور وحشت درد کمر سے آپکو اوس ندی مین جو قریب راؤٹی کے بہہ رہی تہی
ڈالدیا جب حضرت ہلال رضہ نے دیکہا کہ ایک شخص نے راوٹی سے نکلکر آپکو پانی مین گرایا اوسکے
سر پر تاج گرانمایہ ہے اور کمر مین پٹکا قیمتی بندہا ہوا ہے اور جڑاؤ جوشن وزرہ وغیرہ پہنے ہی تیرتا ہوا
جارہا ہے اوسیدم گہوڑے سے اوترے اور پیچہا پیل اوسکے جاکر ٹانگ پکڑکر گہسیٹ لائے اور کنارہ پر
اوسکو ڈالکر سر پر غرور اوسکا خنجر آبدار سے کاٹ کر نیزہ کی نوک پر رکہکر اوٹہا لیا اور فرمایا قتلت الرستم
برب الکعبہ یعنی مین نے رستم فرخزاد سپہ سالار لشکر عجم کو قتل کرڈالا قسم ہے خداے پاک کعبہ کی۔ اہپر
جمہور علما و اہل تاریخ کا اتفاق ہے کہ رستم کو حضرت ہلال رضہ نے قتل کیا اور جو کچہہ سامان اوسکا تہا
وہ حضرت ہلال رضہ لیکر آئے اور حضرت سعد رضہ کے روبرو رکہدیا حضرت سعد رضہ نے وہ کل سامان
حضرت ہلال رضہ ہی کو عطا کردیا منجملہ اوسکے ایک تاج ہی ایک لاکہہ اشرفیونکی قیمت کا تہا ذٰلِکَ
فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ **روایت ہے** کہ اوس معرکہ مین سب سے پہلے
جالینوس جو بڑا جلیل القدر سردار لشکر عجم کا تہا اپنے ہمجنس کی حالت خراب دیکہکر بہاگا اوسکا پیچہا
حضرت زہرۃ رضہ بن جویہ نے کیا اوسنے لوٹ کر حضرت زہرۃ رضہ سے خوب جنگ کی آخرکار جالینوس
بہی خنجر زہر دار کہا کر راہی دار البوار ہوا حضرت زہرۃ رضہ اوسکا تمام سامان اوتار کر حضرت سعد رضہ
پاس لیگئے حضرت سعد رضہ نے وہ کل سامان حضرت زہرۃ رضہ کو مرحمت کردیا چنانچہ وہ سامان
قیمت مین ستر ہزار درہم کا تہا بعد اسکے حضرت سعد رضہ امیر الامرا لشکر اسلام نے عام حکم دیدیا کہ مسلمان

کسی مشرک کو قتل کرے تو مقتول کا تمام مال قاتل کو مباح و حلال ہی کہتے ہین کہ اوسدن
حضرت زرار بن قم بن انعاب کے ہاتہہ دو سپہہ مرصع لگین حضرت زرار رضنے نادانستہ تیس ہزار
درہم کو فروخت کردین حالانکہ اون دو نون ڈہالونکی قیمت دو لاکہہ درہم تہے بعد قتل رستم و جالینوس
کے عجمیونکے پانون اوکہڑ گئے جدہر جسکا منہ پہرا ادہر ہی کو بہاگ دیا غازیان دین حامیان
اسلام نے مفرورونکا پیچہا کیا اکثر بہ ان عجم کو قتل کیا اور اکثر کو گرفتار چنانچہ کل تعداد قتیل و
اسیر کی ایک لاکہہ آدمی کی تہی اور مسلمانونکی طرف سے صرف تین ہزار شہید ہوئے کہتے ہین کہ اس
کثرت سے نقد و جنس قبضہ اسلام مین آیا کہ جسکا حساب حد سے باہر تہا بڑے بڑے حسابدان
اوس مال و منال کے شمار کرنیمین عاجز تہے بیت المال تو ایک نعمت عظمی اور دولت کبری تہا واقعہ
ہے کہ ایک عرب کے ہاتہہ اس کثرت سے اشرفیان لگین کہ وہ اونکو روپیونسے بدلنا چاہتا تہا
کہ کوئی ہمسے صفیہ ہمارے لے اور اوسکی عیوض مین نقرہ بیضا دیدے اور ایک شخص کو دو گٹہہ
کافور کے ملے گمان کیا کہ شاید نمک ہے جب معلوم ہوا کہ کافور ہے عرب اوسکو دیکر نمک سے
بدلتا تہا خلاصہ یہ ہی کہ ادنی ادنی عرب کے ہاتہہ اسقدر مشک و عنبر و زر و جواہر لگا کہ اوسکی توقیر عرب
کی نظر مین حقیر تہی غرضکہ بعد سننے خبر وحشت اثر قتل رستم اور مفروری لشکر عجم کے یزدجرد نے اور
ایک جوانمرد شجاع کو جسکا نام شہریار تہا معہ لشکر جرار کے بہیجا وہ اپنے ہمسرون مین سب سے
زیادہ دانشمند تہا جب شہریار دیر کعب مین پہنچا اوسکے پاس بعضے آفت زدہ مفروری میدان
قادسیہ کے پہونچے اونکو تسلی دیکر اپنے پاس ٹہیرا لیا جب یہ حال اہل اسلام نے سنا دشمنونکی
طرف متوجہ ہوئے طرفین سے صف بندی ہوئی شہریار اپنے لشکر سے نکلا اور نہایت ہی
دلیری سے ایک آواز ماری کہ ہے ایسا کوئی مرد جو میرا مقابلہ کرے اوسوقت حضرت زہیر رض بن سلیم
ازدی صف مجاہدین سے باہر نکلے اوسیدم شہریار گہوڑے کو دپٹا حضرت زہیر رض بہی اپنے
گہوڑے سے اوتر پڑے پہر دونون پہلوانونمین کمربند پکڑ کر سخت کشتی ہوئی شہریار نے حضرت
زہیر رض کو زمین پر دے مارا اور سینہ پر چڑہ بیٹہا چاہا کہ خنجر نکالکر آپکا سر کاٹ ڈالے قدرت خدا سے

تخار جان کی اونگلی حضرت زہیر رضہ کے منہ مین پڑ گئی آپنے ایسی چبائی کہ شقی درد کے مارے بلبلا اوٹھا اوسوقت حضرت زہیر رضہ نے جو نیچے سے زور کیا تو دشمن کے اوپر ہو بیٹھے اور اوسیکی تلوار سے اوسکا سر دہڑ سے جدا کر دیا اوسیدم اوسکی زرہ و بکتر و کمر بند و افسر و قبائے پر گوہر و اسپ و خنجر ضبط کر کے حضرت سعد رضہ کے پاس لائے آنجناب رضہ نے حکم دیا کہ زہیر رضہ تخار جان کا تمام لباس پہنکر نکلے کہتے ہین کہ پہلے اہل عرب مین سے جسنے سونیکے کنگن ہاتہو مین پہنے وہ حضرت زہیر رضہ تہے اگرچہ مرد کو کنگن پہننا درست نہین مگر حضرت سعد رضہ نے واسطے عبرت اہل کفر و شوکت اہل اسلام کے مصلحتاً یہ حکم دیا تہا۔ پہر حضرت قیس رضہ بن زہیر نے لشکر میمنہ عجم پر حملہ کیا اوسپر ایک عجم جلیل القدر جلو نام سردار تہا اوسکو قتل کیا پہر تو مسلمان چارون طرفسے ٹوٹ پڑے اور اسقدر کافران عجم و گبران فارس کو قتل کیا کہ اونکی لاشونکو کتے کوّے بہی تمام جہان کے ملکر نہین کہا سکتے تہے بقیۃ السیف اپنی جان بچا کر ایسے میدانسے بہاگے کہ اونکا پتہ نہ لگا خدا کے فضل سے جہنڈا اسلام کا بلند ہوا کفر پست ہو گیا اصحاب رضہ ایمان و ایقان ارباب بطلان و کفران پر غالب آئے اور معنی کلمہ ھو الحق یعلوا و لا یعلیٰ کے بخوبی ظاہر ہو گئے ؎ شہنشاہونکو دیتا ہے گدائی ٭ گدا کو بخشتا ہے بادشاہی حضرت سعد رضہ بن ابی وقاص نے ایک قاصد کو فتحنامہ دیکر سانڈنی باد رفتار پر سوار کر کے مدینہ کی جانب روانہ کیا حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کا قاعدہ تہا کہ جبسے آپنے فوج ظفر موج عراق کیطرف روانہ کی تہی ہر روز تین میل تک پاپیادہ اوسطرف تشریف لیجاتے اور جو مسافر مسلمان آپکو ملتا اوس سے حالات لشکر اسلام کے دریافت فرماتے اتفاقاً ایکدن آپکی نگاہ ایک سوار تیز رفتار پر پڑی کہ سانڈنی جہپٹائے ہوئے نہایت ہی جلدی کیساتہ آرہا ہے دیکہتے ہی آپنے دور سے آواز دی کہ خیر تو ہے سانڈنی سوار نے کہ اسم باسمیٰ اوسکا نام بہی بشیر رضہ تہا جواب دیا کہ الحمد للہ مسلمان غالب اور منصور ہوئے اور کفار گبر مغلوب و مقہور حضرت عمر رضہ سنتے ہی اس خوشخبر کے باغ باغ ہو گئے جب آپ شتر سوار کیساتہ مدینہ منورہ مین تشریف لائے اور حضرت بشیر رضہ سے کل واقعات جنگ قادسیہ کے دریافت فرمائے حضرت بشیر رضہ نے جملہ حالات مشرح و مفصل بیان

کردیے کہتے ہین کہ حضرت عمرؓ کے دلپر اسقدر خوشی کا غلبہ تہا کہ آپکو یہ نہین معلوم ہوتا تہا کہ سوال کرنیوالا کون ہے اور جواب دینے والا کون ہے اسوقت حضرت اشیرؓ نے عرض کی کہ اے امیرالمومنینؓ کیا آپنے مجکو نہین پہچانا کہ مین کون ہون حضرت رضؓ نے فرمایا کہ یہ ایک حالت وجد کی سی تہی کوئی ڈر کی بات نہین ہو جو ہمنے تجکو نہ پہچانا ع چو دیدم روے تو از خویش رفتم + پہر آپنے خط فرحت نمط حضرت اشیرؓ کے ہاتہ سے لیکر مسلمانونکو سنایا جملہ اہل اسلام نے خدا تعالی کی حمد وثنا کی اور سجدے شکر کے بجالائے امیرون نے غریبونکو اسقدر صدقے دیے کہ محتاج بہی مالدار ہوگئے ؎

ای خدا قربان احسانت شوم + این چہ احسانست قربانت شوم

ذکر تشریف لیجانے حضرت سعد بن ابی وقاص کا مدائن کی جانب اور چہین لینے خزانے گبران عجم سے

بعد قتل رستم وفرار لشکر عجم کے یزدجرد مدائن کو خالی کر گیا اور جتنا نقد وجنس ومال ومتاع ممکن ہوا لدوا کر نہاوند کو روانہ کردیا اور آپ جلولا کی طرف چلا گیا جب حضرت سعدؓ نے یہ خبر سنی حکم دیا کہ لشکر ظفر پیکر اسیدم روانہ ہو چنانچہ فوج ظفر موج دریاے دجلہ کے کنارے بسبب غلطی راستہ کے رک گئے اس عرصہ مین گبران عجم سفائن تک نکل گئے تاکہ مسلمان آسانی سے دریا پار نہ اوتر سکین اوسوقت بعض اصحابؓ سعادت کیش جو تربیت یافتہ صحبت حضرت رسولخدا کے تہے کہنے لگے کہ جب نیت ہماری خاص اعلاء کلمۃ اللہ یعنی اظہار لا الہ الا اللہ کی ہے اور طلب خوشنودی ورضامندی ذات پاک باریتعالی ہے پہر ہمکو پانی دریا کا جو اوسی کے حکم سے جاری ہو کیا نقصان پہونچا سکتا ہے اونمین سے ایک صحابیؓ نے اپنا گہوڑا ڈالدیا اونکی پیچہے سب نے اپنے گہوڑے چہوڑ دیے مگر ایک شخص پار نہ اوتر سکا جسکا گہوڑا اشقری تہا باوجودیکہ دریا نہایت طغیانی پر تہا اور گہرا بہی از بس تہا مگر اللہ کے فضل سے پانی گہوڑونکے سینہ بند تک پہونچا تہا جب عجمیون نے دیکہا کہ لشکر عرب آسانی سے اس پار اوتر آیا بے اختیار چلانے لگے کہ دیو آگئے اوسوقت خورزاد برادر رستم فرخزاد جسکو

یزدجرد نے مدائن مین اپنا نائب کرکے کوچ کیا تہا ایک لشکر جرار لیکر مسلمانونکے مقابلہ کو آپہونچا
قریب پل کے طرفین کی صفین آراستہ ہوئین جونہی مسلمانون نے جنگ شروع کی کفار فارس
بہاگ نکلے خورزاد بہی بہاگ کر مدائن کے قلعہ مین جا چہپا جب وہان بہی اوسکو ہیبت ہوئی خوف
جانسے آدہی رات کو پورب کے دروازے سے نکلکر اور اپنے اتباع کو ساتہہ لیکر جلولا کیطرف بہاگ گیا
جب یہ خبر حضرت سعد رض کو پہونچی حضرت عیاض رض بن غنم الفہری کو مفرورونکے پیچہے روانہ کیا
اور آپ مدائن مین کہ پایۂ تخت شاہان ساسان کا تہا تشریف لائے قصرہاے زرنگار و بناہاے استوار کو
ملاحظہ فرمایا اور انواع اقسام کے کہانے معائنہ کیے اوسوقت آپنے یہ آیۂ کریمہ پڑہی کَمْ تَرَکُوْا
مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ کَرِیْمٍ وَّنَعْمَةٍ کَانُوْا فِیْهَا فٰکِهِیْنَ کَذٰلِکَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ
جب آپ نوشیروان کے محلونمین داخل ہوئے اللہ برتر کی حمد وثنا کی اور آٹہہ رکعت نماز شکریہ ادا
کی **روایت ہے** کہ اسقدر نفائس امتعہ وتحائف اقمشہ ومال ومنال بیحد واسباب واثقال
لاتعد مدائن مین مسلمانونکے ہاتہہ لگا کہ جسکا عشر عشیر بہی اونکے دلونمین نہین گذرتا تہا یعنی مسلمانونکو
نقد وجنس اوس سے بہت زیادہ ملا کہ جتنا وہ خیال کرتے تہے کہتے ہین کہ بیشمار گٹہنے کافور کے
عربونکے ہاتہہ آئے کہ وہ اونکو نمک سے بہی زیادہ بیقدر سمجہتے تہے بلکہ اکثر عرب سونیکو چاندی سے
بدلتے تہے یعنی ایک ایک عرب کے ہاتہہ اس زیادتی کے ساتہہ سونا لگا تہا کہ اوسکی قدر اونکی
نظر مین حقیر ہوگئی تہی **روایت** ہے کہ اور دولت وغنیمت کا کیا ذکر ہے صرف ایک مرصع فرش
خزانہ نوشیروان مین نکلا جسکو بڑے بڑے اوستادان ماہر نے قسم قسم کے جواہر سے بنایا تہا اور
اہل ہنر نے اوسکو طرح طرح کے پہول بوٹونسے آراستہ وپیراستہ کیا تہا نوشیروان موسم سرما مین
اوسپر بیٹہکر اکثر شراب پیا کرتا تہا اور حالت سرور مین اوسکی کیفیت دیکہکر محظوظ ومسرور ہوتا
تہا حضرت سعد رض نے وہ فرش مرصع براہ راست مدینہ کو روانہ کردیا حضرت عمر رض نے اوسکے پارچے
کرواکے جملہ مہاجرین وانصار کو دیدیے چنانچہ حضرت علی رض کے بہی حصہ مین ایک ہاتہہ کا ٹکڑا
آیا آپنے اوسکو بقیمت ہزار اشرفی کے فروخت کردیا حضرت سعد رض بن ابی وقاص نے مدائن میز

ترجمہ بہت کچہہ چہوڑا اونہون نے باغون اور چشمون اور کہیتون اور مقامون نفیس سے اور نعمت کہ تہے وہ اوسمین میوہ کہاتے ایسا ہی ہے اور وارث کیا ہمنے اونکو قوم دوسری کا ۱۲

قیام فرمایا مخبر نے آکر خبر دی کہ یزدجرد جلولا مین اپنی کچھ فوج چھوڑ آپ حلوان کیطرف روانہ ہوا ہے

ذکر جنگ جلولا اور غالب ہونے عرب کا عجم پر بحکم ایزد تعالیٰ

جب یزدجرد جانب حلوان روانہ ہوا مہران بن بہرام رازی کو لشکر جرار دیکر جلولا مین چھوڑ گیا اور حکم دیگیا تو آذربائیجان و شیروان اور پہاڑونکے باشندونمین سے بکثرت آدمی آکر جلولا مین جمع ہوگئے مہران نے اپنے لشکر کے گرداگرد ایک بہت ہی گہری خندق کہدوائی اور اوسکے کنارے پر دور تک کانٹے اور گوکہرو بچھوا دیے جب یہ خبر مسلمانونکو پہونچی حضرت سعد رض نے اپنے بھتیجے ہاشم نام کو بارہ ہزار دلیر شیر افگن شمشیرزن جو رزم کو بزم سمجھتے تھے واسطے مقابلہ مہران کے نامزد کیا حضرت ہاشم رض ہمراہ لشکر ظفر پیکر مداین سے جلولا کی طرف روانہ ہوئے مقدمۃ الجیش حضرت قعقاع رض بن تمیم تھے اور میمنہ کے سردار حضرت سعد رض بن مالک اور میسرہ کے امیر حضرت عمرو رض بن مالک بعد طے مسافت قریب خندق فارسیونکے ہیڈکوارٹر قائم کیا جب اہل اسلام نے دیکھا کہ قوت دشمن کی دن بدن بڑہتی جاتی ہے اور عراق و عجم سے بکثرت فوج چلی آتی ہے اوسوقت اس حال کی خبر حضرت امیر المومنین عمر رض کو قاصد بھیجکر کی گئی آنجناب رض نے حضرت قیس رض بن ہبیرہ کو چودہ سو سوار اور کچھ پیادے دیکر لشکر اسلام کی مدد کو روانہ کیا اودہر خورزاد نے بھی یزدجرد کو لکھکر کہ حلوان مین مقیم تھا مدد منگالی جب فریقین کی مدد آگئی جانبین سے آمادہ اسباب جنگ کے ہوئے ہر دو طرف صف بندی ہوئی پیشتر تیر بارانی ہوئی جب وہ ختم ہوگئی پھر برچھونکی نوبت آئی جب وہ بھی ٹوٹ گئے تلوارین کھینچی گئین طرفین سے ایسی تلوار چلی کہ خون کی ندی بہ گئی کشتونکے پشتے لگ گئے جب تھوڑا دن رہا گبران عجم بھاگ نکلے اونکے کشتونکی مثال یہ تھی کہ گویا پہاڑ اوس سرزمین پر تھے کوئی جگہہ ایسی تھی کہ انبار لاشون گبران عجم سے خالی ہو **نقل ہے** کہ خارجہ رض بن الصلت ایک عجم مفروری کے ڈیرے مین سے گئے ایک صورت ناقہ مطلا مرصع کی جسپر بکثرت یاقوت و گوہر جڑے ہوئے تھے اور اوسپر ایک سوار زر خالص کا بیٹھا ہوا تھا پائی وہ اوسکی سپرد کردی جو مال غنیمت کا متصدی تھا جب خدا کی

برترنے یہ فتح نصیب اولیاء دین کی حضرت سعد رض بن ابی وقاص نے خمس مال مدینہ منورہ کو روانہ کیا حضرت عمر رض نے اوسکو ایک جگہہ جمع کروادیا زر وجواہر بیشمار مشک وعنبر انبار آپنے چاہا کہ بقدر مراتب ہر مومن اس نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ سے بہرہ ور ہو پیشتر ایک فہرست بنائی گئی لوگون نے عرض کی کہ اے امیر المومنین رض پہلے فہرست مین اپنا نام مبارک لکھئے فرمایا کہ باوجود موجودگی حضرت عباس رض عم رسول اللہ صلعم و حضرت اسد اللہ رض و حضرت حسنین رض نبیرہ حبیب اللہ کے میری مجال نہین کہ اپنا نام پیشتر لکھون پس آپنے حسب مراتب پیشتر حضرت عباس رض بعد اونکے حضرت علی رض بعد اونکے حضرت حسن رض بعد اونکے حضرت حسین رض کو حصے دیے **سرقہ** اس موقع پر ہم ایک چوری نہین بلکہ منہ زوری صاحب روضۃ الصفا کی پکڑتے ہین وہ یہ ہے کہ خاوندشاہ اپنے حفظ مذہب مذبذب کیواسطے ایک عجیب کید عظیم کو استعمال فرماتے ہین بقول شخصے ابلہ گفت و دیوانہ باور کرد صفحہ وسطہ جلد ۳ روضۃ الصفا مین یہ عبارت بلفظہ مرقوم ہے۔ مسطور است کہ امیر المومنین علی رض حدیث بن جعفر حنفی را بحکومت بعضی از بلاد مشرق فرستاد و حدیث دو دختر یزدجرد بدست آورد و بخدمت آنحضرت آورد حضرت امیر المومنین علی رض شہربانو را بقرۃ العین حسین رض داد و دیگر یرا کہ مسماۃ بگیہان بانو بود بمحمد ابن ابی بکر رض ارزانی داشت۔ مگر یہ قول مجہول صاحب روضۃ الصفا کا فضول ہے بلکہ محض لغو اور سراسر ہجو کیونکہ دیگر کتب شیعہ ہی مین مرقوم کہ حضرت شہربانو رض زمانہ خلافت حضرت عمر رض مین ہمراہ غنیمت عجم کے آئی تہین حضرت عمر رض۔ نے بنظر قدردانی حضرت حسین رض کو مرحمت کین چنانچہ نہایت ہی مستند کتاب کامل البہاء حضرات شیعہ کے باب موات الخلفاء رض فصل قتل عمر رض مین اسکا اقرار باین مضمون موجود ہے کہ عمر رض نے فارس کی جنگ علی رض کے مشورہ سے کی اور شہربانو اوسی جنگ سے غنیمت مین آئین عمر رض نے چاہا فروخت کرنا جناب امیر رض مانع ہوئے شہربانو نے امام حسین رض کو پسند کیا عمر رض نے امام حسین رض اور شہربانو کو گہوڑے پر سوار کرکے اور غاشیہ اپنے دوش پر رکھکر تین روز مدینہ مین پہرایا شہربانو ہر شب مانند حوران بہشت کے معلوم ہوتی تہی الخ قطع نظر جلد تواریخ مسیحیہ سے یہی ثابت ہے کہ حضرت شہربانو و مہربانو و ماہ بانو و گیہان بانو ہی شاید کہتے ہونگے

حضرت عمر رضہ کے زمانہ خلافت حقہ مین غنیمت فارس کے ساتھہ آئین حضرت عمر رضہ نے مہر بانو و ماہ بانو محمد بن ابو بکر رضہ اور اپنے صاحبزادہ کو دین اور شہر بانو حضرت امام حسین رضہ کے حوالہ کین **نکتہ** حضرات شیعہ امر بین کے اخفا مین صرف اپنا یہ فائدہ دیکھتے ہین کہ نسبت آئمہ کرام رضہ و سادات عظام کے الزام کساد بازاری کا نہ عائد ہو جاسے کیونکہ بعقیدہ امت ابن سبا جہاد خلفاء ثلثہ صحیح نہین ہے بلکہ معاذ اللہ آنحضرات رضہ کو غاصب خلافت کہتے ہین پس درصورت غصب نعوذ باللہ بہا حلال نہ ٹہیرا اور اس عقائد فاسدہ کے رو سے استغفر اللہ غنیمت حرام ٹہیرے اور تو بہ تو بہ جو صاحب کہ اوس غنیمت سے متمتع ہوسے وہ بہی خاطی و عاصی ٹہرے اور اونکی اولاد امجاد بہی صحیح النسب نہ بہی پس اس عقائد کی روسے بخوبی ثابت ہے کہ اصلی سید نجیب الطرفین وہی ہو جو سنی المذہب ہے اور جو اسکے خلاف ہو وہ ہرگز صحیح النسب سید صاحب نہین ہوسکتے ہین گو آن عرب خود راسید میکویانند ع بدنام کنندہ نکو نامی چند * بہر حال مستند تواریخ و کتب سیر سے ثابت ہے کہ حضرت عمر رضہ نے سوا سے نقد و جنس کے حضرت شہر بانو رضہ بہی حضرت امام حسین رضہ کو دین پہر اہل بدر کو فی کس پانچہزار اور اہل حدیبیہ کو فی نفر چار ہزار اور وہ کوئی کہ اونکے بعد ایمان لایا تہا اوسکو فی آدمی تین ہزار اور جو لوگ کہ قادسیہ مین مسلمان ہوستے تہے اونکو فی کس ایکہزار پانسو اور جو شخص صاحب منقبت تہے اونکو پانسو زیادہ بہ نسبت دوسرونکے دینار دیے اور حضرت امام حسن رضہ و امام حسین رضہ و سلمان رضہ و ابو ذر رضہ کو داخل اہل بدر کیا اگرچہ آن سمجہ بچے تہے اور حضرت عباس رضہ کو پچیس ہزار دینار دیے اور ہر ایک ازواج مطہرات کو دس ہزار مگر حضرت عائشہ رضہ کو بارہ ہزار دینار دیے حضرت ام المومنین رضہ ترجیح پر رضامند نہو ئین تب حضرت عمر رضہ نے عرض کی کہ اے حضرت عائشہ رضہ مین تمہاری قدر و منزلت حضرت رسولخدا صلعم کے نزدیک سب سے زیادہ دیکہتا تہا پس روح مقدس حضرت رسول اللہ سے مجکو شرم آتی ہے کیونکر تم کو سب کی برابر ٹہیراؤن واقعی تمہارا مرتبہ بہ نسبت دیگر ازواج رضہ کے البتہ بس عالی ہو لیجیے ضرور لیجیے پہر خواہ اپنی طرف سے خیرات کر دیجیے ف یہان کا تو قصہ یہ چہوڑا یہان * سنو پہر اوسی غم دیکا بیان * غرضکہ جب یزد جرد بن شہر یار نے شکست

فاش جلولا کی خبر سنی عروس دنیا کو تین طلاق دیکر رے کی جانب کوچ کیا اور اوسکو کثرت لشکر اور فیلان کوہ پیکر نے کچہہ فائدہ نہ دیا ف برچند روزہ عمر خود چندین مناز و بد مکن ÷ تا چشم بر ہم مینر نی بینی کہ پایان در رسد ÷ حضرت عمر رضہ نے ایک خط حضرت سعد رضہ بن ابی وقاص کو لکہا کہ اب تم تصرف ملک عراق پر قناعت کرو اور سپاہ عرب کو اجازت ندو کہ سرحد جلولا سے آگے بڑہیں اگر ہمارے اور دشمن کے درمیان مین کوہ آتشین حائل ہوجاتا تو بہتر تہا کیونکہ ہمکو اپنے لشکر کے ایک ایک آدمی کی سلامتی مال غنیمت سے ازبس دوست تر ہے حضرت سعد رضہ نے اپنا ہیڈکوارٹر دیار انبار مین قائم کیا مگر آب وہوا اوس شہر کی موافق نہ آئی اکثر مسلمانونکو بخار آنے لگا پہر حضرت عمر رضہ کو اس حال سے خبر کی گئی آنحضرت ص نے پیغام بہیجا کہ جہان کہین تمکو زمین سبزہ زار جسمین گہاس کی افراط ہو نظر آوے تلاش کرو اور اوسمین اپنا لشکر اوٹہا لیجاؤ سب نے کوفہ کی سرزمین کو پسند کیا حضرت سعد رضہ نے اپنا ہیڈکوارٹر کوفہ مین قائم کیا پہر حضرت سعد رضہ نے درخواست کی کہ اگر امیر المومنین رضہ اجازت فرماوین تو مکانات پختہ بنائے جاوین حضرت عمر رضہ نے اجازت نہ دی پہر حضرت سعد رضہ نے عرضی بہیجی کہ اگر حکم ہو تو کچہہ چہپر کی جہونپڑیان بضرورت ڈال لی جاوین حضرت عمر رضہ نے مصلحتاً اسبات کو منظور کیا جب جہونپڑیان تیار ہوگئین اتفاق سے اونمین آگ لگ گئی اور اسّی عمارتین جلکر خاکستر ہوگئین اس حادثہ کا حال حضرت سعد رضہ نے حضرت عمر رضہ کو لکہکر پہر درخواست عمارات بنانیکی کی حضرت عمر رضہ نے فرمان بہیجا کہ مسلمان مکان بنادین بشرطیکہ خلاف سنت نہون اور نہ کوئی تین کوٹہریون سے زیادہ بناوے تاکہ دولت و اجلال موجب زیادتی دولت و اقبال کا ہو مسلمانون نے خوش ہوکر عمارتین بنائین یہانتک کہ کوفہ جو ایک موضع تہا عمارات اہل اسلام سے بس عظیم شہر ہوگیا اسی زمانہ کے قریب باشارہ حضرت عمر رضہ کے حضرت عتبہ رضہ بن غزوان نے شہر بصرہ آباد ان کیا کہتے ہین کہ سولہوین سال ہجری کو جلولا فتح ہوا تہا اسی برس مین یہ امر بہی بمشورہ حضرت علی رضہ کے حضرت عمر رضہ نے طے کیا کہ سال ہجری کب سے شمار کرنا چاہیئے تاکہ شبہ امت کا رفع ہو پس بمشورہ جناب امیر رضہ اپنے

امت کا اتفاق ہوا کہ سال ہجری روز ہجرت رسولخدا سے شروع ہونا چاہئے۔

ذکر جنگ نہاوند اور غلبۂ مسلمانان عرب و مغلوبیت گبران عجم بحکم خداوند

جب جلولا مسلمانون نے فتح کر لیا یزدجرد شہریار دیار عراق وعجم دہشت تیغ غازیان و وحشت تیر مجاہدان سے بہاگ کر اور چند خواص مقرب ہمراہ لیکر بعد قطع مسافت سراپا آفت ملک رے مین پہنچا اور وہان چند روز رہکر رنج راہ سے آرام کیا اسی درمیان مین حضرت ابو موسیٰ رضہ حسب الحکم حضرت فاروق الاعظم خوزستان کو لشکر جرار لیکے اور اوس سرزمین کو آلائش کفر و شرک سے پاک کیا اور وہانکے حاکم ہرمزنام کو گرفتار کرکے مدینہ کو روانہ کیا جب اس ملک وسیع کی خبر یزدجرد نے سنی یقیناً معلوم کیا کہ عنقریب اہل عرب تمام ملک عجم پر دست تصرف دراز کرینگے تب یزدجرد ہر طرح ہراسان ہوا سوا اسکے کوئی تدبیر بن نہ پڑی کہ ایک فرمان بنام سرداران اصفہان وقم وکاشان وطبرستان وقومس ودامغان ونیز دیگر شہرون مین جو اوسکے تصرف اور قبضہ مین تھے بہیجا اور پیغام دیا کہ اے میرے خیر خواہ ما بتو غضب ہو گیا کہ دشمنون نے ہمارے آبائی و اجدائی ملک پر قبضہ کر لیا اور ہمکو تخت بنی ساسان سے اوٹھا دیا اب ہم پہاڑون مین مارے پہرتے اور جنگلون کی خاک پہانتے ہوئے اوس مقام پر جو سرحد ہمارے ملک کی ہے مقیم ہین یقین ہے کہ وہ اوسپر بہی قبضہ کرینگے اب تم سب کو واجب ہے کہ اپنا تمام لشکر لیکر فیروزان پاس جو بادشاہ سربرآوردہ ملک نہاوند کا ہے جمع ہو کیونکہ بہت ادسکو تمام لشکر خراسان وعراق کا سردار خود مختار کیا ہے عجب نہین کہ اوسکے حسن اہتمام وخوش انتظام سو دشمن ہمارے ملک سے نکلجاوین جب یہ فرمان شاہان اطراف وامیان اشراف کے پاس پہونچا سب ہی نے تو دل وجان سے قبول کیا اور بہت جلد سامان جنگ تیار کرکے نہاوند کیطرف روانہ ہوئے تہوڑی ہی مدت مین ڈیڑہ لاکہہ سوار وپیادہ کی فوج یا جوج ماجوج نہاوند کے اطراف مین زیر نشان فیروزان جمع ہو گئی

چونکہ فیروزان شجاعت وکیاست وشوکت وصولت مین زبان زد خلائق تہا اور آبادی ربع مسکون مین مشہور جب اس مجمع مخالفین کی شہرت خاص وعام مین ہوئی حضرت عمار رضہ یاسر نے جو کسی مصلحت کے سبب بجاے حضرت سعد رضہ بن وقاص امارت کوفہ پر قائم مقام تہے یہ خبر سنکر آپنے امیر المومنین حضرت عمر رضہ کو بذریعہ عرضی اطلاع کی حضرت عمر رضہ نے قاصد عمار رضہ یاسر سے دریافت فرمایا کہ تیرا نام کیا ہے قاصد نے جواب دیا قریب رضہ بن ظفر حضرت عمر رضہ نے اس فال نیک سے یقین کیا کہ انشاء اللہ نصرت اصحاب رضہ رسالت مآب کو عنقریب حاصل ہوگی بعد ازان خط حضرت عمار رضہ یاسر کا لیکر منبر پر تشریف لیگئے پہلے اللہ جل شانہ کی حمد وثنا کی بعد اوسکے فرمایا کہ ای گروہ عرب حضرت ذوالجلال نے تمکو اپنے فضل سے توفیق قبول اسلام کی دی ہر حال مین تمہاری تائید کی اور دشمنان دین وحاسدان شرع متین پر تمکو مظفر ومنصور کیا اور تمہاری دولت واقبال کا جہنڈا اپنی عنایات بیغایات سے بلند کیا اب نوشتۂ عمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ گبران عجم نے پہر بہت بڑا لشکر آراستہ کیا ہے اور اسپر آمادہ ہین کہ مسلمانوںسے جنگ کرکے پہر کوفہ وبصرہ پر قابض ودخیل ہوجاوین بعد ازان حرمین شریفین کیطرف رجوع کرین اب تم سب اصحاب رضہ ملکر رائے دو کہ کیونکر یہ شر دفع ہو اور کیونکر تشویش مسلمانونکے ولسے رفع ہو سب سے پہلے اشراف واعیان صحابہ رضہ مین سے حضرت طلحہ رضہ بن عبد اللہ نے عرض کی کہ ای امیر المومنین رضہ آپ تو خود ہی راے صائب اور فکر ثاقب رکہتے ہین ہم ہر طرح آپ کے مطیع ہین جو حکم ہو بسر وچشم بجالاوین بعد اوسکے حضرت عثمان رضہ نے عرض کی کہ میری رائے یہ ہے کہ آپ ملک شام ودیار یمن سے لشکر ظفر پیکر جمع کرکے تمام ارباب اسلام کو ساتہہ لیکر خود ہی نہاوند کو تشریف لیجائیے حضرت عمر رضہ نے حضرت عثمان رضہ کی بات کو پسند نہ کیا بعد اوسکے حضرت علی رضہ سے رائے لی آنجناب رضہ نے فرمایا کہ اے امیر المومنین رضہ ہماری دوراندیشی اس معاملہ مین یہ ہے کہ اگر تمام لشکر ولایت شام کا طلب کر لیا جاویگا تو ممکن ہو کہ اہل روم پہر طمع کرکے اوس مملکت پر متصرف ہوجاوین اور اگر ملک یمن کی بہی تمام فوج اوٹہہ آویگی تو بہی ممکن ہو کہ بیباکان اہل حبش پہر اوس ملک پر

قابض بن بیٹھین گے اور اگر آپ بنفس نفیس تشریف لیجاوینگے تو کبران عجم اس صورت کو معلوم کرکے اپنے جی مین کہینگے کہ اگر بادشاہ عرب کو قتل کرڈالین گے تو ہم تمام دغدغو نسے نڈر ہوجاوین ضرور کر کفار عجم اس بارہمین بہت کچہہ کوشش کرینگے اگر عیاذ باللہ آپ کی ذات پاک کو کچہہ بہی چشم زخم پہونچے تو پہر اوسکا کوئی تدارک نہین ہوسکتا ہے ہم عہد رسولخدا صلعم مین محض کرم الٰہی پر بہروسہ رکہتے تہے نہ کثرت لشکر پر اب ہماری رائے یہ ہیکہ دو حصہ سپاہ ملک شام و یمین و نیز تمام شہرون مقبوضہ اسلام مین رہے اور ایک حصہ کبران عجم کی طرف روانہ کیا جاوے تاکہ دشمنان دین کو دفع کرین اور اہتمام و انتظام اس کام کا ایسے شخص کی سپرد کیا جاوے جو نہایت ہی تجربہ کار جنگ آزمودہ و شجاع ہو اور معاملات لشکرکشی و دشمن کشی سے بخوبی خبردار ہو اگر فتح ہوئی فبہا ولیکن جبکہ آپ تخت سلامتی و صحت پر بیٹہے ہونگے تو پہر اوسکا تدارک آسانی سے ہوسکتا ہے کیونکہ آپ پہر دوسرا لشکر بہیج سکتے ہین حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ اے ابوالحسن رضہ بخدا سوگند آپنے ایسی عمدہ سراسر صواب بات کہی جو میرے بہی جی مین گذر رہی تہی پہر حضرت عباس رضہ نے بہی حضرت علی رضہ کی ہی رائے کو پسند کیا پہر حضرت عمر رضہ نے حضرت علی رضہ اپنے وزیر الاعظم سے دریافت کیا کہ اے ابوالحسن رضہ اصحاب آنحضرت انتساب مین سے آپ کسکو اس منصب کے لائق جانتے ہین تو پناہ اسلام اوسکے ظل رافت مین آکر دشمنونکا استیصال کرے حضرت علی رضہ نے جواب دیا کہ نعمان رضہ بن مقرن المزنی شایستگی اس کام کی رکہتا ہے حضرت عمر رضہ نے تمام مہاجرین رضہ و انصار رضہ کے روبرو حضرت علی رضہ کی بہت کچہہ تعریف و توصیف کی پہر حضرت عمر رضہ نے حضرت نعمان رضہ بن مقرن سے کہ ایک اصحاب سعادت انتساب حضرت مقدس رسالت مآب سے تہے فرمایا کہ اے نعمان رضہ ہمنے تمکو ضبط غنیمت نہاوند پر امیر کیا تمکو لازم ہے کہ طریق اعتدال سے قدم نہ بڑہانا اور رسد و شریعت کو نہ چہوڑنا اور جو مال منال کہ خدائے پاک نصیب اہل اسلام کرے اوسکو مصارف اہل استحقاق مین لانا اور اگر خدانخواستہ تمکو شکست ہوجاوے تو پہر تم ہمکو زندگی بہر منہ دکہانا کیونکہ جب ہماری نظر تمہاری صورت پر پڑیگی اوسوقت مصیبت غازیان و کلفت مجاہدان سے ہمارے دل کا زخم تازہ ہوگا پہر وصیت کی کہ اے

نعمان رضہ اگر تم شہید ہو جاؤ تو بجائے تمہارے حذیفہ رضہ بن الیمان امیر ہو اور اگر وہ بہی شہید
ہو جاوے تو بجائے اوسکے جریر رضہ بن مغیرہ بن شعبہ امیر ہو اور اگر وہ بہی شہید ہو جاوی
تو بجائے اوسکے اشعث رضہ بن قیس کندی امیر ہو بعد اوس وصیت کے فرمایا کہ ای نعمان رضہ
تم عمرو رضہ بن معدی کرب وطلحہ رضہ بن خویلد کو اس سفر مین اپنا ہمراز و دمساز رکہنا اور جنگ
کے وقت بہی ان دونوں سے مشورہ کرنا غرضکہ جب ہر طرف سے لشکر جمع ہو کر سایہ رایت حضرت
نعمان رضہ مین آیا تو از روے شمار کے کل نامور آدمی تیس ہزار تہے حضرت نعمان رضہ اپنا لشکر
ظفر پیکر لیکر نہاوند کی جانب متوجہ ہوئے جب یہ خبر وحشت اثر فیروزان کو پہونچی اپنے لشکر کو
حکم دیا کہ بہت بڑا ایک قلعہ بناؤ اور اوسپر بڑے مستحکم برج قائم کروا اور اوسکے گرداگرد نہایت
ہی گہری خندق کہودو غرضکہ جب قلعہ تیار ہو گیا حضرت نعمان رضہ بہی اپنا لشکر لیکر بعد قطع
منازل وطے مراحل گبران عجم کے مقابل مین جا پہونچے اور قریب آدہے فرسنخ کے اپنا
ہیڈ کوارٹر قائم کیا دو مہینے کامل فریقین مین دور سے تیر اندازی ہوا کی مگر نوبت تیغ و تیر و گرز
و خنجر کی نہ پہونچی تہی جب زمانہ جنگ کو طول ہوا فیروزان ازبس ملول ہوا آخر کار اوسنے
گہبرا کر مسلمانون مین سے ایک شخص کو طلب کیا تاکہ اوس سے اپنا مافی الضمیر بیان کرے
حضرت نعمان رضہ نے حضرت مغیرہ رضہ بن شعبہ کو قاصد بنا کر بہیجا حضرت مغیرہ رضہ جب فیروزان
کے محل کی ڈیوڑہی پر پہونچے اور اجازت لیکر مجلس شاہی مین داخل ہوئے دیکہتے کیا ہین
کہ فیروزان جواہر نگار تاج سر پر رکہے ہوئے تخت زر پر بیٹہا ہوا ہی اور اوسکے تخت کے آگے
ایک گروہ سرداران عجم واعیان باحشم کا بڑی شان وشوکت سے کہڑا ہوا ہی پہلی جو بات
کہ حضرت مغیرہ رضہ نے کہی وہ یہ تہی کہ اسے فیروزان تو خوب یاد رکہنا اصحاب رضہ ہرگز نہ لوٹینگے
جبتک کہ تیرا تاج قیمتی اور تخت زرین اور قلعہ محکم نہ لے لین یہ کہکر ایک چہلانگ مار کر فیروزان کی
برابر تخت پر جا بیٹہے غرض حضرت مغیرہ رضہ کی اس جرأت سے دشمنان دین کا شرمندہ کرنا تہا
فیروزان کے ملازمان خاص وخادمان بااختصاص کو حضرت مغیرہ رضہ کی یہ حرکت سخت ناگوار گذری

چاہا کہ حضرت مغیرہ رضہ کو کچھہ ایذا دین آپنے فرمایا کہ ہمکو تمہاری رسم نہین معلوم تھی سوائے اسکے
قاصدونکو رنجیدہ کرنا قانون جہانداری و آئین شاہی کے محض خلاف ہی تم ہمکو ایذا نہ دو فیروزان
نے کہا کہ اے مغیرہ رضہ روے زمین پر کوئی قوم ایسی بدنصیب و مفلس محتاج نہین ہے جیسے کہ عرب
کے لوگ نہایت ہی مفلس بیگ بلکہ بہکڑ ہین تو اب تو جا اور اپنے یار دوستونسے کہدے کہ اگر تم اپنی
سلامتی چاہتے ہو تو خیر اسی مین ہی کہ تم ہمارے ملک سے نکل جاؤ اور اگر صرف کہانے اور کپڑے
کے لالچ مین اپنے گہر دنکو چہوڑکر نکل پڑے ہو تو ہم بقدر حاجت تمہارے کہانے پینے کو دیسکتے
ہین مزید بران تمہارے کہیتونکے لیئے بہی جو تمہاری معاش کیواسطے کافی و وافی ہو کچہہ
بخشش کرسکتے ہین حضرت مغیرہ رضہ نے جواب دیا کہ بلاشک پہلے ہم نہایت ہی مفلس اور
محتاج تہے مگر خدائے پاک نے ہمارے اوپر فضل کیا کہ ہم مین اپنا رسول برحق بہیجا ہم اونکی
اوپر ایمان لانے اور اتباع کرنیکے سبب سے غنی و تونگر ہوگئے اور اب قادر و توانا نے بسبب
قبول کرنے مذہب اسلام کے ہمارے ضعف کو قوت سے اور ذلت کو عزت سے بدل دیا ہی جونکہ
تمہارے بادشاہ نے خدا کے رسول مقبول کی قدر نہ پہچانی اور آنحضرت صلعم کے فرمان واجب
الاذعان کو چاک کرڈالا اسوجہ سے ملک و دولت سا سانیونکو زوال آگیا اب خلاصہ بات
یہ ہے کہ یا تو تم اسلام قبول کرو یا جزیہ دو ورنہ خندق سے باہر نکلکر جنگ کی تیاریان کرواؤ قیت
ہمارے اور تمہارے درمیان قاضی عدل حاکم ہوگا فیروزان نے اپنے ارکان دولت کیطرف
منہ کرکے کہا کہ اس عرب نے جو بات کہ حق تہی وہ سچ سچ کہدی بعد اسکے حضرت مغیرہ رضہ سے
کہا کہ اے مغیرہ رضہ اب تم اپنے لشکر کو لوٹ جاؤ مین چہارشنبہ کے دن باہر آکر لشکر عرب کو قتل
کرونگا چنانچہ فیروزان اپنے وعدہ کے مطابق لشکر اسلام کے مقابل مین آکر صف آرا ہوا
اسطرف سے صنادید عرب نے بہی اپنے لشکر کی صف بندی کی حضرت نعمان رضہ بن
مقرن المزنی نے قلب لشکر مین حضرت عمرو رضہ بن معدی کرب الزبیدی کو معہ ایک گروہ
سرداران عرب کے مقرر کیا اور حضرت اشعث رضہ بن قیس کندی کو ایک گروہ شجاع منش

جو میدان سے بہاگنا ہی نہین جانتا تہا دیکر میمنہ پر قائم کیا اور حضرت مغیرہ رضہ بن شعبہ ثقفی کو
ایک گروہ دلیرون کا ہمراہ کرکے میسرہ کو مستحکم کیا اور اپنے ساتہہ ایک گروہ لیکر انتظام سامان
جنگ مثل تیر وتبر و نیزہ وخنجر مین مشغول ہوئے جب دلیران ہر دو لشکر وگردان ہر دو کشور مانند
بحر اخضر جوش وخروش مین آئے اور سدن ۲ بجے سے لیکر رات تک لڑائی کی چکی چلتی رہی اور خون
کی ندی بہتی رہی جب لڑتے لڑتے رات ہوگئی دونون فریق نے اپنے اپنے ڈیرہ مین
آکر ہتیار کہولدیے پہر پنجشنبہ کے دن چہارشنبہ سے بہی سخت تر جدال وقتال طرفین سے
واقع ہوئی شجاعان عرب نے نیزہ وخنجر وگرز وتبر سے عجمیون کے ہاتہیونکی سونڈین کاٹ کے
زمین پر ڈالدین چنانچہ بہت سے ہاتہی صدمہ سے گرکر مرگئے اور بہت سے زخمی ہوکر بہاگ
گئے غرضکہ یہ معاملہ بہلا نذکور ہوا قلم کی مجال نہین ہے جو اوسکی تفصیل کرسکے پہر جمعہ کے دن حضرت
نعمان رضہ بن مقرن نے سفید لباس پہنا اور گہوڑے پر سوار ہوکے صف بندی لشکر مین مشغول
ہوئے اور انتظار اوس ساعت مسعود کا کرتے رہتے تہے کہ جسمین اکثر حضرت مقدس نبوی صلعم کفار
سے مقاتلہ کرتے رہتے تہے چنانچہ وہ وقت آیا کہ جسوقت امام جامع مسجد مین منبر پر کہڑے ہوکر خطبہ مین
پڑہتا ہے اللّٰھم انصر جیوش المسلمین اسی درمیان مین حضرت نعمان رضہ نے سپاہ گردون
اشتباہ سے فرمایا کہ مین تین مرتبہ تکبیر کہونگا پہلی تکبیر پر تم سب کمرین باندہ کے اور گہوڑونکے
تنگ مضبوط کرکے ہر طرح سے مستعد رہنا پہر دوسری تکبیر پر اپنے برچہونکی نوکین دشمنون کے
سینونکے طرف سیدہی کرکے تلوارونکو میانسے باہر لے لینا پہر تیسری تکبیر پر اہل عصیان وطغیان
کی بیخکنی وگردن زنی کرنا خلاصہ یہ کہ جب ہر دو جانب سے جنگ شروع ہوئی اور نوبت حرب و
ضرب کی پہونچی حضرت نعمان رضہ دل وجانسے مسلمانونکو جہاد کی حرص دلاتے رہتے تہے اور اظہار کلمۂ
توحید مین از حد سعی بلیغ فرماتے رہتے تہے اور کہتے رہتے تہے کہ آج ہمارے دل مین پردۂ غیب سے ایسا
گذرتا ہے کہ ہم ضرور ہی شربت شہادت کا چکہین گے اور حضرت سید کائنات صلعم کی ملاقات سے
مشرف ہونگے ہمارے بعد حذیفہ رضہ بن الیمان سردار لشکر ہون اور اونکے بعد جریر رضہ بن عبداللہ البجلی

اور بعد اونکے مغیرہ رضہ بن شعبہ نقل کرتے ہیں کہ جب آدمی تیر ہی تابیر کی نشانہ بنایا کے گئے
چوپنی جمعیت کو ہی دشمنون نے لوٹ رہے حالت اثنا میں جناب مین ناگاہ ایک تیر حضرت نعمان رضہ
کے آلگا اور سیدم آپ شہید ہو گئے جب یہ کیفیت اونکے بہائی نعیم رضہ بن مقرن نے دیکہی
نہایت ہی چپکی کیساتہ حضرت نعمان رضہ کی لاش کو خیمہ مین اوٹہا لاتے اور نہایت ہی پہرتی کے
ساتہ اپنے بہائی کا لباس پہن اور ہتیار لگا اور گہوڑے پر سوار ہو نشان لیکر میدان جنگ
مین جا موجود ہوئے مسلمان جو کفار کو فی النار کر رہے تہے سردم اپنے سردار کیطرف نظر کرکے
دیکہتے کہ حضرت نعمان رضہ نشانات لیے ہوئے میدان جنگ مین قائم ہین غرضکہ اوس وقت حضرت نعیم رضہ
نے اپنی ایسی صورت بنائی کہ کسیکو حضرت نعمان رضہ کی شہادت کا شبہہ بہی نہین ہوا بلکہ آپکی
اس حکمت عملی سے لشکر اسلام مین کسی طرح کا خلل نہ واقع ہوا اسی دن کی لڑائی مین ایک
بہت بڑا سردار سربرآوردہ ملک عجم کا جسکا نام نوشجان تہا ایک جنگلی ہاتہی آراستہ پر سوار ہوکر
میدان مین بڑی شان سے آکہڑا ہوا حضرت عمرو رضہ بن معدی کرب نے اوس ہاتہی کے
قتل کا ارادہ کیا اور اپنے بہتیجوں سے فرمایا کہ مین اس ہاتہی کے قتل کو جاتا ہون اگر مین نے
اسکی سونڈ کاٹ ڈالی تہا اور اگر دشمنان دین آکر روک ٹوک کرین اور مستعد جنگ ہون
تو تم بہی میری مدد کرنا یہ وصیت کرکے حضرت عمرو رضہ ہاتہی کیطرف متوجہ ہوئے نوشجان نے
پے درپے اسقدر تیر باران کی کہ حضرت عمرو رضہ کا جسم مجروح ہوگیا جب آپ کے بہتیجون نے
اپنے چچا کی یہ حالت دیکہی فوراً مدد کو جا پہونچے ادہر سے نوشجان کے بہی متبع آگئے قصہ
مختصر یہ ہے کہ طرفین مین خوب ہی ہتیار چلا اس درمیان مین حضرت عمرو رضہ کو جو فرصت
ملی موقع پاکر تلوار آبدار کا ایک ہاتہہ ہاتہی کے لگایا اوسکی سونڈ کٹ گئی ہاتہی چنگہاڑ کر بہاگا
تہوڑی دور چلکر زمین پر گر کر مرگیا مسلمانون نے لپک کر نوشجان کو داخل دوزخ کیا حضرت
جریر رضہ بن عبداللہ البجلی و حضرت طلیحہ رضہ بن خویلد الاسدی سپاہ نصرت پناہ کو بہت کچہ ترغیب
دلاتے تہے تاکہ دلاوران عرب جلد تر اس جنگ کا فیصلہ کردین اسی درمیان مین حضرت

عمرو رضہ بن معدیکرب نے اپنے یاروں سے فرمایا کہ میرا جی گواہی دیتا ہے کہ مین آج ضرور ہی شہید
ہونگا اور یہ بہی مین کہتا ہون کہ آج انشاءاللہ فرقہ ناجیہ یعنی مسلمانان عرب فرقہ ناریہ یعنی
گبران عجم کو ہلاک کرینگے اور مین بہی آج خدا کی راہ مین اپنا سر قربان کرونگا اور توشۂ آخرت
کا اپنے ساتہہ لیجاؤنگا حضرت عمرو رضہ کے اس قسم کے کلمات رقت آیات سے دوستونکے دل
بہرآئے پہر حضرت عمرو رضہ گہوڑیسے اوترے اور اوسکا تنگ مضبوط کیا پہر سوار ہوئے اور تلوار
آبدار کو نیام سے باہر نکالکر لپچکاتے ہوتے اور اوسکے جوہر چمکاتے ہوئے اور اشعار موقع مناسب
کے پڑہتے ہوئے اور بآواز بلند تکبیر کہتے ہوئے دشمنان دین پر حملہ آور ہوئے اونکے ساتہہ
سواران مذحج نے بہی موافقت کی جب ہردو جانب سے دلیران جنگ آزما جدال و قتال
کرنے لگے گہوڑا حضرت عمرو رضہ کا ناخون لیکر سر کے بہل گرا آپ گہوڑیسے جدا ہوئے اتنے ہی
مین گبران عجم نے آپکو آکر گہیر لیا اور چارون طرفسے برچہے اور تلوارین مارنی شروع کین حضرت
عمرو رضہ بہی دشمنونکے دفع کرنیمین پوری پوری کوشش کرتے تہے یہانتک کہ آپکی تلوار
لڑتے لڑتے ٹوٹ گئی پہر دوسری تلوار جسکا نام ذی النون تہا نیام سے کہینچکر اسقدر مجادلہ و
محاربہ کیا کہ وہ بہی ٹوٹ گئی آخر کار بہرام نام ایک سردار گبران عجم نے آپکو تلوار سے شہید کیا بعد
اس قضیہ نامرضیہ کے پہر تو لشکر اسلام نے ایسی کوشش بلیغہ و سعی شدیدہ کو کام فرمایا کہ تمام
سپاہ روسیاہ گبران عجم کو درہم برہم کردیا اور تخت ایرانی اور تاج ساسانی کو خاک مین ملادیا
اور بکثرت ملعونان گبران عجم کو ہلاک کیا کہ جنکی تعداد اسّی ہزار آدمی ہے جب فیروزان نے اپنی
لشکر بد اختر کی یہ حالت دیکہی خائف ہوکر چار ہزار خواص کیساتہہ ایک پہاڑ بلند کی چوٹی پر چڑہ گیا
حضرت قعقاع رضہ بن عمرو ایک ہزار مرد شیر افگن ہمراہ لیکر اوسکے پیچہے روانہ ہوئے اور بہت جلد
اوسکو پکڑ کر معہ اوسکے ساتہیونکے قتل کرڈالا اس فتح عظیم مین غنیمت جسیم مسلمانونکے ہاتہہ لگی
حضرت سائب رضہ بن اقرع نے بعد نکالنے خمس کے تمام مال و منال غنیمت کا مجاہدین دین پر
تقسیم کردیا چنانچہ فی سوار کے حصہ مین چہہ ہزار درہم اور فی پیادہ کے حصہ مین دو ہزار درہم آئے

اخبار و نمین آیا ہے کہ تخار جان جو ایک عظماء فارس سے تہا اور خسرو پرویز کے نزدیک اوسکی
بہت بڑی عزت تہی اور اوسکی بی بی جو نہایت ہی جمیلہ تہی بلکہ اپنے زمانہ کی حور تو نمین بینظیر چونکہ
وہ حسینہ اکثر محلان شاہی مین بہی جایا کرتی تہی اس وجہ سے خسرو پرویز کی اوس سے آشنائی ہوگئی
اور طبیعت ملکی ایسا اوقات بادشاہ اوس سے اختلاط رکہتا جب یہ بات تخار جان کو معلوم ہوئی
اپنی بی بی کو لیکر دوسرے شہر مین چلا گیا خسرو نے یہ خبر سنکر تخار جان کو بلا کر دریافت کیا کہ ہمنے
سنا ہے کہ تو آب شیرین کا چشمہ خوشگوار رکہتا ہے اور اوسکا پانی نہین پیتا ہے تخار جان نے
جواب دیا کہ اے بادشاہ مین تو اوس چشمہ سے پانی پیا کرتا تہا لیکن جب سے مین نے اوس
چشمہ کے گرد شیر کے قدم کے نشان دیکہے ہین خوف کے مارے اوس سے پانی پینا چہوڑ دیا
خسرو پرویز تخار جان کی حسن گفتار اور متانت اظہار سے تعجب مین رہ گیا اور اوسیدم اپنے محلونمین
جاکر اپنی بیگمونکے تمام زیور اور حلے جنکی تعداد از روئے عدد کے تین ہزار تہی لاکر تخار جان کی
بی بی کو عطا کیے اور ایک تاج مکلل جو یاقوت مرجان اور گوہر غلطان مین مغرق تہا تخار جان کو
دیا جب تخار جان جنگ قادسیہ مین قتل ہوا اوسکی اولاد نے وے زیور اور حلی اور تاج مرصع
نہاوند کے قریب کسی موضع مین دفن کیے تہے چونکہ اوسکی اولاد بہی جو متصرف تاج مکلل و زیور
و حلل کی تہی ماری گئی اسلیے وہ بدستور اپنی جگہہ پر مدفون و مکنون رہی اوس موضع کے ایک
کسان نے آکر حضرت سائب رضہ بن اقرع سے عرض کی کہ اگر میری جان و مال و اہل و عیال کو
امان دی جاوے تو آپکو ایسا ایک دفینہ بتا دون کہ اوسکی قیمت کوئی جوہری نہ بتا سکے حضرت
سائب رضہ نے فرمایا کہ اگر تو اپنے قول مین سچا ہے تو مین بہی تجہسے پکا عہد کرتا ہون کہ لشکر
اسلام مین سے کوئی متعرض تیری جان و مال و اہل و عیال کا نہوگا وہ شخص معتمد ان حضرت
سائب رضہ کو اپنے ہمراہ لیگیا اور اونکو وہ جگہہ جہان دفینہ تہا بتائی چنانچہ تاج مرصع کسری اور
زیور بے بہا اور حلی گران قیمت بجنسہ برآمد ہوئے حضرت سائب رضہ نے وہ سب سامان خوش
قماش حضرت حذیفہ رضہ بن الیمان سپہسالار لشکر اسلام کے پاس لاکر حاضر کیا حضرت حذیفہ رضہ

نے خمس مال غنیمت سے نکالکر معہ اون دو چیزون نایاب کے جسمین لشکریونکا ازروے شرع حق
نتہا حضرت سائب رضہ کے ہاتہون مدینہ منورہ کو روانہ کیا جب حضرت عمر رضہ نے اون دونون
چیزون یعنی تاج مرصع وحلۂ گرانبہا کو ملاحظہ کیا بارگاہ الٰہی مین سجدے شکر کے بجالائے اور فرمایا
کہ کیا خذیفہ رضہ ایسی چیزین بہیجکر چاہتا ہے کہ مجکو فتنہ مین ڈالے ابہی انکو کوفہ مین لیجاکر فروخت
کرا اور اونکی قیمت کو بعد وضع خمس کے لشکر ظفر پیکر پر تقسیم کر حضرت سائب رضہ نے حسب الحکم خلیفۃ المسلمین
وامیر المومنین کے وہ نفائس شایان کوفہ مین لیجاکر دو لاکہہ درہم کو عمرو مخذومی کے ہاتہہ فروخت
کردین اہل ایمان فتح نہاوند کو فتح الفتوح کہتے ہین اسیلئے کہ بعد اس فتح کے پہر گبران عجم کو موقع
لشکر جمع کرنیکا کبہی بہی حاصل نہوا کہ مسلمانونکی طرف رُخ کرین جب یزدجرد شہریار نے اپنے
لشکر کی تباہی اور فیروزان کے قتل کا حال سُنا حیران و پریشان ہو کے چاہتا تہا کہ رے سے
خراسان کی جانب بہاگ جاوے اسی اثنا مین حاکم طبرستان بکثرت تحفے لیکر حاضر ہوا اور بادشاہ
سے عرض کی کہ جو ملک و قلعے و لشکر و سردار قبضۂ خادم مین ہین وہ سب حضور کی نذر ہین اگر
شہریار عالم تشریف ارزانی فرماوین مین خدمت لائقہ مین کوتاہی نکرونگا یزدجرد نے
اوسکی معروضہ کو پسند نہ کیا پہر استخارہ دیکہہ اور مشورہ لے لوگ دم ملک نیمروز مین بہاگ گیا او
چندروز سجستان مین قیام کرکے طوس کی جانب روانہ ہوا تاکہ طوس کے قلعہ مین محصور ہو جائے
کوتوال نے تحفے تو پیشکش کیے بگر قلعہ کے سپرد کرنیمین معذرت چاہی یزدجرد محروم و مایوس
وہانسے پہرا اور مرو کیطرف چلاگیا اور اسی عمدہ شہر مین کام اوسکا تمام ہوا اسکی تفصیل انشاءاللہ تعالیٰ
حضرت عثمان رضہ بن عفان کے زمانہ خلافت مین بیان ہوگی اسماء اون ملکون و شہرونکے جو زمانہ
خلافت حضرت عمر رضہ مین فتح ہوئے یہ ہین۔ دمشق۔ محل۔ بعلبک۔ حمص۔ حلب۔ قنسرین۔
یرموک۔ ایلیا یعنی بیت المقدس۔ قیاصرہ روم۔ مصر۔ اسکندریہ۔ حیرہ۔ مدائن۔ نہاوند۔
دینور۔ اصفہان۔ رے۔ قومس۔ طبرستان۔ اہواز۔ خوزستان۔ کرمان تاحدود مکران
اصطرخ فارس۔ و نیز بکثرت دیگر شہر کہ اگر اون تمام کا حال لکہا جاوے تو اصلی مطلب اپنا

فوت ہو جاوے کیونکہ ہمکو اپنی تاریخ کے سات دفتر لکھنے منظور ہین یہ قول اخوند شاہ مولف
تاریخ روضۃ الصفا کا ہے اب ہم اس موقع مناسب پر جناب امیر رض کے وزیر خوش تدبیر حضرت
فاروق الاعظم کے تھے اون خطبون کو جو آنجناب رض نے اپنی رائے صائب اور فکر ثاقب
سے درباب غزوہ روم و غزوہ عجم کے فرمائی شیعونکی نہایت مستند و متواتر کتاب نہج البلاغت سے
جسکی تعریف و توصیف تحت کلام الخالق و فوق کلام المخلوق ہے بلفظہ نقل کرتے ہین وہو ہذا
خطبہ قد شاورہ عمر بن الخطاب فی الخروج الی غزو الروم بنفسہ قد تکفل اللہ لاہل
ہذا الدین باعزاز الحوزۃ وستر العورۃ والذی نصرہم وہم قلیل لاینتصرون و
منعہم وہم قلیل لا یمتنعون حی لا یموت انک متی تسیر الی ہذا العدو بنفسک فتلقہم
فتنکب لا تکون للمسلمین کانفۃ دون اقصی بلادہم ولیس بعدک مرجع یرجعون
الیہ فابعث الیہم رجلا محربا واحفز معہ اہل البلاء والنصیحۃ فان اظہر اللہ
فذالک ما تحب وان تکن الاخری کنت ردءا للناس
ومثابۃ للمسلمین ترجمہ مشورہ کیا جناب امیر رض سے حضرت عمر ابن
الخطاب نے بنفس نفیس کوچ فرمانے واسطے جہاد طرف غزوہ روم کے (حضرت وزارت دستگاہ
انا لکم وزیرا خیر لکم منی امیرا نے بنظر مصلحت سراسر حکمت جواب مین فرمایا) بالتحقیق اللہ تعالی کفیل
ہوا ہو واسطے متبعان اس دین پاک اور غالب کرنے اہل اسلام کے اور اونکی مستورات کی عزت
و حرمت کی نگہبانی کا اور جس خدا نے کہ اونکی مدد کی اوس حال مین کہ وہ کم تھے دشمن کا مقابلہ
نہین کر سکتے تھے اور اونکو دشمنون سے روکا اوس حال مین کہ وہ کم تھے اونکے آگے نہین ٹہر
سکتے تھے وہ زندہ ہے ہرگز فنا نہوگا اگر آپ بذات خود اس دشمن کیطرف جاوگے اور مقابل
ہوگے تکلیف ہوگی بلکہ بڑی دقتین پیش آئینگی بانیہمہ مسلمانونکا کوئی نگہبان اور پناہ نہ ہوگا
اونکے دور شہرونمین اور تمہارے بعد اونکی بازگشت نہوگی جسطرف وہ رجوع کرین پس بھیجئے
اہل روم کی جانب ایک مرد آزمودہ کار اور روانہ کیجئے اوسکے ہمراہ جنگ دیدہ خیرخواہ لوگونکو

پس اگر اوسے خدا نے تعالیٰ نے کفار پر غالب کیا تو یہ عین تمہاری مراد ہے اور اگر معاملہ برعکس ہوا تو تم آدمیوں کے مددگار اور مسلمانوں کی بازگشت رہو گے خطبہ وقد استشارہ عمر بن الخطاب فی الشخوص لقتال الفرس بنفسہ ان ھذا الامر لم یکن نصرہ ولا خذلانہ بکثرۃ ولا قلۃ وھو دین اللہ الذی اظھرہ وایدہ حتی بلغ ما بلغ وطلع حیث طلع ونحن علی موعود من اللہ واللہ منجز وعدہ وناصر جندہ ومکان القیم بالامر مکان النظام من الخرز یجمعہ ویضمہ فان انقطع النظام تفرق وذھب ثم لم یجتمع بحذافیرہ ابدا والعرب الیوم وان کانوا قلیلا فھم کثیرون بالاسلام وعزیزون بالاجتماع فکن قطبا واستدر الرحا بالعرب واصلھم دونک نار الحرب فانک ان شخصت من ھذہ الارض انتقضت علیک العرب من اقطارھا واطرافھا حتی تکون ما تدع وراءک من العورات اھم الیک مما بین یدیک ان الاعاجم ینظروا الیک غدا یقولوا ھذا اصل العرب فاذا قطعتموہ استرحتم فیکون ذلک اشد لکلبھم علیک وطمعھم فاما ما ذکرت من مسیر القوم الی قتال المسلمین فان اللہ سبحانہ ھو اکرہ لمسیرھم منک فھو اقدر علی تغییر ما یکرہ واما ما ذکرت من عددھم فانا لم نکن نقاتل فیما مضی بالکثرۃ وانما کنا نقاتل بالنصر والمعونۃ

ترجمہ اور جس وقت مشورہ طلب کیا جناب امیر رض سے حضرت عمر رض بن الخطاب نے اپنی ذات سے تشریف لیجانے کا بارادہ جنگ اہل فارس کے (فرمایا جناب وزارت مآب رض نے) بالتحقیق اس کام کی فتح و شکست لشکر کی کمی اور زیادتی پر موقوف نہین ہے تحقیق یہ دین اللہ کا ہی جسے اوسنے تمام ادیان باطلہ و منسوخہ پر غالب کیا ہی اور قوت دی اوسکو یہانتک کہ پہونچا اوس حد تک کہ پہونچا اور طلوع کیا اوس جگہہ (یعنی تمام جہان پر) طلوع کیا اور اللہ نے ہمسے وعدہ کیا ہی غلبہ اسلام کا (یعنی اپنی کتاب مجید مین یہ اشارہ ہے جانب آیۂ کریمہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ الخ کی) اور خدا سچا کرنیوالا ہے اپنے وعدہ کا اور مددگار اپنے لشکر کا اور امیر اسلام

یعنی امام کا حال بمنزلہ اوس ڈوری کے ہے جسمین مُہرے پروئے جاتے ہین کہ وہ مُہرونکو
آپس مین ملاتا ہے اور یک جا کرتا ہے اگر ڈورا ٹوٹ جائے متفرق و پراگندہ ہو جائین پہر سب
جمع نہو سکین اور اہل عرب اب نسبت کفار کے اگرچہ کم ہین لیکن وہ شوکت اسلام کی وجہ سے
بہت ہین اور اتفاق اور اتحاد کے سبب سے کفار پر غالب اور بہاری ہین پس تم قطب آسیا کی
طرح اپنی جگہہ نہ چہوڑو اور چکی عموماً کار و بار اسلام اور خصوصاً اہل عرب کی مدد سے گہماؤ اور
اونہین آتش جنگ مین نہ ڈالو اور نہ آپ کو اسلیے کہ اگر تم اس زمین سے یعنی مدینہ منورہ سے
باہر جاؤ گے ٹوٹ پڑینگے عرب تمپر گرد و نواح سے یہانتک کہ جو تم چہوڑ جاؤ گے اپنے پیچہے
مستورات اہل اسلام سے وہ دشوار تر ہوگا جو کچہہ کہ تمکو درپیش ہے (یعنی قوم عرب پر بہروسا
کرنا نہ چاہیے شاید تمہارے چلے جانیکے بعد عرب کے لوگ طمع کرین اور مدینہ طیبہ مین فتنہ و فساد
ڈالین تو امور خلافت مین خلل واقع ہوگا) تحقیق جب عجم کے لوگ تمکو دیکہین گے کہینگے یہ ہے عرب
ہے یعنی جمیع اہل عرب کا پیشوا اگر تم اسے کاٹ ڈالو گے یعنی قتل کر و گے آرام پاؤ گے اور آسودہ
دل ہو جاؤ گے تو یہ بات بہت مشکل ہوگی تمہارے حق مین بسبب اونکے خیال بد کے اور وہ جو
تمنے بیان کیا اہل فارس کے چڑہ آنیکا اور اونکی پیش قدمی کرنیکا مسلمانونسے لڑنیکے لیے تو اللہ
پاک تمہارے جانیسے بہی زیادہ تر مکروہ رکہتا ہے اور وہ مکروہ کی تغیر و تبدل پر توانا تر ہے اپنی
قدرت کاملہ کے سبب سے اور وہ جو تمنے فرمایا اونکی کثرت کے بارہ مین یعنی کفار عجم بہت قوت
مین زیادہ ہین تو ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بہت سے لشکر کیساتہ
کفار سے نہین لڑتے تہے بلکہ ہمارا بہروسا لڑائی مین خاص امداد الٰہی پر ہوتا تہا۔ اگرچہ
اولی العزمی و بیدار مغزی و شوکت و صولت حضرت امیر المؤمنین فاروق الاعظم کی خداداد
تہی تاہم رائے صائب و فکر ثاقب آنجناب رضہ کے وزیر خوش تدبیر و مشیر بے نظیر جناب امیر رضہ
کی بنا قابل ستایش ہے ؎ وزیر چنین شہریار چنان ✤ جہان چون نگیرد قرار چنان ✤

رضی اللہ عنہما

ذکر شہادت سرور اصحاب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

علما اخبار رحمۃ اللہ ایسا بیان کرتے ہین کہ جب زمانہ عدالت نشانہ حیات حضرت عمر رضی اللہ عنہ آخر
پہونچا ایک دن کعب الاخبار نے اونسے عرض کی کہ اے امیر المومنین اب آپ سفر آخرت کا
بندوبست کیجئے اور جو کچھہ منظور ہو لوگونکو وصیت دیجئے کیونکہ اب آپکی عمر شریف بہین صرف
دو تین روز سے زیادہ نہین چونکہ حضرت عمر رضہ آپکو ہر حال مین تندرست پاتے تہے اس سبب
سے کعب الاخبار کی بات پر تعجب کرکے پوچہنے لگے کہ یہ بات تمکو کہان سے معلوم ہوئی کعب نے
کہا کہ توریت سے حضرت عمر رضہ نے کہا کیا توریت مین میرا ہی ذکر ہے کعب نے کہا ہان اکثر
آنجناب رضہ کے اعمال حمیدہ و افعال رضیہ اوس کتاب مین مسطور و مذکور ہین اوسی زمانہ مین
مغیرہ رضہ بن شعبہ کا غلام جسکا نام فیروز وکنیت ابو لولو تہا اور دین نصاری رکھتا تہا حضرت عمر رضہ
کی خدمت مین آکر عرض کی کہ اے امیر المومنین رضہ مین جو کچھہ کہ مزدوری کرکے لاتا ہون میرا آقا
مجھسے بالکل لے لیتا ہے اسوجہ سے مجکو سخت تکلیف ہوتی ہے اگر آنجناب رضہ حکم دیدین تو اوسمین
مجکو بہی کچھہ ملجایا کرے حضرت عمر رضہ نے اوس سے دریافت کیا کہ تو کیا پیشہ کرتا ہے جواب دیا کہ
نجاری کا اور معاش میری لوہاری سے ہی حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ جو کچھہ مغیرہ تجھسے لیتا ہے
نا منصفی نہین ہے پہر فرمایا آپنے کہ اے ابو لولو ہمنے سنا ہی کہ تو ہوا چکی خوب بناتا ہی اگر تو ہمارے
لیے ہوا چکی بنا دے تو ہم اوسمین بیت المال کا غلہ پسوایا کرین ابو لولو نے نہایت غمگین ہوکر کہا
کہ ہان تمہارے لیے ضرور ہی ہوا چکی بنائے دیتا ہون جسکا ذکر مشرق و مغرب تک پہونچے
یہ کہکر غائب ہوگیا حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ ضرور یہ غلام میرے مار ڈالنے کا قصد کریگا القصہ ابو لولو
درپے قتل حضرت عمر رضہ کا ہوا جسوقت حضرت عمر رضہ اپنی امامت سے مسلمانونکی جماعت کو نماز
پڑہا رہے تہے کسی طرفسے دوڑکر محراب کے پاس جاکر پے درپے چہہ زخم بدن اقدس حضرت
عمر رضہ پر مارے ازانجملہ ایک زخم نیچے سر اور سینہ کے کاری لگا جب حضرت عمر رضہ کو اوٹہاکر گہر لیگئے

لیگئے حارث بن کلاہ کو بلایا تاکہ معلوم کرین کہ یہ زخم صحت پذیر ہین یا نہین اور کوئی مرہم بھی کارگر ہوسکتا ہے یا نہین حکیم نے کہا کہ تھوڑا اسا دودہ پلانا چاہئے جب حضرت عمر رضہ نے دودہ پیا اوسیدم خوشہ سے ملا زخم ست نکل پڑا حکیم تے ناامید ہوکر عرض کی کہ اے امیرالمومنین رضہ جو کچھہ کہ آپکو وصیت کرنا ہے کرلیجئے کیونکہ از روئے قاعدہ طب کے آپکا زندہ رہنا بس مشکل ہے اسی درمیان مین کعب الاحبار حاضر ہوئے اوسوقت حضرت عمر رضہ نے یہ دو بیت پڑہین جسکا ترجمہ یہ ہے **ابیات** اخبار کرد کعب رضہ کہ از عمرت ای عمر رضہ ✦ سہ روز باقی است در آن نیست اشتباہ ۔ عدل و داد گرچہ بسے کردہ ایم عمر ✦ لیکن حذر زحاسد بدکیش روسیاہ ✦ بعد ازان اپنے صاحبزادہ حضرت عبداللہ رضہ ست فرمایا کہ ابھی ام المومنین حضرت عائشہ رضہ کے حضور مین جا مگر یہ نہ کہنا کہ امیرالمومنین رضہ نے یون کہا ہے کیونکہ اب مین امیرالمومنین رضہ نہین بلکہ یہ عرض کرنا کہ عمر رضہ آپ کو سلام کہتا ہے اور اجازت چاہتا ہے کہ اپنے دو صاحب کے پہلو مین دفن کیا جاوے حضرت عبداللہ رضہ نے جاکر اجازت طلب کی حضرت عائشہ نے قبول کی پہر حضرت عمر رضہ نے وصیت کی کہ بعد انتقال ہمارے بہی دوبارہ حضرت ام المومنین رضہ سے اجازت لینا اگر اجازت دین فبہا ورنہ ہم کو مسلمانونکے قبرستان مین دفن کرنا اسی حالت مین ایک گروہ صحابہ مہاجرین رضہ و انصار کبار رضہ نے حضرت عمر رضہ سے عرض کی کہ کسی لائق فائق شخص کو خلافت پر مقرر کردیجئے حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ یہ بار گران اپنی زندگی مین مین نے اپنے اوپر لیا اب بعد مرگ کیونکر اس بار گران کو اوٹہا سکتا ہون اگر کسیکو خلیفہ مقرر کرون جیسا کہ حضرت صدیق اکبر رضہ نے کیا کہ وہ مجہسے بہتر تہے مناسب ہے اور اگر کسیکو خلیفہ نہ کرون تو بھی زیبا ہے کیونکہ سرور اولاد آدم یعنی محمد مصطفی صلعم نے بھی خاص کسیکو اپنا خلیفہ بتصریح نہین کیا ایک گروہ نے صحابہ رضہ حاضرین مین ست التماس کی کہ ای امیرالمومنین رضہ جمیع صحابہ رضہ آپ کے صاحبزادہ حضرت عبداللہ رضہ حمیدہ خصال کی خلافت پر راضی ہین فرمایا کہ مین ہرگز تجویز نہین کرتا کہ میری اولاد مین سے کوئی اس بار گران کو اوٹہاے کہ مجہسے روز جزا کو بازپرس ہو ایک شخص نے جو حضرت عمر رضہ کا بہت بڑا یار غار تہا از بس مبالغہ

کیا کہ حضرت عبد اللہ رض کو ضرور ہی خلیفہ کرنا چاہیئے حضرت عمر رض نے اوس سے خطاب کیا
کہ نہ تجکو عبد اللہ رض پر رحمت ہے اور نہ امت پر شفقت مین کس طرح پر ایسے شخص کو خلیفہ کرون
جو اپنی عورت کے طلاق کے مسئلہ مین وقفیت نہین رکھتا ہے یہ بات حضرت عمر رض نے
اسوجہ سے فرمائی کہ زمانہ حیات حضرت رسولخدا م مین حضرت عبد اللہ رض نے اپنی بی بی کو
حالت حیض مین طلاق دی ہتی جب یہ خبر حضرت رسول مقبول م کو پہونچی حضرت عبد اللہ رض
سے فرمایا کہ اگر تو اپنی عورت کو طلاق ہی دینا چاہتا ہے تو طہر کے زمانہ مین دے تاکہ سنت
کے مطابق واقع ہو اب تو پہر رجوع کر اس قیل وقال کے بعد حضرت عمر رض نے فرمایا کہ منصب
خلافت کے لائق چہہ شخص ہین کہ اونکو حضرت رسول خدا م نے جنت کی بشارت دی ہے
اول علی رض دوم عثمان رض سوم سعد بن ابی وقاص بن عبد اللہ رض چہارم زبیر رض پنجم طلحہ رض
ششم عبد الرحمن رض بن عوف صحابہ رض کو چاہیئے کہ میرے انتقال کے تین روز بعد کسی
شخص کو اپنے درمیان مین سے خلیفہ کرنا **نقل** ہے کہ مسلمانون مین سے کسی شخص
نے حضرت عمر رض کی وصیت سنکر اصحاب شورٰی پر طعن کی یہ خبر حضرت عمر رض کو پہونچی اوسکی بات کو
نہایت ہی مکروہ جانا اور فرمایا کہ مین نے حضرت رسولخدا م کی زبان معجز بیان سے سنا ہی کہ آنحضرت م
نے فرمایا کہ کوئی جگہہ ایسی نہوگی جہان علی رض کا ہاتہہ میرے ہاتہہ مین نہوگا اور ایک مرتبہ حضرت
رسولخدا م نے مجہسے فرمایا کہ عثمان رض بن عفان نماز رات کی پڑہتا ہے یعنی تہجد اوسپر ملائکہ آسمانکی
درود بہیجتے ہین مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ م یہ کیا منقبت مخصوص عثمان رض ہی
کے لیے ہے فرمایا ہان البتہ عثمان رض خدا سے شرم رکہتا ہے کہ کہین اوس سے کوئی گناہ
یا خطا صادر نہو جائے اور طلحہ رض بن عبد اللہ وہ ہو کہ موسم سرما مین ایک شب حضرت رسول مقبول
سفر مین ہتے کہ آپکا گہوڑا مر گیا آنحضرت مقدس م نے دعا کرکے فرمایا کہ جو کوئی اپنی سواری سے
اوترپڑے اور اوسپر رسول اللہ م کا سوار ہو تو اوس سے ایسا راضی ہو کہ پہر کبہی اوسپر غصہ
نہ کرے دیکہا مین نے کہ طلحہ رض اوسی دم اپنے گہوڑے سے اوترپڑے اور اپنا گہوڑا آنحضرت م کی

سواری کیواسطے حاضر کیا اوسوقت آنحضرت ص نے طلحہ رض سے فرمایا کہ اے طلحہ رض یہ جبرئیل ع ہین
تجکو سلام کرتے ہین اور کہتے ہین کہ طلحہ رض سے کہدو کہ جہان کہین کہ سختی کے مقام پر قیامت
کے دن تیرا گذر ہوگا مین تیرے ساتھہ ہونگا اور زبیر رض بن العوام نے ایکدن حضرت رسول خدا
کو دیکھا کہ خواب مین ہین اور مکھیان آنحضرت ص کے چہرہ اقدس پر جمع ہورہی ہین جبتک کہ
حضرت رسولخدا ص بیدار ہون زبیر رض مکھیان ہانکتے رہے جب آنحضرت ص آرام فرماکر اوٹھے
فرمایا کہ اے زبیر رض یہ جبرئیل ع ہین تجکو سلام کرتے ہین اور کہتے ہین کہ قسم ہے اوس خدا کی
کہ جسنے محمد ص کو نبی کیا قیامت کے دن مین تمہارے رخسارونسے چنگاریان آگ کی دور کرونگا
اور شرف عبدالرحمان بن عوف کا یہ کہ ایک دن حضرت رسول خدا ص حضرت عائشہ رض کے گہر میں
بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت فاطمہ زہرا رض معہ اپنے صاحبزادون حضرت امام حسن رض و امام حسین رض
کے آنحضرت ص کے پاس تشریف لائین دونون صاحبزادے بسبب غلبہ بہوک کے روتے
تھے اور حضرت فاطمہ رض بہی اونکی گریہ وزاری ونالہ وبیقراری کی وجہ سے روتی تہین آنحضرت ص
نے جب یہ کیفیت ملاحظہ کی فرمایا کہ الٰہی تو اوسکو بہت سی روزی دیتا جو کوئی کہ میرے بچونکو
کہانا کہلاوے استنے ہی مین کسی شخص نے کنڈی کہٹکائی جب دروازہ کہولا دیکہا کہ عبدالرحمٰن رض
ایک طباق کہانیکا لبالب بہرا ہوا ہاتہہ مین لیے کہڑا ہے حضرت رسول خدا ص نے اندر آنیکی
اجازت دی عبدالرحمٰن نے آنحضرت ص کے روبرو وہ طباق رکہدیا اور عرض کی کہ یارسول اللہ ص
یہ ہدیہ ہے آنحضرت ص نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن تیرے لیے جنت مقرر ہوئی اور خدا تعالیٰ دنیا
مین بہی تجکو برکت کرامت فرمائیگا اوس کہانیسے حضرت رسول خدا ص معہ اپنے اہلبیت ع کے
سیر ہوگئے اور سعد رض کو حضرت رسول خدا ص اپنے دست مبارک سے تیر دیتے تھے اور وہ
کافرونپر مارتے تھے اوسوقت سنا مین نے آنحضرت ص نے سعد رض سے تیرہ مرتبہ فرمایا کہ اے
سعد رض تجہپر میرے مان باپ فدا ہون پس جو کوئی ان چہہ بزرگونسے بدگمانی رکہیگا وہ اپنے
نفس پر ظلم کریگا اوسوقت ایک جماعت نے عرض کی کہ اے امیرالمومنین رض آپ ہی کسی ایک

صاحب کو ان چھہ بزرگون مین سے سریر خلافت پر بٹھا دیجئے کیونکہ آپ خود ہی اونکے اوصاف حمیدہ بیان فرماتے ہین **نقل ہی** کہ جب امر خلافت شوریٰ پر مقرر ہوا حضرت عمر رضہ نے حضرت ابو طلحہ رضہ انصاری سے فرمایا کہ اسلام تمہاری مدد سے غالب ہوا لازم کہ پچاس آدمیونکو انصار سے منتخب کرکے شوریٰ کیجیو اور اصحاب شوریٰ کے گرد کسیکو پہٹکنے نہ دیجیو اور تم اونپر محافظ رہیو مگر جب وہ کسیکو طلب کرین تو اوسکو اونکے پاس بہیجیو اور اونکو تاکید اکید کرنا کہ وہ بہت جلد کسیکو ان چھہ والا مناقب اعلیٰ مناصب بزرگون مین سے کسیکو مسند خلافت پر بٹھا وین اور اگر ایک شخص یا دو شخص یا چار شخص یا پانچ شخص مخالفت کرین تو ارباب خلاف کے درمیان ہیز تیغ تیز حکم ہو اور اگر ان چھہ شخصونمین سے تین ایک طرف ہون اور تین ایک طرف تو تم جانب داری اونکی کرنا جنمین عبد الرحمن بن عوف ہون اور چاہیئے اس جلسہ مین میرا لڑکا عبد اللہ رضہ بہی حاضر ہو مگر وہ کسی معاملہ مین دخل نہ دے اصحاب ستہ یعنی اونہی چھہ بزرگونکو واجب ہے کہ خلیفہ کے مقرر کرنے مین تین روز سے زیادہ دیر نہ لگائین جب حضرت عمر رضہ اون چہہون بزرگونکو واسطے مشورے کے مقرر کر چکے آخر ماہ ذی الحجہ ۲۳ھ ہجری مین آپکا انتقال ہو گیا اور حضرت وصہیب رضہ بن رومی نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑہائی صحیح کتاب مین مذکور ہے کہ جب حضرت علی رضہ نے سنا کہ حضرت عمر رضہ کا انتقال ہو گیا بنفس نفیس آپ حضرت عمر رضہ کے دولت خانہ پر تشریف لائے اور یہ خطبہ پڑہا کہ اے عمر رضہ خدائے عزو علا تمپر رحمت کیجیو کہ مین سوائے آنجناب رضہ کے کسیکو نہین جانتا ہون کہ جسکے اعمال موافق افعال کے ہون میری دلی تمنا یہ ہے کہ خدا مجھسے بہی ایسی ہی ملاقات کرے جیسی کہ تمسے ملاقات کی میرا یقین یہ ہی کہ خدا یتعالیٰ تم کو اپنے حبیب صلعم اور اپنے حبیب صلعم کے خلیل یعنی ابو بکر رضہ سے جدا نکریگا اسلیے کہ مین نے بارہا حضرت رسولخدا صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ ہمنے اور ابو بکر رضہ و عمر رضہ نے ایسا کیا اور ایسے چلے غرضکہ تم اونکے تیسرے تہے ہر ذکر مین خدائے عزو علا تمکو بخشیو اے بیٹے خطاب کے تم خدا کی آیات بینات کے بہت بڑے عالم تہے اور تم سوائے خدائے عزو جل کے

کسی سے نہین ڈرتے تھے اور حکم الٰہی کی تم بہت ہی کچھہ عظمت کرتے تھے اور خدا کے حکم کے
جاری کرنیمین تم کیسکی جانب داری نہین کرتے تھے حق پر بستے تھے تم جوّاد یعنی بڑے سخی
تھے اور باطل پر تم بخیل تھے یعنی بیہودہ کام مین کوڑی خرچ نہین ہونے دیتے تھے دنیا مین
فقیر تھے اور آخرت مین غنی جب جنازہ حضرت عمر رض کا اوٹھا کر لیچلے بموجب وصیت کے پہر دروازہ
حجرہ حضرت ام المومنین عائشہ رض پر لاکے اجازت طلب کی حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے
فرمایا کہ مین اپنے عطیہ یعنی دی ہوئی چیز سے ہرگز نہ پہرونگی بعدہ حضرت ام المومنین رض نے
اپنی انگشت مبارک مین مشک ملکر حضرت عمر رض کے سر مقدس پر لگاکر ایک نعرہ مارا کہ وا محمدا وا
ابوبکرا رض تمہارا دوست عمر رض واسطے زیارت کے آکے اجازت داخل ہونیکی طلب کرتا ہے
جون ہی یہ آواز جانگداز اہل مدینہ نے سنی نالہ و فریاد کرنے لگے کہ اونکے نالہ و فریاد سے زمین و
زمان مین زلزلہ و لرزہ پڑگیا بعد اسکے آپ کے لاشہ اقدس کو پہلوے قبر مقدس حضرت ابوبکر رض
مین دفن کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

اسماء عمال امیر المومنین حضرت عمر رض وقت وفات

عامل مکہ حضرت نافع رض بن عبداللہ خزاعی عامل طائف حضرت سفیان رض بن عبداللہ ثقفی عامل
بصرہ حضرت ابوموسیٰ رض اشعری عامل کوفہ حضرت مغیرہ رض بن شعبہ عامل مصر حضرت عمرو بن عاص رض
عامل حمص حضرت عمرو رض بن سعد عامل دمشق حضرت معاویہ رض بن ابوسفیان۔ اور یہ بات ہم
اوپر ثابت کرچکے ہین کہ حضرت عمر رض کے وزیر الاعظم و مشیر معظم جناب حیدر کرار صفدر نامدار
مظہر العجائب علی رض ابن ابیطالب تھے مسدس

کی تھی خلافت آپ نے کس دھوم دھام سے شوکت بہی فخر کرتی تہی حضرت کے نام سے	ایران سے خراج لیا اور شام سے گر شبہ ہو تو پوچھہ لو تم خاص و عام سے

طہران اور عراق مین سکہ بٹھا دیا
گبرون کا نام ملک عجم سے مٹا دیا

اسمار ازواج حضرت امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب رضی اللہ عنہ

آنجناب رضؓ نے چھہ عورتون سے نکاح کیے وے یہ ہین - زینب رضؓ بن مظعون - ام کلثوم رضؓ بنت اسد اللہ الغالب علی مرتضی ابن ابیطالب رضؓ - ام کلثوم رضؓ بنت جرویل - جمیلہ رضؓ بنت عاصم - ام حکیم رضؓ بنت الحارث بن ہشام - عاتکہ رضؓ بنت زید بن عمر - سوائے ازواج موصوفہ کے دوسریہ بہی تہین - واضح ہو کہ حضرات شیعہ نکاح حضرت ام کلثوم بنت علی رضؓ ابن ابیطالب سے انکار کرتے ہین بلکہ از حد اصرار چنانچہ رافضیون نے ایک کتاب اس باب مین مسمی کنز مکتوم فی حل عقد ام کلثوم بہی لکھی ہے اور اوسمین یہ خداع اختراع کیاہے کہ اسمار رجال اپنی طرف سے جہوٹ موٹ فرضی بناکر اون سچے رجال کی جو راوی صحت نکاح کے ہین تکذیب کی ہے چونکہ وے رجال حکم عنقا کا رکہتے ہین اسی وجہ سے اوسکا جواب ہنوز کسی اہلسنت نے نہین دیا کیونکہ جو چیز حکم گوگر دسرخ کا رکہے البتہ اوسکے جواب مین دشواری ہو گئی اگر شیعہ ہمکو وہ اسمار رجال دین جنپر اونکو گونہ ناز ہے تو ہم انشاء اللہ اوسکی دہجیان اوڑا کر پہینکدین - صاحب روضۃ الصفا نے صرف یہ فقرہ لکہکر اپنے مذہب شیعگی کی حفاظت کی ہے کہ اسمار نسار عفت انتماء عمر رضؓ و اعداد اولاد او و تفصیل مناقب و مآثر او حوالہ بکتب مبسوط مغازی و سیر است - غرضکہ صاحب روضۃ الصفا نے اسی مصلحت سے اغماض کیاہے کہ اگر ازواج آنحضرت رضؓ کا ذکر کرینگے ضرور ہے حضرت ام کلثوم رضؓ بنت جناب امیر رضؓ کی زوجیت کا اقرار کرنا پڑیگا کیونکہ جملہ تواریخ شیعان مین اس امر یقینی کا مذکور ہے بالخصوص تاریخ اعثم کوفی مستند مورخ شیعہ مین جو صاحب روضۃ الصفا کے نزدیک بہی نہایت ہی معتمد ہے صاف اقرار موجود ہے چونکہ ہمنے اظہار الہدی مین صرف شیعونکی کتب کے حوالونپر بنظر اختصار اکتفا کی تہی اب صاحب معار الہدی کے جواب مین بجنسہ عبارت کا لکھنا بہی ضروری سمجہا گیا کیونکہ حکیم جیو تاریخ دان لکہتے ہین کہ اس نکاح کی بابت جو کچھ تمنے لکھاہے سب غلط ہو کہین اس نکاح کی اصلیت کتب شیعہ مین نہین پائی جاتی اب ہم پہرا ونکو خواب خرگوش سے

ہوش مین لاتے ہین اور اونکو یہ مضمون اونکی ہی مستند کتاب کا دکہاتے ہین **اول** ملا نوراللہ
شستری شیعون کے شہید ثالث نے مجالس المومنین مین اس کارخیر کا باین الفاظ اقرار کیا ہی
کہ اگر نبی صلعم دختر بعثمان رض داد ولی دختر رض بہ عمر رض فرستاد **دوم** شیعون کے شہید ثالث نے
دوسرے مقام پر لکہا ہے کہ بعد وفات حضرت عمر رض کے حضرت ام کلثوم رض کا نکاح ثانی محمد رض
ابن جعفر رض کے ساتہہ ہوا چنانچہ مجالس المومنین مین محمد رض بن جعفر سے یہ عبارت منقول ہی
کہ بعد از فوت عمر رض بن خطاب بشرف مصاہرت حضرت امیر المومنین رض مشرف گشتہ ام کلثوم رض را
کہ از روی اکراہ در حبالہ نکاح عمر رض بود تزویج نمود **سوم** شیعونکے شہید ثالث نے تیسرے
مقام پر ابوالحسن علی ابن اسمعیل مجتہد شیعی اثنا عشری کے قول کو باین عنوان مجالس المومنین
مین نقل کیا ہے کہ اورا از چند امر پرسیدند کہ از آنجملہ مقدمہ نکاح خلیفہ ثانی ہست جواب داد
کہ داد ان دختر بہ عمر رض کہ جناب امیر المومنین را اتفاق افتاد بانجہت بود کہ اظہار شہادتین
می نمود **چہارم** شیعون کے شہید ثالث نے مجالس المومنین مین چوتہی جلد بہ حرف عین
ذکر حضرت عباس رض بن عبد المطلب الہاشمی مین یہ مضمون لکہا ہے کہ عباس رض بن عبد المطلب
الہاشمی عم حضرت پیغمبر صلعم از جانب پدر ہست و سادات صحابہ آنحضرت صلعم و از اصحاب حضرت
امیر المومنین رض بودہ و بعد ابیطالب تولیت سقایہ حج می نمود و حضرت پیغمبر صلعم اورا اکرامی
داشتی و تعظیم و تبجیل اومی نمودی و فرمودی کہ حضرت عباس رض بمنزلہ پدر منست و عباس رض
در تخلف از بیعت ابی بکر رض با سائر بنی ہاشم موافقت نمودہ تابع رای حضرت امیر المومنین رض
بود چون عمر رض بن الخطاب جہت دعوی تزویج ام کلثوم رض دختر مہتر حضرت امیر رض نمود عباس رض
از حضرت امیر المومنین رض التماس و الحاح نمود کہ ولایت آن مطہرہ باو تفویض نماید چون
مبالغہ عباس رض دران باب از حد گذشت آنحضرت رض از روی اکراہ ساکت شدند تا آنکہ
عباس رض ارتکاب تزویج او از پیش خود نمود و آن ظاہر الاسلام عقد فرمود ظاہرا بواسطہ
این وکالت فضولی و امثال آن آنحضرت امیر رض عباس رض را مانند دیگر یاران فدائی خود

راسخ در محبت و اخلاص نمیدانست - ہر چند کہ تمام جگہہ علامہ شستری کا بدل اقرار ہے مگر حکیم جیو لوگونکے دہوکا دینے کو اپنی طرف سے لکہتے ہین کہ پہر دلائل کثیرہ سے قاضی صاحب اس روایت کو موضوع ٹہیراتے ہین مگر حکیم جیو کی یہ چال ہے ہرگز ملا شستری نے اس امر بین سے انکار نہین کیا اور دہوکا دینا آپکا یہ ہے کہ تمہارے قاضی جی نے اس بحث کو البتہ ضعیف لکہا ہے کہ بعض راوی کہتے ہین کہ حضرت عباس رض کا اسلام قبل از فتح خیبر واقع ہوا اور بعض راوی کہتے ہین کہ قبل از فتح بدر حضرت عباس رض مسلمان ہوئے اور خبرین مشرکان مکہ کی حضرت رسولخدا ص کو پہونچایا کرتے تہے پہر رسول خدا ص نے حضرت عباس رض کو خط لکہا کہ تم مکہ مین قیام رکہو تو بہتر ہے اور اپنے اصحاب رض سے فرمایا کہ اگر تم معرکہ بدر مین عباس رض کو پاؤ تو اونکو قتل نہ کرنا اسکے بعد شیعون کے قاضی جی نے البتہ یہ عبارت پر خسارت لکہی ہے کہ جملہ روایات جو نسبت حضرت عباس رض کے لکہی گئی ہین وہ خلفاء عباسیہ رض کی خوشامد کے سبب سے علماء اہلسنت نے لکہی ہین چنانچہ اوسی قسم سے ایک حدیث شیخ جلال الدین سیوطی اور مثل اونکے دوسرون نے بہی کہ خلافت خلفاء عباسیہ کی تا قیام مہدئی موعود منقطع نہوگی چنانچہ وہ عبارت مجالس المومنین مین باین عبارت مرقوم ہے صاحب کتاب استیعاب از ابو عمر و رض روایت نمودہ کہ عباس رض قبل از فتح خیبر مسلمان شدہ بود لیکن اسلام خود را پنہان میداشت و در روز فتح مکہ اظہار آن نمود و از بعضی دیگر روایت نمود کہ اسلام او قبل از غزائی بدر بود و اخبار مشرکان مکہ را بحضرت پیغمبر ص اعلام می نمود و میخواست کہ بخدمت آنحضرت ص مسارعت نماید آنحضرت ص باو نوشت کہ اقامت تو در مکہ جہت من بہتر است از آمدن تو و لہذا در روز بدر باصحاب خود فرمودند کہ ہر کدام از شما در معرکہ با عباس رض ملاقات نمائید او را مکشید و مخفی نماند کہ این روایات از آنجملہ است کہ علماء اہلسنت بخوشامد خلفائی عباسیہ در ہم بافتہ اند و از قبیل احادیثی است کہ شیخ جلال الدین سیوطی و امثال او در عدم انقطاع خلافت ایشان تا قیام مہدئی موعود روایت نمودہ اند - دیکہو حکیم جیو ان روایتونکی نسبت

تمہارے قاضی جی ضعیف بلکہ محض دروغ لکھتے ہین نہ نکاح حضرت ام کلثوم رضہ و حضرت عمر رضہ کی نسبت اگر تمکو اب بہی شبہ ہو تو ہمارے پاس آکر مجالس المومنین مین بچشم خود دیکھہ لیجئے مگر خدا کے واسطے بیچارے ناواقفونکو دہوکے دیکر گمراہ نہ کیجئے **پنجم** مصائب النواصب مین ہے کہ محدثین کا اقرار ہے کہ نکاح حضرت ام کلثوم رضہ کا عمر رضہ کے ساتہہ جبراً و اکراہ سے ہوا **ششم** تہذیب مستند کتاب شیعونمین یہ حدیث مرقوم ہے قال عن محمد ابن احمد بن یحیی عن جعفر بن محمد القمی عن القداح جعفر عن ابیہ علیہ السلام قال مات ام کلثوم بنت علی علیہ السلام وابنہا زید بن عمر بن الخطاب فی ساعۃ واحدۃ ولا یدری ایہما ھلک قبل فلم تورث احدھما من الاخر وصلی علیہما جمیعاً انتہی اس حدیث کا یہ ہے کہ حضرت ام کلثوم رضہ بنت حضرت علی رضہ سے ایک بیٹا پیدا ہوا جنکا نام حضرت زید تہا لیکن دونون ماں بیٹونکا ایک ہی وقت مین انتقال ہوگیا مگر یہ نہین معلوم کہ پہلے کسنے قضا کی پس اونکے بعد کوئی وارث نرہا خدا اون سب پر رحمت کرے **ہفتم** کتاب کافی کلینی مین حضرت امام جعفر صادق رضہ سے یہ حدیث صحیح منقول ہے ہو اول الفرج غصب منا یعنی یہ پہلی شرمگاہ ہے جو ہمارے خاندان سے غصب کی گئی ہے۔

افسوس شیعہ آپکو محب اہلبیت کہتے ہین اور پردہ دوستی مین اہلبیت رسول مقبول صلعم بالخصوص بضعۂ بتول کی شان مین ایسے کلمات بے ادب و الفاظ غیر مہذب تحریر کرتے ہین جو جہلا بہی اپنے دشمن کے حق مین ایسے کلام فواحش اللئام استعمال نہین کر سکتے ہین۔ افسوس ایسے مذہب پر اور حیف ایسی ملت پر اس موقع پر یہ امر حکیم جیو سے دریافت طلب ہے کہ تم جو یہ لکہتے ہو کہ صاحب تہذیب و کلینی نے خوب ظاہر کردیا ہے کہ یہ روایتین ناصبیونکی ہین اور اونکی تردید بہی کردی ہے پہر تمنے اوس مضمون تردید کو کیون نہ نقل کیا ہم بہی تو تہذیب و کلینی تلاد یکہتے ہمارے پاس آپکے اصول صحاح اربعہ موجود ہین آپکا دعوی غلط ہے **ہشتم** قول مجتہد سید مرتضی کا جو تنزیہ الانبیا و مواعظ حسنیہ مین منقول ہے وہ یہ ہے انہ علیہ السلام ما اجاب عمر الی نکاح ابنتہ الا بعد توعد و تھدد

خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ جناب امیر رض نے معاذ اللہ اپنی صاحبزادیکا نکاح حضرت عمر رض کے ساتھہ
دہشت اور ہیبت کے مارے کر دیا تہا نہیں شارح ابوالقاسم قمی نے شرح شرائع مین جسکو بالک
بہی کہتے ہین شرائع کے اس مضمون یجوز نکاح العربیۃ بالعجمی والہاشمیۃ غیر الہاشمی وبالعکس
کے ذیل مین لکہا ہے ذوج علی بنت ام کلثوم من عمر ترجمہ جناب امیر رض نے اپنی
صاحبزادی ام کلثوم رض کا نکاح حضرت عمر رض سے کر دیا۔ اسکے جواب مین حکیم جیو نے لکہا ہے
کہ شرح شرائع مین ام کلثوم رض بنت علی رض کا لفظ آیا ہے شاید یہ وہ ام کلثوم ہون جو اسمار
بنت عمیس کے ساتہہ آئی تہین۔ اجی حکیم جیو آپکا دماغ بگڑ گیا حواس خمسہ ٹہیک نہین عقل پر
خیر گی چہا گئی جو ربیبہ کے معنی مین بنت کے لفظ کو استعمال کرتے ہین قطع نظر حکیم جیو یہ تو بوجہو
کہ کلمہ ہاشمیہ کا اطلاق غیر ہاشمیہ پر کیونکر عائد ہو سکتا ہی سوائے اسکے شارح ابو القاسم نے زوج
علی بنت ام کلثوم من عمر کیون لکہا بلکہ بنت کی جگہہ ربیبہ کا لفظ لکہنا چاہیئے تہا اب شیعان متاخرین
متعصبین اپنے منہ پر ندامت کے تہاپنچے مار رہے ہین اونکے متقدمین محدثین تو ہاتہہ اپنے قلم
کروا گئے ہین۔ باقی رہی گفتگو اعتقاد کی سو یہ متعلق ایمان سے ہے نہ عناد سے بلا شک حضرت
شیر خدا کے داماد رشاد کی نسبت وہی نیک گمان رکہیگا جسکے دلمین وسوسہ من الجنۃ والناس
ابن سبائیکا اثر نہوگا نہ منافق اور یہ جو تم لکہتے ہو کہ صاحب روضۃ الاحباب نے اپنی کتاب روضۃ
الاحباب مین اور مولوی محمد قاسم صاحب دیوبندی نے ہدیۃ الشیعہ مین اور مولوی شاہ عبد العزیز
صاحب خاتم المحدثین دہلوی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے اپنے تحفہ کی گیارہوین باب مین اسطرح
لکہا ہے کہ زید رض بن عمر رض بطن سے ام کلثوم رض بنت علی رض کے پیدا ہوئے تہے جو کہ خانہ جنگی
فیما بین بنی عدی کے واقع ہوئی تہی سو اوس خانہ جنگی مین زید رض بن عمر رض کہ عمر اونکی بست
سال کی تہی شہید ہوئے اور اوسی روز اونکی والدہ ماجدہ حضرت ام کلثوم رض کا بہی انتقال
ہو گیا تہا پس اون دونون جنازونپر حضرت امام حسین رض اور عبد اللہ رض بن عمر رض نے نماز
میت کی پڑہی اسکی تردید مین حکیم جیو لکہتے ہین کہ اس تحریر سے شاہ صاحب وغیرہ کا بہتان

کرنا ظاہر ہوا کیونکہ روضۃ الشہدا و مقتل ابو مخنف و تحریر الشہادتین و تقریر الشہادتین وغیرہ میں لکھا ہے کہ حضرت ام کلثوم رض معرکہ کربلا میں موجود تھین اسکا جواب یہ ہے کہ یہ ام کلثوم جو معرکہ کربلا میں موجود تھین وہ دختر اسما بنت عمیس تھین کیونکہ خود تمہاری ہی تحریر شہادت دے رہی ہے کہ حضرت عمر رض کا نکاح ام کلثوم بنت اسما بنت عمیس کے ساتھ نہین ہوا بلکہ بنت فاطمہ زہرا رض سے ساتھ ہوا دیکھو تحفے لکھا ہے کہ اسما بنت عمیس جو پہلے حضرت ابوبکر رض کی زوجہ تھین اونہوان نے بعد انتقال حضرت ابوبکر رض کے جناب امیر رض سے نکاح کر لیا تھا اور اپنے ہمراہ ایک لڑکی جو بصلب ابوبکر رض سے پیدا تھی اور اوسکا نام بھی ام کلثوم تھا واسطے اوسکی پرورش کے جناب امیر رض کے گھر مین لائی تھین اوس لڑکی ربیبہ کا نکاح البتہ کتب سے پایا جاتا ہے کہ حضرت عمر رض سے بحالت لاچاری ہوا اب تم ہی انصاف کرو کہ اسما بنت عمیس ایک شیر خوارہ دختر محض بغرض پرورش جناب امیر رض کے گھر مین لائین اس سے ثابت ہوا کہ حیات حضرت عمر رض میں ام کلثوم بنت اسما بنت عمیس سن بلوغ کو بھی نہین پہونچی تھین پس حضرت عمر رض کا نکاح کرنا بنت اسما سے معلوم ہوا اور نہ اولاد ہونا بھی معلوم ہوا دوسری طرح یہ کہ یہ نکاح بحالت لاچاری کے وہ ربیبہ کو ہوا حالانکہ بنت اسما کے لیے لاچاری کی کوئی ضرورت نتھی کیونکہ معاذ اللہ باعتقاد پر فساد شیعان تمام دنیا کی لاچاری و مجبوری شیر خدا رض کے حصہ مین تھی اور یا لاچاری حکیم جی کے حصہ مین ہے کیونکہ بحث کرتے کرتے مجبور ہوئے اور کوئی راہ مفر کی نہ ملی تو گھبرا کر کہنے لگے کہ حضرت رسول خدا م نے بھی اپنی صاحبزادیون کا نکاح کافروں سے کر دیا تھا اس عبارت سے یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ ویسا ہی جناب امیر رض نے کیا بہر حال بدلائل عقلی و نقلی ثابت ہے کہ حضرت ام کلثوم رض بنت فاطمہ زہرا رض و دختر شیر خدا کا عقد حضرت عمر رض کے ساتھ بالیقین ہوا جیسا کہ ہمنے مستند کتب شیعہ سے ثابت کر دیا - باقی حکیم جی نے جتنے کہ اس باب مین اپنے کاغذ سیاہ کیے ہین وہ محض بے اصل ہین مصرعہ

بمیر تا برہی اے حسود کین رنجیست

اسما اولاد امجاد حضرت امیر المومنین عمر رضہ بن الخطاب کا

کل ازواج وسریہ سے آپ کے نو فرزند ارجمند اور چار صاحبزادیان پیدا ہوئین۔ حضرت عبد الرحمٰن رضہ و حضرت عبد اللہ رضہ و حضرت زید رضہ و حضرت زید اصغر رضہ و حضرت عبد اللہ صغر رضہ و حضرت عاصم رضہ و حضرت عیاض رضہ و حضرت عبد الرحمٰن اوسط رضہ ملقب ابو الخیر و حضرت عبد الرحمٰن اصغر رضہ و حضرت حفصہ رضہ زوجہ رسول خدا صلعم و حضرت رقیہ رضہ و حضرت فاطمہ رضہ و حضرت زینب رضہ۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ

حضرت عبد اللہ رضہ و حضرت عبد الرحمٰن رضہ و حضرت حفصہ رضہ بطن حضرت زینبؓ بنت مطعون سے پیدا ہوئے و حضرت زید رضہ و حضرت رقیہ رضہ بطن مقدس حضرت ام کلثوم رضہ بنت علی مرتضیٰ رضہ شیر خدا سے پیدا ہوئے مگر ان دونوں کی نسل باقی نرہی اگر باقی رہتی تو سید حسبی کہلاتے اور حضرت زید اصغر رضہ اور حضرت عبد اللہ اصغر رضہ بطن حضرت ام کلثوم رضہ بنت جرویل سے پیدا ہوئے اور حضرت عاصم رضہ بطن حضرت جمیلہ رضہ سے پیدا ہوئے اور حضرت فاطمہ رضہ بطن حضرت ام حکیم رضہ سے پیدا ہوئین اور حضرت عیاض رضہ بطن حضرت عاتکہ رضہ سے پیدا ہوئے اور حضرت عبد الرحمٰن اوسط رضہ بطن ایک سریہ سے پیدا ہوئے اور حضرت عبد الرحمٰن اصغر رضہ اور حضرت زینب رضہ دوسری سریہ سے پیدا ہوئے چنانچہ اکثر آپ کی اولاد امجاد سے سلسلہ باقی ہے اونکو شیخ فاروقی کہتے ہین۔

ذکر خلافت امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کا

جب حضرت فاروق الاعظمؓ نے دنیا سے سفر آخرت فرمایا اصحابؓ مشورت وارباب فطنت ستہ ضروریہ حسب وصیت حضرت عمر رضہ کے مکان حضرت فاطمہ رضہ خواہر حضرت اشعث رضہ بن قیس میں

جمع ہوئے اور ہر ایک صاحب نے اپنی مفاخرت مین آواز بلند نہ کی تب حضرت عبد الرحمن رضہ
بن عوف نے اصحاب ستہ رضہ سے کہا کہ تین تین آدمی تین آدمیوں کے اختیار مین ہوجاؤ حضرت
زبیر رضہ نے کہا کہ مین اپنا معاملہ حضرت علی رضہ کی سپرد کرتا ہون اور حضرت طلحہ رضہ نے کہا کہ مین نے
اپنے اختیار کی باگ قبضہ اقتدار حضرت عثمان رضہ مین دی حضرت سعد رضہ بن ابی وقاص نے
کہا کہ مین نے اپنا دلی حضرت عبد الرحمن رضہ بن عوف کو کیا حضرت عبد الرحمن رضہ نے کہا کہ مین
اور میرا بھائی سعد رضہ دونون خلافت سے دست بردار ہین آخر کار تمام اصحاب مشورت نے
امر خلافت حضرت عبد الرحمن رضہ ہی کی اسنے جہان آرا سے پر موقوف رکھا اور اونکے محاکمہ پہ
رضامند ہوکر سب کے سب اپنے اپنے گہر کو واپس آئے بعد برخاست اس جلسہ کے حضرت
عبد الرحمن رضہ نے ایک معتمد شخص کو حضرت علی رضہ کے گہر بہیجکر دریافت کیا کہ اے علی رضہ اگر مین
تمہاری بیعت نکرون توتم کسکی خلافت پر راضی ہوگے حضرت علی رضہ نے فرمایا کہ مین خلافت
حضرت عثمان رضہ پر راضی ہونگا پہر حضرت عبد الرحمن رضہ نے دوسرا معتبر آدمی حضرت عثمان رضہ کی
گہر بہیجکر درخواست کی کہ اے عثمان رضہ اگر مین تمہاری بیعت نکرون تو تمہارے نزدیک کون
شخص خلافت کے لائق ہے جواب دیا کہ حضرت علی رضہ خلافت کی قابلیت رکہتے ہین پہر حضرت
عبد الرحمن رضہ نے حضرت طلحہ رضہ و حضرت زبیر رضہ کو طلب کرکے فرمایا کہ اگر تم دونوں کو خلافت
نہ دیجاوے تو تم کسکی بیعت کروگے حضرت زبیر رضہ نے کہا کہ مین حضرت علی رضہ کی بیعت
کرونگا اور حضرت طلحہ رضہ نے کہا کہ مین حضرت عثمان رضہ کی بیعت سے راضی ہون بعد اسکے
حضرت عبد الرحمن رضہ نے حضرت سعد رضہ سے فرمایا کہ ہم تم دونون خلافت کے طالب نہین
اب بتاؤ کہ تمہاری رائے مین کون سزاوار اس امر بزرگ کا ہے حضرت سعد رضہ نے جواب دیا کہ
میرے نزدیک حضرت عثمان رضہ الیق تر ہین تب حضرت عبد الرحمن رضہ نے فرمایا کہ مین جہانتک
غور کرتا ہون تو ان دوصاحبونکو ہی خلافت کے قابل پاتا ہون یعنی حضرت علی رضہ و حضرت
عثمان رضہ کو حضرت مسور رضہ بن مخرمہ ہمشیرہ زادہ حضرت عبد الرحمن رضہ بیان کرتے ہین کہ اوس

رات کو جسدن حضرت عثمان رضہ کے ہاتہہ پر بیعت ہوئی مین اپنے ماموں کے گہر جاکر سو رہا آنکہہ
جہپکی ہی تہی کہ میرے ماموں نے مجکو جگا کر فرمایا کہ مین تین راتوں سے نہین سویا اب تو حضرت
علی رضہ و حضرت عثمان رضہ کے گہر جا اور کہہ کہ مجکو عبدالرحمن نے تم دونون صاحبونکی طلب کے
واسطے بہیجا ہے مین نے عرض کی کہ اے ماموں جان پہلے کن صاحب کے گہر جاؤن فرمایا
تجکو اختیار ہے پہر مین نے عرض کی کہ ہر دو صاحب علیحدہ علیحدہ تشریف لاوین یا باہمدگر فرمایا
دونون صاحب ایک ہی ساتہہ تشریف لاوین چونکہ میری طبیعت حضرت علی رضہ کیطرف زیادہ مائل
تہی اسلیے پہلے اونکے ہی دولت خانہ پر گیا آپ نماز مین مشغول تہے جب نماز سے فارغ ہو چکے
فرمایا کہ اے مسور رضہ کیون تکلیف کی مین نے عرض کی کہ میرے ماموں نے جناب کو بلایا ہے
آپنے فرمایا کہ سوائے میرے اور بہی کسیکو بلایا ہے مین نے عرض کی کہ ہان حضرت عثمان رضہ کو
بہی بلایا ہے پہر آنجناب رضہ نے مجہسے سوال کیا کہ ہم دونون مین سے کسکو پہلے بلایا ہے
مین نے عرض کی کہ اس بارہ مین مجکو مختار کیا ہے پہر آنجناب رضہ نے فرمایا دونون ساتہہ چلین
یا علیحدہ مین نے عرض کی کہ دونون صاحب ایک ساتہہ ہی تشریف لے چلین مگر آنجناب رضہ
تہوڑی دیر توقف فرماوین مین ابہی حاضر ہو کر جناب کو لیے چلتا ہون پہر مین حضرت عثمان رضہ
کے دولت خانہ پر گیا اوسوقت میرے اور حضرت عثمان رضہ کے درمیان مین وہی گفتگو ہوئی
جو کہ میرے اور حضرت علی رضہ کے درمیان مین گفتگو ہوئی تہی پس ہم تینون متفق ہو کر حضرت
عبدالرحمن رضہ کے پاس گئے بعد بہت سی قیل و قال کے حضرت عبدالرحمن رضہ نے حضرت
علی رضہ سے کہا کہ اے علی رضہ اگر تم میری متابعت کرو تو مین کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم اور
افعال ابوبکر رضہ و عمر رضہ پر عمل کرون حضرت علی رضہ نے جواب دیا کہ بقدر ہمت و جہد و طاقت و وسعت
و قوت اپنی کے یقیناً متابعت کرونگا بعد اسکے حضرت عثمان رضہ سے بہی اسی قسم کے کلمات کہے
حضرت عثمان رضہ نے بہی بدل و جان تمام قبول کیے اوسوقت حضرت عبدالرحمن رضہ نے کہا
کہ اب دونون صاحب اپنے اپنے گہر کو تشریف لیجاوین کل یہ امر ایک مجمع خاص و عام مین

فیصل ہوگا دوسرے دن علی الصباح مہاجرین رضہ وانصار رضہ وتابعین اخیار مسجد نبوی مین
جمع ہوئے اس کثرت سے اصحاب سعادت انتساب جمع ہوتے کہ مسجد مین تل رکھنے کو جگہہ
نہتی جوسدم صبحکی نماز ہوچکی حضرت عبد الرحمن رضہ نے منبر کے پہلو مین کہڑے ہو کر بعد حمد خدا و نعت
سید الانبیا صلعم کے کہا ای اہل شوریٰ تم سب نے مجکو خلیفہ کے مقرر کرنے پر مختار کیا ہے یا نہین
جمیع مہاجرین رضہ وانصار رضہ نے کہا کہ ہان بلا شک ہم سب نے آپکو یہ کار خیر سپرد کیا ہے تب
حضرت عبد الرحمن رضہ نے فرمایا کہ مین نے حتی الامکان بہت کچھہ تحقیقات کی مین ہرگز کسی کو
خلیفہ نہ کرونگا جبتک کہ اوسکو افضل نہ سمجھونگا اوسوقت کہا کہ اے علی رضہ اوٹھو اور میرے پاس
تشریف لاؤ حضرت علی رضہ جب حضرت عبد الرحمن رضہ پاس آئے حضرت عبد الرحمن رضہ نے
حضرت علی رضہ کا ہاتھہ پکڑا اور جو باتین کہ کل کی رات کہین تہین وہی پہر ظاہر کین جناب امیر رضہ
نے زبان فصاحت بیان اوسی جواب مین کہولی جیسا کہ سابق مین مذکور ہوا اوسوقت حضرت
عبد الرحمن رضہ نے حضرت علی رضہ سے فرمایا کہ اب آپ اپنی جگہہ پر جاکر بیٹہئے بعد اسکے حضرت
عثمان رضہ کو طلب کرکے جوکچھہ کہ گذشتہ شب گذشتہ مین کہا تہا زبانپر لائے حضرت عثمان رضہ
نے اوسکو نہایت ہی خوشی و رغبت سے قبول کیا اور اپنے واسطے کوئی طرحکی شرط نہ لگائی حضرت
عبد الرحمن رضہ نے اپنا منہ مسجد کی چہت کی طرف کیا اور کہا کہ اسے خدا تو سن لے اور گواہ
ہو جا کہ مین نے خلافت کا ہار حضرت عثمان رضہ کے گلے مین ڈالا یہ کہکر اپنا ہاتہہ حضرت عثمان رضہ
کے ہاتہہ پر رکہکر بیعت کی پہر جملہ مہاجرین رضہ وانصار رضہ وتابعین اخیار نے بے تکلف بیعت کی
مگر حضرت علی رضہ وابن عباس رضہ اپنی جگہہ پر بیٹہے رہے حضرت عبد الرحمن رضہ نے کہا ای علی رضہ
خدا تعالیٰ قرآن پاک مین فرماتا ہے وَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ حضرت علی رضہ
سنتے ہی اس فرمان واجب الاذعان کے حضرت عثمان رضہ کی جانب متوجہ ہوتے اور نہایت
ہی خوشی سے بیعت کی اس موقع پر واسطے رفع دوسوسہ و دفع غدشہ حضرات اہل تشیع کے وہ
قول جناب امیر رضہ کا بجنسہ اصل نہج البلاغت سے نقل کیا جاتا ہے جسمین آپنے اپنی رضامندی

بیعت کی ظاہر کی ہے وہ یہ ہے لقد علمتم انی احق بھا من غیری واللہ لاسلمنّ ما
سلمت امور المسلمین ترجمہ البتہ تحقیق جانا تمنے کہ مین بمقابلہ دوسرون کے
زیادہ تر خلافت کی قابلیت رکھتا ہون قسم ہے ذات خدا کی کہ سپرد کرتا ہون مین خلافت کو تاکہ
سلامتی رہے مسلمانوںکے کامونمین اسکی شرح ملا فتح اللہ کاشانی نے باین عبارت اپنی شرح
نہج البلاغت مین لکھی ہے۔ درباب بیعت نمودن اصحاب رض بعثمان رض ہرآئینہ دانستہ اید
بدرستیکہ من سزاوارترم بامر خلافت از کسیکہ غیر من باشد قسم بذات خداوندکہ می سپارم امر
خلافت را و مناقشہ و منازعہ درین کار ندارم مادام کہ سلامت باشد کارہای مسلمانان از
فتنہ و فساد و ظلم و عناد۔ بہرحال جناب امیر رض کا بیعت کرنا حضرت عثمان رض کے ہاتھوپر
برضا و رغبت ثابت ہوا اور صاحب کیون آپ بخوشی خاطر اظہار رضامند فرماتے کیونکہ آنجناب
کو تو اپنی وزارت ہی پر از بس ناز تھا شاید اس امر حق مین اہل باطل کو وسوسہ ہو تو
ہم اوسکو بھی شیعونکی ہی مستند و متواتر کتاب نہج البلاغت سے رفع دفع کیے دیتے
ہین وہو ہذا لما ارید علی البیعت بعد قتل عثمان کے ذیل مین یہ قول جناب امیر رض کا
منقول ہے وان ترکتمونی فانا کاحدکم لعلی اسمعکم واطوعکم لمن ولیتموہ امرکم و
انا لکم وزیرا خیر لکم منی امیرا ترجمہ اور اگر معاف رکھو تم مجکو اس کام مین (یعنی خلافت
نوبت چہارم مین) پس مین بھی ایک مثل تمہارے ہون شاید کہ مین سننے والا زیادہ
ہون تم سب سے اور فرمانبردار زیادہ تم سب سے خاص جس شخص کو کہ خلیفہ کرو تم اوسکو
اپنے کام کے واسطے مین تمہارے لیے درآنحالیکہ وزیر ہون بہتر ہے مجھسے درآنحالیکہ امیر
ہون۔ اسکی شرح ملا فتح اللہ کاشانی نے اپنی شرح نہج البلاغت مین اسطرحپر لکھی ہے۔
واگر بگذارید مرا درین امر پس من باشم ہمچو یکی از شما شاید کہ من شنواتر باشم از شما و فرمانبردار
تر از شما مر کسی را کہ والی سازید شما او را در کار خود و من از برای شما درحالتیکہ وزیر باشم و معین
و ظہیر بہتر است شما را از من درحالتیکہ امیر باشم زیرا کہ درحالت متحمل شمایم بر کدورات طبائع

از مصاہرت در حرب و وقائع و دیہ علماء رمیان شما از مخالفت شرائع و در حالت وزارت و مساوئت واجب نیست بر من مگر نصیحت و موعظت شما الزام عمل و شد دفع خلل و امر معروف و نہی منکر واجب ہست بقدر آنچہ مقدور باشد :

ذکر توجہ فرمانے حضرت عثمان رض ابی العاص و حضرت عبد اللہ عامر رض واسطے جنگ یزدجرد شہریار اور اوس کے بھاگ گئے کا طرف خراسان کے اور اوس کے مارے جانیکا

روایات تواریخ سے ثابت ہے کہ جب ۳۰ھ ہجری صلعم مین ساکنان اصطخر جو محکوم و مطیع ارباب اسلام و اصحاب خیر ایمان تھے راہ راست سے منحرف ہوکر آمادہ سرکشی و نافرمانی کے ہوئے اور یزدجرد شہریار بھی معہ اپنے لشکر فارس کے اون سرکشون سے جا ملا جب گبران عجم کے اجتماع کی خبر خلیفۃ المسلمین امیر المومنین حضرت عثمان رض بن عفان نے سنی حضرت عثمان ابی العاص رض و حضرت عبد اللہ رض بن عامر کو واسطے دفع کرنے اوس گروہ عصیان پژوہ کے تعینات فرمایا (بعض راویون نے بجائے حضرت عثمان رض ابی العاص کے حضرت سعد رض ابی العاص کو بیان کیا ہے) جب لشکر اسلام متوجہ ملک فارس کا ہوا اور بعد قطع منازل و طے مراحل منزل مقصود پر پہونچا اور یزدجرد شہریار سے جنگ و جدال و حرب و قتال مین مشغول ہوا فضل خدا سے مسلمان غالب ہوئے اور کافر مغلوب یزدجرد بادشاہ گبران عجم گھبرا کر ملک خراسان کیطرف بھاگ گیا حضرت عبد اللہ رض بن عامر نے بسبب پیغام دینے اور التماس کرنے والی طوس کے اونکے آدمی کو بطریق ہادی کے ہمراہ لیکر جنگل کی راہ سے روانہ ہوکے ولایت طبس کو صلح سے فتح کرکے پھر نیشاپور کیجانب توجہ کی اسی اثنا مین آپکو خبر صحیح پہونچی کہ یزدجرد شہریار دیار مرو مین قتل ہوکر داخل بوار ہوا تفصیل اس

اجمال کی یہ ہے کہ جب یزدجرد بحالت پریشان و بصورت دیوانگان حیران و پریشان بہاگکر
اون بادشاہون وسلاطینون کی اولاد پاس مرو مین پہونچا جو ملازمت مین ہمیشہ اوسکے
مفتخر رہتے تہے حاکم مرو کا کہ اوسکو ماہوئی سوری کہتے تہے نہایت ہی بدمزاجی و سخت دلی
کے ساتہہ پیش آیا چونکہ دولت و اقبال بنی ساسان کی معرض زوال و نقصان مین پہونچی
تہی اسلیے اوسکی خدمت از بس افعال ذمیمہ و اعمال قبیحہ کے ساتہہ کی یعنی ماہوئی سوری
یزدجرد کیساتہہ بہت بُری طرحسے پیش آیا ماہویہ نے اپنے قاصد کو خط دیکر خاقان کیطرف
روانہ کیا اور اپنے ملک مرو کی اوسکو خوشخبری دی چونکہ ماہویہ خاقان کا داماد بہی تہا اسواسطے
اوسکی عرض قبول کرکے خاقان اپنا بہت بڑا لشکر لیکر دریائے جیحون سے پار اوترکے سرزمین
مرو خاص مین پہونچا ماہویہ نے شہر کے دروازے کہولدیے خاقان شہر مین داخل ہوا یزدجرد
اس بلائے ناگہان سے آگاہ ہوکر پاپیادہ تن تنہا بہاگ نکلا اور قریب دو فرسخ کے راہ
قطع کرکے ایک چکّی والے کے پاس پہونچا اور چکّی والے سے عرض کی کہ آجکی رات مجکو امان
دے چکّی والے نے کہا کہ اگر تو مجکو چار درم دے تو مین مالک چکّی کو دون کیونکہ اسقدر درہم
اوسکے میرے ذمہ قرض چاہیئے ہین یزدجرد نے اوسی دم اپنی تلوار کا پرتلہ جسکی قیمت ایک
ولایت کا خراج تہا چکّی والیکو بخشدیا چونکہ یزدجرد تکان راہ سے درماندہ ہوگیا تہا چکّی خانہ
مین سوگیا اوس مردک بے انصاف نے قیمتی لباس شاہی کی طمع مین یزدجرد کو نہایت
ہی بیرحمی سے قتل کیا اور اوسکی لاش کو تالاب مین پہینکدیا۔ **نظم**

زمانہ چو باد است و باد از نخست	نقاب از رخ گل بعزت کشد
پس از ہفتہ در میان چمن	تنش را بہ خاک مذلت کشد
گہت بر نشاند بہ رخش مراد	گہت زیر پالان نکبت کشد

جب صبح ہوئی لشکر و رعیت ملک مرو نے ہمگروہ ہوکر خاقان پر یورش کی خاقان حیران
ہوکر جنگل کی راہ سے بخارا کیطرف متوجہ ہوا مرو کے لوگ بادشاہ یزدجرد کی تلاشمین نکلے

اوسکا جسم تالاب مین پڑا ہوا پایا اور کپڑے اوسکے اوسی چکی والے کے پاس دیکھے چکی والیکو نہایت ہی بُری حالت سے قتل کیا ماہو یہ حاکم مرو نے جو دیکھا کہ تمام ملک مجھسے پہر گیا دہشت کے مارے اپنے ملک سے بہاگ گیا اور بسبب شامت اعمال و کفران نعمت کے حالت مسافرت مین ہلاک ہوا بعض مورخ کہتے ہین کہ ۳۱ھ ہجری مین یزدجرد قتل ہوا اور اوسکی لاش ماہو یہ اپنے ساتھہ لیکر اصطرخ کے گورستان شاہان گبران عجم مین رکھہ آیا اسی برس مین قسطنطین ہرقل نے لشکر جرار جمع کرکے دریا کی راہ سے ارادہ دیار اسلام کا کیا کہتے ہین کہ قسطنطین تین سو جہاز سرداران روم سے لبالب ہمراہ رکہتا تہا حضرت عثمان رضہ نے جب یہ حال سنا حضرت عبداللہ رضہ بن سعد رضہ کو دریا کی راہ سے اور حضرت معاویہ رضہ بن ابی سفیان رضہ کو خشکی کی راہ سے روانہ کیا بادشاہ روم و حاکم مصر متفق ہوکر درمیان دریا کے مسلمانونسے جنگ و جدال کرنے لگے اور طرفین سے بکثرت خلق خدا مقتول و مجروح ہوئی آخرکار اولیائے اسلام ہی غالب ہوئے اور دشمنان دین مغلوب قسطنطین چند آدمیونکے ساتھہ جو ڈوبنے سے باقی رہے تہے جزیرہ صقلیہ مین پہونچا ساکنان صقلیہ کو جب معلوم ہوا کہ ہمارے جزیرہ مین بادشاہ روم بہاگ کر آیا ہے سب نے اوسکے پاس جاکر کہا کہ اے قیصر تیری شومی طالع و نحوست بخت سے تمام قوم نصارےٰ تلف ہوگئی اب اوتنی اسقدر سکت باقی نہین ہے کہ اگر سپاہ عرب استیصال نصارےٰ کا ارادہ کرین تو وہ اونکو لشکر درکنار تہوڑیسے ہی آدمی جمع کرکے مقابلہ کرسکین یا اپنے ملک سے اونکو ہٹا سکین بعد اس قیل و قال کے جزیرہ کے لوگون نے قسطنطین قیصر روم کو حمام مین قتل کرڈالا۔

ذکر تسخیر خراسان اور تسلط مسلمانون کا کفار اشرار پر

جب امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضہ توابع روم و توابع عجم وغیرہ سے فتوحات کامل حاصل کرچکے اوسکے بعد حضرت عبداللہ رضہ بن عامر کو لشکر فیروزی اثر دیکر نیشاپور کیجانب روانہ کیا

جب یہ خبر وحشت اثر حاکم نیشاپور نے سنی تمام لشکر اور رعیت کو لیکر ایک قلعہ کوہ مثال مین محصور ہوکر لڑائی مین مشغول ہوا اسی اثنا مین حاکم طوس حضرت عبد اللہ رضہ سے جا کر ملا حضرت عبد اللہ رضہ نے اوسپر نہایت ہی درجہ کی عنایت فرمائی جب محاصرہ کو چار مہینے گذر گئے اور شب و روز خوب ہی جدال و قتال ہوتی رہی عاقبت الامر بفضل رب اکبر مسلمانان عرب غالب آئے اور گبران نیشاپور مغلوب ہوے حضرت عبد اللہ رضہ نے تمام اوس ولایت زر ریز کو ضبط کرکے بنظر تالیف قلوب و دانش نیک اسلوب حاکم طوس کے حوالہ کیا اور خنف رضہ بن قیس کو ہرات کیطرف بہیجا اور اپنے سردار تمام ولایت خراسان کے اطراف مین مقرر کیے جب خبر فتح نیشاپور کی ادنی و اعلی نے سنی بڑے بڑے جلیل القدر سردار ولایت نیشاپور اور ولایت سرخس اور ولایت مرو وغیرہ کی حضرت عبد اللہ رضہ کے حضور مین حاضر ہوئے اور رو وسے از راہ صلح کے مطیع و منقاد ہو گئے کسیکو طاقت سرکشی کی نرہی تمام روم و ایران و عرب و عجم مین اسلام کا ڈنکا بجگیا اور آیہ کریمہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ الخ کا سماں اہل علم الیقین کی آنکہون مین پہر گیا کارنامہ خلفاء ثلثہ رضہ سے حق و باطل کی تفریق ہو گئی اور دستور العمل انہی حضرات سے آیہ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ کی پوری تصدیق - کہان ہین محض لغو امیر حمزہ کی داستان کے دیکہنے والے کدہر ہین میان انیس و دبیر و مونس و دلگیر کی سراپا ہجو مرثیے سننے والے کہان ہین موضوعی وہ مجلس کے پڑہنے والے کدہر ہین مصنوعی حدیثوں کے گڑہنے والے آوین اور خلفاء ثلثہ رضہ کی کارگذاریونکو چشم عبرت سے ملاحظہ فرمائین اور آنحضرات رضہ کی جانفشانیونکو نظر عبرت سے مشاہدہ - اب ہم اس موقع پر ایک قول جناب امیر رضہ کا شیعونکی معتبر و متواتر کتاب نہج البلاغت سے نقل کرتے ہین جسکو شبہ ہو وہ اصل سے ملا دیکھے اس سے بڑہکر اور کونسی تحقیق ہو گی کہ جسکی تصدیق جناب امیر رضہ فرماوین وہ یہ ہے انہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابا بکر و عمر و عثمان علیٰ ما بایعوھم علیہ فلم یکن للشاھد ان یختار و لا للغائب ان یردہ و انما الشوریٰ للمھاجرین والانصار فان اجتمعوا علےٰ

رجل فتسموه اماماً کان ذالک للہ رضیً فان خرج من امرھم خارج فانہ عن الاسلام خارجٌ ترجمہ تحقیق شان یہ ہے کہ بیعت کی مجہسے اوس گروہ مسلمانون نے جنہون نے کہ بیعت کی تہی حضرت ابوبکر رض و حضرت عمر رض و حضرت عثمان رض کے اوپر اوس چیز کی کہ بیعت کی لوگون نے اونکے اوسپر یعنی خلافت پر پس نہین ہی واسطے حاضرون کے یہ کہ اختیار کرین کسی غیر کو اور نہین ہے واسطے غایبون کے یہ کہ رد کرین اوسکو جز این نیست کہ شورہ کرنا مہاجرین رض و انصار رض کی رائے جہان آرائے پر موقوف ہے کیونکہ وہے اہل حل و عقد ہین اسکی تفسیر مین ملا فتح اللہ کاشانی یہ عبارت تحریر فرماتے ہین جز این نیست کہ شورت کردن در امر خلافت برای مہاجرین رض است وانصار رض چہ ایشان اہل حل و عقد اند از امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پس اگر جمع ہوجاوین کسیکے بیچ یعنی وہی مہاجرین رض و انصار رض پس اوسکا نام رکہدیتے ہین امام یہ ہی باعث رضامندی حضرت باری کا پس اگر کوئی اونکے فرمان سے نکل جاوے پس تحقیق وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے - دیکہو شیعو جو کوئی کلام معجز نظام امام ہمام کو سمجہہ نہ سکے یا ازراہ غلطی کے کوئی خلاف تاویل کرے تو وہ ظالم اہل افراط و تفریط مین سے بقول جناب میر رض سمجہا جاویگا ہم آنجناب رض کے اوس قول برحق کو بہی شیعہ ہی کی کتاب مستند نہج البلاغت سے نقل کرتے ہین وہ یہ ہے ھلک فی رجلان محبٌ غالٍ و مبغضٌ قالٍ ترجمہ فرمایا جناب امیر رض نے کہ دو آدمی میرے سبب سے ہلاک ہوئے ایک وہ شخص کہ جو میری محبت مین غلو کرے جیسے کہ رافضی اور دوسرا وہ شخص جو میری دشمنی مین مبالغہ کرے جیسا کہ خارجی بیت محبت شہ مردان مجوز بے پدر ایست ٭ کہ دست غیر گرفت است پای مادر او ٭ شاید اس موقع پر حضرات شیعہ یہ فرمانے لگین کہ جناب امامت مآب رض نے تقیہ کی حالت مین ایسا فرما دیا تہا تو یہ بات ہرگز قابل اعتبار نہو گی کیونکہ آپ میدان صفین مین ذوالفقار سے گردنین اپنے بہائیون اسلامی کی کاٹ رہے ہتے چنانچہ آنجناب رض ہی کی ارشاد رشادسی

جو نہج البلاغت مین منقول ہے ثابت ہے لما سمع امیر المؤمنین لعن اہل الشام من اصحابہ وخطب وقال اصحبنا نقاتل اخواننا فی الاسلام علی ما دخل فیہم من الزیغ والاعوجاج والشبہۃ والتاویل

ترجمہ جسوقت سنا امیر المومنین رضہ نے لعن کرنا اہل شام کو اپنے یار ونسے خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ ہلاک ہوئے ہم کہ قتل کرین ہم بہائیون اپنے کو اسلام مین یا جو کچھہ کہ داخل ہوا ہے اسلام مینہ بے رائی اور کجی اور شبہ اور تاویل سے۔ بہرحال اس مقام دشوار گذار مین شیعہ تقیہ کو ہرگز سپر نہین بنا سکتے ہین۔

ذکر شہادت امیر المومنین حضرت عثمان رضہ ذی النورین کا

روایت ہے کہ قبایل بنی ہزیل و بنی مخزوم و بنی غفار کو بہ نسبت عبد اللہ رضہ بن مسعود ہذلی و ابو ذر غفاری رضہ و عمار یاسر رضہ کی رنجید گی ہتی اسیلیے ایک جماعت مصر سے مدینہ منورہ مین آئی اور حضور مین خلیفۃ المسلمین حضرت عثمان رضہ کے اپنے حاکم ولایت عبد اللہ بن سعد ابی سرح کی شکایت کی حضرت عثمان رضہ نے ایک نصیحت نامہ تہدیدا و تنبیہا عبد اللہ بن سعد ابی سرح کو لکہا تاکہ مظلومونکی دادرسی مین سعی کرے عبد اللہ نے اونمین سے بعضونکو تہدید کی اور بعضونکو تنبیہ اہل مصر کو یہ امر سخت ناگوار گذرا لہذا ایک گروہ عظماء مصر سے مثل علقمہ و عبد الرحمن بن عدیس السلوی وکنانۃ بن بشر اللیثی وسودان بن حمران السکونی ہزار جوانمرد لیکر مدینہ کیطرف روانہ ہوئے تاکہ ابن سرح کی سختی سے خلاصی پاوین اور اونکے ساتہہ مین محمد بن ابی بکر رضہ و محمد بن حذیفہ رضہ بہی تہے اور راہ مین کچھہ لوگ کوفہ کے اور کچھہ بصرہ کے بہی اہل مصر کے ہمراہ ہوکر بعد قطع منازل وطے مراحل باہر مدینہ طیبہ کے اوترے یہ لوگ تین قسم پر منقسم تہے بصرہ کے لوگ تو حضرت طلحہ رضہ کو دوست رکہتے تہے اور کوفہ کے لوگ حضرت زبیر رضہ کو اپنا یار جانتے تہے اور مصر کے لوگ اپنا محب حضرت علی رضہ کو بتاتے تہے ارباب خروج نے

اصحاب رسول مقبول سے شکایت ظلم ابن سرحکی کی چنانچہ اصحاب رسول نے حضرت عثمان رضؓ کو نصیحت کی کہ جب حضرت عثمان غنی رضؓ کو معلوم ہوا کہ مبادا اہل خروج مدینہ طیبہ مین فتنہ بپا کرین حضرت علی رضؓ کو طلب کر کے فرمایا کہ اے ابوالحسن رضؓ اس معاملہ مین کیا کیا جاوے حضرت علی رضؓ مرتضی نے عرض کی کہ اے امیر المومنین رضؓ اب مصلحت یہ ہے کہ آپ ایک عام دربار کرین اور اوس مجمع مین آپ سب سے اپنے کیے ہوئے اور کہے ہوئے کی معافی چاہین تاکہ آپ سے سب مسلمان خوش ہو جاوین حضرت عثمان غنی رضؓ نے اپنے وزیر مشیر کی رائے جہان آرائے کو تہ دل سے پسند کیا اور حکم دیا کہ خلق اللہ مسجد مین حاضر ہو جب سب وضیع و شریف حاضر ہو گئے اوسوقت حضرت عثمان رضؓ منبر پر گئے اور فرمایا کہ اے آدمیو تم خوب جانتے ہو کہ آدمی سے ہی سہو و خطا سرزد ہوا کرتی ہے چونکہ مین بہی ایک آدمی ہون مجکو ہرگز معصومیت کا دعوی نہین اگر مجھسے بہ مقتضائے بشریت کوئی قصور ظہور مین آیا ہو تو کوئی تعجب کی بات نہین اب بموجب حدیث رسول مقبول صلعم التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ توبہ کرتا ہون کیونکہ میرے حق مین توبہ سے بڑہکر کوئی چیز نہین اسلیے کہ اب زمانہ میری عمر کا آخر ہو پہنچا جس کسیکو کہ تم مین سے کچہہ عرض کرنا ہو وہ اسوقت مجھسے بیان کرے ہم انشاء اللہ بوجہ احسن اوسکی دادرسی کرین گے جب حضرت عثمان رضؓ خطبہ سے فارغ ہوئے مسجد سے اوٹھکر اپنے دولت خانہ مین تشریف لائے تب حضرت علی رضؓ مرتضی نے آپ کے پیٹھہ پیچھے اوس مجمع خاص و عام مین فرمایا کہ اے مسلمانو جو کچھہ کہ امیر المومنین حضرت عثمان رضؓ پر واجب تہا اوسکو ادا کر چکے خدا اونکو توفیق رفیق کیجیو آدمی بہی تہوڑی دیر بعد حضرت عثمان رضؓ کی ملاقات کو گئے مروان اونسے نہایت سختی سے پیش آیا یہ امر اونکو ناگوار گذرا خلاصہ یہ کہ اہل بغاوت نے دوبارہ یورش کر کے خانہ خلافت آستانہ کو گہیر لیا حضرت عثمان رضؓ نے کہڑکی سے سر باہر نکالکر دیکھا اوسوقت اہل فتنہ نے کچہہ اعتراض کیے حضرت خلیفہ دوران رضؓ نے ایسے معقول جواب دیے کہ اہل فساد سنکر نادم و ساکت ہوئے اور فرمایا کہ ہمنے رسول خدا صلعم کی زبان صدق ترجمان سے یہ حدیث

سنی ہے لایحل دم امرء مسلم الا باحدی ثلثۃ الکفر بعد الایمان والزنا بعد
الاحصان وقتل نفس بغیر الحق یعنی نہین حلال ہے خون امیرون مسلمانونکا مگر تین مین سے
ایک کا جو کہ کفر کرے پیچھے ایمان کے اور زنا کرے پیچھے پردہ نشینی کے اور قتل کرے
آدمی کو بغیر حق کے۔ قسم ہے اوس ذوالجلال کی جسنے مجکو توفیق ایمان کی دی ہے جبسے
مین زمرۂ اہل اسلام مین داخل ہوا ہون بفضل خدا وببرکت سید الانبیاء اسدم تک
مجھسے کوئی شرک وکفر ظہور مین نہین آیا ہے اور کسیکو بھی آجتک مین نے ناحق قتل نہین کیا ہے
اور قسم مجکو اوس عالم الغیب والشہادہ کی کہ اس گھڑی تک مین مرتکب زنا کا بھی نہین ہوا
ہون امر واقعی یہ ہے کہ نہ کبھی زمانہ جہالت مین زنا کیا اور نہ زمانہ اسلام مین بلکہ جبسے حضرت
رسول خدا صلعم نے میرے ہاتھ کو اپنا دست مبارک پاک فرمایا ہے اوسدنسے سیدھے ہاتھ سے مساس
تک بھی نہین کیا ہے جب اعتراض کرنیوالون نے یہ جواب باصواب سنا محجوب ہوکر صلح کرنے
پر راضی ہوگئے مگر کنانہ بن بشر ونیز دیگر رشتہ دار بشر کہ بانی مبانی اس فتنہ وفساد وکینہ و
عناد کے تھے صلح پر راضی ہرگز نہوئے بلکہ بیشتر نائرہ شرارت کے مشتعل کرنے مین کوشش
کی جب حضرت عثمان رضنے دیکھا کہ اہل شر یعنی عزیز واقارب بشر کے درپے فساد ہین اوسوقت
آنجناب رضنے حضرت عبداللہ رض بن حضرت عمر رض سے مشورہ کیا کہ اب تمہاری اس معاملہ مین
راے کیا ہے حضرت ابن عمر رضنے دریافت کیا کہ اہل بغاوت کا اس فساد سے مطلب کیا ہے
فرمایا کہ اہل فتنہ چاہتے ہین کہ ہم مسند خلافت خالی کردین وہ جسے چاہین اپنی طرف سے
کسیکو خلیفہ بنا دین حضرت ابن عمر رض نے جواب دیا کہ اے خلیفۃ المسلمین آپ خوب جانتے ہین
کہ قیامت تک زندہ نہ رہوگے پس میری یہ راے ہے کہ آپ خلافت کو ہرگز اہل فساد کے
کہنے سے ترک نہ فرمادین اور نہ قتل سے ہراسان ہون ورنہ یہ امر داخل بدعت ہوگا اور
ہمیشہ لوگ ایسا ہی کیا کرینگے جب چاہینگے اپنے امیر کو تخت امارت سے اوتار دیا کرینگے کیا
آپکو یاد نہین ہے کہ حضرت رسولخدا م نے آپ کی شان مین یہ حدیث فرمائی ہے فلا

ف فی روضۃ ... یعنی و بایع رسول اللہ المسلمین وضرب صلعم بیدہ علی الاخری لعثمان ۱۲ ۱۲

نزع قمیص الی اللہ تعالیٰ پس ظاہر ہے کہ مراد اوس قمیص سے امر خلافت ہے اب آپ مخالفین کو بموجب کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم کے دعوت فرمائیے اگر قبول کرین فبہا ورنہ آپ معذور ہین حضرت خلیفہ دوران نے بہ مشورہ حضرت عبد اللہ رضہ بن عمر رضہ کے حضرت مغیرہ رضہ بن شعبہ کو قوم ناحق شناس کے پاس بہیجا حضرت مغیرہ رضہ نے مطابق کتاب آلہی و موافق احادیث رسالت پناہی صلعم کے بہت کچھہ پند دلپند فرمائین مگر مخالفین نے ناپسند کین جب حضرت مغیرہ رضہ ناکامیاب واپس آئے پہر حضرت عثمان رضہ نے حضرت عبد اللہ رضہ بن سلام کو بہیجا آنجناب رضہ نے قوم سے جاکر فرمایا کہ ایہا الناس کیون تمنے ناحق خون خلیفہ زمان رضہ پر کمر باندہی ہے خدا و رسول صلعم سے ڈرو اور اپنے امام کی اطاعت مین ثابت قدم و راسخ دم رہو اگر تم خلیفہ رسول خدا صلعم کو شہید کروگے تو جبتک کہ حضرت امام مہدی تولد ہون یہ رسم خلق سے دور نہوگی اور یہ گناہ تمپر ہمیشہ رہیگا دوسرے یہ کہ جب سے حضرت رسولخدا صلعم ہجرت فرماکر مدینہ معظمہ مین تشریف لائے ہین اوسوقت سے اس بلدہ شریف کے محافظ ملائکہ عظام ہین اگر عیاذاً باللہ تم خلیفہ رضہ کو قتل کروگے تو وہ محافظت سے دست بردار ہوجائینگے اور دشمنان دین تمہارے معاملات پر تعرض کرینگے تیسرے یہ کہ تمہارے اوپر حضرت عثمان غنی رضہ کے بکثرت حقوق ہین اگر وہ آرامگاہ مین خواب فرماتے ہون تو تم اونکو بیدار نہ کرو کیونکہ بہتر ادب ہے چہارم یہ کہ اب اونکا زمانہ زندگی گذر چکا ہے پہر تم کیون آخری وقت مین آپکو ستاتے ہو غرضکہ اس پند دلپسند پر بہی اہل فساد راضی نہوئے پہر حضرت عثمان رضہ خلیفہ برحق نے حضرت عمرو رضہ بن العاص کو بہیجا اہل بغاوت نے اونکی بہی نہ سنی جب یہ سب سفیر یکے بعد دیگرے واپس آئے حضرت عبد اللہ رضہ بن عمر رضہ نے عرض کی کہ اے خلیفہ دوران رضہ یہ مشکل کام بغیر حضرت علی رضہ ابن ابیطالب کے کسی سے حل ہوتا نہین معلوم ہوتا ہے چنانچہ حضرت عثمان رضہ نے اوسیوقت جناب وزارت مآب کو طلب فرماکر حکم دیا کہ آپ جاکر مخالفین کو نصیحت کیجئے چنانچہ حضرت وزیر الاعظم رضہ بحکم خلیفہ دوران رضہ قوم بد اندیش پاس تشریف لیگئے اور مخالفین کو حضرت عثمان رضہ کی عنایت سے امیدوار کرکے

اور خود ذمہ دار ہوکے آستانہ خلافت نشانہ پر واپس آئے اور حضرت خلیفہ زمان رضہ سے عرض کی کہ سردار ولایت مصر کے نالشی ہین کہ عبد اللہ بن سعد بن سرح موقوف کیا جاوے اور بجائے اوسکے محمد بن ابی بکر رضہ مقرر ہو حضرت عثمان رضہ خلیفہ دوران نے بموجب مشورہ اپنی دستور المعظم رضہ کے محمد بن ابی بکر رضہ کو امارت ولایت مصر پر حاکم کیا اور ایک فرمان واجب الاذعان لکھدیا جب محمد بن ابی بکر رضہ نے اہل مدینہ سے رخصت ہوکر مصر کی راہ لی اور چند منزلین بہی قطع کین ایک شخص کو دیکھا کہ حضرت عثمان غنی رضہ کے شتر پر سوار ہے اور مصر کیطرف جہپٹاتے ہوئے جارہا ہے اوسکو بلاکر پوچہا کہ تو کون ہے اور کہان جاتا ہے سوار نے جواب دیا کہ مین قاصد حضرت عثمان رضہ خلیفہ دوران کا ہون کچہہ پیغام خلیفہ زمان کا والی مصر کے پاس لیے جاتا ہون کہا تیرے پاس کوئی خط ہی کہا نہین جب تلاشی لیگئی تو ایک خط سربمہر نکلا اوسمین لکہا تہا کہ فلان فلان شخص کو قتل کرنا اور باقی کو قید رکہنا جب یہ مضمون دیکہا پہر سب واپس آئے اور یہ حال جناب امیر رضہ سے بیان کیا حضرت دستور المعظم رضہ نے حضرت خلیفہ دوران سے دریافت کیا فرمایا کہ اگرچہ شتر و مہر ہمارا ہے مگر بخدا سوگند یہ خط ہرگز ہرگز ہمارا نہین ہی جب تحقیقات کی گئی معلوم ہوا کہ بانی مبانی اس کید عظیم کا مروان ہے جب مروان کو طلب کیا حضرت عثمان رضہ نے بخیال فتنہ اوسکو گہر سے باہر نہ جانے دیا مخالفین کو یہ بات ناپسند گذری اوسیدم دولت سرائے حضرت خلیفہ برحق رضہ کا محاصرہ کرلیا اور پانی اندر جانا بند کردیا جب حضرت عثمان رضہ پر تشنگی غالب ہوئی ایک قاصد حضرت وزارت دستگاہ رضہ کے پاس بہیجا۔

جناب وزارت مآب رضہ نے اوسیوقت چند مشک پانی کی معرفت بنی ہاشم رضہ کے بہیجدین اور حضرت امام حسن رضہ اور حضرت امام حسین رضہ کو ملازم دردار الخلافت کا فرمایا کہ شمشیرین کہنچکر پہرا دیا کرین تاکوئی قصد جان حضرت خلیفہ دوران رضہ کا نہ کرے اسی طرح حضرت زبیر رضہ و حضرت طلحہ رضہ نے اپنے صاحبزادونکو حکم دیا کہ تم بہی مثل حضرت حسنین رضہ کے حفاظت مین کوشش کرنا چنانچہ چارون بزرگون نے حتی الامکان اپنی تاب و توان سے زیادہ سعی کی کہ کوئی مخالف گرد

در خلافت نہ پہونچنے پایا الطعن اس مقام پر بنابر مذہب صاحب روضۃ الصفا نے لکھا ہے کہ جس زمانہ
مین حضرت عثمان غنی رض سے ... حضرت عائشہ رض واسطے ادائے مناسک حج کے مکہ شریف کو تشریف
لے گئین حالانکہ ... ثابت ہے کہ حضرت ام المومنین رض
قبل ازین حادثہ حرم محترم مین داخل ہو چکی تھین چنانچہ اسی تصدیق بعض اون روایات سے
ہوتی ہے جو خود ہی صاحب روضۃ الصفا نے ذیل مین اسی طعن کے لکھی ہین ہوتی ہے
از انجملہ یہ کہ جب حضرت صدیقہ رض کو خبر مکہ شریف مین پہونچی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ فرمایا
اور یہ شعر پڑھا ؎ کریم راز کرم ار زیادہ ... تر اعطیہ ز حق عمر جاودان بودی ٭ جب
اہل خلاف نے دیکھا کہ دار الخلافت مین غلامان بنی ہاشم ... موقع پاکر پس پشت دیوار
مکان کے نقب لگاکر اندر داخل ہوگئے متعلقان و غلامان حضرت عثمان رض نے قصد جنگ کا کیا
حضرت رض نے اونکو روکدیا اور فرمایا اب وقت ہمارا آخر ہوا اسلیے کہ شب کو ہمنے عالم رویا مین
حضرت رسول خدا صلعم کو دیکھا کہ آنحضرت صلعم فرمارہے ہین کہ اے عثمان رض کل تو روزہ ہمارے ساتھ
کھولیگا خلاصہ یہ کہ اہل خلاف ... محل کی چھت پر چڑھ گئے اور غافقی شقی نے
اوس حالت مین کہ حضرت عثمان رض نہایت صبر و اطمینان سے تلاوت قرآن مجید کی فرمارہے
تھے ایک تلوار ماری خون حضرت خلیفہ رض صائم و قاری کا آیہ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
پر پڑا جب اس واقعہ جانگزا کی خبر حضرت علی رض کو پہونچی گھر سے دوڑتے ہوئے تشریف لائے
ایک طمانچہ حضرت حسن رض کے رخسارہ مبارک پر مارا اور ایک تھپڑ حضرت حسین رض کے سینہ مقدس
پر لگایا اور حضرت عبد اللہ رض بن زبیر رض اور حضرت محمد رض بن طلحہ رض کو بہت کچھ جھڑکا اور فرمایا کہ
کس طرح سے خلیفہ رسولخدا صلعم شہید ہوئے حالانکہ ہمنے تمکو اونکی حفاظت کیواسطے مقرر فرمایا تھا
جب اون چارون صاحبزادون نے عذر معقول پیش کیا حضرت رض نے اونکی ایذا سے درگذر
کی روز جمعہ اوسط ایام تشریق مین شہادت واقع ہوئی عمر شریف ۸۲ برس کی ہوئی دو روز کم
بارہ سال خلافت کے روایات صحیحہ مستندہ مین وارد ہے کہ کسی شخص نے جناب امیر رض سے

سوال کیا کہ آنجناب رضہ حضرت عثمان غنی رضہ کے حق مین کیا فرماتے ہین فرمایا کہ آیۂ کریمہ اِنَّ
الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰی جنکی شانمین نازل ہوئی ہے حضرت عثمان رضہ او سنکے
پیشوا ہین اور آیۂ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ
اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا بھی رب الارباب نے جنکی شان مین نازل فرمائی ہے اونکے بھی مقتدا حضرت
عثمان رضہ ہی ہین **روایت** ہے کسینے حضرت سعید رضہ بن المسیب سے پوچھا کہ حضرت
عثمان رضہ کا کیا حال تہا جواب دیا کہ بلا شک وشبہ وہ مظلوم مقتول ہوئے قاتل اونکا البتہ
ظالم ہے اسلیے کہ آپنے کسی سے مقاتلہ نہین کیا اور خدا یتعالی اونسے بہت ہی راضی تہا۔
خلیفہ رضہ تہے نرم دل رحیم اور بزرگ کریم مقتدائے اصحاب عفت وصلاح کے پیشوای ارباب
رشد وفلاح کے امیر ابرار ان قتیل فجار ان شب بہر بیدار رہنے والے ہر روز ایک قرآن ختم کرنے
والے اپنی جانسے جوانمردی کی اجازت جنگ کی کسیکو ندے تاکہ مسلمانونکا خون نہو سچ تو یہ ہی
کہ اب غزوات وفتوحات منتہی ہوئے اور تقسیم اموال غنائم منقطع **روایت** ہے کہ جب خبر
شہادت حضرت عثمان رضہ کی حضرت سعد رضہ بن ابی وقاص کو پہونچی فرمایا کہ شروع زمانہ اسلام
مین واسطے حفاظت ایمان کے ہم لوگ مدینہ منورہ مین آرہے تہے اور اب دین کی محافظت
کے لیے مدینہ طیبہ سے بہاگنا چاہیئے اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ جیسی امن چین سے
زمانہ خلافت حضرات خلفاء ثلثہ مین لوگونکی گذری اب نہایت ہی دشوار ہے جب جنازہ تیار ہوا
حضرت جبیر رضہ بن مطعم نے نماز پڑہائی اور بموجب رائے جہان آرائے حضرت مرتضی علی رضہ
کے خاص جنت البقیع مین دفن ہوئے طعن صاحب روضۃ الصفا نے بنا بر مذہب شیعگی لکہا
ہے کہ تین روز تک نعش حضرت عثمان رضہ کی بے گور وکفن پڑی رہی اور اونکے غلامون مقتول کو
ذیاب وکلاب نے کہایا جواب اول تو یہ الزام محض غلط ہے کیونکہ باوجود موجودگی بکثرت
عزیزون وغلامون حضرت عثمان رضہ کے کیونکر ایسا ہوا اور اگر اس اتہام کو صحیح بہی مان
لیا جاوے تو معاملات شہداء رضہ کربلا معلی کی اس سے زیادہ تر قابل افسوس ہین فدا شیعہ

اپنے گریبانون مین سر ڈالین اور ہماری مظلومیت کی داد دین۔

ذکر عاملان حضرت عثمان غنی رض کا

مکہ معظمہ مین حضرت عبداللہ رض بن حضرمی حاکم تھے اور طائف مین حضرت قاسم رض بن ربیعہ ثقفی اور یمن مین حضرت یعلی رض بن امیہ جنکو یعلی رض بن منیہ بھی کہتے تھے اور بصرہ مین حضرت عبداللہ رض بن عامر اور کوفہ مین حضرت موسیٰ اشعری رض اور ملک شام مین حضرت امیر معاویہ رض بن ابوسفیان اور حمص مین حضرت عبدالرحمن رض بن خالد رض بن ولید اور فلسطین مین حضرت علقمہ رض بن حکیم اور قرقیسا مین حضرت جریر رض بن عبداللہ البجلی اور آذربیجان مین حضرت اشعث رض بن قیس کندی اور اصفہان مین حضرت صائب رض بن اقرع اور ہمدان مین حضرت بشیر رض بن امیہ اور رے مین حضرت سعید رض بن قیس اور خراسان مین حضرت احنف رض بن قیس اور مدینہ منورہ مین قاضی حضرت زید رض بن ثابت تھے اور مکہ معظمہ مین قاضی حضرت ابوہریرہ رض تھے اور ملک شام مین قاضی حضرت ابو دردا رض تھے غرضکہ حضرت عثمان غنی رض کے زمانہ عدالت نشانہ مین بلخ تک فتوحات حاصل ہو چکی تھین چنانچہ حضرت احنف رض کا بلخ سے واپس عرب ہونا اور بعد قطع منازل و طے مراحل بصرہ مین پہونچنا اسکی صداقت مین دال ہے۔

ذکر ازواج و اولاد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا

اگرچہ صاحب روضۃ الصفا نے براہ تعصب مذہب شیعگی کے حضرت عثمان غنی ذی النورین رض کے ازواج رض و اولاد رض کا ذکر نہین کیا ہے تاکہ حضرت رسولخدا صلعم کی قرابت کسی پر ظاہر نہو لہذا ہم اس امر حق کو براستی راست لکھتے ہین تواریخون مین آیا ہے کہ حضرت عثمان ذی النورین رض نے سات بیبیون سے نکاح کیا تھا اول حضرت فاطمہ رض بنت غزوان دوم حضرت رقیہ رض بنت رسول اللہ صلعم سوم حضرت ام کلثوم رض بنت رسول اللہ صلعم بعد وفات حضرت رقیہ رض چہارم حضرت

ام عمرہ رضہ بنت جندب پنجم حضرت فاطمہ رضہ بنت ولید ششم حضرت رملہ رضہ بنت شیبہ ہفتم حضرت
نائلہ رضہ بنت عرامضہ - اوران جملہ ازواج مطہرات رضہ سے آٹھہ فرزند ارجمند اور آٹھہ دختر نیک اختر
پیدا ہوئے - چنانچہ حضرت عبداللہ اکبر رضہ شکم حضرت فاختہ رضہ سے پیدا ہوئے اور حضرت عبداللہ
اصغر رضہ بطن حضرت رقیہ رضہ بنت رسول اللہ صلعم سے ہویدا ہوئے مگر یہ صاحبزادہ عالی خاندان
ایام طفولیت مین انتقال فرما گئے تہے اور حضرت عمر رضہ اور حضرت امان رضہ اور حضرت خالد رضہ
اور حضرت مریم رضہ شکم ام عمرہ رضہ سے تولد ہوئے اور حضرت ولید رضہ وحضرت سعید رضہ وحضرت اُم
عثمان رضہ بطن حضرت فاطمہ رضہ سے وجود مین آئے اور حضرت فراز رضہ اور حضرت عائشہ رضہ اور
حضرت اُم امان رضہ اور حضرت اُم عمر رضہ شکم حضرت رملہ رضہ سے عالم شہود مین آئے اور حضرت
امان اصغر رضہ اور حضرت اُزدی رضہ اور حضرت ام خالد رضہ بطن حضرت نائلہ رضہ سے متولد ہوئے
اور روایات غیر مشہورہ مین وارد ہے کہ آنجناب رضہ کے سوائے فرزندان ودختران موصوف
کے اور بہی دو صاحبزادیان پیدا ہوئی تہین ایک صاحبزادی حضرت ام کلثوم بنت رسول اللہ
کے شکم محترم سے اور دوسری صاحبزادی ایک سریہ سے واللہ اعلم بالصواب -

ذکر خلافت امیر المومنین حضرت علی رضہ اسد اللہ الغالب ابن ابیطالب کا

روایات صحیحہ سے ثابت ہے کہ جب شہادت حضرت عثمان رضہ کو تین روز گذرے اہل مصر نے
حضرت علی رضہ کیخدمت مین التماس کی کہ اب آپ اپنے وجود باجود سے مسند خلافت کو زیب
زینت بخشئے اور اپنے ابر کرم کے آب سے چمن آمال رعایا کو تروتازہ کیجئے شاہ رضہ ولایت پناہ
نے فرمایا کہ ہمارا راضی ہونا اور نہ راضی ہونا کیا چیز ہے اسلیے کہ مدار اس کار خیر جلیل القدر
رفیع الذکر کا خاص رضامندی اہل بدر پر موقوف ہے کیونکہ وہ بفضل خدا از روئے سعادت
دنیوی اور مثوبات اُخروی کے جملہ اصحاب عظام رضہ واہل اسلام پر ترجیح صریح رکہتے ہین جب
اہل مصر نے آنجناب رضہ سے یہ کلمات سنے او سیدہم حضرات اصحاب بدر رضہ کے پاس پہونچے

اور عرض کی کہ آج حضرت عثمان رضہ کی شہادت کو تین روز ہوئے اب اہل جہان کو بغیر از
امام کوئی چارہ نہین ہے اگر بجائے آنجناب رضہ غفران مآب کے حضرت علی رضہ ابن ابیطالب
مسند نشین خلافت ہون تو نہایت ہی بجا و زیبا بل از ہمہ اولیٰ ہی کیونکہ اب آنجناب رضہ سے
زیادہ تر کوئی اس زمانہ مین متقی و پرہیزگار اور سخی و ابرار نہین ہے سنتے ہی ارباب
وہ جملہ سعادت مآب رضہ حضرت علی رضہ کے حضور مین حاضر ہوئے اور گذارش کی کہ اے
امامت دستگاہ اب ہمکو آنجناب رضہ کے سوائے بعد اصحاب ثلثہ رضہ کے کوئی نظر نہین پڑتا کہ
سزاوار خلافت کا ہو ہم دیکھتے ہین کہ آنجناب رضہ کے مزاج مبارک مین بکثرت رغبت عدالت
کی ہے اور مشاغل مزخرفات دنیا سے قطعی نفرت اگر آپ آنجناب رضہ مسند خلافت کو اپنی ذات
بابرکات سے آراستہ و پیراستہ فرما دین تو بعید از کرم عالی ہمم نہو گا جناب امامت دستگاہ
نے فرمایا کہ تم سب جسکی خلافت پر اتفاق کرو اور راضی ہو ہم بہی صدق دل سے اوسکے مطیع
و منقاد ہین کیونکہ ہمکو تو وزارت بمقابلہ امارت کے ازبس محبوب ہے یہ قول حضرت علی رضہ کا
نہج البلاغت مین باین عبارت منقول ہے انا لکم وزیرا خیر لکم منی امیرًا اصحاب عظام رضہ
نے جناب ولایت مآب کے اس عذر کو قبول نہ کیا اور اپنے التماس پر زیادہ تر اصرار کیا جب
مبالغہ یارونکا حد سے زیادہ گذرا جناب امیر رضہ نے فرمایا کہ یہ معاملہ بغیر حضوری حضرت طلحہ رضہ
و حضرت زبیر رضہ کے ہرگز ہرگز طے نہو گا پس اصحاب کرام رضہ نے کسی شخص کو ہر دو صاحب رضہ
کی طلب کیواسطے بہیجا ہر دو بزرگوار رضہ نے فرمایا کہ جسکے نام پر قرعہ پڑیگا ہم بہی اوسکی بیعت
کر لینگے جب قاصد واپس گیا اور حضرت طلحہ رضہ و حضرت زبیر رضہ کے جواب کو ظاہر کیا اصحاب رضہ
خلفت نے اوسکو ناپسند کیا پہر حضرت مالک اشتر رضہ تشریف لیگئے اور سیدہے حضرت طلحہ رضہ و حضرت
زبیر رضہ کو ہمراہ لے آئے اور حضرت حکیم رضہ بن جبلہ بہی حاضر محفل ہوئے حضرت علی مرتضیٰ رضہ
نے اوس جلسہ خاص و عام مین حضرات موصوف رضہ کا بہت کچھہ اعزاز و اکرام کیا اور حضرت
طلحہ رضہ و حضرت زبیر رضہ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم دونون صاحبون مین سے جس صاحبکو

سبیل خلافت کا ہو منظور فرمائیے ہم تمہاری اطاعت کو حاضر ہین ہر دو صاحب رضہ نے جواب دیا
کہ بموجودگی آنجناب رضہ کے ہم اس مرتبہ عظمیٰ و منصب کبریٰ کی ہرگز تمنا نہین کر سکتے ہین
بعد اتفاق جملہ اصحاب رضہ صغار و کبار خلافت نے حضرت علی رضہ ابن ابیطالب پر قرار پکڑا سب سے
پہلے حضرت طلحہ رضہ نے بیعت کی بعد اونکے اکثر اہل مدینہ نے بیعت کی مگر بعض نے اس کار
خیر سے مخالفت کی حضرت نعمان رضہ بن بشیر انصاری انگشتہائے بریدہ حضرت نائلہ رضہ زوجۂ
حضرت عثمان رضہ اور لباس خون آلود حضرت عثمان رضہ کا حضرت امیر معاویہ رضہ کے پاس ملک
شام مین لیگئے اور کچھہ بنی امیہ بھی اونکے ہمراہ ہوئے اور کچھہ بنی امیہ پوشیدہ ہوگئے
اور موقع پاکر حضرت عائشہ رضہ کی خدمت مین مکہ معظمہ پہونچے خلیفہ ہوتے ہی جناب امیر رضہ نے
قصد عزل و نصب عمال ممالک مفتوحہ و مقبوضہ اسلام کا کیا جب یہ خبر حیرت اثر حضرت مغیرہ رضہ
بن شعبہ کو پہونچی یہ صاحب بہت بڑے عابد و زاہد عرب کے تھے براہ دولتخواہی جناب امیر رضہ
سے عرض کی کہ اے خلیفہ برحق رضہ ابھی عزل و نصب عمال مین چندروز توقف فرمائیے جب
آنجناب رضہ سن لین کہ جمیع اہل اسلام نے بیعت کر لی اور تمام اقوام مطیع و منقاد ہوگئین
اوسوقت مین موقوفی و بحالی کا مضائقہ نہین ہے ورنہ بہت بڑے فتنے مسلمانون مین پہیل پڑینگے
اور قسم قسم کی تشویش لوگونکو درپیش ہوگی جناب امیر رضہ نے پند دلبند حضرت مغیرہ رضہ کو ناپسند
کیا حضرت مغیرہ رضہ اوس روز تو اپنے گہر کو چلے گئے دوسرے روز پہر جناب امیر رضہ کے حضور مین
حاضر ہوئے جناب امیر رضہ نے پہر درباب موقوفی و بحالی عمال کے ذکر کیا حضرت مغیرہ رضہ نے
بہی بپاس خاطر عاطر آنجناب رضہ کے ہان مین ہان ملادی اور عرض کیا کہ جو کچھہ آنجناب رضہ نے
مصلحت سوچی ہے وہ عین صواب ہے اسلیے کہ اس کارروائی سے موافق و مخالف کی
تمیز ہو جائیگی بعد برخاست جلسہ حضرت مغیرہ رضہ دربار خلافت پناہ سے باہر آئے اتفاق سے
اوسوقت حضرت عبد اللہ رضہ بن عباس رضہ سے کہ اوسیدم مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ مین داخل
ہوئے تہے ملاقات ہوگئی جب حضرت ابن عباس رضہ جناب امیر رضہ کی خدمت فیض برکت

مین پہونچے دریافت کیا کہ حضرت مغیرہ رضہ کیون حضور پر نور مین حاضر ہوئے تھے جناب امیر رضہ
نے فرمایا کہ مغیرہ رضہ نے کل تو ہمسے ایسا کہا تہا اور آج اوسکے خلاف حضرت عبد اللہ رضہ نے کہا
کہ کل جو مغیرہ رضہ نے کہا تہا وہ خاص نصیحت تہی اور آجکا کلام محض خوشامد جب حضرت مغیرہ رضہ
نے یہ بات نہ کہا کہ جس شخص کو نصیحت ناصح مشفق کی پسند نہ آوے اور اوس سے کیا کہا جاوے
کل جو نصیحت قابل سننے کے تہی وہ تو آنجناب رضہ نے نہ سنی اور آج جو آنجناب رضہ کی مرضی کے
موافق بات کہی گئی نہایت ہی خوشی سے قبول کی **نقل ہے** کہ حضرت علی مرتضیٰ رضہ نے
ابن عباس رضہ سے دریافت کیا کہ کیون تم امیر معاویہ رضہ کے عزل کرنے مین ہماری موافقت
نہین کرتے ہو حضرت ابن عباس رضہ نے جواب دیا کہ حضرت معاویہ رضہ اور اونکے اصحاب دنیاوی
لوگ ہین اگر یہ لوگ یک قلم موقوف کیے جائینگے آنجناب رضہ کو شاید شراکت قتل حضرت عثمان رضہ
مین متہم کرکے کہنے لگین کہ آنجناب رضہ از راہ تغلب کے تخت خلافت پر بیٹھ گئے ہین اسلیئے آنجناب رضہ
چاہتے ہین کہ بیخلا و قصور اقربا رو احباء خلیفہ مغفور رضہ کو قطعاً برخاست کر دین پس اسوجہ سے
عقائد اہل شام و عراق کے آنجناب رضہ کی نسبت فاسد ہو جائین اور ایک دم سے ہمگروہ ہو کر
آتش مخالفت کو بہڑکائین اگر آنجناب رضہ بنا بر مصلحت صواب اندیش کے شروع زمانہ خلافت
مین ولایت شام کو حضرت امیر معاویہ رضہ کے تحت مین رکہین تو نہایت ہی مناسب بلکہ سراسر
صواب ہوگا ہان بعد چند روز کے موقع پاکر اوس ولایت سے جدا کر دیجئے گا جیسے کہ بال خمیر سے
جدا کیا جاتا ہے امیر المومنین رضہ نے جواب مین فرمایا لا اعطیتہ الا بالسیف یعنی ہم بغیر تلوار
کے اونکو نہ دینگے حضرت عبد اللہ رضہ بن عباس رضہ نے عرض کی کہ ای امیر المومنین رضہ ذرا اس
کار مشکل کو خوب سوچ سمجھکر کیجئے گا اسی اثنا مین حضرت طلحہ رضہ نے امارت بصرہ کی اور حضرت
زبیر رضہ نے امارت کوفہ کی جناب امیر رضہ سے درخواست کی جناب امیر رضہ نے فرمایا کہ یہ تو بتائیے
کہ ہمارا اسوائے تم دونون صاحبون کے نصیر و مشیر کون ہے جب تم ہمسے جدا رہو گے تو ہم کس سے
مشورہ کرینگے اور کون ہماری مدد کریگا ہر دو صاحب جواب صاف پاکر خاموش ہو گئے غرضکہ

بہت کچھہ جناب امیر رضہ کو آپ سے کے خاص الخاص اصحاب نے سمجہایا مگر آنجناب رضہ نے مطلق خیال نہ فرمایا چنانچہ ۳۵ھ مین آنجناب رضہ نے حضرت عثمان رضہ بن حنیف کو بصرہ کی حکومت پر بہجا اور وہانکے حاکم حضرت عبداللہ رضہ بن عامر کو بغیر سرزد ہونے کسی قصور کے موقوف کیا اور حضرت عمارہ رضہ کو کہ ایک مہاجرین رضہ سے مہاجر تہے امیر کوفہ پر مقرر کیا اور یمن کا والی حضرت عبداللہ رضہ بن عباس رضہ بن ربیعہ کو کیا اور حضرت قیس رضہ بن سعد بن عبادہ کو مصر کا حاکم کیا بعد اوسکے حضرت عبداللہ رضہ بن عباس سے فرمایا کہ تم جاکر ملک شام کا انتظام کرو حضرت عبداللہ رضہ نے عرض کی کہ میرا جانا مناسب نہین ہی کیونکہ مین آنجناب رضہ کا قریبی رشتہ دار ہون جناب امیر رضہ نے آپ کے عذر معقول کو پسند فرماکے بجائے اونکے حضرت سہیل رضہ بن حنیف کو حکم کیا کہ تم نواح دمشق و مصر کی طرف جاؤ جون ہی حضرت سہیل رضہ بن حنیف مصر مین داخل ہوئے مسلمانونکے دو فرقے ہوگئے ایک گروہ نے جناب امیر رضہ کی اطاعت کی اور دوسرے گروہ کا یہ دعوی تہا کہ اگر جناب امیر رضہ قاتلان حضرت عثمان رضہ شہید کو سیاست فرماوین تو ہم اطاعت کرین جب حضرت سہیل رضہ موضع تبوک مین پہونچے سپاہ شام سے ایک گروہ اونکے پاس آیا اور دریافت کیا کہ کہانسے آتے ہو اور کہان کو جاؤ گے حضرت سہیل رضہ نے جوابدیا کہ جناب امیر المومنین علی رضہ نے ہمکو امارت شام پر مقرر فرمایا ہی گروہ شام نے کہا کہ نہ تو ہم تجکو امارت شام پر قبول کرتے ہین اور نہ جناب امیر رضہ کی خلافت کو کیونکہ آنجناب رضہ نے ترک واجب کیا یعنی قاتلان حضرت عثمان رضہ سے قصاص نہ لیا حضرت سہیل رضہ نے کہا کہ اور بہی کوئی اسبارے مین تمسے متفق ہی اوس گروہ سنے جواب دیا کہ تمام ملک شام کا اسپر اتفاق ہے حضرت سہیل رضہ یہ خبر وحشت اثر سنکر گہبرائے اور فوراً مدینہ منورہ مین واپس آئے جب جناب امیر رضہ حالات اہل شام سے مطلع ہوئے آنجناب رضہ کو از حد ہی رنج ہوا اور اس حادثہ جانفرسا کا ذکر بطریق مشورہ حضرت طلحہ رضہ و حضرت زبیر رضہ سے کیا ہر دو صاحب نے جواب دیا کہ اے امیر المومنین رضہ ہمنے تو پہلے ہی عرض کی تہی کہ حکومت بصرہ و کوفہ کی ہمکو سپرد کیجئے آنجناب رضہ نے کچھہ خیال نہ فرمایا اب مصلحت یہ ہی کہ اجازت دیجئے

تو ہم حرم محترم مین جاکر عبادت وطاعت مین مشغول ہون کیونکہ اہل خلاف کو جب یہ بات معلوم ہو گئی کہ ہم کو درباب خلافت آنجناب رضہ سے کوئی جھگڑا نہین ہی شاید اسوجہ سے اہل شام آنجناب رضہ کے مطیع ومنقاد ہوجاوین اور اگر کوئی دوسرا جھگڑا اونٹھ کھڑا ہو تو ہم جانتے نہین جناب امیر رضہ نے فرمایا کہ حتی الامکان ہم بہت کچھہ رفع نزاع مین کوشش کرینگے اور نہایت محبت سے ہر ایک کے ساتھہ سلوک مدارا کا روا رکہینگے اگر اسپر بہی وہ نہ مانین گے تو ہم اونکو ناچار ہو کر تلوار سے رو کینگے اور جو تم اجازت زیارت خانۂ کعبہ کی طلب کرتے ہو تو ہم بخوشی خاطر تمکو حرم محترم کی جانیکی اجازت دیتے ہین چنانچہ حضرت طلحہ رضہ وحضرت زبیر رضہ بموجب حکم جناب امیر المومنین رضہ کے روانہ بجانب حرم محترم ہوئے۔ اسکے بعد صاحب روضۃ الصفا معتبر مورخ شیعۃ المذہب نے بنا بر تعصب شیعگی بہت کچھہ راست ودروغ ملاکر بڑے آب وتاب سے واقعات جمل وصفین کو نقل کیا ہی اگرچہ جو کچھہ کہ امر واقعی فی مابین اولیاء کرام رضہ واصفیاء عظام رضہ وقوع مین آیا ہم کو اصل واقعہ سے انکار نہین ہے فی الحقیقت جو کچھہ کہ بمقتضاے بشریت طرفین سے ظاہر ہوا وہ ہرگز قابل تکرار نہین مگر اسقدر ہم ضرور ہی کہہ سکتے ہین کہ معاذ اللہ حسب عقیدہ عنیدہ حضرات شیعہ کے جناب امیر رضہ ہی خاطی وعاصی ٹھیرتے ہین وہ یہ کہ آنجناب رضہ نے اس مرتبہ اپنی بہت بڑے فرض منصبی کو شکست کر دیا یعنی قطعاً تقیہ توڑ دیا اور ذوالفقار نکالکر میدان مین نکل کھڑے ہوئے نہ حدیث سکوت کی تعمیل کی اور نہ اپنے قول کی تکمیل قطع نظر باوصف ایسی جبارت وقدرت کے آنجناب رضہ نے باعتقاد پر فساد حضرات شیعہ کے اور بہی بہت سے فرائض ترک کیے از آنجملہ کہ باوجود اسکے کہ شیعو نکے عقیدہ کی روسے متعہ شریفہ سے بڑھکر کوئی عبادت نہین ہے اور نہ اس افضل الطاعت سے زیادہ صوم وصلوۃ وحج وزکوۃ کو نسبت پہر آنجناب رضہ نے کیون ایسی فرض کو ترک فرمایا نہ خود کیا نہ اپنی اولاد امجاد کو کرنے دیا چنانچہ کتب شیعان پاک شاہد ہین از آنجملہ یہ کہ باوجود علم الیقین ترکہ ملک فدک حوالہ ورثا رحقدار کے نہ کیا بلکہ معاذ اللہ مثل غاصبان خود بدولت ہی متصرف رہے از آنجملہ یہ کہ از روے حق الیقین کے آنجناب رضہ کو بہرہ کامل علم الیقین سے

حاصل تہا کہ مدار تمام کاروبار اسلام کا صحت ترتیب کلام ربانی ہی پر موقوف ہے پہر کس لیئے آنجناب رضہ
نے اصل ہدایت کو گم کردیا اور کیون معاذ اللہ قرآن ناقص عثمانی رضہ کو رائج ہونے دیا چنانچہ اسکا
اقرار انوار الہدیٰ و میعار الہدیٰ مین متعدد مقام نامناسب پر بکثرت موجود ہے ؎

چشم سر ہے تو دیکہو صاحب ٭ ہاتہہ کنگن کو آرسی کیا ہے

علیٰ ہذا القیاس بسبب تقیہ توڑنے جناب امیر رضہ کے بعقیدہ شیعان بہت کچہہ نقص آنجناب رضہ
کی امامت تامہ مین واقع ہوتے ہین جیساکہ چند نمونے اوپر مذکور ہوئے معاذ اللہ مین سو عقیدتہم
یہانتک جو کچہہ کہ درباب عزل ونصب یعنی موقوفی وبحالی عمال آنجناب رضہ کے مذکور ہوا وہ لب
لباب تاریخ روضۃ الصفا کا ہی چونکہ ہر ایک صاحب عمل کے نام بنام فرامین امام المومنین رضہ کے
مستند ومتواتر کتاب نہج البلاغت مین (جسکی توصیف وتعریف بعقیدہ شیعان یہہ ہی تحت کلام
الخالق وفوق کلام المخلوق) مرقوم ہے لہذا اوسکا بہی تہوڑا سا انتخاب کیا جاتا ہے اگرچہ اکثر
فرمان شکوہ شکایت وتہدید بے نہایت کتاب مذکور مین جناب امیر رضہ سے منقول ہین لہذا
بضرورت چند نمونے مدعیان خلافت بلافصل کو دکہلائے جاتے ہین **اول** منذر بن جارود
العبدی عامل بعض امصار نے خیانت کی جناب امیر رضہ نے نہایت ہی بیزار ہوکر اوسکے نام یہہ فرمان
قہر نشان روانہ فرمایا بلکہ اس جرم کے سبب سے اوسکو قطعی عہدۂ امارت سے موقوف کردیا اما بعد
فان صلاح ابیک قد غرنی منک وظننت انک تتبع ھدیہ وتسلک سبیلہ
فاذا انت فیما رقی الیّ عنک لاتدع لہواک انقیاداً ولا تبقی لاخرتک
عتاداً تعمر دنیاک بخراب آخرتک وتصل عشیرتک بقطیعۃ دینک وان ما
بلغنی عنک حقاً لجمل اہلک وشسع نعلک خیر منک ومن کان بصفتک فلیس
باہل ان یسد بہ ثغر او ینفذ بہ امر او یعلی لہ قدر او یشرک فی امانۃ او یؤمن علی
خیانۃ فاقبل الیّ حین یصل الیک کتابی ھذا انشاء اللہ تعالیٰ والمنذر
ھذا ھو الذی قال فیہ امیر المومنین انہ لنظار فی عطفیہ مختال فی بردیہ تفال فی شراکیہ

ترجمہ بعد حمد خدا و نعت سید الانبیا کے معلوم ہو پس بدرستیکہ باپ تیرا نیک تھا تحقیق وہو کہ
دیا مجکو تیری طرف سے پس گمان کیا مین نے کہ تو اپنے باپ کے طریقہ پر ہے اور اوسکی راہ
روش پر چلتا ہی پس اسوقت تو ہیچ اوس چیز کے کہ پہنچائی گئی میری جانب تیری طرف سے
نہین چہوڑتا ہے اپنے واسطے گردن جہکانا یعنی ہمیشہ نفس امارہ کا مطیع رہتا ہی اور نہین باقی
چہوڑتا ہی تو واسطے آخرت اپنی کے توشہ آباد کرتا ہے تو اپنی دنیا کو واسطے خراب کرنے آخرت
اپنی کے اور ملتا ہے تو اپنے کنبہ والونسے ساتھ قطع کرنے دین اپنے کے اور اگر ہو جو کچھ کہ
پہنچا مجکو تیری طرفسے حق البتہ اونٹ تیرے اہل کا اور تسمہ تیرے جوتے کا تجہسے بہتر ہے یعنی تو
نہایت ہی ذلیل و خوار شخص ہے اور جو شخص کہ تیری صفت پر ہو وہ لائق اسکے نہین کہ بند کیا
جاوے اوس سے سوراخ دیوار کا یا روان کیا جاوے اوس سے کام یا بلند کیا جاوے اوسکا
مرتبہ یا شریک کیا جاوے امانت مین یا امین چہوڑا جاوے اوپر خیانت کے پس منہ لا میری طرف
جسوقت کہ پہنچے تیرے پاس یہ فرمان میرا اگر چاہے خدا یتعالی - اور یہ منذر کہ مذکور ہوا وہ شخص ہے
کہ فرمایا جناب امیر المومنین رضہ نے اوسکے بارہین تحقیق وہ بہت نظر کرنیوالا ہے اپنے دونو
کندہونکی طرف غرور کرنیوالا ہے اپنی چادرونمین مین چلنے والا ہی اپنی جوتیو نکے تسمہ مین یعنی
جوتیان جہاڑ کر پہنا کرتا ہے جیسا کہ قاعدہ مغرورون کا ہے دوم زیاد بن ابیہ ولد الزنا ناراشی
خائن شریر طبع بد وضع نمک حرام تفرقہ انداز اسلام چنانچہ اس ظالم کی فتنہ پردازیون سے
بہت کچھ بے انتظامیان خلافت جناب امیر رضہ مین واقع ہو گئین جو فرمان کہ آنجناب رضہ نے
اوس خائن کو زیب قلم وزینت رقم فرمایا وہ بلفظہ یہ ہے ومن کتاب لہ علیہ السلام الی
زیاد بن ابیہ وھو خلیفۃ عبد اللہ ابن العباس رحمۃ اللہ علی البصرۃ وعبد اللہ
عامل امیر المومنین علیہ السلام یومئذ علیھا وعلی کور الاھواز و فارس وکرمان
وانی اقسم باللہ قسما صادقا لئن بلغنی انک خنت من فی المسلمین شیئا صغیرا
وکبیرا لاشدن علیک شدۃ تدعک قلیل الوفر ثقیل الظہر ضئیل الامر

ترجمہ یہ فرمان ہی جناب امیر کرم اللہ وجہہ سے طرف زیاد بن ابیہ کے اور وہ خلیفہ تہا عبد اللہ رض
بن عباس رض کا بصرہ پر اور عبد اللہ رض عامل امیر المومنین رض کے تہے اون دونوین اہل اور
دیار پر نواح اہواز و فارس و کرمان پر و بدرستیکہ قسم کہاتا ہون مین قسم سچی کہ اگر پہونچے تو میرے
پاس اے زیاد کہ بالتحقیق تو نے خیانت کی مسلمانونکی مال مین تہوڑی ہو یا بہت البتہ تجہپر
سختی کرونگا مین کہ چہوڑے تو تہوڑا مال سے بوجہل ہو کر حقیر کام کو یعنی تجہہ خائن سے لیکر
حقدارونکو دونگا **سوم** اصحاب شیعۂ جناب امیر رض کی جو ہر دم ہم نوالہ و ہم پیالہ رہتے تہے
وہ بہی ایسی حرکات ناشایستہ و سکنات ناباۂستہ کیا کرتے تہے کہ آنجناب رض اونسے سخت تر بیزار
رہتے تہے بلکہ اونکے واسطے بتنگ ہو کر یہ بدعا کرتے تہے باللہ قاتلہ ہم معاویۃ ومؤدبہم
ابن النابغۃ ترجمہ قسم خدا کی اونکا قتل کرنیوالا معاویہ رض ہے اور اونکا ادب دینے والا ابن نابغہ
یعنی عمرو رض بن العاص اگرچہ فرمان بیزاری اپنے خاص الخاص مخصوصان کے بار مین
بکثرت اقوال جناب امامت دستگاہ رض سے منقول ہین مگر ہم مشتے نمونہ خروارے ایک
مضمون پر اکتفا کرتے ہین وہ یہ ہی لما اضطرب علیہ اصحابہ فی امر الحکومت ایہا الناس
انہ لم یزل امری معکم علی ما احب حتی انہکم الحرب وقد واللہ اخذت منکم مبلغہ
وترکتم وھی لعدوکم انھک ولقد کنت امس امیرا داصبحت الیوم
ماموراوکنت امس ناھیا فاصبحت الیوم منھیا قد احببتم
البقاء ولیس لی ان احملکم علی ما تکرھون
ترجمہ جسوقت کہ پریشان حال ہوسے اونپر اصحاب اونکی حکومت کے کام مین (جناب امیر رض
نے فرمایا) کہ اے آدمیو تحقیق شان یہ ہے کہ میرا کام تمسے ہمیشہ پڑتا ہی اوس طرح پر کہ مین
اوسکو دوست رکہتا ہون اوسپر یہانتک کہ کمزور و پست ہمت ہوگئے تم واسطے لڑائیکے اور بالتحقیق
قسم ہے مجکو خدائے پاک کی کہ مینے تمسے بیعت لی ہے اور حال یہ کہ تم بیعت کو توڑ دیتے تہو اور
یہ تمہارے دشمن کیواسطے مفید ہے کیونکہ تم سست پڑگئے اور البتہ کل مین تمہارا حاکم تہا

اور آج تمہارا محکوم ہوگیا اور کل مین تمکو روکتا تہا اور آج تم مجکو روکتے ہو اور بالتحقیق دوست رکہا
تمنے زندگی کو اور نہین مجکو تمہارا اعتبار اوسپر جسکو تم برا جانتے ہو بہرحال خانہ برانداز خلافت حضرت
امامت دستگاہ رض کا خواہ بحیثیت امارت خواہ بحیثیت صحبت یہی گروہ ہے اگرچہ خود راسید میگو یاند
قطع نظر اور بہی بکثرت واقعات نازک آنجناب رض کی خلافت مین ایسے حادث ہوئے کہ ارکان
امامت نشان کو سخت تر مشکل درپیش ہوئی از آنجملہ یہ کہ آنجناب رض ہی کے زمانہ عدالت نشانہ مین
ایک مذہب جدید خوارج پلید کا شکل کہڑا ہوا اور اوس گروہ عصیان پژوہ نے جو کچھ مفسدات
برپا کیے اونکے کتب فریقین مالامال ہے اظلم براہ سوء اعتقادی کہتے ہین کہ معاذ اللہ آنجناب رض
بنص قرآنی ایمان ہی سے بہرہ ور نہ تہے لعنت اللہ علی القوم الکاذبین از آنجملہ یہ کہ آنجناب رض
ہی کے دور امارت رفاہت آمود مین عبد اللہ بن سبا صنعانی بانی مذہب روافض نے خاص
لشکر ظفر پیکر جناب امیر رض مین اپنی خدیعت منشی و یہودیت کیشی سے ایسا تفرقہ ڈالدیا کہ جسکی
اصلاح اسدم تک غیر ممکن ہے ہرچند کہ آنجناب رض نے اوس مفسد کو مدائن کیطرف نکلوا دیا مگر
اوسکی ذریت کی ترقی روز بروز ایسی ہوتی گئی جیسے نسل اوستاد اول کی چنانچہ ان دونون گروہون
کے حق مین جناب امیر رض ہی یہ فرماتے ہین هلك فيّ رجلان محبٌّ غالٍ ومبغضٌ قالٍ
ترجمہ ہلاک ہوے دو آدمی میرے سبب سے ایک وہ شخص جو میری محبت مین غلو کرتا ہے
اور دوسرا وہ شخص جو میری دشمنی مین مبالغہ کرتا ہے فی نہج البلاغت از آنجملہ یہ کہ آنجناب رض کے
حقیقی بہائی حضرت عقیل رض ابن ابیطالب صرف آدہ پاؤ یا تین چہٹانک جو پر لڑکر ایسے نازک
وقت مین کہ مشکلکشاے دوجہان کو بہت بڑی مشکلین درپیش تہین حضرت امیر معاویہ رض سے
جا ملے اور بمقابلہ اپنے بہائی کے تلوار کہینچکر میدان صفین مین آکہڑے ہوے انجام اس رنجش کا
یہ ہوا کہ حضرت عقیل رض مرتے مرگئے مگر اپنے بہائی کیطرف بہولکر بہی منہ نہ کیا چنانچہ مجالس
المومنین ملا شوستری مین ہے کہ وفات عقیل رض در زمان معاویہ رض درشام اتفاق افتاد از آنجملہ
یہ کہ اہل شام وغیرہ کو بسبب نہ لینے قصاص قاتلان حضرت عثمان رض خلیفہ برحق کے آنجناب رض

۹۷

کی خلافت پر شبہ ہوا پس اوسی تاویل کی روسے آنجناب رضہ کی بیعت نہ کی اوسوقت آنجناب رضہ نے اپنے اثبات خلافت چہارم کے باب مین یہ فرمان اہل شام پاس بہیجا انّہٗ بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر وعمر وعثمان علی ما بایعوہم علیہ فلم یکن للشاہد ان یختار ولا للغائب ان یرد وانما الشوریٰ للمہاجرین والانصار فان اجتمعوا علی رجل فسموہ اماماً کان ذلک للہ رضی فان خرج من امرہم خارج فانّہٗ عن الاسلام خارج ترجمہ تحقیق شان یہ ہے کہ بیعت کی مجہسے اوس گروہ مسلمانون نے جنہون نے کہ بیعت کی تہی حضرت ابوبکر رضہ وحضرت عمر رضہ وحضرت عثمان رضہ کے اوپر اوس چیز کے کہ بیعت کی اون لوگون نے اونکے اوسپر (یعنی خلافت حقہ پر) پس نہین ہے واسطے حاضرون کے یہ کہ اختیار کرین کسی غیر کو اور نہین واسطے غائبونکے یہ کہ رد کرین اوسکو جز این نیست کہ مشورہ کرنا مہاجرین رضہ و انصار رضہ کی رائے جہان آرائے پر موقوف ہے کیونکہ وسے اہل حلّ وعقد ہین (اسکی تفسیر مین ملا فتح اللہ کاشانی راس المجتہدین شیعہ یہ عبارت بلفظہ تحریر فرماتے ہین جز این نیست کہ مشورت کردن در امر خلافت برای مہاجرین رضہ وانصار رضہ است چہ ایشان اہل حل وعقد اند از امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پس اگر جمع ہوجاوین کسیکے بیلیے یعنی وہی مہاجرین رضہ وانصار رضہ پس اوسکا نام رکہدیتے ہین امام یہ ہے باعث رضامندی خدا یتعالی کا پس اگر کوئی اونکے فرمان سے نکلجاوے پس وہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے اس مقام پر چند امر تنقیح طلب ہین اول یہ کہ شیعہ کہتے ہین کہ جناب امیر رضہ نے اہل شام کو اسلام سے خارج فرمایا جواب اس خدشہ کا یہ کہ معاذ اللہ یہ الزام صرف اہل شام ہی پر نہین عائد ہوتا ہے بلکہ آنجناب رضہ کے حقیقی بہائی ونیز دیگر بنی ہاشم جو اہل شام کے حامی ومعاون تہے اسمین داخل ہین دوم شیعہ کہتے ہین کہ صاحب نہج البلاغت نے خطبے جناب امیر رضہ کے کتب شیعہ وسنی سے جمع کیے ہین پس جو مضامین کہ موافق مراد مخالف ہے وہ کتب اہل سنت کا ہے جواب یہ دعوی شیعونکا محض لغو ہے اسلیے کہ رضی الدین

راس المجتہدین شیعہ کو اسقدر تعصب تہا کہ جسکا بیان حد امکان سے باہر ہے چنانچہ ہمارے خاتم
المحدثین حضرت مولانا عبد العزیز شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تحفۂ لاجواب مین تحریر فرمایا ہی
کہ رضی الدین نے نہج البلاغت مین بکثرت خطبے جناب امیر رض کے ابتر کردیے اکثر خطبے مولانا صاحب
مغفور و مبرور نے اپنی کتاب لاجواب مین نقل کیے ہین اور اونکے ثبوت بہی کامل دیے ہین لہذا
ایک نمونہ شیعونکو اونہی کی مستند کتاب سے دکہلاتے ہین نہج البلاغت مین ہے لعمری ان
مکانہما من الاسلام لعظیم وان المصاب بہما لجرح شدید فی الاسلام رحمہما اللہ
وجزاہما اللہ باحسن ما عملا ترجمہ اپنی زندگی کی قسم تحقیق مرتبہ اون دونونکا یعنی حضرت ابوبکر رض
وعمر رض خلیفۂ رسول کا) اسلام مین بہت ہی بڑا ہے اور تحقیق واقعہ اونکی وفات کا بہت سخت
حادثہ ہے اسلام مین اللہ دونون پر رحم کیجیو اور اونکے نیک عملونکا بدلہ نیک دیجیو۔ مگر علامۂ
کمال الدین ابن میثم بحرانی شیعہ نے نہج البلاغت کے شرح کبیر مین اصل قول جناب امیر رض کا
ایک حصہ ذیل مین شرح خط فاراد وا قومنا قتل نبینا کے اس طرح پر نقل کیا ہے وذکرت
ان اجتبی لہ من المسلمین اعوانا ایدہ بہم فکانوا فی منازلہم عندہ علی قدر فضائلہم
فی الاسلام وکان افضلہم فی الاسلام کما زعمت وانصحہم للہ ولرسولہ الخلیفۃ الصدیق
وخلیفۃ الفاروق ولعمری ان مکانہما فی الاسلام لعظیم وان المصاب بہما فی
الاسلام لجرح شدید یرحمہما اللہ وجزاہما اللہ باحسن ما عملا۔
ترجمہ اور تو نے ذکر کیا کہ اللہ تعالی نے پیغمبر کے لیے مسلمانوںین سے مددگار چنے ہین جنہنے
پیغمبر کی تائید کی اور وہ پیغمبر کے نزدیک اپنی اسلامی بزرگیون اور فضیلتونکے اندازہ کے موافق
اپنے اپنے مرتبون مین تہے اور سب سے افضل اسلام مین چنانچہ تو نے گمان کیا اور خیرخواہ
خدا و رسول صلعم کا خلیفۂ صدیق رض تہا اور دوسرا خلیفۂ فاروق رض اور میری جان کی قسم بیشک اونکا
مرتبہ اسلام مین بہت ہی بڑا ہی اور اونکے مصائب اسلام مین سخت تر رنج ہین اللہ تعالی اون
دونو پر رحمت کیجیو اور اونکے نیک ترکاموںکی اونکو جزا دیجیو اس طرح پر اور بہی شروح نہج البلاغت

مین رضی الدین کے تعصبات کا شمار مین شیعہ نے ذکر کیا ہی **سوم** یہ کہ شیعہ کہتے ہین کہ
جناب امیر رضہ نے اس خطبہ مین ذکر خلفا ثلثہ رضہ کا بنا بر عقیدہ اہل شام کے کیا ہی اس قول سی آنحضرت رضہ
کی خلافت ثابت نہین ہوتی ہی **جواب** اے اہل تعصب کیون ازراہ غلو کے جناب امیر رضہ کے قول
صادق کی تکذیب کرتے ہو ذرا انصاف کی آنکھہ سے آنجناب رضہ کے فرمان واجب الاذعان کو نظر کرو
اور معنی قول فیصل آنجناب رضہ کے سمجھو انہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر و عمر
و عثمان علی ما بایعوھم علیہ الخ **ماحصل** اسکا یہی ہی کہ جسکی بیعت پر جملہ مہاجرین رضہ و انصار رضہ
کا اتفاق ہوتا ہی اوسیکو خلیفہ یا امام کہا جاتا ہی چونکہ اس مرتبہ ہماری بیعت پر مہاجرین رضہ و انصار رضہ
نے اتفاق کیا ہی لہذا ہم بھی مثل خلفاء الراشدین کے استحقاق خلافت کا رکہتے ہین اگر کوئی خلفاء
اربعہ رضہ مین سے ایک صاحب کے خلاف یا فضیلت کا منکر ہوگا وہ بلاشک دائرہ اسلام سے خارج
ہے اب شیعہ اپنے گریبان مین سر ڈالکر دیکہین کہ کیسے جناب امیر رضہ کے قول صریح کی مخالفت کرتے
ہین اور باغوائے شیطانی و بہوائے نفسانی کے کیسی جہوٹی تاویلین اپنی طرف سے گڑہتے ہین بہرحال
یہ قول آنجناب رضہ کا صرف بعقیدہ اہل شام ہی کے نہین ہی بلکہ باتفاق موافق و مخالف مطابق عقیدہ
جملہ مہاجرین رضہ و انصار رضہ صغار و کبار بلکہ تتمہ امت مرحومہ سید ابرار رسول کردگار صلعم کی ہے اسکے
خلاف تاویل کرنی مین صریح قول جناب امیر رضہ کی تکذیب ہوتی ہی - اہل شام نے اوسکے جواب
مین اپنے شبہات و تاویلات تحریر کیے ہنوز طرفین سے سوال و جواب ہی ہو رہے تہے کہ آنجناب رضہ
کے اصحاب سنتے ہی اس امر ناپسند کے نہایت بیچگری سے بیتاب ہوگئے اور لگے جان چورانے
جسکی شہادت مین خطبہ نہج البلاغت و صحیفہ کاملہ بس ہین چنانچہ ایک نمونہ اوپر گذر چکا خلاصہ یہ کہ
آنجناب رضہ کے اصحاب نے رنجیدہ ہوکر اہل شام کو گالیان دینا شروع کیا اوسوقت جناب امیر رضہ
نے براہ ہمدردی اسلام فرمایا کہ اے میرے اصحاب سب و شتم سے زبان بند کرو کیا غضب کرتے ہو
کہ تم ہمارے بہائیونکو گالی گلوج کرتے ہو اونکے اسلام مین کچہہ شک نہین کیونکہ وہ ہماری فضیلت
کے صدق دل سے مقر ہین ہان بمقتضائے بشریت کے البتہ تاویلین کرکے ہماری خلافت مین

ثابت کرتے ہین چنانچہ انکی صداقت مین قول جناب امامت دستگاہ کا باین عنوان منقول ہے
لما سمع امیر المؤمنین لعن اهل الشام من اصحابه خطب وقال اصحبنا نقاتل اخواننا
فی الاسلام علی ما دخل فیه من الزیغ والاعوجاج و
الشبهة والتاویل ترجمہ جسوقت سنا امیر المومنین رضہ نے لعن کرنا اہل شام کو اپنے
یاروں نے خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ ہلاک ہوئے ہم کہ قتل کرین ہم بہائیون اپنے کو اسلام مین یا جو کچھ کہ
داخل ہوا ہے اسلام مین بے راہی اور کجی اور شبہ اور تاویل سے اس قول سے چند فوائد حاصل
ہوئے اول جناب امیر رضہ نے لعن کرنی اہل شام سے اپنے اصحاب کو منع فرمایا دوم جناب امیر رضہ
نے بسبب حقوق اسلام کے اپنا بہائی فرمایا سوم جناب امیر رضہ نے باوجود معرکہ آرائی کے بہی اہل
شام کے مسلمانونکو منسوب بتکفیر نہ فرمایا جیسا کہ اصل نفاق وشقاق کا اصول ہے ازانجملہ یہ کہ فیمابین
لشکریان جناب امیر رضہ وحضرت ام المومنین رضہ وحضرت زبیر رضہ وحضرت طلحہ رضہ کے بے قصد ورضا
طرفین کے اتفاقیہ جنگ واقع ہوئی چونکہ انجام اس امر ناگہانی کا بخیر ہوا لہذا اہل ایمان کو اسباب مین
زیادہ کلام کرنیکی ضرورت نہین ہے بلکہ جملہ مدعیان اسلام پر فرض ہے کہ مراتب ومناصب حضرات رضہ
موصوف کو صدق دل سے ملحوظ رکہین اور اپنے سینہ کو کینہ سے محفوظ اب ہم ہر سہ بزرگ کی
فضیلت کتب مستندہ شیعو نسے ثابت کرتے ہین اول خلاصۃ المنہج مین تفسیر آیۂ یَعِظُکُمُ اللّٰہُ
اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِہٖ اَبَدًا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ کے باین الفاظ رقم ہے کہ ایمان مانع است دربارہ
مسلمانان خصوصاً درحق امہات مومنات پہر اسی تفصیل مین بذیل آیۂ کریمہ یَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰہَ
ھُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ کے یہ عبارت منقول ہے کہ حقتعالی درین آیہ تنزیہ سہ کس نمودہ یوسف ومریم
وتنزیہ عائشہ رضہ کرد پہر اسی تفسیر مین بذیل معنی آیہ کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ
الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ الخ
کے حضرت ابی جعفر رضہ وحضرت ابی عبد اللہ رضہ سے یہ صحیح روایت ماثور ہے حاصل آیت اینست
وجنسیت سبب الفت وصحبت اوست چون سید عالم پاکترین موجودات است پس ازواج او نیز

پاک و پاکیزہ تراند از شائبہ بدکاری آنگروہ یعنی حضرت رسالتؐ و زوجاتؓ و سائر طیبین بیزار کردہ شدگانند یعنی منزا و معرا از انچہ میگویند ارباب افک چہ منصب رسالتؐ ازان عالی تر ہست کہ ذیل عصمت زوجاتؓ طاہرات او بلوث چنین شبہ آلودہ گردد **دوم** مجمع البیان مین تفسیر آیہ کریمہ فَلَمَّا اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰهِ کی اس طرح پر لکھی ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے حضرت زبیر رضؓ کو اپنا حواری و مددگار فرمایا **سوم** کشف الغمہ کی احوال جنگ جمل مین ہے کہ حضرت امیر المومنین رضؓ حضرت طلحہ رضؓ کو شیخ المہاجرین رضؓ و حضرت زبیر رضؓ کو فارس قریش فرمایا کرتے تھے۔ یہانتک جو کچھ کہ درباب خلافت جنابؓ امامت مآب کے لکھا گیا وہ سب ہی تو لب لباب روضۃ الصفا و نیز دیگر مستند کتب حضرات شیعہ کا ہے کوئی بات اہل سنت کی کسی کتاب سے نقل نہین کی گئی غرضکہ حضرات شیعہ کے نزدیک خلافت جناب امامت دستگاہ رضؓ کی محض برائے نام کو ہوئی گویا کہ بعقیدہ شیعان آنجناب رضؓ کی خلافت کا عیاذ باللہ عدم وجود برابر تہا بلکہ جملہ کتب شیعہ کے معائنہ سے یہ امر متحقق ہے کہ جتنے مفسدات کہ پیدا ہوئے وہ ولایت انتساب ہی کے زمانہ عدالت نشانہ مین ہویدا ہوتے خاص لشکر مین بدنظمی پہیل گئی تمام رعایا مین تباہی پڑگئی اکثر ملک مفتوحہ حضرات خلفاؓ ثلثہ قبضۂ اسلام سے نکل گئے آنجناب رضؓ کے بعض حقیقی عزیز برادران مجازی مین جاکر ملگئے جیسا کہ کتب معتبرہ حضرات شیعہ سے ہی مذکور ہو چکا ہی مگر ہم اون سب کا ماحصل شیعونکی مستند کتاب تنزیہ الانبیا والائمہ مؤلفہ شریف مرتضیٰ سے لکہتے ہین باید دید باآنکہ حضرت امیر رضؓ و شیعہ او ہمیشہ دین خود را اخفا فرمودہ اند و درپردہ دین مخالفین گذرانیدہ اند و امن کامل و عدم خوف نیز در زمان ایشان حاصل نبود چہ اصل امامت ایشان از بلاد کثیرہ و اقطار طویلہ مثل شام و مصر و مغرب منکر ماند چہ جائے قبول احکام ایشان الخ

تنبیہ اہلسنت والجماعت پر چند امر واجب ہین **اول** جناب امیر رضؓ کی خلافت چہارم کو برحق سمجہین خلاف اسکے اعتقاد رکہنا علامت ضلالت کی ہے **دوم** جناب امیر رضؓ کو منسوب بہ جُبانت نکرین یعنی یہ اعتقاد نہ رکہین کہ حضرت اسد اللہ الغالب علی الکل غالب مظہر العجائب والغرائب معاذ اللہ تم

معاذ اللہ دین منافقانہ رکہتے تھے اپنی پابند تقیہ تھے **سوم** جناب امیر رض نے جو کچھہ کہ بمنصب خلافت
اپنے زمانہ عدالت نشانہ مین کیا اون ہلہ حالات مین آنجناب رض حق بجانب تھے آنجناب رض کی
نسبت گمان خطاکار کہنا عین خطا ہو **چہارم** جناب امیر رض و حضرت امیر معاویہ رض کے درمیانین
جو کچھہ کہ واقع ہوا اوس سے کف لسان ضرور ہے امر واقعی یہ ہی کہ حضرت امیر معاویہ رض سے
خطاے اجتہادی ہوئی بموجب المجتہد یخطی ویصیب اگر معاذ اللہ اس مقتضاے بشریت کا نام
خطاے اعتقادی رکہا جاوے جیسا کہ خیال منافقین مارقین کا ہی تو صریح تکذیب قول
برحق جناب امیر رض کی ہوتی ہے جیسا کہ آنجناب رض نے فرمایا قال اصحٰبنا اقاتل اخوانی الا سلاہ لحم
پنجم جناب امیر رض و حضرت عقیل رض و نیز دیگر بنی ہاشم رض یا قریش یا سواے انکے جنکی کہ تالیف
قلوب کی گئی اور وے جملہ صاحب خواہ مہاجرین رض و انصار رض سے تہے خواہ دیگر صحابہ صغار و کبار رض
کہ نہ وہ مہاجر رض تہے نہ انصار رض صرف برکت صحبت رسول اللہ م سے تہوڑے یا بہت ہی مشرف
تہے اگر باہم اون بزرگوں کے بمقتضاے بشریت جو کچھہ مشاجرات اجتہادی واقع ہوئے ہین
اونکو دستاویز عالم نہ کرین کیونکہ یہ سب صاحب معصوم نہ تہے اسلیے کہ عصمت بنص قرآنی
مخصوص بانبیاء اللہ ع ہے اور غیر معصوم بشریت سے مامون نہین ہو سکتے ہین چونکہ حقوق
صحبت فیض برکت حضرت رحمۃ العالمین شفیع المذنبین کا قابل لحاظ ہے حق یہ ہی کہ وے
جملہ صاحب باہم سینہ صاف رکہتے تہے اور کینہ کو سر مو دخل نہ دیتے تہے چنانچہ اسپر اکثر آیات
بینات و احادیث رسول کائنات م شاہد ہین قال اللہ تعالی رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ
ترجمہ نرم دل ہین آپسمین وَقَالَ اللہُ تَعَالٰی وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوبِہِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی
الْاَرْضِ جَمِیعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوبِہِمْ وَلٰکِنَّ اللہَ اَلَّفَ بَیْنَہُمْ
ترجمہ اور محبت ڈالی اونکے دلونمین اگر خرچ کرتے اوس چیز کو سبکو جو روے زمین پر ہے
نہین محبت ڈالتے اونکے دلونمین مگر اللہ نے محبت ڈالدی ہے اونکے درمیان مین وَقَالَ
اللہُ تَعَالٰی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْہَوْنَ

تعریف بنی ہاشم
تشیعین

عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۔ ترجمہ تم بہتر ہو سب امتوں سے پیدا ہوئے
واسطے آدمیوں کے حکم کرتے ہو اچھے کام پر (یعنی ایمان اور اطاعت خدا و رسول کا) اور روکتے ہو
برُے کام سے (یعنی کفر و شرک اور تمام ناقص فعلوں سے) اور ایمان لاتے ہو اللہ پر وقال اللہ
تعالیٰ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ترجمہ اور ایسے ہی
بنایا ہمنے تمکو امت اوسط تاکہ ہو تم گواہ آدمیوں پر وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم ترجمہ اصحاب رض میری مانند ستاروں کے ہین
اونمین سے جس کیکی کہ اقتدا کرو تم ہدایت پاؤ تم وقال رسول اللہ صلی اللہ وسلم خیر القرون
قرنی ثم الذین یلونھم ترجمہ اچھے ہین میرے زمانہ کے لوگ (یعنی اصحاب رض) وقال
رسول اللہ صلی اللہ وسلم اذا رایتھم الذین یسبون اصحابی فقولوا
لعنۃ اللہ علی شرکم ترجمہ جبوقت دیکھو تم اون لوگونکو جو برا کہتے ہین
میرے اصحاب رض کو پس کہو تم لعنت خدا کی اوپر شر تمہارے ہر چند کہ اہلتشیع کے نزدیک بھی درباب
کف لسان سخت تاکید ہے مگر مجاہیل ذلیل اوسکی مخالفت کرتے ہین چنانچہ اوس تفسیر مین
جسکو شیعان تبرائی ابن سبائی حضرت امام حسن رض عسکری کیطرف منسوب کرتے ہین یہ روایت
منقول ہے ان اللہ اوحی الی ادم لیفیض علی کل واحد من محبی محمد
واٰل محمد واصحاب محمد مالو قسمت علی کل عدد ما خلق اللہ من طول
الدھر الی آخرہ وکانوا کفارًا لاداھم الی عاقبت محمودۃ
وایمان باللہ حتی یستحقوا بہ الجنۃ وان رجلا من یبغض
اٰل محمد واصحابہ او واحدًا منھم یعذب اللہ عذابا لو قسم
علی مثل خلق اللہ لاھلکھم اجمعین ترجمہ بتحقیق وحی کی اللہ تعالیٰ نے آدم ع کیطرف
بیشک البتہ محمد ص اور آل محمد ص اور اصحاب محمد ص کے دوستوں سے ہر ایک کو اسقدر فیض پہونچائیگا کہ اگر
اوسکو ساری مخلوق پر جسکو کہ اللہ تعالیٰ نے ابتدا زمانہ سے انتہا تک پیدا کیا ہے اور وہ سب

فی عیون اخبار الرضا شیعان ۱۲
۵۲ فی مجمع البیان تفسیر شیعان ۱۲

کافر ہون تقسیم کرین البتہ اونکو عاقبت نیک اور ایمان کو پہونچادے تاکہ اوسکے سبب سے
جنت کے مستحق ہوجاوین اور البتہ جو کوئی کہ دشمنی رکہتا ہے آل محمدؐ و اصحاب رضہ محمدؐ کی
یا ایک کی بہی اونمین سے البتہ عذاب کریگا اوسکو اللہ تعالی اوسقدر کہ اگر اوسکو مخلوق خدا کی
برابر تقسیم کرین توسبکو ہلاک کردے۔ اس روایت سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ محبت آل رضہ و اصحاب رضہ
کی برابر رکہنا چاہیئے اور دشمنی دونون گروہ مین سے ایک صاحب کی بہی باعث ہلاکت ہے اسی لیے
امام صاحب موصوف رضہ نے مقام محبت مین او واحد منہم نفرمایا بلکہ مقام دشمنی مین کلمہ او احد منہم کو
شریک فرمایا تاکہ اہل ایمان متنبہ ہوجاوین کہ محبت سب ہی کی رکہنا فرض ہے شاید اس موقع پر اہل نفاق
وشقاق یہ حیلہ پیش کرین کہ اہل تشیع کے نزدیک صرف چار یا چہہ ہی تو اصحاب رضہ ہین جیسا
کہ سلیم بن قیس ہلالی نے کتاب وفات النبی مین ابن عباس رضہ سے روایت کی عن امیر
المومنین ان الصحابة ارتدوا بعد النبی الا اربعة وفی روایة
عن صادق الا ستة ترجمہ امیر المومنین رضہ سے روایت ہے کہ تحقیق اصحاب رضہ بعد
وفات حضرت رسول خدا صلعم کے مرتد ہوگئے مگر چار اور صادق سے روایت ہے مگر چہہ۔ اول
ان دونون روایتون ہی مین تناقض واقع ہے قطع نظر اس مخترعات ابن سبائی کے ناسخ
شیعونکی مستند کتاب خصال مصنفہ شیخ صدوق مین جسکا ترجمہ ملا باقر مجلسی نے کیا ہے امام
جعفر صادق سے یہ روایت ہے کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
اثنا عشر الفا ثمانیة آلاف من المدینة والفین من الطلقاء
لم یر فیہم قدری ولا مرجی ولا حروری ولا معتزلی
ولا صاحب الرای کانوا یبکون اللیل والنہار
ویقولون اقبض ارواحنا قبل ان ناکل خبز الخمیر
ترجمہ روایت ہے امام جعفر صادق رضہ سے کہ اصحاب رضہ رسول اللہ صلعم کے بارہ ہزار تہے آٹھ
ہزار مدینے سے اور دو ہزار غیر مدینے سے یعنی مکہ معظمہ سے اور دو ہزار رہا کردہ اور آزاد و تہے اور

ایک بہی اونمین سے قدری نہ تہے کہ جبر کے قائل ہون اور مرجی نہتی کہ کہین تمام ایمان ایک ہی قسم ہے اور حروری نہ ہتی کہ جناب امیر رضہ کو برا کہین اور معتزلی نہ تہی کہ کہین خدا کو بندہ کے عمل مین کچہہ دخل نہین ہے اور خدا کے دین مین اپنے نفس کیواسطے کوئی بات نہین کہتے تہے اور رات دن رویا کرتے تہے اور کہتے تہے کہ خداوندا قبض کر روحین ہمارے آگے اوس سے کہ روٹی خمیری کہا دین ہم - بہرحال مشاجرات ظاہریہ صحابہ کرام رضہ سے بالاتفاق کف لسان ہر اہل ایمان کو لازم ہے چنانچہ شیعونکی مستند کتاب جامع الاخبار مین یہ حدیث صحیح موجود ہی قال النبی صلعم من سب اصحابی فقد کفر ترجمہ فرمایا نبی صلعم نے جسنے میرے اصحاب رضہ کو برا کہا پس بتحقیق وہ کافر ہوگیا ؎ دشنام دہی بمذہبے کہ طاعت باشد ÷ مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم ؛

ذکر شہادت امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضہ کا

محمد ابن اسحاق و ابن حمدان سے روایت ہے کہ بعد قتل خوارج امیر المومنین حضرت علی رضہ نے محمد بن ابی بکر رضہ حاکم مصر کو حکم بہیجا کہ سوارانِ مصر سے چند سوار ہمارے پاس بہیجے لہذا حسب الحکم محمد نے بیس سوار دلیر روانہ کیے کہ منجملہ اونکے ایک عبد الرحمان ابن ملجم بہی تہا جب نظر جناب ولایت مآب رضہ کی ابن ملجم پر پڑی فرمایا ؎

یعنی صبور باش کہ از موت چارہ نیست ✦ کو دل ازین مصیبت و اندوہ پارہ نیست

بعض تاریخ مین ہے کہ حالت سفر مین ابن ملجم کا گہوڑا گم ہوگیا تہا اسلیے وہ ملعون حضور مین جناب امیر المومنین رضہ کے حاضر ہوا اور آنجناب رضہ سے گہوڑا طلب کیا اوسوقت نگاہ آنجناب رضہ کی اوسکے منہ پر پڑی فرمایا ارید عطاءہ وھو یرید قتلی یعنی مین ارادہ کرتا ہون اوسکو ساتہہ بخشش کا اور وہ ارادہ رکہتا ہے میرے قتل کا **نقل ہے** کہ ایکدن حضرت امیر المومنین علی رضہ نے ابن ملجم سے پوچہا کہ لڑکپن مین تیرا کیا لقب تہا جواب دیا کہ مجکو

معلوم نہین پہر پوچہا کہ ایک یہودیہ عورت تیری دایہ ہتی یا نہین؛ کہا ہان پہر فرمایا کہ وہ تجکو ای
شقی واسے عاقر ناقہ صالح ؑ کا خطاب دیکر کبہی کبہی پکارتی ہتی یا نہین جواب دیا کہ ہان یہ بات تو
سچ ہے جب جناب امیر رض نے ابن ملجم سے یہ کلام سنا خاموش ہوگئے اور پہر کبہی اوس سے گفتگو
نہ کی کتب سیر و تواریخ مین مرقوم ہے کہ قریب زمانہ شہادت کے جناب امیر رض کا یہ حال تہا کہ کبہی
آنجناب رض حضرت امام حسن رض کے گہر اور کبہی حضرت امام حسین رض کے گہر اور کبہی حضرت عبداللہ رض
بن جعفر رض بن ابیطالب کے گہر افطار کرتے اور زیادہ تین لقمہ سے تناول نہ فرماتے اور فرماتے کہ
مین چندر اتونسے زیادہ کا مہمان نہین ہون مورخان متفق علیہ بیان کرتے ہین کہ بعد واقعہ
نہروان کے عبدالرحمن بن ملجم مرادی و برکت بن عبداللہ تمیمی و عمرو بن بکر سعدی کہ خوارج
غلات سے ہتے مکہ معظمہ مین جمع ہوئے پہلے وہ تینون ظالم کشتگان نہروان کا ذکر کرکے
بہت کچہہ اونکے حال زار پر روئے بعدہ شکایات عمال ولایات کی شروع کی اور آپس مین کہنے
لگے کہ ہمارا چین و آرام تو تین آدمیونکے قتل پر منحصر ہے کیونکہ وے سالک طریق ضلالت و
غوایت کے ہین یعنی علی رض ابن ابیطالب و معاویہ رض بن ابی سفیان و عمرو رض بن العاص
ابن ملجم نے کہ اہل مصر سے تہا کہا کہ مین علی رض کے قتل کو کافی ہون اور برکت نے کہا کہ مین معاویہ رض
کا کام تمام کرونگا اور عمرو بن بکر نے کہا کہ مین عمرو عاص رض کو ضرور ہی مار ڈالونگا پہر تینون
ظالمون نے اپنی تلوارونکو زہر آلود کیا اور باہم یہ مشورہ کیا کہ فلان تاریخ رمضان المبارک کو
شب کیوقت ان تینون شخصونکو قتل کرنا چاہیئے جب باہم اون ظالمون کے عہد و پیمان ہوگیا
اپنی اپنی منزل مقصود کیطرف راہی ہوئے جب ابن ملجم کوفہ پہنچا ایک عورت خارجیہ سے
جسکے باپ بہائی شوہر جنگ نہروان مین تیغ بیدریغ سپاہ نصرت پناہ سے فی النار و السقر ہوئے
تہے ملاقات ہوئی وہ ظالمہ حسن و جمال مین اپنا نظیر و مثال نرکہتی ہتی بموجب بیت ع

روئے چون حاصل نکوکاران ❊ موی چون نامہ گنہگاران

اوس عورت ملعونہ کا نام قطامہ تہا ابن ملجم دیکہتے ہی حرکات ناموزون اوس خبیثہ کے نہرار

جانسے شیفتہ و فریفتہ ہوگیا اور اوس سے طلبگار عقد کا ہوا اوس عورت نے جواب دیا کہ اگر تو میرا مہر ادا کرے تو مضائقہ نہین ہو ابن ملجم نے پوچھا کہ تیرا مہر کیا ہے کہا تین ہزار درہم اور ایک غلام اور ایک کنیز اور قتل علی رضؓ ابن ابیطالب ابن ملجم نے درہم و غلام و کنیز دینا قبول کیا اور کہا کہ مین بارادۂ قتل علی رضؓ کے تو کوفہ مین آیا ہی ہون قطامہ نے کہا کہ اس کام کے لیے مین دوسرا آدمی بھی تجکو دونگی چنانچہ اپنا داماد وردان نام کو اوسکا مددگار کیا اور شبیب ابن بجرہ کو بہکا کر اوسکے ہمراہ کردیا ہرسہ ملعون منتظر شب معہود کے رہتے تھے۔ جب برکت بن عبد اللہ دمشق مین پہونچا ۱۷ تاریخ رمضان شریف کو جو باہم ہرسہ ظالمونکے مقرر ہوچکی تھی حضرت امیر معاویہ رضؓ پر تلوار زہر دار کا وار کیا اگرچہ حضرت معاویہ رضؓ کے زخم کاری نہ لگا مگر مجروح ہو گئے اوسیوقت ملازمان امیر رضؓ خوش تدبیر نے ظالم کو گرفتار کرلیا پھر بحکم امیر معاویہ رضؓ اپنے کیے کی سزا کو پہنچا حضرت معاویہ رضؓ نے حکیم حاذق سے علاج کرایا بفضل خدا چند روز مین شفاء کامل پائی بعد اسکے حضرت امیر معاویہ رضؓ نے حکم دیا کہ مسجد مین ایک مقصورہ[1] بنایا جاوے یعنی امام کے لیے ایک محفوظ جگہہ ہونا چاہیئے اور اوس مقام خاص پر بغیر ثقہ و معتمد لوگونکے عوام کو نہ جانا چاہیئے خلاصہ یہ ہی کہ اوس روز سے جب حضرت امیر معاویہ رضؓ نماز پنجوقتہ کیواسطے مسجد مین تشریف لیجاتے تو آنجناب رضؓ کی ایک جماعت سپاہ جلادت کیش خیر اندیش کی شمشیر برہنہ کیے ہوے ہمراہ رہتی اور حراست کرتی تھی غرضکہ ذات بابرکات حضرت امیر معاویہ رضؓ کو باعث اصلاح بہت سی خرابیون کا جو اس سے پیشتر واقع ہوچکی تہین پروردگار عالم و عالمیان نے اپنے فضل سے بنایا اور آنجناب رضؓ کے وجود باجود کو چشم زخم دشمن شدید پلید سے بچایا اور عمرو بن بکر اپنے وعدہ پر مصر پہونچا اور منتظر روز مقررہ کا ہوا اتفاق سے حضرت عمرو رضؓ بن العاص کے اوس شب کو شدت سے درد شکم تہا اسیلیے آنجناب رضؓ مسجد مین نہ جاسکے مگر بجاے اپنے ایک شخص کو کہ قبیلہ بنی عامر سے تہا مسجد مین بہیجدیا تا کہ امامت جماعت اہل ایمان کی کرے جب امام سجدہ مین گیا ظالم نے ایسی تلوار ماری کہ سرتن سے جدا ہوگیا جب لوگون نے یہ حال دیکھا

[1] مقصورہ بمعنی جای ایستادن امام در مسجد غیاث ۱۲

قاتل کو گرفتار کرکے کہا کہ اے ظالم یہ امیر نہتا جنکو تونے قتل کیا پہر ظالم کو بموجب ع پا بدست
دگری دست بدست دگری پکڑ کر حضرت عمرو بن العاص رض کے پاس لیگئے چنانچہ ظالم بحکم
شریعت اپنے کیئے کی سزا کو پہونچا **روایت ہے** کہ امیر المومنین علی رض تنہا مسجد مین
علی الصباح تشریف لیجایا کرتے ہتے اور طلوع آفتاب تک عبادات نوافل مین مشغول رہتے
جب آنجناب رض کے شیعونکو معلوم ہوا آپسمین کہنے لگے کہ یہ مرد دشمن بہت رکہتا ہے اور
پہر بہی نہین ڈرتا ہے لہذا ہمپر واجب ہی کہ ہم آنحضرت رض کے نگرانی رکہین چنانچہ ایک گروہ
روزانہ مسجد کو جاتا ایک شب نظر امیر المومنین رض کی اوس گروہ پر پڑی فرمایا تم کون بشر ہو
گروہ نے جوابدیا کہ ہم فلان فلان شخص ہین جناب رض کی حفاظت کرنیکو آئے ہین آنجناب رض
نے فرمایا کہ تم ہمکو آسیب ارضی و آفت سماوی سے بچا سکتے ہو کہا یہ کام تو ہمسے ہونا دشوار ہے
فرمایا کہ جب تم ہماری حفاظت نہین کرسکتے ہو تو اپنا راستہ پکڑو حضرات شیعہ تو بہانہ ڈہونڈہتی
ہی ہتے سنتے ہی اسباب کے دیدہ و دانستہ حراست آنجناب رض کی ترک کردی **نقل ہے**
کہ روز شہادت کی صبح سے جناب امیر رض کا یہ حال تہا کہ آنجناب رض چلنے اور کہڑے ہونے مین
متردد ہوتے ہتے اور فرماتے ہتے کہ موت سے کیسکو چارہ نہین اور نہ کوئی قضا سے بہاگ
سکتا ہے یہ فرماکر آنجناب رض نے ارادہ مسجد مین تشریف لیجانیکا فرمایا جون ہی آنجناب رض نے
قدم شریف چوکہٹ سے باہر رکہا قوم بطان کے چند آدمی کہ اوسوقت منزل ہمایون مین موجود
تہے روبرو آنجناب رض کے آپسمین چلا کر گفتگو کرنے لگے آنجناب رض کے خدمتگار نے اونکی
لاٹہی سے خبر لی آنجناب رض نے اوسکو اس حرکت سے باز رکہا اور فرمایا کہ قوم بطان کے لوگ
ازراہ محبت کے ہمارے پاس آئے ہین کوئی اونسے کچہہ نہ کہے جب حجرۂ مقدس سے باہر تشریف
لائے اور ارادہ مسجد کے اندر داخل ہونیکا فرمایا وہ تینون ظالم گہات مین تو بیٹہے ہی ہتے موقع
پاکر دوڑ پڑے اور تینون نے متفق ہوکر وار کیا چنانچہ ابن ملجم ظالم کی تلوار زہردار فرق اقدس پر
کاری پڑی اوسوقت آنجناب رض نے فرمایا کہ الحکومۃ للہ لا لک ولا لاصحابک اور فرمایا

فزت برب الکعبۃ کہتے ہین کہ ابن ملجم جناب امامت مآب رضؓ کو اندہیری رات مین زخم
کاری مارکر بہاگا اوسیدم لوگ یہ خبر وحشت اثر سنکر مجتمع ہوئے مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ زخمی کرنیوالا آنجناب رضؓ
کا کون ہے جناب امیر رضؓ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اوسکو ظاہر کردیگا اوسی رات کی صبحکو ایک شخص
نے قبیلہ بنی قیس سے دیکہا کہ ابن ملجم کوفہ کی گلی کوچون مین تلوار خون آلودہ لیے ہوئے پہر رہا ہی
پوچہا تو کون ہے جواب دیا کہ عبدالرحمن ابن ملجم اوس شخص نے کہا غالباً تونے ہی امیرالمومنین رضؓ
کو زخمی کیا ہے یکایک ابن ملجم کے منہ سے نکلا کہ ہان اوس شخص نے شور وغل مچایا لوگ دوڑے
ظالم کو پکڑکر جناب امیر رضؓ کے پاس لیگئے فرمایا کہ نہین جہوٹ بولتا مین اسی شخص نے مجکو زخمی
کیا ہے پہر آنجناب رضؓ نے ابن ملجم ظالم سے فرمایا کہ اے دشمن خدا ئی کیا ہمنے تجہپر قسم قسم کے
احسانات نہین کیے کہا ہان فرمایا کہ پہر تونے ایسا ظلم کیون ہمپر کیا ظالم نے جواب دیا کہ مین
چالیس صبح سے اپنی تلوار تیز کر رہا تہا اور خدا سے میری یہ دعا تہی کہ بدترین خلق خدا کو اوس سے
قتل کرون جناب امیر رضؓ نے فرمایا اراک مقتولاً بہٖ وانت شر خلق اللّٰہ یعنی دیکہا
تونے مقتول کو ساتہہ اوسکے اور حال یہ کہ توہی بدتر خلق اللہ کا ہے بعد اسکے حضرت امام حسن رضؓ
کو طلب کرکے فرمایا کہ ابن ملجم کو مقید رکہو مگر کہانا پینا روزانہ دیتے رہنا اگر ہمارا انتقال ہوجاوے
تو اوسکی بہی ایک زخم لگایا جاوے اور مثلہ بہی نہ کیا جاوے جب آنجناب رضؓ نے رحلت
فرمائی ابن ملجم ملجاء جہنم قتل کیا گیا شیعون نے اوسکی لاش کو چٹائی مین لپیٹ کر آگ سے
جلا دیا

ذکر ازواج و اولاد حضرت علی رضؓ کا

صحیح تواریخو نمین ہے کہ جبتک حضرت فاطمہ زہرا رضؓ بنت رسول خدا م زندہ رہین جناب امیر رضؓ
نے سوائے خاتون جنت کے کسی عورت سے نکاح نہین کیا دگر حضرات شیعہ آنجناب رضؓ
کی نسبت یہ تہمت قائم کرتے ہین کہ معاذ اللہ آنجناب رضؓ ایک کنیز حبشیہ پر شیدا اور ابوجہل
کی دختر پر فدا تہے چنانچہ ہمارے اس دعوےکی شہادت شیعونکی مستند کتاب علل الشرائع

مین موجود ہے) پہر بعد وفات حضرت خاتون قیامت رضہ کے آنجناب رضہ نے بہت سے نکاح یکی بعد دیگرے کیے چنانچہ کبہی ایسا نہوا کہ آنجناب رضہ کی چار بیبیون سے کم ہون اور سوائے چار بیبیون کے بہت سی زر خرید لونڈیان تہی تہین اور وے بہی آنجناب رضہ کے تصرف مین تہین اور اکثر اونمین اولادین بہی ہوئین چنانچہ مشہور ترین ازواج سے اول حضرت فاطمہ رضہ بنت رسول اللہ ہین دوم حضرت ام البنین بنت حزام والدہ حضرت عباس رضہ علمدار ہمشیرہ حقیقی شمر ذی الجوشن سوم حضرت اسما بنت عمیس چہارم حضرت ام حبیبہ بنت ربیعہ پنجم حضرت امامہ بنت ابی العاص ششم حضرت خولہ رضہ بنت جعفر حنفیہ جو آنجناب رضہ کو حضرت صدیق اکبر رضہ نے اپنے زمانہ خلافت مین غنیمت جہاد سے مرحمت کی تہین ہفتم حضرت عما بنت امراء القیس ہشتم حضرت لیلی بنت مسعود نہم حضرت سعیدہ بنت عروہ اہل سیر آنجناب رضہ کی اولاد کی تعداد مین اختلاف رکہتے ہین اکثر کہتے ہین کہ فرزندان و دختران بتیس ستہے اور کتاب فصل الخطاب مین روایت پینتیس کی ہے اور بعض کم و بیش لکہتے ہین واللہ اعلم بالصواب پس موافق روایت اول کے آنحضرت رضہ کی اولاد امجاد کی تعداد یہ ہے حضرت حسن رضہ و حضرت حسین رضہ و حضرت محسن رضہ (یہ صاحبزادہ ایام رضاعت ہی مین انتقال فرما گئے) و حضرت محمد اکبر رضہ و حضرت عبد اللہ اکبر رضہ و حضرت ابو بکر رضہ و حضرت عمر رضہ و حضرت عثمان رضہ و حضرت محمد اوسط رضہ و حضرت عبد اللہ اصغر رضہ۔ (ان صاحبزادہ کو مختار ثقفی نے کوفہ مین شہید کیا) و حضرت محمد اصغر رضہ و حضرت یحیی رضہ و حضرت عون رضہ و حضرت عباس رضہ و حضرت جعفر رضہ و حضرت شفیق رضہ۔

حضرت زینب کبری رضہ۔ حضرت ام کلثوم رضہ زوجہ حضرت عمر رضہ و حضرت رقیہ رضہ و حضرت ام الحسن رضہ و حضرت آمنۃ الکبری رضہ و حضرت ام ہانی رضہ و حضرت میمونہ رضہ و حضرت زینب صغری رضہ و حضرت فاطمہ رضہ و حضرت امامہ رضہ و حضرت خدیجہ رضہ و حضرت ام الکرام رضہ و حضرت ام سلمہ رضہ و حضرت ام جعفر رضہ و حضرت جمانہ رضہ و حضرت نفیسہ رضہ۔

پس حضرت حسن رضہ و حضرت حسین رضہ و حضرت محسن رضہ و حضرت زینب رضہ و حضرت ام کلثوم رضہ

زوجۂ حضرت عمر رضؓ و حضرت رقیہ رضؓ شکم محترم حضرت فاطمہ زہرا رضؓ بنت رسول خداؐ سے پیدا ہوئے اور حضرت محمد اکبر رضؓ بطن حضرت خولہ رضؓ سے اور حضرت محمد اوسط رضؓ بطن حضرت امامہ رضؓ سے اور حضرت ابوبکر رضؓ بطن حضرت لیلی رضؓ سے اور حضرت عباس رضؓ و حضرت عثمان رضؓ و حضرت جعفر رضؓ و حضرت عبداللہ ثانی رضؓ بطن حضرت ام البنیین رضؓ سے اور حضرت ام الحسن رضؓ و حضرت آمنۃ الکبریٰ بطن حضرت سعیدہ رضؓ سے اور حضرت یحییٰ رضؓ و حضرت عون رضؓ بطن حضرت اسماء رضؓ و حضرت عمر رضؓ بطن حضرت ام حبیبہ رضؓ سے ہویدا ہوے ماباقی اولاد دیگر امہات چند سے تولد ہوئی اکثر اولاد آنجناب رضؓ کے صحیح حالات معلوم نہوئے مگر اسقدر ثابت ہی کہ نسب آنجناب رضؓ کا پانچ فرزندونسے باقی و جاری ہے اول حضرت حسن رضؓ سے دوم حضرت حسین رضؓ سے ان صاحبزادونکی اولاد امجاد کو سادات علویہ کہتے ہین سوم حضرت محمد رضؓ بن الحنیفہ سے چہارم حضرت عمر رضؓ[۱] مکنی با بوالقاسم سے پنجم حضرت عباس رضؓ سے ان صاحبزادون کی اولاد کو شیوخ علوی کہتے ہین۔

ذکر خلافت امام المومنین حضرت حسن ابن علی رضؓ کا

بصحیح تواریخونسے بالاتفاق ثابت ہی کہ حضرت امام حسن رضؓ سینہ سے سر تک بالکل ہم شبیہ حضرت رسول خداؐ کے تہے بالاجماع علماء سیر ذکر کرتے ہین کہ ایک روز حضرت صدیق اکبر رضؓ خلیفۂ برحق شروع ہی زمانہ خلافت مین اپنی وزیر خوش تدبیر جناب امیر رضؓ و نیز بعض دیگر صحابہ رضؓ حضرت بشیر و نذیرؐ کو ہمراہ لیکر کسی مقام پر تشریف لیجارہے تہے اثناء راہ مین نظر آنحضرت رضؓ کی حضرت امام حسن رضؓ پر پڑی اوسوقت وہ بچونکے ساتھ کہیل رہے تہے حضرت صدیق اکبر رضؓ نے دیکھتے ہی اونکو اپنے دوش رحمت آغوش پر اوٹہالیا اور فرمایا کہ یہ فرزند ارجمند بعینہ مشابہ حضرت

[۱] واضح ہو کہ حضرت عمر فاروق رضؓ ابن الخطاب کی نسل سے ہین اونکو شیخ فاروقی کہتے ہین اور حضرت عمر رضؓ بن حضرت علی رضؓ کی نسل سے ہین اونکو شیخ علوی کہتے ہین۔ ۲

خاتم الانبیاء کی ہے نہ مانند علی مرتضی رض کے جناب امیر رض یہ کلام صدق نظام سنکر ہنستے جاتے تہے اور حضرت صدیق اکبر رض کے قول کی تصدیق فرماتے تہے **روایت ہے** کہ جب جناب امامت مآب حضرت علی رض شہید ہوگئے حضرت امام حسن رض نے منبر پر کہڑے ہوکر خطبہ پڑہا۔ یا ایہا الناس آجکی شب تمہارے خلیفہ چہارم نے شہادت پائی پہر بہت کچہہ فضائل اپنے والد ماجد کے بیان فرماے! اسمقام پر صاحب روضۃ الصفا نے بنابر عقیدہ شیعگی لکہا ہی کہ مثل آپکا نہ متقدمین مین گذرا اور نہ متاخرین مین مطلب اس سوء ظن و انحراف باطنی کا یہ ہوا کہ جمیع انبیاء و مرسلین بلکہ حضرت خاتم المرسلین بہی معاذ اللہ ثم معاذ اللہ جناب امیر رض کے مقابلہ مین کچہہ رتبہ نہ رکہتے تہے پہر لکہاہے کہ جناب امیر رض جب کسی معرکہ مین تشریف لیجاتے تو آنجناب رض کے داہنی طرف جبرئیل ع اور بائین طرف میکائیل ع یاری و غمگساری کیواسطے ساتہہ رہتے تہے ہمارے نزدیک یہ قصہ بہی امیر حمزہ کی داستان سے کچہہ کم نہین ہے اعوذ باللہ من ہفوات الحمد ... اپنی نسبت بیعت کی درخواست کے جب کلمات حاضرین جلسہ نے سنے آنجناب رض کی بیعت کرنے پر راضی ہوئے سب سے پہلے جس صاحب نے کہ اپنا ہاتہہ بیعت کیواسطے بڑہایا وہ حضرت قیس رض بن سعد بن عبادہ انصاری تہے وقت بیعت کے حضرت قیس رض موصوف نے عرض کی کہ ای امام المومنین رض مین آنحضرت رض کے دست مبارک پر بیعت کرتا ہون کہ ہمیشہ کتاب خدا وند عزو علا و سنت حضرت خیر الورا کا عامل رہونگا اور اعداسے جہاد کا شاغل حضرت امام حسن رض نے فرمایا کہ اگرچہ جہاد کرنا دشمنان دین کے ساتہہ داخل کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے ہو مگر اسکی تصریح کی حاجت کیا تہی سنتے ہی اس کلام صلح التیام کے حضار جلسہ نے معلوم کر لیا کہ بالیقین نور دیدۂ بتول رض کو کسی سے میل نزاع و جدال و محاربہ و قتال کا نہین ہے جب خبر واقعہ امیر المومنین حضرت علی رض اور بیعت لینی فرزند رشید آنجناب رض کی حضرت معاویہ رض نے سنی ملک شام مین بجاے اپنے ضحاک بن قیس کو نائب مقرر کر کے ساٹہہ ہزار آدمی ہمراہ لیکے بارادۂ تسخیر ممالک عراق عرب کے روانہ ہوے تہے

حضرت امام حسن رض کو جب اس امر کی اطلاع ہوئی چالیس ہزار آدمی ہمراہ لیکر کوفہ سے باہر
نکلے بعد طے مسافت دیر عبد الرحمن [1] مین مقام کیا اور حکم دیا کہ قیس بن سعد بارہ ہزار سوار نامدار
لیکر مقدمۃ الجیش رہے یعنی پیش لشکر جب حضرت امام حسن رض بساباط [2] مدائن مین داخل ہوئے
اوسدن ڈیرے ڈالدیے تاکہ جانور و آدمی لشکر کے آسودہ ہوجائین جب اسمقام سے بہی ارادہ
کوچ کا ہوا پیشتر آنجناب رض نے مجمع کثیرہ مین بعد حمد و سپاس باری تعالی کے فرمایا کہ ایہا الناس
تم لوگون نے ہماری بیعت اس شرط پر کی ہے کہ اگر مین صلح کرون تو تم بہی صلح کرنا اور اگر
مین جنگ کرون تو تم بہی جنگ کرنا قسم ہے اوس خدا کی کہ قدرت اوسکی درجہ کمال کا رکہتی ہی
کہ مجکو کسی شخص سے بغض و عداوت نہین ہے اور مشرق سے مغرب تک کسی ایک کو بہی نہ
پاؤگے کہ اوسکی طرف سے ذرہ بہر بہی میرے دل مین آزردگی ہو اور مین بہ نسبت تفرقہ و پریشانی
کے جمعیت و الفت و سلامت و اصلاح دو طرفہ کو دوست تر رکہتا ہون کیونکہ تفرقہ باعث دشمنی و
خوف و بغض و حسد و عداوت کا ہے والسلام چنانچہ صاحب فصول و صاحب تنزیہ الانبیاء والائمہ
نے اصل خطبہ حضرت امام حسن رض کو باین عبارت نقل کیا ہے [3] لما ابرم الصلح بینی و بین
معاویۃ قد نازعنی حقا لی دونہ فنظرت الصلاح الامۃ و قطع الفتنۃ و قد کنتم
بایعتمونی علی ان تسالموا من سالمنی و تحاربوا من حاربنی فرائیت ان حصن دماء المسلمین
خیر من سفکہا و لم ارد بذلک صلاحکم ترجمہ جسوقت مضبوط ہوئی صلح درمیان
میرے اور درمیان معاویہ رض کے تحقیق معاویہ رض نے جہگڑا کیا مجہسے اوس حق کا کہ مجکو حاصل تہا
پس دیکہی مین نے صلاح امت کیواسطے اور قطع کرنے فتنہ کی اور تمنے بیعت کی تہی میرے ساتہ
اسبات پر کہ صلح کرو تم جس سے کہ صلح کرون مین اور لڑو تم جس سے کہ لڑون مین اور مناسب دیکہا مین نے
محفوظ رکہنا خون مسلمانونکا بہتر ہے بہانے اوسکے سے اور نہین ارادہ کیا مین نے اس صلح کا مگر
تمہاری بہتری کے لیے پہر دوسرا خطبہ آنجناب رض رحمت مآب کا کتاب مذکورہ بالا مین باین مضمون
مرقوم ہے انما فعلت ما فعلت اشفاقا علیکم ترجمہ جزاین نیست کہ کیا مینی جو کچہہ کہ کیا

[1] نام مقام کا ۱۲
[2] نام مقام کا ہی
[3] اور اسکو اس جگہ کا ترجمہ بعینہ جلاء العیون کی فصل ۹ مین بزبان فارسی مرقوم ہے ۱۲

مین سنے ازراہ شفقت سکے تمہارسے حال پر۔ جب شیعان پاک نے یہ کلام صداقت التیام
حضرت امام حسن رضہ سے سنا یقین ہوا کہ آنحضرت رضہ معاویہ رضہ سے صلح کرکے ترک خلافت
فرمائینگے خلاصہ یہ ہی کہ اسد رجہ شیعان علی رضہ غیظ و غضب مین آئے کہ ارادہ قتل کرنے حضرت
امام المومنین رضہ کا کیا کسی ظالم نے آنجناب رضہ کا لباس چاک کر ڈالا اور مختار ثقفی رکن اعظم
شیعان نے آنجناب رضہ کا مصلی جسپر آنجناب رضہ بیٹھے ہوے تھے گھسیٹ لیا چنانچہ آنحضرت رضہ
منہ کے بہل گر پڑے اور دوسرے اظلم نے ساق مبارک آنحضرت رضہ پر نہایت ہی بید ردی سے
کدال مارا پہر شیعون نے اثنا سفر مین آنجناب رضہ سے جھگڑا کیا کہ نوبت کشت و خون کی پہونچی
جتنے سردار شیعہ کہ آنجناب رضہ کے ہمرکاب تھے سب ہی تو حضرت معاویہ رضہ سے ساز کر گئے چنانچہ
اس امر واقعی کا مشرح و مفصل حال شیعونکی نہایت ہی مستند و معتبر کتاب تنزیہ الانبیاء و
الائمہ مین شریف مرتضی راس المجتہدین شیعان نے بڑی آب و تاب سنے لکھا ہے جب حضرت
امام حسن رضہ نے شیعان علی رضہ کے ظلم و بے اعتنائی و ستم و بیوفائی کو مشاہدہ کیا اوس وقت
آنجناب رضہ نے حالت افسوس مین فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ غرضکہ بالاتفاق
کتب سیر[1] و تواریخ معتبرہ سنے ثابت ہے کہ حضرت امام حسن رضہ کو شیعان علی رضہ نے ازراہ
قساوت قلبی کے ایسے سخت ایذا پہنچائی کہ آنجناب رضہ نے سخت ہی بتنگ آکر گھوڑے پر سوار ہوکر
دوہائی مچائی کہ خدا کیواسطے کوئی مسلمان ہماری مدد کرے کیونکہ اظلم درپے ہلاکت کے ہین
سنتے ہی اس خبر حیرت اثر کے قبیلہ ربیعہ و قبیلہ ہمدان کے قوم نے آنجناب رضہ کی حمایت
وحفاظت کی اور آنجناب رضہ کو شر اہل نفاق سے محفوظ رکہا چونکہ آنجناب رضہ کو ابن سنان کے

[1] درکتاب احتجاج روایت است چون خنجر بحضرت امام حسن رضہ زدند در مدائن درید بن جہنی برائے عیادت
بخدمت آنحضرت رضہ رفت و آنحضرت رضہ در درد و الم بود گفت چہ مصلحت دیدانی یا ابن رسول اللہ بسبیکہ مردم متحیر اند
درین کار حضرت فرمود کہ بخدا سوگند کہ معاویہ رضہ از برائے من بہتر است ازین جماعت کہ اینہا دعوی میکنند کہ شیعہ
من اند و ارادہ قتل من کردند و مال مرا غارت کردند بخدا سوگند کہ اگر از معاویہ رضہ عہد بگیرم و خون خود را حفظ کنم
و ایمن گردم در اہل و عیال خود بہتر است از برای من تا آنکہ اینہا مرا بکشند و ضائع شوند اہل و عیال و خویشان من بخدا
سوگند اگر من با معاویہ رضہ جنگ کنم ہر آئینہ ایشان مرا بدست گرفتہ بمعاویہ رضہ میسپردند دیکھو شیعو جلاء العیون کی فصل پنجم

چیلون سنے اثناء راہ مین نہایت ہی زخمی کیا تہا اسلیے آنجناب رضہ نے مجبور و مظلوم ہوکر قصر
ابیض مدائن مین قیام فرمایا جراحون نے معالجہ کیا فضل خدا سے صحت پائی اسی اثناء مین امیر معاویہ رضہ
دیار انبار مین پہونچے اور وہانسے بطریق مقدمۃ الجیش عبد اللہ بن عامر کو جانب مدائن روانہ کیا
جب عبد اللہ قریب مدائن کے پہونچے حضرت امام حسن رضہ بہی شیعان علی رضہ کا ایک لشکر لیکر
مدائن سے باہر تشریف لاتے جب لشکر فریقین مقابل ہوئے اوسوقت عبد اللہ بن عامر نے
فریاد کی کہ اے اہل عراق مین تمسے لڑنیکو نہین آیا ہون بلکہ مین مقدمۃ الجیش امیر معاویہ رضہ کا ہون
اور امیر معاویہ رضہ کے ڈیرے دیار انبار مین ہین اب تم جاکر میرا سلام حضرت امام حسن رضہ بن علی رضہ سے
کہو اور عرض کرو کہ عبد اللہ آنجناب رضہ کو قسم خدا کی دلاکر کہتا ہی کہ بہتر ہے جو آنجناب رضہ صلح کر لین
جدال و قتال مین کوئی فائدہ متصور نہین جون ہی یہ بات شیعان علی رضہ نے سنی کمرین ٹوٹ گئین
جی چہوٹ گئے بقول شخصے نہ اودہ زنان نہ آدہ مردان جب حضرت امام حسن رضہ نے خیانت و جبانت اپنے
اصحاب کی معلوم کی پہر مدائن واپس تشریف لائے اور وہانسے عبد اللہ بن عامر کو یہ پیغام خیر انجام
بہیجا کہ اگر امیر معاویہ رضہ ہماری چند شرائط کو قبول فرمادین تو ہم نہایت ہی خوشی دل سے امر خلافت
سپرد کردین اور وہ یہ ہین اول امیر معاویہ رضہ شیعان علی رضہ سے کچہہ کینہ نہ رکہین دوم خراج ملک
اہواز کا ہر سال ہمارے خرچ کیواسطے مقرر کرین سوم دو لاکہہ درہم سواے خرچ مذکور کے اور بہی ہمکو مرحمت
کرتے رہین چہارم اہلبیت رسول اللہ صلعم کے پورے پورے حقوق ادا کرتے رہین پنجم بنی ہاشم رضہ کے
ساتہہ انعام و اکرام سے پیش آتے رہین اور ہمیشہ اونکو اپنے اور اپنے اہلبیت پر ترجیح دیتے رہین
عبد اللہ بن عامر نے خبر صلح کی امیر معاویہ رضہ پاس بہیجی سنتے ہی اس خوش خبر خیر اثر کے امیر معاویہ رضہ
باغ باغ ہوگئے اور جملہ ملتمسات امام حسن رضہ کو دل و جانسے قبول و منظور فرمایا اور اوسیوقت ایک عہد نامہ
خاص اپنے ہاتہہ سے لکہا اور اوسپر اپنی مہر کردی اور حکم دیا کہ روساء شام اسپر اپنی گواہیان لکہہ دین
جب عہد نامہ مرتب ہوچکا امیر معاویہ رضہ نے عبد اللہ بن عامر کے پاس بہیجدیا اور عبد اللہ بن عامر نے
اوسی دم عہد نامہ کو حضرت امام حسن رضہ کے حضور مین روانہ کیا جون ہی حضرت امام حسن رضہ نے عہد نامہ

ملاحظہ فرمایا بطیب خاطر خطیر و برغبت ضمیر منیر صلح کو قبول و منظور کیا اور ایک فرمان واجب الاذعان بنام قیس رضہ بن سعد کہ مقدمۃ الجیش آنحضرت رضہ کے تھے اور دیار انبار مین قیام رکھتے تھے باین مضمون لکھا کہ اے قیس رضہ بن سعد ہمارے اور امیر معاویہ رضہ کے درمیان مین نہایت ہی رضامندی کے ساتھہ صلح واقع ہوئی اب تمکو بہی لازم بلکہ الزم ہو کہ امر حکومت بغیر منازعت امیر معاویہ رضہ کے حوالہ کرو اور پہر کبہی آنجناب رضہ سے کسی قسم کی کدورت نرکہنا جب فرمان حضرت امام حسن رضہ کا قیس رضہ کے پاس پہونچا قیس رضہ نے سرداران لشکر سے کیفیت صلح کی بیان کی اور کہا کہ دو باتون سے ایک بات قبول کرنا چاہتے یا تو امیر معاویہ رضہ سے بغیر امام کے جنگ کرنے پر آمادہ ہو یا بمصداق سیتہ اونکی اطاعت واجب الطاعت منظور کرو شیعان علی رضہ نے سنتے ہی اس خبر فرحت اثر کے نہایت ہی رضا و رغبت کے ساتھہ شق دوم کو اختیار کیا یعنی حضرت امیر رضہ معاویہ رضہ کی تابعداری و فرمانبرداری کرنے پر راضی ہوگئے بعد اسکے قیس رضہ نے مع لشکر کے جانب مدائن مراجعت کی اور وہان سے کوفہ مین داخل ہوئے اتفاقاً اوسی روز حضرت امیر معاویہ رضہ بہی کوفہ مین تشریف لائے اور حضرت امام حسن رضہ کو طلب فرمایا تاکہ آپ کی آکر بیعت کرین حضرت امام حسن رضہ نے جواب مین کہلا بہیجا کہ ہم بیعت اس وعدہ پر کر سکتے ہین کہ تمام خلائق کو اگر آپ امان دین حضرت معاویہ رضہ نے جواب دیا کہ سوائے قیس رضہ کے تمام خلائق میری طرف سے امن مین ہین حضرت امام حسن رضہ نے پہر پیغام بہیجا کہ اے امیر رضہ جبتک آپ قیس کو امان نہ دینگے ہرگز ہم آپسے راضی نہوینگے امیر معاویہ رضہ نے سنتے ہی اس بات کے پاس خاطر حضرت امام حسن رضہ کو بہر صورت مقدم رکہا یعنی قیس کو بہی امن کلی دی بعد طے ہونے جملہ امورات کے حضرت امام حسن رضہ حضرت امیر معاویہ رضہ کے دربار مین تشریف لیگئے اور نہایت ہی رضا و رغبت سے اونکے ہاتھہ پر بیعت کی زان بعد امیر معاویہ رضہ نے حضرت امام حسین رضہ کو طلب کیا چنانچہ آنحضرت رضہ نے بہی اوسیدم تشریف لاکر امیر معاویہ رضہ کی بیعت کی (اگرچہ بنا بر مذہب شیعگی صاحب روضۃ الصفا نے لکہا ہی کہ شیعہ این روایت را مسلم ندارند مگر معائنہ کتب سیر و تواریخ سے بالاتفاق ثابت ہے کہ حضرت امام حسین رضہ نے بلا تکلف و اکراہ مثل حضرت امام حسن رضہ حضرت امیر معاویہ رضہ کی بیعت کی بعد آنجناب رضہ کے قیس رضہ بہی مطیع و منقاد

بصدا عتقاد ہوگئے غرضکہ جملہ بنی ہاشم رضہ وغیر بنی ہاشم واصحاب عظم رضہ وارباب حشم نے دل وجان سے امارت حضرت معاویہ رضہ کی قبول ومنظور کرلی بعد صلح کے حضرت امام حسن رضہ معہ حضرت امام حسین رضہ کے کوفہ سے مدینہ منورہ مین تشریف لائے اور وے چالیس ہزار شیعہ جنہون نے آنجناب رضہ کے دست مبارک پر بیعت کی ہتی کوفہ مین رہ گئے اور حضرت امیر معاویہ رضہ ملک شام کو واپس گئے **روایت** ہے کہ مدت خلافت حضرت امام حسن رضہ کی چہہ ماہ ہتی پس اس صورت مین معنی حدیث صحیح نبوی م الخلافۃ بعدی ثلاثون سنۃ کے ظاہر وباہر ہوئے اسلیے کہ زمانہ خلافت خلفاء اربعہ رضہ کا ساڑہے اونتیس برسکا گذرا تہا سر اس سخن کا یہ کہ حضرت مقدس نبوی م نے شان مین حضرت امام حسن رضہ کے فرمایا تہا کہ یہ میرا فرزند ارجمند سید ہے اور عنقریب حقتعالی اوسکے واسطے سے درمیان دو گروہ بزرگ مسلمانون کے صلح کروادیگا چنانچہ یہ پیشین گوئی حضرت صلعم کی تصدیق کو پہونچی اسکے بعد صاحب روضۃ الصفا نے لکہا ہی کہ سنہ مین قروۃ بن نوفل اشجعی سرگروہ خوارج ملعون نے چہہ سو فوج ہمراہ لیکر اہل اسلام پر چڑہائی کی جب مقام نخلہ تک پہونچا حضرت امیر معاویہ رضہ نے یہ خبر سنکر حضرت امام حسن رضہ کو پیغام بہیجا کہ آپ اوس گروہ عصیان پژوہ سے مقابلہ ومقاتلہ کیجیے حضرت امام حسن رضہ نے جواب دیا کہ اے امیر المومنین رضہ آپ جانین اور آپکا کام ہمکو توگوشۂ عافیت پسند ہے اب نہ ہم کسی اہل قبلہ سے لڑینگے اور نہ کسی سے جہگڑینگے۔

دیگر تواریخون مین ہی کہ جب حضرت امیر معاویہ رضہ نے حضرت امام حسن رضہ کا جواب سنا قوم ناحق شناس کے تدارک مین سعی موفورہ فرمائی اور تہوڑی ہی فرصت مین اوسکے طوفان بے تمیزی کو رفع دفع کردیا۔

ذکر شہادت حضرت امام حسن رضہ ابن علی رضہ کا

صاحب روضۃ الصفا نے بنا بر عقاید مذہب شیعگی کے اپنی رائے سے باعث شہادت حضرت امام حسن رضہ کا معاذ اللہ حضرت امیر معاویہ رضہ کو ٹہرایا ہے اور ایسا ترک ادب سبب لکہا ہی کہ نہ وہ از راہ عقل کے صحیح ہوسکتا ہی اور نہ از راہ نقل کے بلکہ بہت بڑی اہانت اوس سوء ادبی سے نسبت

حضرت امام حسن رضہ کے ثابت ہوتی ہی اور یہ خالی انحراف باطنی سے نہین ہی ہم اس اتہام کو صرف
ادب کی وجہ سے قلم انداز کرتے ہین مصرعہ کہ این شیوہ ختم است بر دیگران ۔ اب ہم وہ تاریخی
حالات جو صاحب روضۃ الشہدا نے لکہے ہین اور بہر حال وہ قرین قیاس بہی ہین بلکہ اکثر تواریخ
وکتب سیر اہلسنت کے موافق ہی ہین لکہتے ہین **روایت** ہے کہ جس زمانہ مین حضرت
امام حسن رضہ کو زہر دیا گیا اوس وقت آنجناب رضہ نے فرمایا کہ سقیت السم مرتین وھذہ الثالثۃ
ترجمہ دیا گیا مین زہر دو مرتبہ اور یہ تیسرا مرتبہ ہے مگر فصل الخطاب مین چوتہا مرتبہ اثر زہر کا لکہا ہے
جب یہ خبر تمدد اثر حضرت امام حسین رضہ کو پہونچی اوسیدم دوڑے ہوئے آئے اور سرہانے کہڑے
ہوکر ادب سے عرض کیا کہ اے میرے برادر مکرم فرمائے تو کہ آپکو کسنے زہر دیا شاید کہ آنجناب بدعا کو
کاری ہو جائے تو ہم اوس سے مواخذہ کرین فرمایا کہ اے میرے پیارے بہائی نہ ہمارے
پدر بزرگوار حضرت علی مرتضی رضہ غماز تہے اور نہ ہماری مادر مشفقہ حضرت فاطمہ زہرا رضہ غماز تہین اور نہ ہمارے
جدامجد حضرت محمد مصطفی صلعم غماز تہے اور نہ ہماری جدہ مکرمہ حضرت خدیجہ کبریٰ رضہ غماز تہین اور نہ ہماری
اہل مین سے کسینے غمازی کی ہی اگر ہمکو قیامت کے دن خدائے عزوجل نے بخشدیا جبتک کہ وہ
شخص کہ جسنے مجکو زہر دیا ہے نہ بخشا جائیگا مین تنہا بہشت مین نہ جاؤنگا بلکہ ضرور ہی اوسکو اپنے
ہمراہ لیجاؤنگا۔ **روایت** ہے کہ ایک شخص حضرت امام حسن رضہ کے حضور مین حاضر ہوا اوسوقت
آنجناب رضہ روٹی کہا رہے تہے اوس شخص نے سوال کیا کہ اے ابن رسول اللہ صلعم مجہپر دس ہزار
درہم قرض ہین اگر مرحمت ہون عین رحمت ہے حضرت امام حسن رضہ نے اوسی وقت اوسکو دس ہزار
درہم عطا کردیے مگر آنجناب رضہ نے اوس سے کہانیکے واسطے نہ فرمایا یہانتک کہ وہ شخص درہم لیکے
چلا گیا حضار نے عرض کی کہ اے ابن رسول اللہ صلعم آنجناب رضہ نے دس ہزار درہم بشتاب کرامت فرمادیے
اور یہ نہ فرمایا کہ اے سائل روٹی کہا حضرت امام حسن رضہ نے جواب دیا کہ کلام خدای عزوجل کرکے
سے جسنے میرے جدامجد کو خلق عظیم پر مبعوث فرمایا اگر مجکو یہ بات ثابت ہوتی کہ پیشتر سائل کو روٹی
کہلائی جاوے اوسوقت اوسکی ضرورتین حاجت برلائی جائے اگر یہی حکم ہوتا تو ہم بہی ایسا کرتے

روایت ہے کہ حضرت امام حسن رض نے خواب مین دیکھا کہ سورۂ قل ہو اللہ احد آنجناب رض کی
پیشانی مبارک پر لکہی ہوئی ہی اس خواب سے آنجناب رض ازبس خوش ہوئے جب یہ خواب سعد رض بن
مسیب نے سنا کہا قد دنا اجلہ یعنی آنحضرت رض کی موت پہونچی روایت ہی عمیر بن اسحاق سے کہ
کہا مین اور میرا ایک دوست واسطے عیادت حضرت امام حسن رض کے گئے جب آنحضرت رض کے قریب
جاکر بیٹھے سنا ہمنے کہ آنحضرت رض ایک شخص سے فرماتے تھے کہ ہمارا حال پوچھ اوس شخص نے جواب
دیا کہ پروردگار عالم حضور کو شفاء کامل عطا فرماوے تاکہ دوبارہ حضور کا حال دریافت کرون پھر آنحضرت رض
نے اوس سے فرمایا کہ ہمارا حال پوچھ آگے اوس سے کہ طاقت پوچھنے کی نرہے تو اوس شخص نے
وہی جواب دیا بعد اوسکے آنحضرت رض نے فرمایا کہ میرا جگر ٹکڑے ہو کر دستونسے نکلتا ہی اگرچہ چند مرتبہ
مجھکو زہر دیا گیا مگر اس مرتبہ موثر ہوا عمیر کہتا ہی کہ پھر مین دوسرے دن آنحضرت رض کی خدمت شریف
مین حاضر ہوا حضرت امام حسین رض کو دیکھا مین نے کہ آنحضرت رض کے سرہانہ بیٹھے ہوئے تھے اور
فرماتے تھے کہ اے برادر مکرم یہ تکالیف جو آنجناب رض پر گذر رہی ہین فرمائیے تو کہ یہ ظلم کسنے کیا اور
گمان آنجناب رض کا کسکی طرف ہے حضرت امام حسن رض نے فرمایا کہ اگر ہم کسیکو بتلا ہی دین تو تم اوسکو
قتل کر ڈالوگے حضرت امام حسین رض نے جواب دیا کہ بلاشک ہم ایسا ہی کرینگے حضرت امام حسن رض نے
فرمایا کہ اگر گمان ہمارا مطابق واقع کے ہی تو اوسکی شدت وسختی وضلالت وبدبختی حد سے زیادہ ہوگی
اور اگر مطابق واقع کے نہوئی تو ایک بیگناہ ناحق مارا جاویگا اور یہ ہمارے حق مین اچھا نہین غرضکہ
حضرت امام حسن رض کو زہر دہندہ کا پورا پورا الیقین نہ تہا کہ کون ہی باقی رہا شبہ تو یہ بمقتضاء بشریت
تہا اب صاحب روضۃ الصفا کے اوس الزام صریح اتہام کو جو معاذ اللہ نسبت حضرت امیر معاویہ رض
کے براہ عناد قلبی وفساد دلی کے قائم کیا ہی ملاحظہ کرنا چاہئے کہ جب حضرت امام حسن رض ہی اپنے اصلی
زہر دہندہ سے خبردار نہ تھے تا بہ دیگران چہ رسد روایت ہے کہ حضرت امام حسن رض نے
حالت مرض موت مین حضرت امام حسین رض سے فرمایا کہ اگر ہمارا انتقال ہو جاوے تو ہمکو ہمارے
پدر بزرگوار یعنی رسول م کردگار کے نزدیک دفن کرنا بشرطیکہ کسی قسم کا فتنہ برپا نہو ورنہ جنت البقیع مین

مدفن بکثرت آل رضہ و اصحاب رض کا ہو دفن کرنا جب آنحضرت رض نے وفات پائی حضرت امام حسین رض جنازہ
مقدس کو روضۂ اقدس پر بسبب وصیت اپنے بادر کے لے گئے حضرت عائشہ رض صدیقہ نے اپنے
حجرۂ عزیز کے دفن کی مکرر اجازت دی تھی مگر مروان بن حکم نے از راہ شرارت کے مانع ہوا حالانکہ
امامین شریفین رض نے اوس احسان فراموش کے ساتھ بہت کچھ سلوک کیئے تھے از آنجملہ یہ کہ
جب جنگ جمل میں مروان قید ہوا اوسوقت حضرت امامین موصوف رض نے جناب امامت دستگاہ رض
سے سفارش کرکے رہا کرا دیا چنانچہ شیعون کی نہج البلاغت میں کلام لبیب مرقوم ہی قال لمروان
بن الحکم بالبصرۃ قالوا اخذ مروان بن الحکم اسیرا یوم الجمل
فاستشفع الحسن والحسین علیہما السلام الی امیر المؤمنین فکلماہ
فیہ فخلی سبیلہ **ترجمہ** فرمایا جناب امیر رض نے مروان بیٹے حکم کے بارے میں راوی
کہتا ہے کہ گرفتار ہوا مروان بیٹا حکم کا جنگ جمل کے دن پس شفاعت کی اوسکی امام حسن رض وامام حسین رض
نے طرف امیر المومنین رض کے پس گفتگو کی دونوں نے اوسکی خلاصی میں پس چھوڑ دیا اوسکو جناب
امیر رض نے۔ غرضکہ اوس احسان فراموش نے کہ اوس زمانہ میں حاکم مدینہ منورہ کا تھا ارادہ جدال و
قتال کا کیا اسلیئے حضرت امام حسین رض مجبور ہوئے اور جنازہ کو جنت البقیع میں لیجا کر دفن کیا۔

روایت ہے کہ حضرت امام حسن رض بسبیل تعاقب عورتوں سے نکاح کیا کرتے تھے پھر اون کو
طلاق دیدیا کرتے تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ لوگوں کو منع فرماتے تھے کہ کوئی اپنی دختر کا حضرت
حسن رض سے نکاح نہ کرے کیونکہ وہ طلاق دیتے ہیں مگر زنان باکرہ حضرت امام حسن رض سے
نکاح کرنیکی از بس رغبت رکھتی تھیں سبب اسکا یہ تھا کہ اونہوں نے سنا تھا کہ صاحب لولاک نے
آپ کی ناف پر بکثرت بوسے دیئے ہیں پس وے زنان صالحہ ونسوان باکرہ صرف اس امید
میمنت جاوید پر کہ بوسہ گاہ چشم وچراغ دودمان عبد مناف کے مساس سے مشرف ہوں تاکہ آتش
دوزخ اونپر حرام ہوجاوے اوسکو حشر میں اونکا احترام نکاح کی خواہش کرتی تھیں اسکی تصدیق
مجالس المومنین میں باین عبارت مرقوم ہو کہ اگر متعہ حلال بودی چرا امام رغبت بنکاح وطلاق

فرمودی **روایت** ہی جابر سے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ اہل بہشت کی طرف دیکھے وہ دیکھے حضرت امام حسن رضہ کی طرف **روایت** ہی ابن زبیر رضہ سے کہ ایک روز حالت نماز مین حضرت رسول خدا صلعم سجدہ مین تھے اور حضرت امام حسن رضہ آنحضرت صلعم کے اوپر سوار تھے جبتک حضرت امام حسن رضہ اپنی خوشی سے نہ اوترے آنحضرت صلعم نہ اوٹھے **روایت** ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے حضرت امام حسن رضہ کی شان مین یہ حدیث ارشاد فرمائی کہ اے پروردگار دوست رکہتا ہون مین اوسکو جو کوئی کہ دوست رکہے اوسکو دوست رکہہ تو اوسکو **ابیات**

اگر عمرے بیارایم سخن را	نشاید نعت من نعت حسن رضہ را
سخن گیرم کہ جز دُرِّ عدن نیست	سزای وصف اخلاق حسن رضہ نیست
سخن گر بگذرد از چرخ اخضر	ہنوز از قدر او باشد فزون تر
سخن را گر بعلیین رسانم	رسانیدن بقدرش کے توانم
کمالش گرچہ نزد ماست ظاہر	زبان ما ز دست اوست قاصر
دو گیتی را وجودش زیب زین ہست	نظیر او اگر گوئی حسین رضہ است

عمر شریف حضرت امام حسن رضہ کی ۴۷ برس چند ماہ کی ہوئی۔

ذکر ازواج رضہ و اولاد حضرت امام حسن رضہ ابن علی رضہ کا

واضح ہو کہ حضرت امام حسن رضہ اگرچہ اکثر نکاح فرماتے اور طلاق دیتے تھے مگر سوائے کثرت جاریات کے کبھی چار ازواج منکوحہ سے کم نہ رکھین مستند تاریخ مین ہی کہ آنحضرت رضہ نے یکی بعد دیگرے نوّے عورتوں سے نکاح کیا چنانچہ بعض بیبیونکا ذکر عنقریب آنحضرت کے اولاد کی ضمن مین ہوگا معائنہ تواریخ سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت رضہ کی اولاد امجاد کے تعین مین مورخین کا بہت بڑا اختلاف ہے ابن الخشاب نے لکھا ہی کہ آنحضرت رضہ کے صرف گیارہ صاحبزادہ تھے اور ابن الاخضر نے لکھا ہی کہ بارہ صاحبزادہ اور پانچ صاحبزادیاں تھین اور شیخ محمد طلحہ شامی نے بھی پندرہ صاحبزادے

بیان کیے ہین اور شیخ مفید شیعی نے آٹھ صاحبزادہ اور سات صاحبزادیان عیان کی ہین علیٰ ہذا القیاس۔ شاید منشاء اس اختلاف کا یا تو تکرار اسماء ہے یا عدم اطلاع اونکے حالات سے کہ بعض اونہون مین سے ایام طفولیت مین انتقال کر گئے ہون یا بعض نے اونہون مین سے شہرت نہ پائی ہو مگر اسپر جملہ مورخین کا اتفاق ہے کہ اولاد امجاد رضؓ حضرت امام حسن رضؓ سے سوائے دو پسر مسمیٰ بزید شہید رضؓ و حسن مثنیٰ رضؓ کے کوئی صاحبزادے باقی نہ رہے اب ہم موافق روایت ابن الاخضر کے کہ مورخین ثقات سے ہے آنحضرت رضؓ کی اولاد امجاد رضؓ کا حال لکھتے ہین کہ آنحضرت رضؓ کے کل بارہ پسر تھے یعنی حضرت زید رضؓ شہید و حضرت حسن مثنیٰ رضؓ و حضرت عمر رضؓ و حضرت عبد اللہ رضؓ و حضرت قاسم رضؓ و حضرت حسین رضؓ و حضرت عبد الرحمن رضؓ و حضرت عبد اللہ ثانی رضؓ و حضرت محمد رضؓ و حضرت ابو بکر رضؓ و حضرت طلحہ رضؓ و حضرت محمد ثانی رضؓ اور آنحضرت رضؓ کی پانچ دختر تھین یعنی حضرت ام الحسن رضؓ و حضرت ام عبد اللہ رضؓ و حضرت ام سلمہ رضؓ و حضرت ام الخیر رضؓ و حضرت ام تماضر رضؓ۔

پس حضرت زید شہید رضؓ و حضرت ام الحسن رضؓ یعنی حضرت فاطمہ رضؓ زوجہ حضرت امام زین العابدین رضؓ و حضرت ام الحسین رضؓ یعنی حضرت رقیہ رضؓ بطن حضرت بشیر رضؓ بنت مسعود سے پیدا ہوئے اور حضرت حسن مثنیٰ رضؓ شکم حضرت خولہ رضؓ بنت منظور الفزاریہ سے ہویدا ہوئے اور حضرت حسین رضؓ و حضرت طلحہ رضؓ و یک دختر رضؓ بطن ام اسحاق بنت طلحہ بن عبد اللہ التیمی سے تولد ہوئے و حضرت عمر رضؓ و حضرت قاسم رضؓ و حضرت عبد اللہ رضؓ شکم جاریہ سے متولد ہوئے باقی اولاد امجاد ذکور و اناث چند بطون دیگر منکوحات و جاریات سے عالم وجود مین آئے منجملہ اولاد امجاد آنحضرت رضؓ سے حضرت قاسم رضؓ و حضرت عمر رضؓ و حضرت ابو بکر رضؓ و حضرت عبد اللہ رضؓ ہمراہ حضرت امام حسین رضؓ کربلا مین شہید ہوئے منجملہ اولاد امجاد آنحضرت رضؓ سے حضرت محمد رضؓ بن عمر رضؓ باقی رہے کہ بخاری و مسلم و ابو داؤد و نسائی نے اونسے اکثر احادیث روایت کی ہین اب جملہ اہل سیر کا اسپر اتفاق ہے کہ حضرات اولاد امجاد کا صرف دو فرزند ارجمند پر ہے ایک حضرت زید شہید رضؓ دوسرے حضرت حسن مثنیٰ رضؓ باقی اور اولاد امجاد آنحضرت رضؓ سے بقائے نسل نہ ہی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

ذکر امارت حضرت امیر معاویہ رضؓ بن ابوسفیان رضؓ کا

جمیع مورخ و اہل سیر اس امر بین پر اتفاق رکھتے ہیں کہ درحقیقت امارت حضرت امیر معاویہ رضؓ
کے شایان آفرین و قابل تحسین واقع ہوئی بلکہ آنحضرت رضؓ نے اپنے زمانہ عدالت نشانہ مین اون
خرابیونکی جو اس سے پیشتر اسلام مین شائع و ذائع ہو چکی تہین ایسی اصلاح فرمائی کہ بادشاہی
امر واقعی تو یہی ہے کہ اسلام مین بعد ختم زمانۂ خلافت خلفاء الراشدین کے کہ بموجب حدیث الخلافۃ
ثلاثون عاما ثم یکون بعد ذلک الملک عضوضا مدت خلافت حقہ کی صرف تیس ہی سال کی تہی
آنحضرت رضؓ نے اس حسن لیاقت سے بادشاہت کی کہ تمام روے زمین پر کوئی آپکا مقابلہ کرنیوالا نہ تہا
دشمنان دین کی ہیبت سے جگر شق تہے کفار اشرار کی دہشت سے رنگ فق تہے بہر حال جیسے کہ
آنحضرت رضؓ اسلام مین شاہ اول ہوئے ویسے ہی بفضل خدا آپ نے اعلیٰ درجہ کی شاہی بہی کی
اگرچہ آنحضرت رضؓ کے دستور العمل کو صاحب روضۃ الصفا نے بہی مجملاً طور پر آخر ذکر امارت مین لکہا ہے
مگر آنحضرت رضؓ کے ذکر امارت کو اقوال مجہول و فضول سے بہر دیا ہے حالانکہ آنحضرت رضؓ کی قابلیت کا
حال اہل تحقیق پر اظہر من الشمس ہے اور صاحب کیون نہ اظہر من الشمس ہو کہ آنحضرت رضؓ کی شاہی کی
خبر تو حضرت رسولخدا صلعم نے بہی دی تہی چنانچہ ہم آنحضرت رضؓ کی کسیقدر فضیلت و امارت کا حال مستند
تاریخ تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی عالم اہلسنت سے نقل کرتے ہین جسکو شبہ ہو اصل سے مقابلہ کر دیکہے
حدیث مین ہے کہ حضرت رسول اللہ صلعم امیر معاویہ رضؓ کے حق مین یہ دعا فرمایا کرتے تہے کہ یا الٰہی
کر تو معاویہ رضؓ کو راہ نما و راہ یافتہ دوسری **حدیث** مین ہی کہ حضرت رسول خدا صلعم فرمایا کرتے تہے کہ
اے الٰہی معاویہ رضؓ کو کتاب و حساب سکہا اور اوسکو عذاب دوزخ سے بچا اور حضرت علی رضؓ سے
روایت ہے کہ آپ اپنے میان سے فرمایا کرتے تہے کہ تم معاویہ رضؓ کی امارت کو ہرگز برا نہ جانو اگر
تمنے اوسکو ہاتہ سے کہو دیا تو تم بیشک لوگونکے سرونکو اونکے کندہونپر پڑے دیکہو گے علیٰ ہذا
اہلسنت کی کتب مستندہ مین بکثرت فضیلت موجود ہین اب سنئے آنحضرت رضؓ کی امارت کا حال جب

حضرت امیر معاویہ رضہ بنابر آفوایش امارت حضرت امام حسن رضہ کے امیر المومنین ہوتے جمیع بنی ہاشم رضہ واصحاب مکرم رضہ نے بلا اکراہ بقضا ورغبت آپکی بیعت کی اور سب صاحبون نے یکدل ہوکر ایسی مدد کی کہ تا حال شاہان اسلام مین ضرب المثل ہی **روایت** کعب الاخبار کا قول ہے کہ اس امت کا ایسا بادشاہ کوئی ہرگز نہ ہوگا جیسے امیر معاویہ رضہ ہوتے **روایت** اور زہری کا قول ہی کہ امیر معاویہ رضہ بیس برس امیر رہے اور روے زمین پر کوئی اونسے لڑنے جھگڑنے والا نہ تہا اسواسطے کہ شوکت اسلام اعدا دین کے دلونپر چہا رہی ہتی اور صاحب کیون نہ چہا رہے کہ بتائیدات غیبی وتفضلات لاریبی سکے بکثرت فتوحات حاصل کین ازانجملہ یہ کہ سنہ ۴۲ ہجری مین حضرت امیر معاویہ رضہ نے لشکر ظفر پیکر جانب ملک سجستان بڑے کروفر سے روانہ فرمایا چنانچہ تہوڑی ہی فرصت مین بعد بہت بڑی جنگ وجدال وحرب وقتال کی لشکر اسلام نے فتح پائی اور تمام ملک سجستان و بلاد و مضافات سجستان مثل رخج و دوان اقلیم برقہ وکوزائی ممالک سوڈان وغیرہ قبضہ اہل دین مین آیا ازانجملہ یہ کہ سنہ ۴۵ ہجری مین آنحضرت رضہ نے فوج نصرت موج بڑی شان وشوکت سے طرف ملک قیقان کے روانہ کی چنانچہ بعد حرب وضرب نمایان وزدوکوب شایان کے لشکر اسلام لشکر کفر پر غالب آیا اور بافضال مفضل حقیقی وببرکت رحمت عالمیان تحقیقی کے جزو وکل ملک قیقان ونواح ملک قیقان اہل حق کے تصرف مین آیا ازانجملہ یہ کہ سنہ ۵۰ ہجری مین آنحضرت رضہ نے فرمان واجب الاذعان نافذ فرمایا کہ اب اہل اسلام بصد صولت واحتشام ملک قہستان کو روانہ ہون چنانچہ حسب الحکم امیر المومنین رضہ بکثرت مسلمین عازم سفر ہوئے اور بعد قطع منازل وطے مراحل اوس ملک کو بہی اپنے حسن سعی بلیغہ وکوشش شدیدہ سے معاوسکے پرگنات کے فتح کیا غرضکہ آنحضرت رضہ کی کارگذاریان کتب سیر وتواریخ مین بیش از قیاس ہین — اب ہم اپنے اس دعوی کی تصدیق شیعونکی ہی مستند تاریخ روضۃ الصفا سے کرتے ہین جلد سوم کے صفحہ ۲۲ مین بلفظہ آنحضرت رضہ کی فتوحات بیغایات کا حال باین عبارت مرقوم ہی کہ در سنہ اربع وخمسین معویہ رضہ عبد اللہ ابن زیاد را بحکومت خراسان فرستاد واو بماوراء النہر رفتہ ولایت بسیار فتح کرد وترکان

از وی منہزم گشتہ صولت و مہابت او در دل ایشان جائے گرفت و درین سال محمد بن مالک بغزوۂ روم رفت و اہل اسلام جزیرۂ ازوا درا کہ قریب قسطنطنیہ است فتح کردند

چنان عدل گسترد بر عالمے ❊ کہ زا سے نہ ترسید از رستمے

واضح ہو کہ یہانتک جو کچھہ کہ لکھا گیا وہ کل مضمون تفسیر و حدیث و تاریخ اہل تشیع ہی سے قلمبند ہوا ہے اور اگر بضرورت جزوی کتب اہل سنت سے لیا گیا ہے تو اوسکا حوالہ صاف صاف لکھدیا گیا ہے مگر یہ امر ناظرین باتمکین و مبصرین شائقین پر ضرور ہی ملحوظ رہے کہ اکثر مقامات پر صاحب روضۃ الصفا نے بنا بر مذہب شیعگی بکثرت مطاعن نسبت خلفاء عظام رضہ و اصحاب کرام رضہ جنکی فضیلت و کرامت قرآن پاک مین ناطق ہے قائم کیے ہین اکثر کے بنا بر موقع و مصلحت ہمنے جواب دیے ہین اور بعض قلم انداز عمداً کیے ہین اسلیے کہ اونکے جواب با صواب اکثر کتب مناظر اہلسنت مین مرقوم ہین اگر اس تاریخی حالات مین جو شیعونکی ہی معتبر تاریخ روضۃ الصفا سے اُردو کیا گیا ہے کسی قسم کا سقم پا دین تو اوسکا الزام صاحب روضۃ الصفا کی جانب عائد فرما دین چونکہ اصل مطلب ہمارا صرف اظہار خلافت و امارت سے تہا سو بفضل خدا و برکت حضرت محمد مصطفی صلعم انجام خیر کو پہونچا وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

باقی جو کچھہ کہ آپنے معیار الہدی مین بیہودگی اور زباندرازی کی ہے اوسکا بفضلہ دندان شکن بلکہ گردن زن جواب بدر الدجی مین موجود ہے حاجت تکرار کی نہین چونکہ اظہار حق اہل سنت کے ذمہ واجب ہی نہین بلکہ فرض تہا اسلیے مشتے نمونہ خروارے بطریق نصیحت و موعظت اہل پندار کے گذارش کیا گیا۔

نظم

ما نصیحت بجائے خود کردیم	روزگاری برین بسر بردیم
گر نیاید بگوش رغبت کس	بر رسولان بلاغ باشد و بس

رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا وَ اِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَ اسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ

وَ اَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ثُمَّ اِنِّىْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ثُمَّ اِنِّىْ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ
اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ
عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا
رَبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِىْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا وَمَكَرُوْا مَكْرًا
كُبَّارًا اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا رَبِّ اغْفِرْ لِىْ
وَلِوَالِدَىَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِىَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ
الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا
بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ
الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝
وَاٰخِرُ دَعْوٰىنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ وحبیبہٖ وعلیٰ آلہٖ
واصحابہٖ الذین جاہدوا الکافرین والفاجرین ابدالآبدین ودہر الداہرین

سوالات

اول حضرات شیعہ اگرچہ صداے ماتم سرا بہ سرمن راے تک ہی کیون نہ پہنچائین قیامت
تک بہی ایسی آیات بینات ہرگز نہین دکہلا سکتے ہین جنسے بدلیل قطعی خلافت بلافصل جناب امیر رضہ
بمقابلہ اہلسنت ثابت ہوجاوے خیر یہ امر تو بہت ہی مشکل ہی ہم دعوی سے کہتے ہین کہ حضرات
شیعہ خلافت بافصل بہی جو بنابر شوریٰ نوبت چہارم آنجناب رضہ کو میسر ہوئی بلاشرکت غیرے ابدالآباد
تک بہی ثابت نہین کرسکتے ہین کیونکہ کسی آیت مین آنجناب رضہ کا اسم سامی یا لقب گرامی مذکور
نہین اور اسی طرح حضرات شیعہ کو آنجناب رضہ کا مومن ثابت کرنا بمقابلہ خوارج و نواصب کے سخت تر

دشوار ہے بخلاف مذہب متوسط حقہ اہلسنت کے کہ بفضلہ یہ فرقہ ناجیہ جن دلائل سے فضیلت ایمان صحابہ کرام رض و خلافت خلفاء عظام رض ثابت کرتا ہو اونہی دلائل سے جناب امیر رض کا ایمان و خلافت ثابت کرتا ہی مگر حضرات شیعہ اسکے خلاف ہین اسلیے وہ آنجناب رض کا نہ مومن ہونا ثابت کر سکتے ہین اور نہ خلیفہ ہونا اگر امت سبائیہ اپنی ملت واہیہ کو حق سمجھے ہوتے ہے یا تو کسی آئت سے بالصراحت خلافت بلافصل نہین بلکہ اپنے عقیدہ عنیدہ کے طریق پر خلافت بافصل جناب امیر رض کے بمقابلہ اہلسنت بلاشرکت غیرے اور مومن کامل ہونا بمقابلہ خوارج ونواصب ثابت فرماوین یا اپنے مذہب مذبذبین بین ذٰلک باطلہ سے دست بردار ہون۔ع دشوار تو یہی ہو کہ دشوار بہی نہین۔

دوم حضرات شیعہ کے سلف نے ہر چند کہ دعوی خلافت بلافصل مین رایگان اپنی عمر عزیز کو تلف کیا اور ایسا ہی کچہہ ہمارا الیقین تاسف کیساتہہ اونکی خلف کی نسبت ہو مگر ہنوز ایسی حدیثین درباب خلافت بلافصل یا افضلیت بر خلفاء ثلثہ بہ نسبت جناب امیر رض کتب مستندہ اہل سنت سے نہ دکہلا سکے اور نہ انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک دکہلا سکتے ہین جنسے وسے حدیثین جو حضرت رسولخدا صنے درباب خلافت بلافصل حضرت صدیق اکبر رض و نیز افضلیت حضرت خلفاء ثلثہ ارشاد فرمائین منسوخ سمجہی جاوین چونکہ ہم اس بحث کو بمقابلہ شیخ احمد صاحب دیوبندی حصہ دوم بدر الدجی مین مشرح لکہہ چکے ہین لہذا حاجت تکرار کی نہین اگر حضرات اہلتشیع بمقابلہ اہلسنت حوصلہ مباحثہ کا رکہتے ہین تو پہلے کچہہ احادیث خلافت بلافصل و نیز افضلیت دربارہ جناب امیر رض کتب مستندہ اہلسنت سے اخذ فرماوین جو ہر حال مین بلاتاویل احادیث خلافت بلافصل حضرت صدیق اکبر رض و نیز افضلیت حضرت خلفاء ثلثہ رض پر ترجیح صریح رکہتے ہون ہم دعوی سے کہتے ہین کہ یہ امر بہی حضرات شیعہ کے امکان سے باہر ہے باقی رہی فضیلت تو اوسکے منکر کو ہم خارجی ناصبی جانتے ہین باوصف اسکے کہ حضرات شیعہ کو بخوبی معلوم ہو کہ کسی طرح سے ممکن نہین ہو جو جناب امیر رض کو خلفاء ثلثہ رض کے اوپر ترجیح دیکین پہر بہی حضرات شیعہ ہٹ دہرمی سے باز نہین آتے ہین اور وہی اپنی پرانی لکیر پیٹے چلے جاتے ہین حق و باطل کی تمیز ہی نہین چنانچہ فی زماننا اوسی رسم دیرینہ کو از سر نو شیخ حبیب احمد صاحب ساکن

سہارنپور و منشی فرزند علی صاحب ساکن بڈہانہ نے جنکے متول مذہب کا حال عوام کو معلوم ہوچکا ہے برعکس بکثرت اقوال جناب امیر مثل انا لکم وزیر اخیر لکم منی امیرا - للہ ما کانت فی الخلافۃ رغبۃ ولا فی الولایۃ اربۃ - واللہ لاسلمن ما سلمت امور المؤمنین وغیرہ وغیرہ یہ تازہ کیا ہو طرفہ یہ کہ ہسے بہی خواستگار جواب کے ہوتے ہین چونکہ ہمارے مخدوم اسوۂ علماء عظام زبدۂ فضلاء کرام جناب علی القاب مولانا مولوی حاجی شیخ محمد احسان اللہ صاحب ادام اللہ برکاتہ و حسناتہ رئیس دہلی افضل المطابع سے خاص و عام مین اسم بامسمی **جواب با صواب** شائع فرما چکے ہین وہی جملہ اہلسنت کیواسطے فرض کفایہ ہو لہذا ہمکو بہی حاجت تکرار جواب کی نہین قطع نظر اگر ایسے ہدایت کہ ہم بہی جواب دین تو اسکا جواب یہ ہی کہ الحمد للہ ہم قبل از ذرائع ہونے اشتہارات شیعہ ستہ ہیزوصل سوالات واہیات اغویات خرافات جو محض بے اصل سے نقل کی نقل لی گئی ہی بدر الدجی مین قلع و قمع کرنیکے تا ید دید وشنید حق یہ ہے کہ ہمارے مولانا صاحب ممدوح کے جواب دندان شکن بل گردن زن نے مخالفین شہرین کے چھکے چھوڑا دیے ہین دانت کھٹے کر دیے ہین اینوشہ بت کے گہوٹ جسبز یان پیتے چلے جاتے ہین انعقاد جلسہ مشروطہ سے گہبراتے ہین اور صاحب کیون نہ گہبراوین کہ دراصل چور کے پانون کتنے ع

ای وا سے زمحرومی دیدار دگر ہیچ

سوم حضرات شیعہ اپنی اوس تاریخ سے جسکو وہ بحث در بہ مستند و معتمد سمجھے ہون امورات ذیل کا جواب با صواب ارقام فرماوین اول حضرت اسد اللہ الغالب رضی ابن ابیطالب مظہر العجائب والغرائب نے کتنے ملک کفار اشرار کے فتح کیئے دوم امیر باذل نے جو مال و منال کہ راہ خدا یا اپنے اہلبیت یا صحابہ مین صرف کیا آیا وہ مکسوبہ تہا یا معتمد خلفاء ثلثہ رضی سوم امام المومنین رضی حیدر کرار غیر فرار نے کتنے کروڑ کفار فجار کو مسلمان با ایمان کیا چہارم صفدر نامدار - لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار نے کتنے مدعیان نبوت وطالبان رسالت کذاب کو مثل قوم عاد تباہ و ہلاک و برباد کیا پنجم دستور المعظم سند یافتہ آسمانی دستار بند قدیر نے کس حد تک روے زمین پر اسلام کو شائع و ذائع فرمایا ششم امامت

دستگاہ ولایت پناہ نے کتنی ہزار مساجد تعمیر فرمائین۔ ہفتم شجاع بیمثال نے کتنی مرتبہ کافران روم و شام وگبران عجم وایران کو شکست فاش دی۔ ہشتم مستحق خلافت بلافصل کے زمانہ عدالت نشانہ مین امن جانی ومالی واصلاح دینی ودنیوی بندگان خدا کو حاصل تہی یا اونکے زمانہ مین جو معاذ اللہ قابلیت امامت کی نرکہتے تہے۔ نہم وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ کے وقت مین خارجی ناصبی سبائی مذہب حادث ہوئے یا کسی اور زمانہ مین۔ دہم حاجت روائے دوجہان نے بااین ہمہ قدرت ومقدرت کیون مال و منال غنیمت ناجائز مجاہدین رضہ کسریٰ وقیصر پر تصرف کیا۔ یازدہم جناب امیرالمومنین رضہ نے باوصف طاقت یداللہی وقوت نامتناہی کے کیون اپنی عمر عزیز کو تقیہ مین نہایت ہی مذلت وخواری سے ضائع کیا اگر یہ فعل اقبح بنص آسمانی مستحسن ومفترض تہا تو پہر اکثر مقامات پر جوہر ذوالفقار کے دکہانا کیا معنیٰ پس یہ امر مفروضہ خواہ بطمع جاہ ومناصب خواہ بغرض شوکت خلافت مبنی برخطا وقصور ہے یا اور کیا۔

مصرعہ این چہ شوریست کہ در دور قمر می بینم

تتمہ

واضح ہو کہ ہمارے سوالات لاجواب مندرجہ بدرالدجیٰ کو شائع ہوئے مدت مدید گذری مگر ہنوز کسی صاحب اجتہاد کا حوصلہ نہ پڑا کہ اونکے جواب باصواب لکہنے مین عاملانہ قلم تہذیب رقم اوٹہا دین اس سکوت صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ کا نام عجز تمام نہ کہا جاوے تو کیا کہنا چاہئے جملہ شائقین مناظرہ بینظیر کا تو یقین بشیترا سپر ہے کہ حضرات مجتہدین متشعین لاجواب ہوگئے ورنہ سکوت محض چہ معنیٰ دارد تحفہ اثنا عشریہ ومنتہی الکلام لاجواب مقبول خاص وعام کے جواب لکہنے والونکے ذریت آیات بینات وہدیۃ الشیعہ سراسر صواب معروف انام کے جواب دینے والونکی ہمت بااین ہمہ نسبت عالی بجز اسکے وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى کانونمین گو دلر ٹہونسنا اور آنکہون پر پٹی باندہنا دلیل شکست فاش کی ہے یا کچہ اور طرفہ یہ کہ بااین ہمہ عوام کو مغالطہ مین ڈالنے کی ارادت سے امام غائب کی طرح گوشہ عافیت مین بیٹہکر عامیونکو ہماری

مقابلہ مین کمر ہمت کی باندہنا اور ٹٹی کی اوٹ مین تہو ہتے تیر لگانا سوائے اسکے کوئی علاج آزار فی قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا کا بن ہی نہین پڑتا مگر صد آفرین ان حضرات شیعہ کے حوصلہ و ہمت پر کہ باوصف مات پر مات کہانیکے پہر بہی منصوبہ معرکہ آرائی کا رکہتے ہین اور ازراہ فرزین طبعی پیادہ ہوکر سوار کی چال چلتے ہین اگر یہ بات بموجب آیہ اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَّاَكِيدُ كَيْدًا کے کذب پر محمول نہو تو ہمارے علماء صادق الایمان واثق الایقان بلند حوصلہ عالی ہمت کی مستعدی بہی بفضل خدا بمقتضائے جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ یقینًا قابل اطمینان ہو انشاءاللہ تعالی ہم بہی ان سالکان مسلک طریقت و ناسکان منسک حقیقت کی ہمرکابی مین پاپوش برداری کو حاضر ہین ہان اول ہم اپنی کل تالیفات مقدم کا جواب باصواب حسب شرائط مشتہرہ لینگے بعد اسکے حضرات شیعہ کے رسالہ سجادیہ وعبقاب و مجلدات غدیر من کرہمت موخر کا جو مثال تزہت اثنا عشریہ وانتصار الافہام وتحفۃ الاشعریہ و رمی جمرات وغیرہ کتب نامقبول بل نامعقول محض بے اصل صریح نقل در نقل کا جواب باصواب دینگے بالفعل تاتعین جلسہ مجتہدین شیعہ صرف ہماری دو تین ہی سوال مندرجہ بالا رسالہ ہذا کا جواب باصواب مہذبانہ تحریر فرماوین عامیونکی خرافات قابل التفات نہو نگی **مصرعہ** پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ وناز ❊

اطلاع

رسالہ ہذا حسب قانون مطابع داخل گورنمنٹ بہی ہو چکا ہے کوئی صاحب بغیر اجازت مؤلف قصد طبع کا نہ فرماوین ورنہ بعوض نفع کے نقصان اوٹہاوینگے

العبد
محمد جہانگیر خان شکوہ آبادی

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ حصۂ اول تذکرۃ الخلفاء معروف بہ اخبار الہدیٰ در ۱۳۱۱ ہجری در مطبع ستارہ ہند آگرہ مطبوع گردید

افتخار الہدیٰ بجواب افتراے صاحب معیار الہدیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد مشکلکشاے ہر دو جہان قادرِ قدیر حقیقی ع تیرے سوا کوئی نہین مشکلکشا کریم ۔ و نعت ہمتاے انس و جان بے شبہت و نظیر تحقیقی ع بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر ۔ احقر زمان محمد جہانگیر خان شکوہ آبادی خدمت مین اصحاب انصاف و ارباب اعطاف کے عرض کرتا ہی ۔ واضح ہو کہ حضرات شیعہ نے جیسے اس ہیچمدان کے مناظرہ پر ہیبت سے کچی کہائی ہی ۔ الحق ایسی مصیبت تو انکو آغاز دین ابن سبائی سے آجتک پیش نہین آئی ہے ؎

	دشوار تو یہی ہے کہ دشوار ہی نہین		ملنا تیرا اگر نہین آسان تو سہل ہے	

کمرین ٹوٹ گئین پست ہو گئے جی چہوٹ گئے حوصلے بگڑ گئے کچے غم پالتے ہین عرضیان دریا مین ڈالتے ہین امام ضامن ثامن کے ضمانت کے طلبگار مولی مشکلکشا کے امان کے امیدوار امام غائب کو پکارتے ہین سرون کو دیوارون پر مارتے ہین چولین ڈھیلی ہو گئین جانون پر بن گئی قافیہ تنگ ہے عقل دنگ ہے منہ پیٹتے ہین چہاتی کوٹتے ہین عالم حیرانی ہے سخت پریشانی ہے

کف افسوس ملتے ہین ول ہی دل مین جلتے ہین بغلین جھانکتے ہین منہ کی راہ تاکتے ہین سکتہ کا عالم ہے ناک مین دم ہے عامی ماتمی لباس ہین تو خواص بدحواس سینے شق ہین رنگ فق ہین ہونٹ چاٹتے ہین بوٹیان کاٹتے ہین حالت ظاہری خراب کیفیت باطنی پر پیچ و تاب سودائے خام پکاتے ہین جھوٹی تہمتین لگاتے ہین ؎

لگے منہ بھی چڑانے دیتے دیتے گالیان صاحب	زبان بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا

اب شیعون سے سوائے منہ چڑانے اور زہرخند فرمانے کے اور کچھ تدبیر بھی نہین بن پڑتی مگر نوشتہ تقدیر سے بے بس ہین لمؤلفہ ؎

خوبی تقدیر چہ آورد پیش	کرد جگر سینیان را ریش ریش

مجبوری کا بہلاوہ جب اُن کو اس امر نامناسب کی طرف متوجہ کیا کہ ہماری نسبت قسم قسم کے الزام صریح اتہام قائم کرکے اپنے دل محزون کو خوش کر لیتے ہین جنکی حقیقت مین کوئی اصلیت نہین الغرض اس خلاف واب مناظرہ سے مطلب ابن سبا کے چیلون کا سوائے اسکے نہین ہے کہ کسی نہ کسی صورت سے مشتاقان مباحثہ کو جسکی شہرت تمام ممالک مغربی و شمالی مین مچ رہی ہے ہماری جانب سے بدظن کرین چونکہ ہمارے قدردان بفضل الٰہی سبھی تو صاحب سلیقہ و ذی علم ہین وے حق شناس ہرگز مفتریون کے دھوکے دہڑی مین نہ آوینگے۔ لمؤلفہ ؎

تول لیتے ہین نگاہون مین وہ مشتاقون کو	ڈھیلے ہین سنگ ترازو تو ترازو آنکھین

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بعض شیعہ نے بابابت اکثر رسالہ اکبرآباد کے اظہار الہدیٰ کے دو جواب طبع کروائے اور نفس الامر مین ایک بھی کارآمد نہ ہوا ؎

تم تو کہتے تھے میان ہم بھی سپر پھینکینگے	کونتھ کے زور کیا تب بھی نہ ٹوٹا پاپڑ

اور صاحب کیونکر اظہار الہدیٰ کا جواب ہوسکتا ہے کہ بعون اللہ اُسکی تکمین جمیل سے جسکو ماشاءاللہ عرف مین اسم بامسمیٰ بدر الدجیٰ کہتے ہین بڑے بڑے ڈیل صاحبان اجتہاد ڈپلومہ یافتہ کے دلون کو مانند کلف ماہ کے داغدار کر دیا پھر عوام شیعہ کس شمار قطار مین ایسے اقوال پراگندہ مانند گوز شتر

پادرہوا ہوا کرتے ہین حق یہ ہے کہ بدر کامل کے مقابل مین کرمک شب تاب چیز ہی کیا ہے علی ہذا شمس الضحیٰ نسیاً منسیاً بنگئی معیار الہدیٰ ہبا منثوراً ہوگئی مگر تمیز کو دیدۂ بینا درکار ہے ؎

زلف ورخسار صنم دیکھکے معلوم ہوا — چہرۂ کفر سیہ ہے رخ اسلام سفید

جسکا جی چاہے وہ ہمارے مقابلہ مین آئے ؎

آنکھہ پڑتے ہی سکھلے چاہ جو برو ہو جائے — جسپہ مین ہون متوجہ وہ ارسطو ہو جائے

ع تا من قلم انداز دم وگیرم قلم را۔ جو حوصلہ رکہے وہ حریف بحرف بدالدجے کی تردید مین قلم تہذیب رقم اوٹھاوے ہم بہی تو موتحقر سے نہین انشاء اللہ کتان کی طرح دہجیان اوڑا دینگے گرباہے گوہ اوکھاڑ کر رکھدینگے جہری کو خربزہ سے نسبت ہوگی۔ ہرحال مین مخالف ہی کو خفت ہوگی۔ ع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا۔ صاحب شمس الضحیٰ نے لپاڈگی گالی گلوج کے قصد مین گرم بازاری کی رہی ہمنے اونکے ہنگامہ طوفان خیز کو ایک ہی دم مین سرد کردیا۔ اب وکیل امام غائب سے پلول ملار ہے ہین گوشۂ عافیت مین بیٹھے پچتار ہے ہین ؎

ہاتھہ ملتے ہین ستم اونکو جو یاد آتے ہین — خود بخود منفعل ہو رہین شرماتے ہین

ہرچند کہ شیعون کے استاد اوّل نے ہجو نویسی وزبان درازی مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہین کیا قطع نظر اسکے اکثر میر صاحبون نے ہمکو شکوہ آباد کا تیلی فرمایا اور بعض مرزا صاحبون نے ہمکو جیتے جی مردہ بنایا واللہ ہمکو ایسی بیباکانہ حرکتون اور بیہودہ شرارتون مخالفین کا مطلق خیال بہی نہ ہوا مگر صاحب معیار الہدیٰ فیروزآبادی کی فریبی کارروائی خلاف داب مناظرہ نے البتہ ہمارے دل پر بہت بڑا اثر ڈالا ہے بلکہ ناحق کو بہی سخت صدمہ پہونچایا ہے اور صاحب کیونکر اثر نہ پڑے اور صدمہ نہ پہونچے کہ نفس الامر مین اوس حاسدانہ کید عظیم کا کچھہ بہی تو وجود نہین۔ ع بمیر تا برہی اے حسود کین رنجیست ۔ گو مطلب مفتری کا اس اختراع بے سود سراسر زیان سے سوائے اسکے نہین کہ جسطرح سے ہوسکے شائقین انصاف دوست کو ہمارے نامی گرامی مباحثہ سے جسکا تذکرہ صدرہ عرب وعجم تک ہورہا ہے بدظن کردے جبکہ ہم بفضل خدا اس الزام صریح

اتہام سے بالکل ہی پاک ہین اور چشمک زنی حاسدان بدنظر سفاک سے بیباک پھر ہم سے
اُنکی بہان جو چشم چار کرے ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست + چونکہ ہمارے ذمہ مفتری
جدید تا سعید کے افترا صریح کا جواب دندان شکن بلکہ گردن زدن دینا فرضاً واجب تہا اس لئے
مشتے نمونہ خروارے ہدیۂ ناظرین مناظرہ کیا جاتا ہے تاکہ شائقین علم الیقین کا شبہ جو کیا دلنے
براہ عناد ڈالنا چاہا ہے رفع دفع ہوجاوے ؎

ہو نہ کیونکر بزم مین جب دم ہوئی پروانہ کو	شمع نے آگ رکھی سر پہ قسم کہانے کو

پہلا افترا یہ ہے کہ علی حسین مالک مطبع یوسفی واقع دہلی نے حسب منشار تیم حکیم افتخار علی جیو
فیروزآبادی کے ٹائٹل پر اپنی طرف سے یہ عبارت پُرخسارت لکہدی ہے کہ صاحب اظہار الہدیٰ
نے جناب فاطمہؓ دختر رسول خدا کو معاذ اللہ کافرہ تک لکہا ہے۔

جواب حاشا و کلا ہمارے تمام و کمال مناظرہ مین اس بہتان ایجاد حساد کا نشان بہی نہین ہی
اگر معاذ اللہ ثم معاذ اللہ بغضب اعدا کچہہ بہی اس کذب صریح کا اثر ہوتا تو پیشتر ہمکو اہل سنت ہی
کی دار و گیر سے دامن چہوڑانا مشکل پڑتا تا بدیگران چہ رسد قطع نظر اسکے مفتری اگر اپنے دعوی مین
حق بجانب تہے تو کیون انہون نے صفحہ و سطر کا حوالہ نہ دیا پس یہی حجت قوی دعوی تبرائیون
کی تردید کے واسطے بس ہے۔ امر واقعی یہ ہے کہ یہ ستم بانی باغوائے شیطانی ابن سبا
کے چیلوں سے ایسا سرزد ہوا ہے جسکو نہ شیعہ پسند کرینگے اور نہ سنی بلکہ عالم تبرائیون کو دائرہ اسلام
سے قطعی خارج سمجہینگے واللہ یہ بیت حسب حال اُن بدحال کے ہے جو ایسا کلمۃ الکفر نسبت
بضعہ رسول اللہ کے لکہے وہ موذی ملعون کونین ہی ؎

نہ تو در دین محمدی نہ زبر نہ مذہب عیسوی	تیری وہ مثل ہے ہے بلے ناقصی نہ الگزی شو ولائی

صد افسوس صاحبان اجتہاد لکہنو کے حال پر کہ انہون نے کبہی باوصف اصلاح فرمانے
معیار الہدیٰ کے جسکا اقرار خود ہی حکیم جیو نے صفحہ ۵ سطر ۲ مین کیا ہے کیون نہ اپنے معتقد کو ایسی
حرکت ناشائستہ سے باز رکہا ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی + ہم سمجہتے ہین کہ جسنے ایسا ترک

ادب کلمہ نسبت حضرت فاطمہؑ زہرا بنت سیّد الانبیاؐ کی شان مین لکہا وہ مردود بلاشک خارجی ناصبی غالی ہے یقیناً اُس ملعون کا حشر و نشر زمرۂ خوارج و نواصب مین ہوگا ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ اور ہزار حیف مالک مطبع یوسفی کے مآل پر جسنے بغیر تحقیق باغواے حکیم جیوا ایسے کلمۃ الکفر کو جس کے سُننے سے اہل ایمان کی روح کانپتی ہے ٹیٹل پر بڑے فخر سے درج کردیا ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست ✦ صحیح یہ ہے کہ شیعہ ہماری بحث سے لاجواب بلکہ ذچ ہوکر اپنے حفظ مذہب کے لئے اب ایسی کارروائیان کرتے ہین کہ ویسی کسی کافر سے بہی ظہور مین نہین آسکتی ہین۔ یہ رسم ابن سبا کے چیلون کی جدید نہین بلکہ قدیم سے اظلم ایسا ہی کرتے چلے آئے ہین چنانچہ ہمارے دعوی حق بجانب کی صداقت پر منہج الیقین جسکو وصایاے امام جعفر صادقؒ کہتے ہین شہادت دیتی ہے اُسکے باب تقیہ مین حضرتؓ ابو عبد اللہ سے روایت ہے کہ پکا شیعہ تو وہی ہے جو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ جناب امیرؑ کو خارجیون اور ناصبیون کے کہنے سے بے تکلف گالیان دے اور بیزار ہو جب یہ حال ہے تو قوم خذلان مآل کے عقائد پر کا ئد کا پھر دعوی محبت کیسا ٥

یہ روایت حضرت ابو عبد اللہ [illegible] کلینی نے کافی [illegible] الاسناد [illegible] نقل [illegible]

ترا کہ میسر شود این مقام
کہ با دوستانت خلافت جنگ

خیر حکیم جی بس غنیمت ہے کہ تمنے شیخ سر بآوردہ عالم عالم شیعان کی حمایت تو کی اور کسی سے تو کچھہ بہی نہ بن پڑا ع عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت است ✦ ہان اسقدر تمہاری اور اُن کی تحریر پُر تزویر مین البتہ فرق ہے کہ اُنھون نے حضرت فاطمہ زہرا کو صفحہ ۸۷ کی بحث کلمۂ اہلبیت مین بسبب مونث ہونے کے مدِ اہلبیتؑ سے مطلق خارج کیا ہے اور تمنے اُنسے بڑہکر یہ کام کیا کہ حضرت معصومہ کو صاف صاف معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد معیار الہدیٰ کے ٹیٹل پر اپنی طرف سے کافرہ تک لکہدیا ہے ع اگر پدر نتواند پسر تمام کند ✦ ہم یقین کرتے ہین کہ عوام شیعان پاک بالخصوص رؤساء اکبرآباد جیو ہماری کتاب لاجواب کا جواب سُنتے ہی مونچھون مین تر ہو جاتے ہین تمہاری ایسی حرکت خارجیانہ و جرأت ناصبیانہ پر ضرور ہے دار و گیر فرماینگے اور صاحب کیون نہ وہ تمسے دار و گیر فرماوین کہ تم تو حد سے گذر گئے بانشاء اللہ یہ دہبا تمہارے چھوڑانے سے

شیخ احمد صاحب کے درمیان مین بنائے مخاصمت تاریخی ہی حالات پر قائم ہوئے تھے قطع نظر آپنے اکثر معاملات مین شیخ ماہر علم کلام کے مخالفت کی اگر آپ اونسے زیادہ اجتہاد کا رتبہ رکھتے تھے تو اونکی جزو کل دعاوی کی موافقت کرتے ؏

درجدل و دشنام کار سوقیان باشد بلے — ننگ دارد علم از کاریکہ ملا کردہ است

دیکھو شیخ صاحب نے لکھا ہے کہ شیعون کا یقیناً بہتروان فرقہ ہی یعنی بالاتفاق قطعی ناری اورآپ لکھتے ہین کہ نہین نہین شیعون کا تہتروان فرقہ ہے۔ ہم کہتے ہین کہ بلاشک اس بحث مین شیخ صاحب ہی حق بجانب ہین اسلئے کہ اونکا اجہاد رشاد معقول شیعان پاک ہوچکا ہے پس حسب اقرار اونکے تمہارا انکار محض ناسزا ہے ۔ وہ لکھتے ہین کہ متعہ مستحب ہے اورآپ لکھتے ہین کہ مثل نکاح کے سنت ہی ہم لکھتے ہین کہ شیعون کے نزدیک متعہ کا رتبہ جملہ فرائض سے بڑہکر ہی بلکہ نجات شیعان پاک کے اسی کارخیر پر موقوف ہے ذرا ملاحظہ کیجئے منہج الصادقین کے شروع پارہ والمحصنات کو۔ شیخصاحب نے لکھا ہے کہ باہم حضرت امام زین العابدین وحضرت محمد بن الحنیفہ کے درباب امامت ازبس نزاع ہوا حتی کہ نوبت محاکمہ کے حجر اسود تک پہونچی۔ آپنے اس عناد وفساد معصومین کا کچھہ تذکرہ اپنی کتاب مین نہ کیا۔ ہم کہتے ہین کہ آپ سے بسبب خجالت یا عدم لیاقت کے مطلق جواب نہ بن پڑا۔ شیخ صاحب نے لکھا ہے کہ فی مابین حضرت علی وحضرت عقیل صرف آدہ پاؤ یا تین چہٹانک جو پر اسقدر جہگڑا ہوا کہ معاذ اللہ لعقیدہ شیعان نوبت شکست بیعت وکفر وکفران نعمت کے پہونچی آپنے شیعون کا تہتک وننگ سمجھکر ایسے اظہر من الشمس معاملہ سے عمداً چشم پوشی کی ہم کہتے ہین کہ آپکو اور آپکے حامیون کو اسبارہ مین ندامت اوٹھانی پڑی شیخصاحب نے لکھا ہے کہ حرمین کے شرفا اور صحابی اور صحابی زادی سبھی تو سوائے بہتر کے شقی اور بے ایمان لوگ تھے الخ آپ لکھتے ہین کہ جملہ بنی ہاشم اور بعض صحابہ دین پر قائم رہے ہم کہتے ہین کہ اس باب مین ہر دو برادر یکرنگ صریح خطا پر ہین معائنہ کیجئے۔ حدیث امام جعفر صادق کو کتاب الخصال شیخ صدوق مین۔ شیخصاحب نے لکھا ہے کہ حضرت زہرا داخل اہلبیت نہین

ص
روایت امام جعفر صادق باب ۱۳ و اصحاب اصفیا ۱۲

کیونکہ لفظ اہلبیت مذکر ہے آپ نے بسبب انحراف باطنی کے آنحضرتؐ کی شان مین معاذ اللہ مثیل
سعیار الہدیٰ پر کافر لکھا ہے ہم کہتے ہین کہ ایسے اعتقاد پر فساد کی رو سے سرور صاحب قطعی دائرہ
اسلام سے خارج ہین۔ شیخصاحب نے لکھا ہے کہ جناب امیرؑ کے اور چچاؤن کا حال سوائے حضرت
امیر حمزہ کے ایسا تھا جیسا کہ ابوجہل ملعون کا آپنے بہ نسبت ابی طالب کے شیخصاحب سے کچھہ
بھی مواخذہ نکیا ہم کہتے ہین کہ بلاشبہ شیخصاحب نے ابی طالب کو بھی مثل ابوجہل کے ملعون
لکھا ہے۔ شیخ صاحب نے لکھا ہی کہ جناب امیرؑ آٹھ برس کی عمر مین مسلمان ہوئے تھے آپنے
اس راز کو پوشیدہ کرنا مناسب و مصلحت سمجھا ہم کہتے ہین کہ شیخصاحب نے آنجناب کی معصومیت
مین بٹا لگایا ہے شیخصاحب نے لکھا ہے کہ آئمہؑ درحقیقت انبیاء غیر مرسلین ہین آپنے اس
مضمون مخالف قرآن و حدیث کیطرف آنکھہ اوٹھا کر بھی نہ دیکھا ہم کہتے ہین کہ آپنے دیدہ و دانستہ
شیخصاحب کے عیب پوشی کی ہے شیخصاحب نے لکھا ہے کہ قرآن موجود دستیاب بے ترتیب و
ناقص ہے آپنے لکھا ہے کہ اصلی باترتیب قرآن منور صاحب الامرؑ پاس ہے دنیا مین اوسکا وجود
ہی نہین۔ ہم کہتے ہین کہ ایسے اعتقاد پر فساد کی رو سے جملہ امام و مجتہدین شیعان پاک بیدین ٹھہرے
اور بسبب گم کرنے ہدایت کے جناب امیرؑ و نیز صاحب الامر منظنونہ شیعان خاطی و عاصی ٹھہرے ؎

گھایل تیری نگہہ کا مجموع دگر ہر ایک		زخمی کچھہ ایک سینہ در گاہ ہے نہین	

ابھی حکیم جنپوری بیشتر اختلافات فی مابین و اجتماع ضدین شیخصاحب کا تصفیہ اپنے گھر مین کر لیا ہوتا تبھی
اظہار الہدیٰ کے جواب کا دعویٰ کیا ہوتا ذرا بدر الدجیٰ کے حصہ دوم کو بچشم عبرت کی نظر سے ملاحظہ
فرمائے یقین تو یہ ہے کہ اس مرتبہ یہ عقدہ مالاینحل لکھنؤ جانے سے بھی حل نہ ہونگے ہان
اگر صاحب الامر حاکم ہر وقت یا اونکے وکیل زمانہ بھر کے گوشہ گشت اس مشکل کو آسان کر دین سو
اونکی کچھہ خبر نہین ہے ۔ ؎

چو گرگان بہم پاک دار عدو بیم		رود در میان کاروان سلیم	

صحیح تو یہ ہے کہ حکیم جنپوری نے شیخصاحب کی تالیف سیف کو اینٹ کی عینک آنکھون پر لگا کر معائنہ

فرمایا ہے جس سے اونکو شیخ زباندراز کے زباندرازی و ہجو نویس کے ہجو نویسی کی کیفیت مشاہدہ ہوئی ہم کہتے ہین کہ آپنے اون سے چار حصہ زیادہ اور اُنہون نے آپ سے دس حصہ زیادہ بیتہذیبی وبیباکی مین قلم فرسائی کے جب آپکے سینگ کے ہی تالین سدراہ نگاہ نہین تو اعمٰی کے نزدیک لیل ونہار مساوی ہی

سُنا ہے یار کی پتلی کمر ہے
کہان ہی کس طرف ہے اور کدہر ہے

اب ہم پوست کندہ لکھتے ہین کہ شیخ صاحب دیوبندی نے کچھ اہلسنت ہی کی ہجو نویسی مین زباندرازی نہین کی ہی بلکہ نہایت بیتہذیبی وبیباکی سے ابطال مذہب مذہب امامیہ واستیصال ملت متعصب حضرات شیعہ مین بہی کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہین کیا ہے مگر دیدہ بصیرت کحل انصاف کا محتاج ہے ہٹ دہرمی سے کام نہین چلتا ع سارا زمانہ یکطرف وہ شوخ تنہا یکطرف + اجی حکیم جیو آپ تو ہمکو ناحق ہی ہجو نویسی وزبان درازی وبیہودگی وبیباکی مین مطعون کرتے ہین اور اپنے اصول دینی صریح ہجو پر لغو کیطرف کچھہ توجہ ہی نہین فرماتے ہین پیشتر اپنے اصول کو دیکھہ لیا ہوتا تبہی ہماری نسبت جو چاہتے سو کہتے ؎

جامی چہ لاف میزنی از پاکدامنی
بر خرقۂ تو این ہمہ داغ شراب چیست

اگر ہمکو مرزا جان جانان مظہر کے مظلومیت سے عبرت نہوتی تو ہم آپکو ضرور ہی اصل استبصار جو اصول ائمہ شیعہ مین سے ایک نایاب کتاب ہی دکہلا دیتے اور عرض کرتے ؎

گر تو خواہی شوی برین واقف
رو تماشای این گلستان کن

جب آپ اپنے اصول ہی مین پہنچے ہین تو ضرور ہے کہ آپ مصداق اس شعر کے سمجھے جاوین ؎

از قول خویش نادمم از فعل منفعل
شرمندہ ام ز گفتہ و از کردہ شرمسار

لہذا اوس سے درگذر کر بموجب صفت کرم داشتن مناسب وقت معلوم ہوا کہ جملہ حضرات شیعہ کی استفادہ کیواسطے کتاب مذکور سے چند باب قلمبند کئے جاوین منجملہ اونکے ایک باب سراپا صواب دخول فی الدبر کا ہے اس باب مین جتنی روایتین ہین اونکے راوی حضرت ابی عبد اللہ ہین اسماء الرجال بہی سب قوی ہین اسلئے کہ صحاح مین ضعیف کا ادخال بس محال ہے غرضکہ حضرت موصوف کے معاذ اللہ عام اجازت ہے کہ حضرات شیعہ بیکھٹکے بلا ہڑک از سرنو رسم مردہ امت حضرت لوط کو زندہ کرین اور تا نہ لیست

اس کا رتبہ کو جانو وہ انجیت سے

تا نہ بینیم رخ تو روح رسیدن ندہم		گر بیاید ملک الموت کہ جانم ببرد

یہہ باب ہے اس بیان مین کہ مرد کو کیا کرنا جائز ہے عورت کے ساتھ جبکہ وہ حیض سے ہو

خبردی مجھے احمد بن عبدون نے علی ابن زبیر سے اوسنے روایت کی علی ابن حسن بن فضال سے اوسنی روایت کی محمد اور احمد سے جو دونون بیٹے ہین حسن کے اونہون نے اپنے باپ سے اوسنے عبداللہ ابن بکر سے اوسنے ہمارے بعض اصحاب سے اونہون نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے کہا جب ہو حیض سے عورت اوسکا خاوند جہان چاہے مباشرت کرے علاوہ خون کی جگہہ کے . روایت ہے علی بن حسن سے اوسنے روایت کی محمد ابن علی سے اوسنے محمد ابن اسمٰعیل سے اوسنے منصور بزرج سے اوسنی اسحاق ابن عمار سے اوسنے عبدالکریم ابن عمرو سے کہا مین نے سوال کیا ابی عبداللہ علیہ السلام سے کہ حائضہ عورت کی شاوند کو کہان تک اوس سے صحبت درست ہے کہا ہر شئے جائز ہے علاوہ فرج کے روایت ہے علی بن حسن سے اوسنے روایت کی محمد بن عبداللہ بن زرارہ سے اوسنے محمد بن ابی عمیر سے اوسنے ہشام ابن سالم سے اوسنے ابی عبداللہ علیہ السلام سے اوس مرد کی بارے مین جو عورت سے مباشرت کرے علاوہ فرج کے اس حال مین کہ وہ حائضہ ہو کہا ہے ڈہر کر سے اگر فرج سے بچے خبردی مجھکو شیخ نے احمد بن محمد سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے صفار سے اوسنے احمد بن محمد سے اوسنے برقی سے اوسنے اسمٰعیل سے اوسنے عمر بن حنظلہ سے کہا مین نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے دریافت کیا کہ مرد کو عورت سے کہانتک مباشرت جائز ہے کہا دونون رانون مین . روایت ہے احمد ابن محمد سے اوسنے روایت کی برقی سے اوسنے عمر بن یزید سے کہا مین نے سوال کیا ابی عبداللہ علیہ السلام سے کہ مرد کو حائضہ سے کہان تک مباشرت جائز ہے کہا سرین کے بیچ مین مگر اندر تک نہ پہونچنے دے . روایت کی ہے علی بن حسن نے محمد بن عبداللہ بن زرارہ سے اوسنے محمد بن عمیر سے اوسنے حماد بن عثمان سے اوسنے عبداللہ حلبی سے اوسنے ابی عبداللہ علیہ السلام سے حائضہ

عورت کے بارے مین کہ اوسکا زوج کہان تک مجاز ہے کہا عورت تہ بند باندہے کہ گھٹنیون تک چہپا ہوا اور ناف باہر نکلی ہو پہر مرد تہ بند کے اوپر جو چاہے سو کرے ۔ یہہ روایت بہی اوسی نے کی علی بن اسباط سے اوسنے اپنے چچا یعقوب ابن سالم احمر سے اوسنے ابی بصیر سے اوسنے ابی عبداللہ علیہ السلام سے کہا وہ سوال کئے گئے حائضہ سے کہ اوس کا زوج کہانتک اختیار رکہتا ہے کہا تہ بند باندہی گھٹنیون تک اور پنڈلیان باہر رہنے دہی پہر خاوند تہ بند کے اوپر جو چاہے سو کرے ۔ یہ روایت بہی اوسی نے کی عباس ابن عامر سے اوسنے حجاج خشاب سے کہا مین نے دریافت کیا ابی عبداللہ علیہ السلام سے حیض و نفاس والی عورت کا حال کہ اوسکا خاوند اوس سے کیا کر سکتا ہے کہا عورت اپنا پیراہن پہنکر خاوند کے ساتہ سو جائے ۔ **شرح صاحب استبصار** ۔ پس وجہ ان اخبار مین دو باتون مین سے ایک بات ہے یا یہ کہین کہ یہ مستحب ہے اور اول کے حدیثون مین جواز اور رخصت ہے یا تقیہ پر محمول کرین اسلئے کہ اکثر عوام کے موافق ہے اور وہ جو روایت کی ہے علی بن حسن نے عباس بن عامر اور جعفر بن محمد سے اوہنون نے ابان بن عثمان سے اوسنے عبدالرحمان بن عبداللہ سے کہا مینے سوال کیا ابی عبداللہ علیہ السلام سے کہ مرد کو کیا کرنا جائز ہے اوس عورت سے جبکا خون جاری ہو کہا کچہہ نہین پاک ہونے تک ۔ پس وجہہ اس قول مین یہہ ہے کہ فرج مین جماع نکرے اوسکے سوائے مختار ہے اور وہ دونون باتین جو ہمنے اول اخبار مین بیان کی ہین وہ یہان بہی ممکن ہین یعنی ہر حال مین دخول فی الدبر ہے جائز ہے ۔ اسیطرح پر مستند تفسیر خلاصۃ المنہج مین ملا فتح اللہ کاشانی نے مسئلہ دخول فی الدبر کو اکثر علما امامیہ کے نزدیک جائز لکہا ہے ۔ **سہ**

اگر فردوس بر روئے زمین ست		ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست	

فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِی الْاَلْبَابِ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝ اب اس مقام پر حضرات امامیہ کی اس اتہام کا جواب باصواب دینا ضروری سمجہا گیا کہ امام مالک بہی اس لواطت صغریٰ و خباثت کبریٰ کے قائل ہوئے ہین ✦

جواب ۔ حاشا و کلا حضرات امامیہ کے اس خبط بے ربط کا مطلق اثر کتب مذاہب اربعہ اہلسنت مین

نہین ہے ہان اس فعل شنیع کے حرمت البتہ اصرار و تکرار سے لہذا ہم اوس الزام کا سد و اتہام فاسد
کی تردید کتب آئمہ اربعہ اہلسنت سے کرتے ہین وباللہ التوفیق ٥

تا گل ببلد نگاری اولب نکشاید	بلبل ز ادب پانہ نہد در صفت گلزار

آیہ کریمہ جس سے شیعیان پاک جواز وطی دبر لطیفہ کا ماخذ فرماتے ہین یہ ہے ۔ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ
لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ٥ ترجمہ عورتین تمہاری کہیتی ہین (یعنی جیسے کہیت مین تخم ڈالنے سے غلہ
پیدا ہوتا ہے ویسے ہی فرج مین نطفہ ڈالنے سے بچہ پیدا ہوتا ہے) پس آؤ اپنی کہیتی مین (یعنی
خاص اپنی عورت کی ہی فرج مین صحبت کرو) جس طرح سے چاہو (یعنی جیسے چاہو فرج ہی کا آسن باندہو)
اور اپنے نفسونکے واسطے آگے کی تدبیر کرو (یعنی اس آنے مین نیت اولاد کی رکہو) اور ڈرتے رہو خدا سے
(یعنی اوسکی امر و نہی سے) اور جان رکہو تمکو اوس سے ملنا ہے (یعنی جزای اعمال و سزای افعال کے)
اور خوشخبری سنا دو ایمان والونکو (یعنی جنت کے) اس آیہ کریمہ کے قیود محکم سے صاف ظاہر ہے
کہ خالق اکبر نے سوائے وطی فی القبل کے ہرگز ہرگز وطی فی الدبر کو جائز نہین فرمایا ہے اسلئے کہ دبر
کسیفہ و شنیع حرث نہین ہی بلکہ موضع فرث ہی مگر روافض جو انکی بہروسہ پر اس لواطت فطری کے
قائل اور اس فعل پلید کرنیکے فاعل ہوتے ہین۔ اعوذ باللہ من شرور انفسہم

شان نزول

اس آیہ کریمہ کی یہ ہی روایت ہے حضرت جابر سے در المنثور مین کہ قوم یہود جو کہا کرتے تہے کہ
جسنے مباشرت کی فرج مین پیچہے سے اور عورت کو حمل رہا تو اوسکا بچہ احول یعنی بہینگا ہوگا۔ لہذا اسکی تردید
مین یہ آیت نازل ہوئی کہ عورتین تمہاری کہیتی ہین آیہ ۔ جس طرح سے چاہو خواہ مجبیہ خواہ غیر مجبیہ مگر صمام واحد
ہو چنانچہ امام نووی نے مسلم کی شرح مین فرمایا کہ مجبیہ بضم میم و فتح جیم و کسرہ باء موحدہ مشددہ و فتح یاء تحتانیہ
بمعنی مکبوبہ علی وجہہا یعنی منہ کی بل عورت پر پڑنا انتہی مراد خاص اوس آسن سے ہی کہ مرد عورت کو چت
لٹا کر صحبت کرے اور صمام بکسر صاد مہملہ بمعنی نقب یعنی سوراخ پس صمام واحد بمعنی سوراخ فرج ہوا ایسے ہی
اونہین جابر سے روایت ہے کہ انصار کا معمول تہا کہ اپنی عورتون سے صحبت کروٹ سے کیا کرتے

تھے اور قریش لبسرح تیسر الوصول مین ہے کہ سرح بجاے مہملہ یعنی وطی المرأة مقبلةً علی قفاها یعنی عورت کو چپت لٹا کر جماع کرنا ناگاہ کسی قریشی نے ایک انصاریہ سے نکاح کیا چاہا کہ اپنی عادت کے مطابق جماع کرے عورت نے مرد سے کہا کہ یون نہین ہماری طور پر پیش آ جب یہ قصہ حضرت رسول خدا کے حضور مین پیش ہوا اوسوقت خداے تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ عورتین تمہاری کہیتی ہین پس آؤ اپنی کہیتی مین جسطرح سے کہ چاہو خواہ کہڑے خواہ بیٹھے خواہ چت خواہ پٹ بشرطیکہ صمام واحد ہو (یعنی اگر کوئی مثل قوم ناعاقبت اندیش کے دوسرے نامناسب مکان مین واردات کریگا تو اوس لوطی ظالم پر حسب قانون تعزیر دفعہ وَاللّٰذَانِ یَاْتِیَانِ مداخلت بیجا کا جرم قائم کیا جاویگا - پھر ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہین کہ کچھ لوگ قبیلہ بنی حمیر کے حضرت رسول خدا کی حضور مین حاضر ہوئے اونہون نے آنحضرت سے بہت باتین پوچہین اون مین سے ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اپنی عورتون کو بہت پیار کرتا ہون اور مُجَبِّیَۃ اون سے جماع کرتا ہون آپ کیا فرماتے ہین اسباب مین پس حق تعالیٰ نے سورہ بقر مین اونکے سوالون کے جواب نازل فرماتے اور اوس شخص کے حق مین آیہ نِسَآؤُکُمۡ حَرۡثٌ لَّکُمۡ الخ کے نازل ہوئی تب آنحضرتؐ نے اوس سائل کو بتایا کہ تو اپنی عورتون سے مقبلةً ومدبرةً صحبت کیا کر بشرطیکہ صمام واحد ہو۔ روایت ہے حسن سے فرمایا کہ یہودون نے مسلمانون سے کہا کہ تم عورتون سے جماع کرتے ہو بہائم کیطرح یہ ابراک یعنی اونکو اپنے سینے کے نیچے لیکر تب خداے تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی نِسَآؤُکُمۡ حَرۡثٌ لَّکُمۡ الخ یعنی کچھ مضائقہ نہین جسطرح سے چاہو فرج ہی مین صحبت کرو۔ یہ ہین شان نزول آیہ کریمہ کے کتب معتبرہ اہلسنت مین جن سے قطعی حرمت دخول فی الدبر کے ثابت ہے یہ لب لباب ہے درمنثور کا اور انہین شان نزول کے مطابق احادیث صحیحہ درباب تحریم اس فعل سیہ لوطیہ کے بروایات مستندہ آئمہ اربعہ وغیرہ اہلسنت اون کی مسندون مین موجود ہین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین چنانچہ حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے اپنی مسند مین ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کو اخراج کیا کہ آنحضرتؐ کے خدمت سراسر برکت مین ایک عورت عرض کرنے لگی کہ میرا شوہر مجھہ سے مُجَبِّیَۃً ومُقبِلَةً جماع کرتا ہے مجھکو ناگوار گزرتا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کیا مضائقہ ہے اگر صمام واحد ہے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ نے اپنے

الا عن خزیمہ ابن ثابت کے علوہ یہ اخراج کیا ہے کہ ایک سائل نے آنحضرت سے اتیان النساء
فی ادبارھن کا مسئلہ پوچھا فرمایا لا باس یعنی کچھ ڈر نہیں جب سائل جواب سنکر چلا آنحضرت نے اوسکو پھر
بلایا اور فرمایا کہ کیونکر کہا تو نے اگر اتیان دبر سے تیری یہ مراد ہے کہ جانب دبر سے قبل میں صحبت
کرے تو ٹھیک ہے اور اگر تیرا مطلب اتیان دبر سے خاص دبر ہی تو ہرگز جائز نہیں ہے اللہ نہیں شرم
کرتا ہے بیان کرنے حق میں خبردار عورتوں سے ہرگز جماع دبر میں نکرنا۔ اور حضرت امام احمد رحمۃ اللہ نے
ابن یزید سے اخراج کیا کہ آنحضرت نے فرمایا اللہ نہیں شرم کرتا ہے بیان کرنے حق سے نہ
جماع کرو عورتوں کی سرینوں میں اور ابن عدی نے کامل میں ابن مسعود سے اخراج کیا کہ حضرت رسولخدا
نے فرمایا عورتوں سے ہرگز جماع نہ کرو اون کی سرینوں میں فی در المنثور عقبہ بن عامر نے کہا کہ حضرت
رسولخدا نے فرمایا کہ اوسپر لعنت ہے جو عورتوں کی دبر میں داخل کرتا ہے ابن عباس نے کہا کہ حضرت
رسولخدا نے فرمایا اللہ تعالی نظر رحمت سے اوسکو نہیں دیکھتا ہے جو مرد یا زن کی دبر میں لواطت کرتا
ہے اور عمر ابن شعیب نے اپنے باپ سے اور اونہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولخدا
نے فرمایا کہ جو عورت سے دبر میں لواطت کرتا ہے یہی لواطت صغری ہے اور حضرت ابوہریرہ سے
روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسالتمآب نے جسنے مرد یا عورت کی دبر میں جماع کیا وہ بیشک کافر ہوا۔
حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے ایک شخص کو جو مرتکب لواطت کا ہوا تھا مار ڈالنے کا حکم
کیا تھا کسی شخص نے طاؤس رحمۃ اللہ سے وطی فی الدبر عورت کا مسئلہ دریافت کیا فرمایا کفر ہے کیونکہ
قوم لوط کی ابتدا یہی تھی کہ پہلے عورتوں کی مقعدوں میں جماع کیا کرتے تھے رفتہ رفتہ مرد مرد سے مبتلا
ہوگئے۔ نووی نے شرح مسلم میں کہا ہے کہ وطی فی الدبر کسی حال میں حلال نہیں ہے نہ انسان کے
ساتھ نہ حیوان کے ساتھ۔ شرح موطا میں لکھا ہے کہ وطی فی الدبر قطعی حرام ہے جو کوئی نادانستہ مبتلا ہوگا
اوسکو باز رکھینگے نہ مانیگا تو تعزیر کرینگے اور ہدایہ میں ہے کہ جو کوئی عورت کے موضع مکروہ یعنی دبر میں
وطی کریگا یا عمل قوم لوط کا بجا لاویگا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک اوسپر حد نہیں صرف تعزیر پاویگا
اور صاحبین رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک مثل زانی کے محدود ہوگا۔ اور جامع صغیر میں ہے کہ لوطی کو حبس

قید رہینگے کہ توبہ کرے - یہ ہین احادیث و آثار و اقوال صحیحہ صریحہ حضرت رسول خدا اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور فقہای محدثین اہلسنت سے کہ نہال حلت وطی فی الدبر کا قطعی استیصال کرتے ہین۔ اور قضیہ اباحت کا انفصال غرضکہ جملہ محدثین وفقہا رحمہم اللہ علیہم اجمعین اہلسنت کے یکرو و یکزبان ہین کہ یہ فعل پلید سرتاپا حرام ہے ۵

معلوم نہین تجھکو منجم خبر غیب		یہ بندو کان ہے نہ کہلی ہی نہ کہلیگی ۔

اب ملاحظہ فرمایئے اسی استبصار مین عاریت کے چند باب ۔

ابواب ذیل مین اسکا بیان ہی کہ مرد حلال کرے اپنی لونڈی غیر کیواسطے

اس باب مین ذکر ہے اس امر کے جواز کا کہ ایک شخص اپنی لونڈی کسی برادر اسلامی کے واسطے حلال و جائز الوطی کرے ۔ خبر دی ہے مجھے احمد بن عبدون نے ابی الحسن علی بن محمد بن الزبیر القرشی سے اوسنے علی بن الحسن بن فضال سے اوسنے محمد بن عبد اللہ بن زرارہ سے اوسنے حسن بن علی سے اوسنے علا بن رزین سے اوسنے محمد بن مسلم سے اوسنے ایک سبطین علیہما السلام سے کہا مین نے اون سے دریافت کیا اوس شخص کے بارے مین جو حلال کرے اپنے بہائی کیواسطے اپنی لونڈی کا فرج کہا اوس شخص کیواسطے حلال ہے جو کچہہ لونڈی سے اوسکے مالک نے حلال کردیا ہی ۔ اوسنے خبر دی اپنے دونون بہائیون سے اونہون نے اپنے باپ سے اوسنے عبد اللہ بن بکر سے اوسنے ضریس بن عبد الملک سے کہا مضائقہ نہین ہے اگر کوئی شخص اپنے بہائی کیواسطے اپنی لونڈی حلال و مباح کرے ۔ اوسینے روایت کی ہی جعفر بن محمد بن حکیم سے اوسنے کرام بن عمرو سے اوس نے محمد بن مسلم سے اوسنے ابی جعفر علیہ السلام سے کہا مین نے اون سے دریافت کیا ۔ کوئی شخص حلال کرسکتا ہی اپنی لونڈی کا فرج اپنے بہائی کیواسطے فرمایا ہان کچہہ مضائقہ نہین ہے ۔ موہوب مجاز ہے اوس امر مین جو واہب نے لونڈی سے حلال کیا ہے ۔ اوس نے روایت کی ہے محمد بن عبد اللہ سے اوسنے ابن ابی عمیر سے اوسنے ہشام بن سالم سے اوسنے محمد بن مضارب سے کہا اوسنے فرمایا مجھے ابی عبد اللہ علیہ السلام

سے نے اسے محمد یہ لونڈی سے لے تیری خدمت کا کی اور تو اوس سے مجامعت کا فائدہ اوٹھاویگا۔ اور جب
تو باہر جائے تیرے اوپر دیدیا۔ حدیث محمد بن یعقوب سے لئے عدۃ سے اوسنے ہمارے اصحاب سے
اونہوں نے سہل بن زیاد سے اور محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے و علی بن ابراہیم نے اپنے باپ
سے اون سب نے ابن محبوب سے اوسنے ابن رباب سے اوسنے ابن یعفور سے کہا مین نے سوال
کیا ابو عبداللہ علیہ السلام سے اوس عورت کے بارہ مین جسنے حلال کیا اپنی بیٹے کیواسطے اپنی لونڈی
کا فرج فرمایا وہ اوسکے واسطے حلال ہے مین نے کہا کیا اوسکے واسطے اوسکی قیمت حلال ہے فرمایا
نہین اوسکے واسطے وہ حلال ہے جو اوسکی مان نے حلال کیا ہے۔ اوسی نے روایت کی عدۃ سے اوسکے
ہمارے اصحاب سے اونہون نے سہل ابن زیاد سے اوسنے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اوسنے عبدالکریم
سے اوسنے ابی عبداللہ علیہ السلام سے کہا مین نے اون سے کہا کیا مرد حلال کر سکتا ہے اپنے بھائی
مومن کیواسطے اپنی لونڈی کا فرج فرمایا ہان وہ جائز ہے اوس امر مین جو اوسکے واسطے حلال کیا ہے۔
اوسنے روایت کی محمد ابن یحییٰ سے اوسنے احمد بن محمد سے اوسنے محمد بن اسمٰعیل بن بزیع سے کہا
مین نے سوال کیا ابی الحسن علیہ السلام سے ایک عورت کے بارہ مین جسنے میرے واسطے اپنی لونڈی
حلال کی فرمایا تیرے واسطے حلال ہے مین نے کہا وہ دل لگی کرتی تہی فرمایا تجھے اوسکے دل کا کیا علم اگر
تو جانے کہ وہ دل لگی کرتی ہے تو درست نہین ہے لیکن وہ جو روایت کی ہے احمد بن محمد بن علی نے
حسن بن علی بن یقطین سے اوسنے اپنی بھائی حسین سے اوسنے علی بن یقطین سے کہا مین نے اوس
سے دریافت کیا کہ اوس شخص کے بارہ مین کہ وہ اپنی لونڈی کا فرج حلال کرے۔ کہا مین پسند نہین کرتا تو
اس مین ایسی کوئی بات نہین ہے جس سے فعل مذکور کی حرمت لازم آوے اسواسطے کہ کراہت کے
مقام وارد ہی اور اس کراہت پر تصریح کی ہے اپنے اس قول سے مین اسے پسند نہین کرتا۔ اور کراہت
کی یہ وجہ ہے کہ اس فعل مین عوام سے ہمارے ساتھ کوئی موافق نہین ہے اور اسی وجہ مین برا کہتے
ہین۔ تو ایسے کام سے پرہیز کرنا بہتر ہے اگرچہ حرام نہین ہو۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ اوس حالت مین وہ ہو
جب ولد کی آزادی شرط نہ کی گئی ہو اگر شرط کیجائے کراہت زائل ہوگی۔ اسکی دلیل یہ روایت ہے جسمین

ین سعید کی صفوان بن یحییٰ سے اوسنے روایت کی اسحق بن عمار سے کہا مین نے دریافت کیا ابی عبداللہ
علیہ السلام سے اوس عورت کے بارہ مین جو اپنی زوج کے واسطے اپنی لونڈی کی فرج حلال کرے
فرمایا مین اسے مکروہ جانتا ہون اگر حاملہ ہوگئی تو کیا کیا جاویگا۔ مین نے کہا عورت کہتی ہے اگر لونڈی
حاملہ ہوگی مجھسے تو ولد تیرا ہے (یعنی حر ہے) فرمایا تو مضائقہ نہین ہے۔ مین نے کہا اگر مرد اپنے مومن
بھائی کیواسطے حلال کرے فرمایا کچھہ ڈر نہین لیکن وہ جو روایت کی ہے محمد بن احمد بن یحییٰ نے احمد بن
حسن سے اوسنے عمرو بن سعید سے اوسنے مصدق بن صدقہ سے اوسنے عمار سے اوسنے ابی
عبداللہ علیہ السلام سے اوس عورت کے بارہ مین جو اپنی زوج سے کہے میری لونڈی تیرے انتفاع
کیواسطے ہے فرمایا اوسسے مجامعت جائز نہین ہے تاوقتیکہ اوسکے ہاتھ فروخت کرے یا بخشدے
تو اسکی توجیہ ہے کہ ہم اسے محمول کرینگے اسی صورت پر کہ عورت زوج سے کہے تیری خدمت کیواسطے
ہے علاوہ فرج کے اسلئے کہ ظاہر ہے عورتین اپنے ازواج کو لونڈی کے ساتھ مجامعت کی اجازت
نہین دیتے ہین اور جب یہ بات ہی جسکا ہمنے بیان کیا تو زوج کو لونڈی کا فرج کسی حال مین حلال نہ ہوگا۔
لیکن وہ جو روایت کی ہے محمد بن احمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اوسنے حسن بن علی بن یقطین سے
اوسنے اپنے بھائی حسین سے اوسنے اپنے باپ علی بن یقطین سے اوسنے ابی الحسن ماضی علیہ السلام
سے وہ سوال کئے گئے کیا غلام کو حلال ہے لونڈی سے وطی کرے بلانکاح اگر اوسکے مالک نے
حلال کی ہو فرمایا اوسے حلال نہین ہے تو اس مین یہ وجہ ہے کہ ہم اسے خاص کرینگے غلام کے ساتھ
آزاد کیواسطے یہ حکم نہین ہے اور مکروہ ہونیکا یہ سبب ہے کہ حلال کرنا گویا مالک کرنا ہے غیر کو لونڈی کی
فرج کا۔ واقع مین ملک کے باعث سے اوس کی مجامعت مباح ہوتی ہے تو جب غلام کسی شے کا مالک ہو
نہین سکتا یہہ بھی اوسکے واسطے درست نہین ہوگا۔ یہ بھی ممکن ہے اوس خبر کا یہ مطلب ہو کہ مالک نے غیر
معین لونڈی حلال کی تو حلال نہوگی ضرور ہے جسکا حلال کرنا منظور ہو اوسے معین کرے۔ اوسکی دلیل
یہ روایت ہے احمد بن محمد بن عیسیٰ کی محمد بن ابی عمیر سے اوسنے روایت کی فضیل مولیٰ راشد سے کہا
مین نے کہا ابی عبداللہ علیہ السلام سے میرے مالک کا میرے پاس مال ہے مین نے اوس سے

سوال کیا کہ میرے واسطے حلال کرے جو لونڈی میں خریدوں، مالک نے کہا اگر حلال کرنا چاہتا ہے
تو تجھے حلال ہو۔ اس دعا میں سے نبی صلی اللہ علیہ السلام سے سوال کیا فرمایا اگر تیرے واسطے کوئی خاص
لونڈی حلال کرے تو وہ تیرے واسطے حلال ہے اور اگر یہ کہے کہ خرید لے ان میں سے جو چاہے تو
ان میں سے کسی کے ساتھ وطی نہ کر سوائے اس لونڈی معین کے کہ اسے معین کر کے تیرے واسطے حلال کیا ہے
اور اگر تیرا ذاتی مال ہو تو اوس سے جو چاہے خرید لے۔

اس باب میں حلال کی ہوئی لونڈی کے ولد کا حکم ہے

علی بن حسن نے روایت کی ہے فضال سے اوسنے محمد بن علی سے اوسنے محمد بن یعقوب اوسنے
ربات بن عثمان سے اوسنے ادریس بن عبد الملک سے کہا میں نے دریافت کیا ابی عبد اللہ علیہ السلام سے
آدمی اپنے بھائی مومن کیواسطے حلال کرتا ہے اپنی لونڈی کی فرج فرمایا وہ اوسکے حلال ہے میں نے
کہا اگر اوس سے ولد پیدا ہوا فرمایا وہ لونڈی کے مالک کا ہے مگر اوس صورت میں کہ لونڈی کے مالک سے
شرط کر لی ہو ولد کے آزاد ہونیکی جب اوسنے حلال کی تھی۔ روایت کی حسین بن سعید نے فضالہ بن ایوب سے
اوسنے ربان بن عثمان سے اوسنے حسین عطار سے کہا میں نے سوال کیا ابی عبد اللہ علیہ السلام سے
فرج عاریۃ لینے کے بارہ میں فرمایا کچھ مضائقہ نہیں ہے میں نے کہا اگر اوسکا ولد ہے فرمایا وہ لونڈی کے
مالک کا ہے مگر در صورت شرط کر لینے کے۔ مگر وہ جو روایت کی ہے حسین بن سعید نے قاسم بن محمد سے
اوسنے سلیم فرا سے اوسنے حریز سے اوسنے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے اوس شخص کے بارہ میں جو حلال
کرے اپنے لونڈی کا فرج اپنے مومن بھائی کیواسطے فرمایا اسکا کچھ ڈر نہیں ہے میں نے کہا اگر اوس
شخص نے لونڈی سے بچہ جنا یا فرمایا بچہ صاحب ولد کو ملیگا اور لونڈی اوسکے مالک پر واپس کیا جائے
اور وہ جسے روایت کی احمد بن محمد بن عیسیٰ نے علی بن حکم سے اوسنے داؤد بن نعمان سے اوسنے اسحاق
بن عمار سے کہا میں نے عرض کی ابی عبد اللہ علیہ السلام سے اوس مرد کے بارہ میں کہ اپنے مومن بھائی
کیواسطے اپنی لونڈی کی فرج حلال کرے یا آزاد عورت اپنی لونڈی کسی بھائی کیواسطے حلال کرے فرمایا اوسے

حلال ہے جو حلال کیا گیا مین نے کہا اگر اوسکے بچہ ہوا فرمایا ولد حر ہے ۔ اور وہ خبر جسے روایت کی
محمد بن حسن صفار نے یعقوب بن یزید سے اوسنے محمد بن اسمٰعیل بن بزیع سے اوسنے صالح بن عقبہ
سے اوسنے عبداللہ بن محمد سے کہا مین نے سوال کیا ابی عبداللہ علیہ السلام سے اوس شخص کے بارہ
مین جو اپنے کسی بھائی سے کہے میری لونڈی تیرے واسطے حلال ہے فرمایا وہ حلال ہوگئی مین نے کہا
اگر اوسکے بچہ ہوا فرمایا بچہ اوسکے باپ کا ہے اور بچہ کی مان اوسکے مالک کو دیجاوے اور مین یہ پسند کرتا
ہون کہ جب یہ صورت ہو مالک لونڈی اوس شخص کو لونڈی بھی بخشدے ۔ اور وہ جو روایت کی محمد بن یعقوب
نے علی بن ابراہیم سے اوسنے اپنے والد سے اوسنے ابن ابی عمیر سے اوسنے سلیم سے اوسنے حریز
سے اوسنے زرارہ سے کہا مین نے ابی جعفر علیہ السلام سے ایک شخص اپنی لونڈی حلال کرتا ہے اپنے
بھائی کیواسطے فرمایا کیا مضائقہ ہے راوی نے کہا مین نے عرض کی اگر لونڈی کے بچہ ہو فرمایا بچہ اوسکے
باپ کے ساتھ ملحق ہوگا اور لونڈی اوسکے مالک کو ملیگی ۔ مین نے کہا مالک نے اس کی اجازت نہین دی تھی ۔
فرمایا اوسنے اجازت دی ہے اوسے بچہ ہونیکا کب اطمینان تھا ۔ پس یہ اخبار متقدمہ اخبار کے خلاف نہین
ہین دو وجہ سے اوّل اون مین یہ بات کہان ہے کہ بچہ بے شرط مرد حر کے ساتھ ملحق ہوگا بلکہ مجمل ہے ۔
اور اخبار متقدمہ تفصیل وار وارد ہین اگر شرط کی بچہ حر ہوگا ورنہ غلام تو ان مجملہ اخبار کو بھی اسی پر محمول کرنا چاہئے
اور یہ قول سابق (اوسنے اجازت دی ہے اوسے بچہ ہونیکا کب اطمینان تھا ۔) اس شرط کو مانع نہین ہے
کہ اگر بچہ ہو باپ کے ساتھ ملحق ہوگا ۔ مالک نے اوسے اجازت نہین دی ہے ۔ اسطور سے کہ جماع کریگا
کہ ولد پیدا ہو غالب اوقات بلکہ حکم کیا ہے پرہیز کا اگرچہ یہ شرط بھی کی گئی ہے کہ اگر ولد ہوا حر ہوگا ۔ جیسا
ہمنے سابق بیان کیا اگر ہم اخبار متاخرہ کے ظاہر پر عمل کرین کہ بہر حال بچہ آزاد ہوگا ۔ تو اخبار سابقہ کے بھین
ذکر شرط ہے حذف کرنیکی ضرورت ہوگی اور یہ جائز نہین اب ایسی راہ پر چلنا چاہئے جس سے اخبار مین توافق
ہو ۔ اور دوسری یہ وجہ ہے کہ امام علیہ السلام کا یہ قول (ولد صاحب ولد کے ساتھ ملحق ہوگا) محمول کرین
اس معنی پر کہ قیمت کے ساتھ ملحق ہوگا اسلئے کہ ولد اوسکے باپ کا غلام تو ہی نہین جس سبب سے قبضہ کردیا
جاسئے بلکہ بذریعہ قیمت دیا جائیگا ۔ اسکی دلیل وہ خبر ہے جسے روایت کی حسین ابن سعید نے حسن ابن

محبوب سے اوسنے جمیل بن صالح سے اوسنے ضریس بن عبدالملک سے اوسنے ابی عبداللہ علیہ
السلام سے ایک شخص کے بارہ مین جو حلال کرے اپنے بھائی پر اور تحلیل کرے اپنی لونڈی اور وہ اوسکے
کام مین آئی سب زمانا اوسنے حلال ہے مین نے کہا اگر بچہ پیدا ہو تو کیا حکم کیا جائیگا فرمایا وہ لونڈی کے مالک
کا ہے مگر جبوقت حلال کی گئی ہو یہ شرط نہ باندھے اگر بچہ ہوا حر ہے اور اگر مالک نے یہ شرط باندھی تو آزاد ہوگا مین نے
کہا مالک لونڈی کا اوس شخص سے کہ بچہ کا تاوان لیگا فرمایا اگر اوسکے پاس مال ہے قیمت دیگا دیگر خبر ہے اور
روایت کی محمد بن حسن صفار نے ابراہیم بن ہاشم سے اوسنے عبدالرحمن بن حماد سے اوسنے ابراہیم بن
عبدالحمید سے اوسنے ابی الحسن علیہ السلام سے ایک عورت کے بارہ مین جسنے کسی شخص سے کہا میری لونڈی
کا فرج تجھے حلال ہے اوسنے لونڈی سے جماع کیا وہ بچہ جنی ولد عوض قیمت اوسکے والد کو دیگا ۔

اس باب مین یہ ذکر ہے کہ تحلیل کا لفظ معتبر ہے نہ عاریۃ کا

محمد بن یعقوب نے روایت کی علی سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے ابن ابی عمیر سے کہا مجھے خبر دی
قاسم بن عروہ نے ابی العباس بقباق سے کہا سوال کیا ایک شخص نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے اور
ہم اوسکے مجمع مین تھے فرج کے عاریۃ لینے سے فرمایا حرام ہے پھر کچھ دیر ٹھہر کر فرمایا لیکن اگر مرد اپنی
لونڈی اپنے بھائی کیواسطے حلال کرے مضائقہ نہین ہے لیکن وہ خبر جسکی روایت کی حسین بن
سعید نے فضالہ بن ایوب سے اوسنے ابان بن عثمان سے اوسنے حسین عطار سے کہا مین نے سوال
کیا ابی عبداللہ علیہ السلام سے فرج کے عاریۃ لینے کے بارہ مین فرمایا کچھ مضائقہ نہین ہے مین نے
کہا اگر اوس سے ولد پیدا ہو فرمایا لونڈی کے مالک کا ہے مگر صورت شرط کرنے کے تو اس خبر مین
یہ وجہ ہے کہ ہم محمول کرین سائل کا سوال عاریۃ فرج سے مجازا مراد عاریۃ سے تحلیل ہو جیسا ہم نے
سابق مین بیان کیا۔ اور عاریۃ اس وجہ سے کہا کہ نہ عقد دائمی ہے اور نہ ملک دائمی پس مشابہ ہوا عاریۃ
کے جو واپس ہو سکتی ہے اور اسی کا اطلاق کیا گیا اگرچہ عند التحقیق عاریۃ نہین کہہ سکتے چنانچہ خبر اول کی
واضح ہے۔ اب حکیم جیوا جی فرماتے کہ درحقیقت ہم زبان دراز ہوتو لیس بیہودہ و بے باکی تہذیب

ہین یا در اصل آپ ہی کے اصول مین ایسے خرافات واہیات مرقوم ہین جو کسی ملت و مذہب مختار وانہین ہے

اندکی پیش تو گفتم غم دل ترسیدم	کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

اب معائنہ کیجئے اسی استبصار مین متعہ کا باب ۔

باب افضل الطاعات متعہ شریفہ مین ہے اس باب مین حلت متعہ کا بیان ہے

محمد بن یعقوب نے روایت کی عدۃ سے جو ہمارے اصحاب سے ہے اوسنے سہل بن زیاد سے اور روایت کی علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے انہون نے ابن ابی الحجزان سے اوسنے عاصم بن حمید سے اوسنے ابی بصیر سے کہا مین نے سوال کیا ابی جعفر علیہ السلام سے متعہ کے بارہ مین فرمایا قرآن مین یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ (فما استمتعتم بہ منھن فاتوھن اجورھن فریضۃ ولاجناح علیکم فیما تراضیتم بہ من بعد الفریضۃ) اور اوسنے روایت کی محمد بن اسمٰعیل سے اوسنے فضل بن شاذان سے اوس نے صفوان سے اوسنے ابن مسکان سے کہا مین نے سنا ابی جعفر علیہ السلام سے فرماتے تھے کہ علی علیہ السلام فرماتے تھے اگر نہ ہوتا یہ امر جو پیش قدمی کی ہے بن خطاب نے نہین زنا کرتے مگر کم۔ اوسنے روایت کی محمد بن یحیٰی سے اوسنے عبد اللہ بن محمد سے اوسنے علی بن حکم سے اوسنے ربان بن عثمان سے اوسنے ابی مریم سے اوسنے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے فرمایا متعہ کے بارہ مین قرآن نازل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت جاری ہے اوسنے روایت کی علی بن ابراہیم سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے بن محبوب سے اوس نے علی السائی سے کہا مین نے کہا ابی الحسن علیہ السلام سے مین آپ پر قربان مین عورات متعہ کیا کرتا تھا پھر مین نے اوسے مکروہ جانا اور منحوس سمجھا۔ تو رکن اور مقام کے درمیان مین اللہ سے عہد کرلیا اور نذر مانی کہ پھر نکرونگا اب یہ مجھہ پر دشوار ہے اور اپنی قسم پر نادم ہون لیکن مجھہ مین اتنی وسعت نہین ہے کہ علانیہ نکاح کرون۔ فرمایا مجھسے تو نے عہد کیا اللہ سے اوسکی نافرمانی کا سمجھ اگر تو حکم نمانیگا نافرمان ہوگا۔ لیکن وہ نمبر جسے روایت کی ہے محمد بن احمد بن یحیٰی نے ابی الجوزا سے اوس نے

حسین بن علوان سے اوس نے عمرو بن خالد سے اوس نے زید بن علی سے اوس نے اپنے باپ دادون سے
اونھون نے علی علیہ السلام سے فرمایا حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گوشت گدھون کا اور
نکاح متعہ۔ تو اس روایت مین وجہ یہ ہے کہ بسبب تقیہ کے وارد ہوئی ہے کیونکہ یہ موافق اہل سنت کے مذہب
کے موافق ہے اور اخبار سابقہ کتاب اللہ سے موافق ہین اور قرآن ... ہوتی ہے ... توان پر
عمل واجب ہے نہ اس شاذ روایت پر۔

اس باب مین یہ ذکر ہے کہ متعہ نکرنا چاہئے مگر ایماندار خداشناس پاکدامن عورت کے ساتھ نہ بدکار مخالف کے

روایت کی محمد بن یعقوب نے محمد بن یحیی سے اوس نے احمد بن محمد سے اوس نے عباس بن موسی سے اوس نے
اسحاق بن عمار سے اوس نے ابی سارہ سے کہا مین نے دریافت کیا ابی عبد اللہ علیہ السلام سے متعہ کے
بارہ مین مجھسے فرمایا حلال ہے اور تو نکاح مکر مگر پاکدامن سے اللہ تعالی فرماتا ہے (والذین ہم لفروجہم
حافظون) پس نرکھ اپنی فرج کو جہان تو اپنے درہم سے بیخوف نہو۔ اوسی سے روایت کی علی بن
ابراہیم سے اوس نے محمد بن عیسی سے اوس نے یونس سے اوس نے محمد بن فضیل سے کہا مین نے سوال
کیا ابی الحسن علیہ السلام سے خوبصورت بدکار عورت کے بارہ مین کیا جائز ہے کسی شخص کو اوس سے
متعہ کرے ایک دن یا زیادہ کے واسطے کہا اگر مشہور ہو ساتھ زنا کے نہ متعہ کر اوس سے نہ نکاح کر۔ اور ست
روایت کی عدہ سے جو ہمارے اصحاب مین سے ہے اوس نے احمد بن محمد برقی سے اوس نے داود بن اسحٰق
حذاء سے اوس نے محمد بن فضیل سے کہا مین نے سوال کیا ابی عبد اللہ علیہ السلام سے متعہ کے بارہ
مین فرمایا ہان جائز ہے اگر عارفہ ہو کہا راوی نے فرمایا پیش کر نفس پر اور کہہ اوس سے اگر قبول کیا نکاح
کر اوس سے اور اگر انکار کیا تیرے قول پر راضی ہونے سے چھوڑ اوسے۔ اور بچ تم کو اشغت اور دواعی
اور بغایا اور ذوات ازواج سے مین نے کہا کہ اشغت کون ہین فرمایا وہ عورتین ہین کہ انکا اظہرتی ہین یا دانکے

گہر مشغول ہین اور زنا کرتی ہین مین سے لنے کہا دواعی کون ہین فرمایا وہ عورتین کہ بلاتی ہین اپنی جانب اور وہ معروف
ہون - ساتہہ برائی کے مین سے نے کہا بغایا کون ہین فرمایا جو مشہور ہین ساتہہ زنا کے مین سے نے کہا ذوات ازواج
کون ہین فرمایا جو طلاق دی گئی ہین خلاف سنت اسلام لیکن وہ خبر جسے روایت کی ہے احمد بن محمد سے لنے
ابی الحسن علی سے اوسنے ہمارے بعض اصحاب سے کہ مرفوع کرتا ہے وہ خبر کو ابی عبد اللہ علیہ السلام کی جانب
فرمایا متعہ نکر مومنہ کے ساتہہ کہ اوسے تو ذلیل کریگا تو خبر مقطوع الاسناد مرسل ہے پس معارض نہین ہوسکتی
ایسے خبر اون مستند خبرون کے ساتہہ جنسے چند خبرین ہمنے سابق مین بیان کین - و بتقدیر تسلیم احتمال ہے
یہ مراد ہو کہ اگر عورت شریف خاندان سے ہو اوس سے متعہ نکرنا چاہئیے کیونکہ یہہ اوسکے قرابت دارون کا
باعث ننگ ہے اور اوسکی ذلت کا سبب اگرچہ شرعاً کچہہ خوف نہین - اور وہ خبر جسے روایت کی ہے احمد بن
یحیی نے احمد بن محمد سے اوسنے علی بن حدید سے اوسنے جمیل سے اوسنے زرارہ سے کہا سوال کئے
گئے عمار اور مین اونکے پاس تہا اوس شخص کے بارہ مین جو عورت فاجرہ سے نکاح متعہ کرے کہا کچہہ مضائقہ
نہین - اور اگر دوسرا نکاح ہو جائے دروازہ محفوظ کرے - یعنی اگر نکاح دوام ہو بدکار عورت کے ساتہہ
تو واجب ہے اوسکی حفاظت اور حفاظت کرے دروازہ کی استواری سے تا کہ باہر نجائے - اور اوسنے روایت
کی ہے سعدان سے اوس نے علی بن یقطین سے کہا مین نے کہا ابی الحسن علیہ السلام سے اہل مدینہ کی
عورتین کیسی ہین فرمایا فاسقہ ہین مین نے کہا کیا اونسے نکاح کرون فرمایا ہان - تو وجہ ان دونون خبرون
مین یا جوان جیسی ہین یہ ہے کہ ہم محمول کرین جواز پر اور اخبار سابقہ فضل اور استحباب پر اسیطرح وہ خبر جسے
روایت کی ہے احمد بن محمد بن عیسی نے حسن بن علی بن فضال سے اوسنے ہمارے بعض اصحاب سے اوس نے
ابی عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کچہہ مضائقہ نہین ہے - اگر مرد متعہ کرے یہودیہ یا نصرانیہ سے درآنحالیکہ
اوسکے پاس حرہ ہو - اور اوسنے روایت کی ہے محمد بن سنان سے اوس نے ریان بن عثمان سے اوسنے
زرارہ سے کہا مین نے سنا وہ کہتے تہے کچہہ مضائقہ نہین یہودیہ یا نصرانیہ کے ساتہہ نکاح متعہ کیا جائے اگرچہ مرد
بی بی رکہتا ہے - اور اوسنے روایت کی اسمعیل سے وہ کہتا تہا کچہہ ڈر نہین یہودیہ اور نصرانیہ سے متعہ کیا جائے
اگرچہ بی بی ہو - اور اوسنے روایت کی اسمعیل بن سعد اشعری سے کہا مین نے اونسے دریافت کیا ایک

شخص کے بارہ مین جو یہودیہ اور نصرانیہ سے متعہ کرے کہا مین اس مین کچھ مضائقہ نہین دیکھتا کہا مین نے دریافت کیا اور مجوسیہ سے کہا مجوسیہ سے نہین اور علیہ السلام کا یہ قول (مجوسیہ سے نہین) یہ ایک قسم کی کراہت پر محمول ہے اور ایسی حالت مین کہ اور پر قادر نہو۔ مگر جب اور نہ ملے تو کچھ مضائقہ نہین۔ اسپر دلیل وہ خبر ہے جیسے روایت کی احمد بن محمد بن عیسیٰ نے محمد بن سنان سے اوسنے رضا علیہ السلام سے کہا مین نے اونسے سوال کیا یہودیہ اور نصرانیہ سے کے نکاح کے بارہ مین کہا کچھ مضائقہ نہین مین نے کہا مجوسیہ سے کہا کچھ مضائقہ نہین یعنی درصورت متعہ اوسنے روایت کی ابی عبداللہ برقی سے اوسنے ابن سنان سے اوسنے منصور صیقل سے اوسنے ابی عبداللہ علیہ السلام سے کہا کچھ مضائقہ نہین مرد مجوسیہ سے متعہ کرے۔ اوسنے روایت کی برقی سے اوسنے فضل ابن عبدربہ سے اوسنے حماد بن عیسیٰ سے اوسنے اپنے بعض اصحاب سے اوسنے ابی عبداللہ علیہ السلام سے مثل خبر متقدم۔ پس وجہ ان اخبار مین جواز ہے اور رفع حرمت اگرچہ افضل اور بہتر یہ کہ امن مومنات کے ساتھ متعہ کرتا ہے جیسا مینے سابق مین بیان کیا۔ اسی زیادہ واضح کرتی ہے وہ خبر جسے روایت کی ہے احمد بن محمد بن عیسیٰ نے سعد بن حکیم سے اوسنے ابراہیم بن عقبہ سے اوسنے حسن تفلیسی سے کہا سوال کیا مین نے رضا علیہ السلام سے۔ کیا ہم متعہ کرین یہودیہ اور نصرانیہ سے فرمایا حرہ مومنہ سے تیرا متعہ کرنا مجھے زیادہ پسند اور اسکی عزت حرمت اس سے زیادہ ہے۔

اس باب مین کوانریون سے متعہ کرنیکا بیان ہے

روایت کی محمد بن احمد بن یحییٰ نے موسیٰ بن عمر بن یزید سے اوسنے محمد بن سنان سے اوسنے ابی سعید قماط سے کہا سوال کئے گئے ابوعبداللہ علیہ السلام متعہ کے بارہ مین ایسی کوانری کے ساتھ کہ اپنے ماں باپ کے ہمراہ رہتی ہے کہا مضائقہ نہین اور مین وہ نہین کہتا جو یہ بری خبر آدمی کہتے ہین۔ ابو سعید نے روایت کی حلبی سے کہا مین نے اون سے سوال کیا کوانریون کے ساتھ متعہ کر لیگا اس حال مین کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ ہون بے اذن اونکے والدین کے کہا کچھ مضائقہ نہین ہے اگر اونکی بکارت زائل نکرے بسبب کہ وہ والدین کے ساتھ ہے چاہیے اس سے پرہیز کیا جائے۔ لیکن وہ خبر جسے روایت کی ہے محمد

محمد سے انکی دلیل وہ خبر ہے جسے روایت کی احمد بن محمد بن ابی نصر نے ابی الحسن رضا علیہ السلام سے کہا فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے متعہ کی ہوئی عورتین اون چار عورتون مین سے جانو جنکے ساتھ نکاح کی اجازت ہے تب صفوان ابن یحیی نے اون سے عرض کی۔ کیا احتیاطاً فرمایا ہان۔

اس باب مین بیان ہے عقد متعہ کے جواز کا بلا حضور شہود

خبر وہ ہے جو مین ابن سعید نے قاسم بن عروہ سے اوسنے ابن بکر سے اوسنے زرارہ سے کہا مین نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا ایک شخص کے بارہ مین جسنے بے گواہ نکاح متعہ کیا فرمایا نکاح قطعی دائمی مین ہے اگر گواہ نہون کچھہ مضائقہ نہین ہے نکاح کرنیوالے اور اللہ کے درمیان مین (یعنی خدا کی جانب سے کچھ مواخذہ نہوگا) اور نکاح دائمی مین شہود کی ضرورت ہوئی اولاد کی وجہ سے۔ اگر یہ نہوتا کچھ ڈر نہ تھا۔ لیکن وہ خبر جسے روایت کی ہے حسین بن سعید نے صفوان سے اوسنے ابن بکان سے اوسنے معلی بن خنیس سے کہا مین نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے دریافت کیا متعہ مین کتنے گواہ کافی ہین فرمایا ایک مرد اور دو عورتین۔ مین نے کہا فرمایئے اگر گواہ کوئی بھی نملا۔ کہا یہ نہین ہوسکتا کہ کوئی بھی نملے۔ مین نے کہا فرمایئے اگر کسیکی اطلاع پانے سے کچھ اندیشہ ہو تو اوسوقت ایک مرد کافی ہوگا۔ فرمایا ہان۔ کہا راوی نے مین نے کہا مین آپ پر قربان ہون شاید مسلمین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بے گواہ نکاح کر لیتے تھے فرمایا نہین تو یہ خبر پہلی خبر کے منافی نہین ہے اسلیئے کہ خبر مین بے گواہ نکاح متعہ کرنیکی ممانعت نہین ہے اتنی بات ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بے گواہ نکاح نہین کرتے تھے اور یہ کیا ضرور ہے کہ اوس عہد مین نہوا ہو تو حرام ہوجائے چنانچہ اب بہت اشیاء مباح وغیرہ ہم جانتے ہین جو اوس عہد مین نہ تھین اسکی حرمت لازم نہ آئی۔ علاوہ برین ممکن ہے جو بطور احتیاط واقع ہوئی ہو نہ بر سبیل ایجاب و فرضیت تاکہ جو عورت ذی علم نہ ہو اس فعل کو زنا خیال نکرجائے۔ اور ہمارے بیان کو واضح کرتی ہے وہ خبر جسنے روایت کی ہے حسین بن سعید نے حسن بن محبوب سے اوسنے محمد بن فضیل سے اوسنے حارث بن مغیرہ سے کہا مین نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا متعہ مین کتنے گواہ چاہئین

فرمایا ایک مرد اور دو عورتین مین نے کہا اگر گواہ مکروہ جانین فرمایا ایک مرد کافی ہوگا - اور یہ عورت کی وجہ
سے ہے تاکہ وہ اپنے دل مین یہ نکہے کہ مین گناہ اور فجور کرتی ہون -

اس باب مین یہہ ذکر ہے کہ ثبوت میراث متعہ مین اگر شرط کرلیگی ہو جائز ہے اور ضرور پہونچیگی

خبر دی محمد بن یعقوب نے علی ابن ابراہیم سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے احمد بن محمد بن ابی نصر
سے اوسنے ابی الحسن رضا علیہ السلام سے فرمایا نکاح متعہ میراث کے ساتھہ بھی ہے اور بے میراث بھی
اگر میراث شرط کرلی ہوئیگی ورنہ نہین - خبر دی حسین بن سعید نے نضر سے اوسنے عاصم بن حمید سے اوسنے
محمد بن مسلم سے کہا مین نے دریافت کیا متعہ مین کتنا مہر ہے فرمایا جس قدر پر دونون راضی ہوجائین جس
مدت تک چاہین مین نے کہا فرمایئے اگر عورت حاملہ ہوگئی وہ مرد کا ولد ہے اگر وہ مرد امر جدید کرنا چاہے
(یعنی بعد گذرنے اجل متعہ کے اوس عورت سے پھر نکاح کرے) اور عورت کے واسطے اوس مرد
سے عدت نہین ہے اور غیر سے پینتالیس ۴۵ راتین ہین اور اگر میراث شرط کی گئی تو دونون شرط پر رہینگے -
لیکن وہ خبر جسے روایت کی محمد بن احمد بن یحیی نے احمد بن محمد سے اوسنے برقی سے اوسنے حسن بن
جہم سے اوسنے حسن بن موسی سے اوسنے سعید بن یسار سے اوسنے ابی عبداللہ علیہ السلام سے کہا
مین نے اون سے دریافت کیا اوس شخص کا حال کہ عورت سے متعہ کرے بلا شرط میراث فرمایا اون
دونون مین میراث نہین ہے شرط کیجائے یا نہین - تو یہہ منافی نہین ہے پہلے دونون خبرون سے
اسلئے کہ اسکے یہ معنی ہین اون دونون مین میراث نہین ہے خواہ نفی میراث شرط کیگئی یا نہین اس واسطے
نفی میراث متعہ مین لازم احکام مین سے ہے اور ثبوت ارث شرط کیجانے کا محتاج ہے - اور ہمارے بیان کی
دلیل وہ خبر ہے جسے روایت کی محمد بن احمد بن یحیی نے محمد بن حسین سے اوسنے جعفر بن بشیر سے اوسنے
حماد بن عثمان سے اوسنے جمیل بن صالح سے اوسنے عبداللہ بن عمر سے کہا مین نے سوال کیا
ابی عبداللہ علیہ السلام سے متعہ کے بارہ مین فرمایا اللہ اور رسول کیطرف سے حلال ہے مین نے

کہا اوسکا حکم کیا ہے فرمایا اوسکے احکام مین سے ہے یہ بات کہ نہ عورت مرد کی وارث ہوگی اور نہ مرد عورت کا پھر مینے کہا اوس کی عدت کسقدر ہے کہا پینتالیس دن یا برابر ایک حیض کے۔ لیکن وہ خبر جسے روایت کی ہے محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ سے اوسنے احمد بن محمد سے اوسنے ابن فضال سے اوسنے محمد بن مسلم سے کہا مین نے سنا ابی جعفر علیہ السلام سے فرماتے تھے ایسے شخص کے بارہ مین جو کسی عورت سے متعہ کرے کہ دونون وارث ہونگے جبکہ شرط نہ کی ہو اور شرط نکاح کے بعد ہوتی ہو تو وجہ اس خبر مین یہ ہے کہ اسکے یہ معنی کرنا چاہئیں جب شرط نکی ہو مدت معین تو دونون وارث ہونگے۔ دلیل اسکی وہ خبر ہے جسے روایت کی محمد بن یعقوب نے علی ابن ابراہیم سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے عمرو بن عثمان سے اوسنے ابراہیم بن فضل سے اوسنے ربان بن ثعلب سے کہا مینے ابی عبداللہ علیہ السلام سے دریافت کیا مین عورت سے کیا کہوں جب اوسکے ساتھ تخلیہ ہو کہا تو یہ کہہ۔ مین تجھے بطور متعہ نکاح مین لیتا ہون موافق کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ تو وارث میری اور نہ مین وارث تیرا اتنے دن کے واسطے یا اتنے سال کیواسطے بعوض اسقدر درہم کے اور مدت معین کرین جسپر دونون راضی ہوجائین خواہ کم ہو خواہ زائد۔ اگر عورت نے کہا ہان اچھا تو راضی ہوگئی اور وہ تیری زوجہ ہے اور تو بہ نسبت غیر کے اوسکے واسطے سزاوار تر ہے مین نے کہا مجھے شرم آتی ہے دونون کی شرط کرنے سے کہا شرط نکرنا تیرے واسطے زائد مضر ہے۔ مین نے کہا کسطرح کہا اگر تو شرط نکریگا دائمی نکاح ہوجائیگا۔ عدۃ مین تیرے ذمہ نفقہ آئیگا اور وہ وارث ہوگی اور تو اوسے طلاق نہ دے سکیگا۔

اس باب مین یہ بیان ہی کہ متعہ مین کسقدر مدت کافی ہے

خبر دی محمد بن یعقوب نے عدۃ سے جو ہمارے اصحاب مین سے ہی اوسنے سہل بن زیاد سے اوسنے ابن محبوب سے اوسنے علی رباب سے اوسنے عمر بن حنظلہ سے اوسنے ابی عبداللہ علیہ السلام سے کہا جتنے دن کی چاہے شرط کرے اوسنے خبر دی محمد بن یحییٰ سے اوسنے احمد بن محمد سے اوسنے محمد بن اسمٰعیل سے اوسنے ابی الحسن رضا علیہ السلام سے کہا مین نے اون سے دریافت کیا انسان نکاح متعہ

کرے ایک سال اور کم و زائد سے۔ میں نے کہا ہاں اگر وہ کچھ مدت وقت معین نہ کرے [illegible] کہا
راوی نے میں نے کہا پس طلاق ہوا جو باقی ہے [illegible] [illegible] روایت کی ہے
یعقوب نے محمد بن یحییٰ سے اوسنے احمد بن محمد سے اوسنے ابن فضال سے اوسنے ابن بکیر سے
اوسنے زرارہ سے کہا میں نے اوس سے کہا کیا جائز ہے کہ عورت سے متعہ کرے ایک ساعت یا دو ساعت
کیواسطے کہا ایک ساعت یا دو ساعت کے [illegible] نہیں ذکر کیے یک بار کی استادگی یا
دو بار کی استادگی یا ایک دن یا دو دن کے [illegible] سے جو بارے
اصحاب میں سے ہے اوسنے سہل بن زیاد سے اوسنے ابن فضال سے اوسنے قاسم بن محمد سے اوسنے
ایک شخص سے جسکا نام لیا کہا میں نے سوال کیا ابی عبد اللہ علیہ السلام سے ایک شخص کے [illegible]
عورت سے متعہ کرے ایک بار کی استادگی پر کیا کچھ [illegible] نہیں مگر جب فارغ ہو جاوے [illegible]
اور نہ دیکھے۔ تو درمیان دونوں خبروں میں ایک قسم کی [illegible] ہے اور احتیاط اخبار سابقہ کی [illegible]
مقرر دن یا معینہ ساعت کا ذکر ہو۔ لیکن ایک گھڑی یا [illegible] یا ایک بار یا دو بار [illegible]
تحقیقا ان کا [illegible] نہیں ہو سکتا اور بہتر ہے کہ دونوں خبروں میں ایک دفعہ یا دو دفعہ سے
یہ مراد ہو کہ جواز اوس حالت میں ہے کہ مضاف ہو معین دن یا خاص دنوں کی جانب لیکن اگر دفعہ کو مبہم
ذکر کیا اور معین دن کی جانب نسبت نہ کی عقد دائمی ہو جائیگا جس میں تفریق نہوگی سواے طلاق کے۔
اس کی دلیل وہ خبر ہے جسنے روایت کی محمد بن احمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اوسنے موسیٰ بن سعدان
سے اوسنے عبد اللہ بن قاسم سے اوسنے ہشام جوالیقی سے کہا میں نے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے
عرض کی کیا عورت سے نکاح کیا جاوے مبہم ایک بار کے واسطے کہا راوی نے فرمایا یہ تیرے واسطے
زنا مشکل ہوگا تو اوسکا وارث ہوگا اور وہ تیری میراث لیگی اور تو اوسے طلاق نہ دے سکیگا مگر دو گواہ
کے روبرو میں نے عرض کی اصلحک اللہ کسطرح سے نکاح کروں کہا معدود اور معین دنوں کے
واسطے بعوض مہر معین کے جسقدر پر تم دونوں راضی ہو جاؤ۔ پس جب وہ دن گذر جائینگے اوسے طلاق
ہو جائیگا بمقتضاے شرط کے اور اوسکے واسطے نفقہ نہیں ہے پھر میں نے کہا میں اوس سے کیا

کہون کہا اوس سے یہ کہہ مین تجھہ سے نکاح کرتا ہون موافق کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے جو میرے اور تیرے ولی ہین اتنے ماہ کیواسطے اسقدر درہم پر اس شرط سے کہ اللہ میرے واسطے کفیل
ہے تجھپر کہ تو میری وفادار ہے اور باری ندونگا تجھے اور نہ تجھسے اولاد چاہونگا۔ اور نہ تیری عدۃ کا نفقہ
مجھپر اور جب مدت شرط کی گذر جائے دوسرا نکاح نہ کرنا پینتالیس دن تک اگر کوئی بچہ پیدا ہو اوس کی مجھے
اطلاع دینا۔

اس باب مین یہ بیان ہی کہ متعہ کا بچہ اوسکے باپ کو ملیگا

خبر دی احمد بن محمد بن ابی نصر نے عاصم بن حمید سے اوسنے محمد بن مسلم سے اوسنے ابی عبداللہ علیہ السلام
سے کہا مین نے عرض کی فرمائیے اگر وہ حاملہ ہوجائے کہا بچہ خاوند کا ہے۔ خبر دی محمد بن یعقوب نے
علی بن ابراہیم سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے ابن ابی عمیر سے اور اور اشخاص سے کہا پانی (نطفہ)
مرد کا ہے جہان چاہے اوسے رکھے لیکن اگر بچہ ہوا انکار نکرے۔ اور بچہ کے انکار کے بارہ مین تشدد کیا
اوسنے روایت کی علی بن ابراہیم سے اوسنے مختار بن محمد سے اور محمد بن حسن سے عبداللہ حسین سے
دونون نے فتح بن یزید سے کہا مین نے سوال کیا ابی حسن رضا علیہ السلام سے متعہ کی شرطون کے
بارہ مین فرمایا اسکے اور یہہ شرطین ہین۔ اگر عورت نے قبول کیا تو جائز ہے۔ اور مین وہ نہین کہتا ہون
جسکے مجھے خبر دیگئی کہ اہل عراق کہتے ہین پانی میرا ہے اور زمین تیری اور مین تیری زمین کو پانی نہین
پلاؤنگا۔ اگر وہان گہاس اوگی تو زمین والیکی ہے۔ اسلئے کہ شرطین فاسد ہین۔ اگر تجھے خدا اولاد دے
قبول کرنا یہ ظاہر بات ہے اگر کوئی پوشیدہ کرنا چاہے تو پوشیدہ۔ خبر دی احمد بن محمد بن عیسی نے
محمد بن اسمعیل بن بزیع سے کہا ایک شخص نے رضا علیہ السلام سے دریافت کیا۔ اور مین سن رہا تھا
ایک آدمی کے بارہ مین کہ وہ عورت سے نکاح متعہ کرے اور یہ شرط کرے کہ اوس سے اولاد نچاہے گا
پھر بعد ازان عورت کے بچہ ہو کیا بچہ سے انکار کرے۔ پس آپنے اس بارہ مین تشدد فرمایا اور کہا
جانکر کریگا اور کیونکر انکار کریگا اسکو بڑی بات جان کر مرد نے کہا مین عورت سے بدگمان ہون۔

ویدرالدجی نے جناب امیرؑ کے ظہور خوارق کو انبیون اور دیگیون وغیرہ سے منسوب کیا تھا۔ اسلیئے وہ حسب فتوی علماء اہل سنت کے دائرہ اسلام سے خارج کیئے گئے ۔

جواب ۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ہمنے جناب امیر کرم اللہ وجہہ کی خاص کشف وکرامات کو ہرگز ہرگز خوارق سنت جنکو عوام استدراج بولتے ہین عمداً وسہواً بھی منسوب نہین کیا ہے فی الواقع خوارق فعل انبیون اور جوگیون ہی کا ہے اتنی اس کلمہ ترک ادب کو اولیاء کرام سے کیا مناسبت اور اصفیاء عظام کو کہ ارکان اسلام ہین ۔ ذلک کفر سے کیا مشابہت ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔ ہان عقیدہ عقیدہ خاص الخاص ابن سبا کے چیلون کا ہے ، وہ البتہ جناب امیر سید الاولیاء سند الاصفیاء کی نسبت خوارق کے مدعی ہین چنانچہ انوار المہدی مطبوعہ مطبع عترت حسین شکوہ آبادی کے صفحہ ۳۰ سطر ۱۳ مین بڑے فخر سے یہ دعوی کیا گیا ہے ہان خوب ہی یاد آیا یہ دعوی صرف مولوی شیخ احمد صاحب دیوبندی ہی کا نہین ہے بلکہ مستفتی خود بھی اپنے استفتا مین مدعی خوارق کے ہوئے ہین ع رکی در دباشد بیکے راہ زن ہے پس اس صورت مین ہر دو برادر یکرنگ اپنے ہی دعوی نامناسب کی رو سے اگرچہ بسبب رفض کے پہلے سی ہی خارج از اسلام تو تھے ہی اور بھی رہے سہے دائرہ دین سے مطلقاً خارج ہوگئے ع اد خویشتن گم است کرا رہبری کند ۔ اب ہم اپنی مظلومیت کی داد حضرات شیعان پاک بالخصوص روساء اکبر آباد سے جوبانی مبانی اس مناظرہ کے ہین چاہتے ہین ع اسے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی ۔ اور صاحب کیون نہ ہم داد خواہ ہون کہ بفضل خدا اصل مین ہماری کوئی خطا نہین ہے ۔ ؎

قبح کے دیکھنے والے تو بہت ہین دلگیر ۔ اور یہان حسن شناسان سخن تھوڑے ہین

لہذا اس موقع پر اصل عبارت استفتا کی مع جواب باصواب علماء دہلی نقل کیجاتی ہے تاکہ اہل انصاف پر صداقت روشن ومبرہن ہوجاوے کہ اصل مین کسکی خطا ہے ۔ ؎

خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان ۔ تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

استفتا

کیا فرماتے ہین علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ ایک شخص علی مرتضی کی نسبت لکھتا ہے

کہ اگر بسبب ظہور خوارق کے معتقد امامت تھے اور مدار کار اس دعوی کا خوارق ہی پہ موقوف ہے تو اکثر
خوارق جوگیوں اور اتیتوں اور حکمائے یونان و اہل طلسم غیرہ سے سرزد ہوتے ہیں ۔ فقط
دریافت و تنقیح طلب یہ امر ہے کہ علی مرتضی کی کشف و کرامات و خوارق عادات کو جوگیوں اور اتیتوں اور
حکمائے یونان و اہل طلسم سے منسوب کرنے اور اس قسم کے عقیدے رکھنے والا دائرہ اسلام سے
خارج ہے یا نہیں ۔

الجواب

صورت مسئولہ میں جو شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کشف و کرامات کو بعینہ اتیتوں یعنی جوگیوں کے شعبدے
و استدراجات قرار دیتا ہے حقیقت میں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اوس کو چاہیئے کہ کرامات و
استدراجات میں فرق معلوم کرے ۔ الخ

مہر محمد حبیب اللہ صاحب امام مسجد شہری	مہر سید محمد ابو الحسن صاحب	مہر سید محمد نذیر حسین صاحب	مہر سید محمد عبد السلام صاحب	مہر محمد کرامت اللہ صاحب

فی الواقع یہ فتوی ہمارے علمائے دین و مفتیان شرع متین کا بلاشک و شبہ درست و بجا و راست و
زیبا ہے اگر قبل از طبع فتوی ہذا اہل نفاق ہمارے بھی نظر سے گذرانتے تو بلا توقف ہم بھی اوس پر
یقیناً اپنی مہر ثبت کرتے ع درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست ۔ لیکن اب بھی ہمارا معاد ہے الحق ہمارے
نزدیک بھی جو خارجی حضرت مرتضی علی کی کشف و کرامات کو بعینہ خوارق عادات بتادے یا اپنے
کرتب کا دوسرے کو تہمت لگادے وہ موذی صرف دائرہ اسلام سے ہی خارج نہیں ہے بلکہ دنیا
میں ملعون و مردود اور آخرت میں مبغوض و مطرود ہے خدا اوسکا دونوں جہان میں منہ کالا کرے ۵

دو رنگی اس کی باتوں نے ہمیں کر بانٹ ڈالا ہے		مکر جانے کا ظالم نے نرالا ڈھب نکالا ہے

اب ہم حسب فرمان علمائے ذی شان اہل سنت والجماعت کے اپنے عقائد بے مکابرہ کا ٹھیک
ٹھیک اظہار کرتے ہیں ع می نماید چو کنم آنچہ در اندرون است ۔ ہم بالیقین تصدیق دل و اقرار

زبان معجزات وبینات کو انبیاء اللہ سے اور کشف وکرامات کو اولیاء اللہ سے اور استدراجات وخرق
عادات کو جوگیون اور اتیتون وغیرہ سے منسوب کرتے ہین یہ ہے ہمارا صدق دل سے اعتقاد غفور
الرحیم ایسے ہی اعتقاد پر ہمارا خاتمہ بالخیر کرے آمین ثم آمین۔ ہان جو اسکے خلاف ہے وہ اظلم البتہ
خارجی ناصبی ہے گو خود را سید میگویاند۔

ولد الزنا ست حاسد منم آنکہ طالع من	ولد الزنا کش آمد چو ستارہ یمانی

امر واقعی تو یہ ہے کہ اگر حضرات شیعہ جناب ائمہ کی کشف وکرامات کو بڑھاتے ہین تو مثل معجزات وبینات
انبیاء اللہ کے بتاتے ہین اور جو گھٹاتے ہین تو اصحاب رض کو خوارق عادات ٹھہراتے ہین چنانچہ
ہر دو عقائد پر کاربند شیخ دیوبندی کی انوار الہدیٰ کے صفحہ ۳۰ مین موجود ہین اگر ایسے بدعقیدہ
اور اوسکے سنگیتیون کو دائرہ اسلام سے خارج کیا جاوے تو بجا بلکہ عین سزا ہے۔

ایک ہم ہی تیری چال سے پستے نہین صنم	پامال کبک بھی تو ہوئے کوہسار مین

اب ہم اس بات کو ثابت کرتے ہین کہ جو کچھ مفتریون نے ہماری نسبت افترا کی ہین ہم بفضل الٰہی
بہ برکت رسالت پناہی بالکل ہی اون تہمتون سے بری ہین ع رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔
اور صاحب ہم کیون کر بری نہون کہ مفتریون نے استفتا مین صریح کید عظیم کو کام فرمایا ہے بلکہ ہمارے
علماء کو ستادنے اپنی اصلی خبث طینت سے اس طرح پر دہوکہ دیا ہے جیسے کہ پادری لوگ بقولیکہ
زر دسگ ہم برادر شغال ست مسلمانون کو دہوکے دیا کرتے ہین۔ مگر قربان اپنے علماء کے بیدار
مغز دوراندیش روشن ضمیر کے کہ انھون نے جواب استفتا مین لفظ بعینہ کی ایسی قید لگادی کہ سائل
کے کید عظیم وشنید جسیم کا جزو کل قلع وقمع ہوگیا اور جو الزام سراسر اتہام مفتریون نے ہماری نسبت
ناحق ہی قائم کئے تہے وہ انہین کے سر پڑے بقولیکہ چاہ کن را چاہ درپیش۔ اسلیئے
کہ استفتا مین سائلون نے ہماری عبارت بعینہ نقل نہین کی بلکہ ایک جملہ مین سے کچھ کلمات اپنے
مفید مطلب ہر چند کہ بے معنی ہین تراش لئے ہین بلاشک یہ کید اسکے مشابہ ہے جیسا کہ کسی عیسائی
نے ایک مسلمان ناواقف سے کہا کہ میان تمہارے قرآن مین نماز پڑھنا منع ہے یا ایہا

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ ترجمہ یعنی اے ایمان والے لوگو تم نماز کے
پاس نہ جاؤ۔ مسلمان سنکر گھبرا گیا اسوقت ہمسا کوئی واقفکار بھی اس جلسہ مین شریک تھا سنکر
کہنے لگا کہ ابھی پادری صاحب آپنے وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی بقیہ آیت کو کیون چھوڑ دیا جو معنی
بیان کیجئے پادری صاحب ادہم ادہر کر اپنے گرجا گہر مین گہس گئے واللہ یہی حال ہے
ہمارے حنا پر کیا دکا کہ انہون نے ازراہ شرارت قلبی شائقین مناظرہ سب نظیر کے دلون
مین شکوک ڈالنے کے ارادہ ناصواب سے ہماری اصل عبارت پوری نقل نہین کی بلکہ کل جملہ
سے ایک جزو لیکر ہمارے علماے دین سے استفتا کیا کہ ایک شخص اعتقاد رکہتا ہے کہ
معاذ اللہ جناب امیرؑ کے کشف و کرامات مثل خوارق جوگیون و اتیتون وغیرہ کے ہین (فقط لفظ
فقط کیا دانے علمار کے دہوکہ دینے کے واسطے اپنی طرف سے لکہا ہے) اسپر ہمارے
علماء حق گو نے کہ ارکان اسلام ہین یہ جواب باصواب دیا کہ اگر سائل کا سوال بعینہ ہے
تو البتہ وہ شخص جو ایسا عقیدہ رکہتا ہے یعنی جناب امیرؑ کے کشف و کرامات کو جوگیون
اور اتیتون وغیرہ کے خوارق سے نسبت دیتا ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے اسکو چاہیئے
کہ توبہ کرے اور اگر سائل کی عبارت استفتا بعینہ نہین ہے تو وہ شخص مسلمان ہے
اسکو کوئی حاجت توبہ کی بہی نہین ہے۔ اب ہم اس بات کو ثابت کرتے ہین کہ ہماری عبارت
معترضون نے بعینہ درج استفتا نہین کی بلکہ چند لفظ اصل عبارت سے لیکر استفتا کیا ہے وہ
یہ ہے کہ جب مولوی شیخ احمد دیوبندی وکیل سب پوسٹ نے انوار الہدی مطبوعہ عشرت میں شکوہ آباد
کے صفحہ ۱۳ مین نسبت جناب امیرؑ کے خوارق عادت ہونے کا دعوی کیا اور آنجناب کے
کشف و کرامات کو درجہ حقیر دے تو فقیر سمجہا اسکے جواب مین ہمنے یہ عبارت الزامی
لکہی جسکو ہم معیار الہدی ہی کے صفحہ ۱۰۲ سے نقل کرتے ہین کیونکہ معترض نے صفحہ
مذکور مین ہماری عبارت بعینہ نقل کی ہے وہو ہذا۔ اگر شیعہ کہین کہ جناب امیرؑ بسبب ظہور
خوارق کے معتقد امامت تہے اور مدار اس دعوی کا خوارق ہی پر موقوف ہے تو اکثر

خوارق جوگیون اور اتیتون اور حکماء یونان اور اہل طلسم وغیرہ سے سرزد ہوتے ہین چاہیئے کہ وہ بہی نعوذ باللہ اس فضیلت کے مستحق ہون - یہ ہی اصل عبارت ہماری کتاب لاجواب کی اے ابن سبا کے چیلو سچ کہو کہ جب ہمارے جواب دندان شکن بل گردن زن مین استفہام انکاری موجود ہے تو کیونکر ہم حکیم افتخار علی فیروزآبادی کے ملزم اور مالک مطبع یوسفی کے مجرم ٹہہر سکتے ہین ٥

خاک اوڑانے سے قمر گرد مین چہپا ہی کہین		تین مین تو ہے نہ تیرہ مین تو کیون ہے غبی

اس موقع مناسب پر وہ امر بہی قابل اظہار ہین جو ہماری اسی عبارت لاجواب کے جواب الجواب مین مولوی شیخ احمد نے شمس الضحیٰ مین اور حکیم افتخار علی جیو نے معیار الہدیٰ مین تحریر کئے ہین مولوی صاحب شمس الضحیٰ کے صفحہ ۲۹۷ مین برخلاف اپنے دعوی کے جو انوار الہدیٰ مین بڑے طمطراق سے کیا تہا چپکر بطریق تجاہل عارفانہ تحریر فرماتے ہین - یہہ بہی آپ ہی کا کام ہے کہ معجزات انبیاؑ و اوصیا کو جوگیون اور اہل طلسمون کے شعبدون سے تشبیہ دو الخ اور حکیم جیو معیار الہدیٰ مین بطرز جہل مرکب حاسیانہ دیکر لکہتے ہین کہ صاحب انوار الہدیٰ نے بوجوہ کثیرہ استحقاق امامت وخلافت جناب امیرؑ ثابت کیا ہے ذرا بنظر انصاف ملاحظہ کیجیے الخ اجی حکیم جیو ہم کیا انصاف کی نظر کرین شیعان اکبرآباد سے انصاف کروائیے جن کے جواب کا نام سنتے ہی باچہین کہلجاتی ہین مونچہین تر ہو جاتی ہین پہولے جامہ مین نہین سماتے ہین خوشی کے عالم مین بغلین بجاتے ہین اور اگر ہم سے ہی انصاف کرانا چاہتے ہو تو ہم پہر وہی کہتے ہین کہ شیخ دیوبندی مدعی خوارق ہوئے تہے اور حکیم جیو فیروزآبادی نے ناحق کو بہی اون کی پشت پناہی مین کمر ہمت چست کی دراصل ہر دو صاحب خطا پر ہین کیونکہ دونون شیعون کے جواب الجواب سے تصدیق دعوی خوارق کی نسبت جناب امیرؑ کے ہوتی ہے ٥

ذرا الصاف تو کیجئے نکالا کسنے شب پہلے		عوض بوسہ کے ہمنے گالیان دین بلکہ حصہ تم

بقول شخصے خود را فضیحت و دیگرے را نصیحت - ہان فلاطون زمان یہ تو بتلاسئے کہ تم نے معیار الہدی کے صفحہ ۱۶۳ مین ہمارا جواب الزامی پورا نقل کیا اور استفتا مین کیون اُس کو ادہورا کردیا کیا استفتا لکہتے وقت بنگ پیکر بیٹھے تھے جسکی موجون مین خود غلطی کر گئے یا معجون فلک سیر بکہا گئے تہے جسکے نشہ مین دہت ہوہمارے استفہام انکاری جملہ خبریہ کو سمجہ فرما گئے ہو

دیکھئے ہوتا ہے اب کیا کیا غلط		خود غلط املا غلط انشا غلط

واللہ تم بہی بڑے چالباز ہو خوب ہی مسلمانون کو دہوکے دیتے ہو

مقتضائے طبیعتش این ست		نیش عقرب نہ از پئے کین ست

کیون حکیم جیو تم بیچارے عبداللہ بن سبا کی ہجو مین جو تمام جہان کے شیعان پاک کا دادا پیر بلکہ اُستاذ اول ہے ایک رسالہ لکہنے کا وعدہ کرتے ہو اور اپنی لعن نکست عملیون پر کچہ خیال نہین فرماتے الصاف سے نہایت بعید ہے پہلے اپنی سوء مزاج طبیعت نادرست کا تو علاج کرلو تب دوسرون کا قارورہ دیکہنا ہے

کہا ہے سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر		ہمیشہ جہوٹی حکایات لکہ کے جیتا کر

سچ کہو اسے ارسطو سے دوران تمکو ایسی فریبی کارروائیون سے شرم تو نہ آئی ہوگی واقعی پیٹ بہت ایسے بہی نہین ڈہلکتی ہوگی ہے

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے		بد نہ بولے زیر گردون گر کوئی میری سنے

غرضکہ حکیم جیو نے براہ کید استفتا مین اسقدر عبارت ہماری اصلی عبارت سے نقل کی ہے جسکو ہم انہین کے استفتا سے نقل کرتے ہین - اگر بسبب ظہور خوارق کے مقتدا را مامت تھے اور مدار اس دعوی کا خوارق ہی پر موقوف ہے تو اکثر خوارق جوگیون اور راہبون اور حکماے یونان و اہل طلسم وغیرہ سے سرزد ہوتے ہین فقط اب وہ عبارت بہی سنئے جو ہمارے اُس مضمون الزامی

سے حکیم جیو نے نکالکر اپنے مطلب کے معنی بنائے ہین وہ اصل عبارت ہماری کتاب کی یہ ہے
اگر شیعہ کہین کہ جناب امیرؑ بسبب ظہور خوارق کے حقدار امامت کے تھے اور مدار کار اس دعوی کا خوارق
ہی پر موقوف ہے تو اکثر خوارق جوگیون اور راہبون اور حکماے یونان اور اہل طلسم وغیرہ سے سرزد
ہوتے ہین چاہیئے کہ وہ بھی نعوذ باللہ اس فضیلت کے مستحق ہون اس عبارت مین سے شاید
نے لفظ شیعہ کا بھی اپنے حفظ مذہب کے واسطے نکالڈالا تاکہ علماے اہل سنت والجماعت
کو شبہہ نہ پڑے کہ سائل شیعہ ہے اور اسم پاک جناب امیرؑ کو بھی نہین معلوم کس مصلحت سے حذف
کیا حالانکہ ہماری اصل عبارت مین موجود ہے اور ہماری آخر عبارت مین سے اسقدر جملہ خبریہ دور کردیا
چاہیئے کہ وہ بھی نعوذ باللہ اس فضیلت کے مستحق ہون اور پھر اُسپر بھی طرہ یہ کہ جو عبارت حکیم
جیو نے استفتا مین اصل عبارت اظہار الہدیٰ کو تحریف کرکے لکھی ہے اُس مین اپنی طرف سے
لفظ فقط اور بڑھا دیا ہے تاکہ علماء کو دھوکہ ہو خلاصہ یہ کہ سقراط زمن بقراط فن کمالات زورین کامل
بل اکمل ہین مگر انجام کو نتیجہ سواے وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ کے اور کچھ نہ ملا ~~سہ~~

چھری کا تیر کا تلوار کا تو گھاؤ پڑا	لگا جو زخم زبان کا رہا ہمیشہ ہرا

حق یہ ہے کہ ایسے غوغائیون کے فریب مانند گوز شتر پا در ہوا ہوا کرتے ہین ~~سہ~~

چلتے ہین جتنے سانپ وہ ڈستے کبھی نہین	بادل جو ہین گرجتے برستے کبھی نہین

اجی حکیم جیو تم تو علم کلام مین بالکل ہی ناواقف نکلے تمہارے نزدیک رطب و یابس ایک ہی چیز
ہے آلو بخارا کو تو آلو بیچارا اور لسان الثور کو گاۓ کی جیب سمجھتے ہو کیا کو دون دیگر شپ ہے ہو

نظم

صاحب پیچش کو بتایا کتول	واسطے ہیضے کے لکھا اسبغول
لکھدیا مجنون کو شیر شتر	کہدیا مستسقی کو دوا فصد کر
جسکو کہ سمجھا کہ اسے ہے صرع	کہنے لگا دوا سے مار القرع

بقول شخصے نیم حکیم خطرۂ جان اب تو ہم تمہارے چھیڑ کے سبب سے بیدھڑک صاف صاف کہتے

ہیں کہ جو کچھ کہ ہمنے مولوی شیخ احمد مدعی خوارق کے جواب میں لکھا اُسپر تمنے ہماری نسبت علمای اہل سنت
سے فتوی کفر کا لیا ہے ہمنے اوس سے بھی بڑھکر شیعان اکبرآباد کے سوالات کے جوابات بے نظیر
تحریر کیے ہیں دیکھیں تم کہانتک فتوی لوگے ؎

ساغر مے کی طرح اے ساقی	چھیڑنا مت کہ بھرے بیٹھے ہیں

سنو شیعو گوش ہوش سے اپنے سوالوں کے جواب ایک مرزا صاحب نے ہمارے ایک دوست
سنی المذہب کی معرفت ہمسے دریافت فرمایا کہ قرآن میں اصحاب النار و اصحاب الجنة کیون آیا ہے اس
قسم کی آیتین دیکھکر ہمکو تعجب ہوتا ہے ہمنے یہ جواب دیا کہ مرزا صاحب سے کہو کہ جیسا آپ اصحاب
النار کی آیت پر تعجب کرتے ہیں ویسا ہی ہمکو اس آیت سے بڑھکر آیہ فَقَاتِلُوْا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ و آیہ
اَئِمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ پر تعجب آتا ہے کیونکہ خوارج مردود و نواصب مطرود بسبب معلق فہمیدہ
ہونے کلمۂ ائمہ اور مثل ان کے دیگر آیات کے معاذ اللہ کچھ اور ہی معنی لیتے ہیں جسکا
جواب شیعون پر سخت دشوار ہے اور اہل سنت کے نزدیک نہایت آسان اسلئے کہ اہل سنت
کلمۂ امام کو بھی مانند کلمۂ اصحاب کے عام جانتے ہیں جیسے امام ابوحنیفہ و امام شافعی و امام مالک
و امام حنبل وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین یا آنکہ اصحاب النار کا یہ مطلب ہوگا کہ جناب امیرؑ اپنے
اصحاب سے بسبب اُن کی نافرمانی و عدول حکمی کے ہمیشہ بیزار رہتے تھے ہم اس بات کو شیعون کی
ہی اصح الکتاب نہج البلاغت سے ثابت کرتے ہیں وهو هذا لما اضطرب علیه اصحابه
فی امر الحکومة یا ایها الناس انه لم یزل امری معکم علی ما احب حتی انهکتکم
الحرب وقد والله اخذت منکم بیعة وترکت وهی لعدوکم انهك ولقد کنت
امس امیرا فاصبحت الیوم مامورا وکنت امس ناهیا فاصبحت الیوم منهیا
وقد احببتم البقاء ولیس لی ان احملکم علی ما تکرهون ترجمہ جس وقت
کہ پریشان حال ہوئے اصحاب اُن کی حکومت کے کام میں جناب امیرؑ نے فرمایا کہ اے
آدمیو تحقیق شان یہی کہ میرا کام تمسے ہمیشہ پڑا ہے اسطرح پر کہ میں اس کو دوست رکھتا ہون

اُسپر یہان تک کہ کمزور و پست ہمت ہوگئے تم اور بالتحقیق قسم ہے مجکو خدائے پاک کی کہ مین نے
تمسے بیعت لی ہے اور حال یہ کہ تم بیعت توڑ ڈالتے ہو اور یہ تمہارے دشمن کیواسطے مفید ہے کیونکہ
تم سست پڑ گئے اور البتہ بتحقیق کل مین تمہارا حاکم تہا اور آج مین تمہارا محکوم ہو گیا اور کل مین تمکو
روکتا تہا اور آج تم مجکو روکتے ہو اور بالتحقیق رکہا تمنے دوست زندگی کو اور نہین مجکو تمہارا اعتبار
اوسپر جسکو تم برا جانتے ہو سوائے اِسکے بکثرت خطب جناب امیرؑ درباب بیزاری اپنے اصحاب
کے جو صبح کو بیعت کرتے اور شام کو توڑ دیتے مرقوم ہین اگر مرزا صاحب کو یقین نہو تو وہ اپنی
مستند کتاب نہج البلاغت و صحیفہ کاملہ کو ملاحظہ کرلین ۶ آثار پدیدست صنادید عجم را + اور اگر
مرزا صاحب براہ عناد قلبی و فساد دلی کے آیہ اصحاب النار کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اصحابؓ رسالت
مآب پر قیاس کرینگے تو یہ گمان غلط اُنکا ہرگز صحیح نہوگا اسلئے کہ بفضل خدا اصحابؓ حضرت سید
الانبیا کی شان مین بکثرت آیات بینات مثل كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَكَذٰلِكَ
جَعَلْنَا لِكُلِّ اُمَّةٍ وَسَطًا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ
مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ
وغیرہم نازل ہین ۶ بڑے رتبے ہین اُن کے بے شبہ دین محمدؐ مین + واللہ جیسے مرزا صاحب نے
ہمارا ترکی بترکی جواب سنا ہے امام مہدی مظنونہ شیعان کی طرح غائب ہوگئے آجتک
صورت نہین دکہائی۔ ۵

	خویشتن را بگردن اندازد		ہرکہ گردن بدعوی افرازد

پہر دوسرے میر صاحب نے ایک آیہ کریمہ ہمارے دوسرے دوست اہل سنت کے ہاتھ
بہیجی جسکے عدد اصحابؓ ثلثہ کے اسماء مبارک سے برابر تہے ہرچند کہ وہ آیت تہدید کفار مین
وارد ہے مگر میر صاحب نے اُسکو بخلاف قواعد شریعت کے اور ہی طرز ناروا پر قیاس کیا ہے ہم سے
اوسکا جو کچہہ کہ جواب لکہا وہ شیعان نزدیک و دور مین مثل ہمارے نام کے مشہور ہے کیونکہ
بامید جواب الجواب وہ جواب اکبرآباد سے ملفوف ہوکر لکہنو کو بہیجا گیا تہا مگر بفضل خدا ہنوز صدا ئے

برنجاست کا مضمون راست ہوا وہ سوال جواب یہ ہین واضح ہو کہ حضرات شیعہ مناظرہ مین بمقابلہ
اہل سنت کے لاجواب ہوتے ہین اور ان سے سوائے منہ چڑانے یا گالیان سنانے کے
کوئی جواب عقلی و نقلی نہین بن پڑتا تب مجاہیل ذلیل براہ جہل مرکب بلکہ محض خبط بے ربط ایسی نابکار
کارروائیون مین اپنی اوقات عزیز کو خراب کرتے ہین کہ نہ وہ شرعا راست آتی ہین اور نہ عرفا ٹھیک
ہوتی ہین تفصیل اس فعل عبث کی اجمالا یہ ہے کہ کسی رافضی متعصب ملعون مبغوض نے ازروئے
نفاق قلبی و شقاق دلی کے عمدا آیہ کریمہ اِذْ تَبَرَّأَ مِنَ الْخَبِیْثِیْنَ تَتَّقُوْنَ کو اسماء مبارک
اصحاب ثلثہ سے جنکی فضیلت مین کلام الٰہی و احادیث رسالت پناہی و اقوال ائمہ ناطق ہے۔
و نیز بکثرت کتب شیعہ شاہد ہین معدوم کرکے بموجب یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ عوام مین شہرت
دے رکھی ہے حالانکہ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ایسی سوء ادبی کی کارروائی ناروا کی سبب
سے خود ہی مصداق ضلوا و اضلوا انکا ثابت ہے بنام کنندہ نکونامے چند خدا کی سمجھ کا ایسے
نعالی بد شعار پر جو اصحاب رسول مقبول و معاونان دین و اسلام پر بہ ارادہ خبث باطن تہمت قائم کرے
بلا شک وہ عوام و اہل کلام کے نزدیک دنیا مین مردود و آخرت مین مطرود ہے اس لئے کہ ظالم
اپنے زعم فاسد و وہم کاسد مین جو بہتان کہ نسبت حضرات اصحاب ثلثہ قائم کیا ہے وہی بہتان بعینہ
صاحبزادگان جناب امیر و نیز فرزندان دیگر ائمہ پر عائد ہوتا ہے بلکہ یہی صاحبزادے ائمہ کرام کے
معاذ اللہ بعقیدہ شیعیان پاک زیادہ تر ملزم ٹھیرتے ہین کیونکہ وہ صاحبزادے کسی لقب سے
ملقب نہین صرف انکے اصلی اسماء پر اکتفا کیا گیا ہے بخلاف اسماء مبارک حضرات اصحاب ثلثہ
کے کہ ہر صاحب کے واسطے القاب خاص معین ہین مثل صدیق اکبر و فاروق الاعظم و عثمان ذی
النورین قطع نظر اگر یہی قاعدہ معکوسہ شیعیان فرض کر لیا جاوے تو یقین ہے کہ اس التزام فاسد
سے معاذ اللہ خدا و انبیاء و ملائکہ و اولیاء بھی بری نہین ہو سکتے ہین یا کوئی ابن العقل کے دشمن
خانہ برانداز ایمان سے دریافت کرے کہ تم تو ازروئے فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ کے اپنے فرض نہی
کو ادا ہی کر چکے اگر اہل سنت بھی بسبب اپنی مظلومیت کے بضرورت تمہاری اس شرارت پر خسارت

کا مذکور خوارج و نواصب سے کردین اور وہ نعاوذ اللہ ثم معاذ اللہ بیساختہ کہہ بیٹہین کہ اسماء مبارک ایلیا ۔ محمد تقی ۔ جعفر صادق ۔ یہی تو آیۂ کریمہ اِنَّا مِنَ المُجرِمِینَ مُنتَقِمُونَ الخ سے ہمعدد ہوتے ہین اُسوقت رئوس الشیاطین سوا اسکے اپنے سر مخذول کو گریبان خجالت و ندامت مین ڈالین اور کیا جواب دے سکتے ہین ۔ ؎

این دام ترا قصد شکارے دگرے کرد
کان صید کہ دیدی بکمند تو نیاید

مزید بران اگر خوارج یا نواصب بیدین کہ دشمن آل اطہر کے ہین آیۂ کریمہ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ کو نعوذ باللہ ہمعدد اسماء مقدس ۔ مولیٰ مشکل کشا ۔ محمد تقی کا ٹھہراوین یا آیۂ کریمہ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ کو معاذ اللہ ہمعدد اسماء شریف اسد اللہ حیدر علی حسن حسین زین العابدین کا بتاوین تو بلاشبہ ابن سبا کے چیلون پاس بجز خسر الدنیا والآخرۃ کے اور کچھ ہرگز جواب نہ ہوگا کیونکہ ان دونون آیتون مین صراحت مقید متعلق کی موجود ہے برعکس آیۂ ماسبق کے کہ اُس مین صراحت بالکل ہی مفقود ہے ؎

دل مین حاسد کے بھڑکتی ہی اگر نار حسد
پہلے حاسد کو جلاتی ہے یہ ہی کار حسد

اجی حکیم جی آپ تو داب مناظرہ مین بالکل ہی کورے نکلے چندروز کرے پر تعلیم پاسکتے تب ہمارے مقابلہ مین قلم اٹھاتے ؎

مشو ہم پنجہ با من گرچہ سحر سامری دانی
زبانم در سخن گفتن ید بیضاست میگویم

جب تمکو مادہ ہی نہ تہا تو کیون دوسرون کے بھروسہ پر جو خود ہی ہمارے مناظرہ لاجواب سے بحر حیرت مین غرقاب ہو رہے ہین اس دریائے ناپیدا کنار مین قدم رکہا جس سے مانجدہار ہی مین غوطے کہانے لگے کیا تمکو خبر نہ تہی کہ ہمارے مقابلہ مین مولوی شیخ احمد دیوبندی اور سید جواد حسین و سید سجاد حسین جلیپوری اور نواب سید عترت حسین لکھنوی سے کیسی ادہیڑ بُن ہوئی جب اُن طوفان بے تمیزی اوٹھانے والون کا بیڑا پار نہ لگا تو تمجیسے نوآموز کب ساحل مراد کو پہونچ سکتے ہین سیکھو حکیم جی سیکھو ہنوز تم داب مناظرہ

مین تائید ہو بالخصوص ہمارے مقابلہ مین ؎

حسد چہ می بری ای سست نظم بر حافظ
قبول خاطر و لطف سخن خداداد است

انہی حکیم جیو ہے نے اپنے جزو کل مناظرہ مین کوئی سو ادبی نہین کی بلکہ جو کچہہ کہ لکہا حسب عقائد پرمکائد حضرات شیعہ کے ہی لکہا اور اونکے مطابق کلمہ تکیہ جواب دیا چنانچہ ایسا ہی اہل مناظرہ کرتے چلے آئے ہین مگر سمجہنے کو دیدۂ بصیرت درکار ہے ؎

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر

ازان جملہ یہ ہے کہ ایک رافضی نے کسی فاضل کامل اہل سنت سے پوچہا کہ مولوی صاحب حضرت علیؑ کی تو تعریف سنیئے فاضل نے جواب دیا کون سے علی آیا رافضیون کے علی یا اہل سنت کے تمامہین کی توصیف بیان کرون سائل نے کہا آپکہا کہ میرے نزدیک ایک ہی علی ہین فاضل نے ہنسکر فرمایا کہ رافضیون کے علی خیالی ہین ہمیشہ مغلوب رہے گئے ہین خلافت کہو بیٹہے عزت ہاتھ سے بیٹہے ذلت کہ عزت پر قدم کہا ناموس کو برباد کردیا فی الجملہ انکا وجود نابود قطعا دنیا سے مفقود ہے اور فی الواقع اہل سنت کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ وہ ہین جنکا لقب مقدس اسم بامسمیٰ اسداللہ الغالب مظہر العجائب والغرائب ہے جنکے نگاہ سے کفار کو ڈرنے والے نظر سے اشرار کو ترسانے والے جنکے اسم صفات سے خوبیان اسم ذات کی ظاہر و باہر ہین ؎

ایکہ مین کیا خوب گر دیکہے آئینے حسن فروش
اپنی صفائی پہ حیران خود وہ صورت گر رہے

رافضی لاجواب ہوکر ماہم ایسے مین جا چہپا از انجملہ یہ کہ ایک رافضی نے کسی عالم اہلسنت سے دریافت کیا کہ خلیفہ یعنی خلافت کنندہ ہو سکتے ہین یا نہین عالم نے جواب دیا کہ ہان ہو سکتے ہین مگر یہ صاحب یہ تو فرمائے کہ اگر کوئی خارجی یا ناصبی آپ سے پوچہہ بیٹہے کہ آیہ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ وآیہ آئمۃ یشکون الی الناس کے معنی کیا ہین تو اس کا تم کیا جواب دو گے رافضی نادم ہوکر اپنی زن متعہ کے خانہ بے تکلف مین چلا گیا

ازآن جملہ یہہ کہ ایک رافضی نے کسی عالم اہل سنت سے کہا کہ حضرت صدیق اکبرؓ مین امامت
کی قابلیت نہ تھی کیونکہ وہ کبھی کسی معرکہ مین نہین بھیجے گئے عالم نے جواب دیا کہ اوّل تو یہ تہمت
صریح غلط ہے اسلئے کہ تواریخ فریقین سے ثابت ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ بہت سے معرکون مین
بحکم حضرت رسولخدا بھیجے گئے اور اگر اس اتہام کو بھی صحیح فرض کر لیا جاوے تو حضرت امام حسنینؑ
ونیز دیگر ائمہؑ بھی تو کسی معرکہ مین نہین بھیجے گئے وہ صاحب کب امامت کے لائق ہو سکتے
ہین رافضی دندان شکن جواب سنکر سخت پشیمان ہوا ازآنجملہ یہ کہ ایک رافضی نے کسی عالم اہل
سنت سے کہا کہ حضرت عثمانؓ کی لاش تین روز بے گور وکفن دہوپ مین پڑی رہی بڑی اہانت
ہوئی عالم نے جواب دیا کہ اوّل تو یہ بات محض جھوٹ ہے اور اگر سچ بھی ہے تو یہ اہانت شہداے کربلا
کی اہانت سے بدرجہا کم ہے رافضی گردن زن جواب پاکر حیران رہ گیا ازآن جملہ یہ کہ ایک
رافضی نے کسی عالم اہل سنت سے سوال کیا کہ آپ حضرت مولی علیؑ کو مشکل کشا جانتے ہین یا
نہین جواب دیا کہ ہرگز نہین کہا کیا سبب فرمایا کہ وہ بیچارے اپنی تو مشکل آسان ہی نہ کر سکے
تو پھر دوسرون کی کیا مشکلکشائی کر سکتے ہین غرضکہ مناظرہ مین خواہ تحریری ہو خواہ تقریری
اس قسم کے جوابات کثیر الوقوع ہوتے ہین وے ہرگز ہرگز داخل عقائد نہین ہو سکتے ہین۔
چنانچہ ایسے ہی جوابات اہل اسلام یہود ونصاری کو دیا کرتے ہین کیونکہ یہود مردود حضرت
عزیرؑ کو اور نصاری بیچارے حضرت عیسیؑ کو اور شیعان بیانیہ حضرت علیؑ وحضرت امام حسنؑ وحضرت
امام حسینؑ کو ابناء اللہ کہتے ہین اُن کا جواب باصواب مسلمان یہ دیتے ہین کہ جب باعتقاد تمہارے
تمہارے کے خدا ئے پاک معاذ اللہ بیٹا رکہتا ہے تو بسبب تسلسل نسب کے لازم آتا ہے
کہ اُس کا کوئی باپ بھی ہو جب نصاری کہتے ہین کہ تمام گناہون سے عیسائی پاک ہین اس لئے
کہ خدا نے اپنے بیٹے عیسی کو عیسائیون کے گناہ کا کفارہ کیا ہے اُسوقت مسلمان جواب
دیتے ہین کیا خوب گناہ کرین عیسائی اور ناکردہ گناہ سولی پر چڑہا دے خدا کا اکلوتا پیارا بیٹا واہ
رے انصاف عیسائیون کے خدا کا نقل عجیب ایک پادری نے کسی عالم متبحر اہلسنت سے

سوال کیا کہ حضرت بڑی حیرت کی بات ہے کہ حبیب خدا حیات النبی نے اپنے نواسون
کو مظلوم شہید ہو جانے دیا اور پھر اُن کی مظلومیت کا اظہار درگاہ الٰہی مین جا کر
نہ کیا عالم نے پادری کو جواب دیا کہ ہمارے حضرت حیات النبی اپنے درد دل
کے بیان کرنے کو خدا کے حضور مین تشریف تو لیگئے تھے وہان جا کر کیا دیکھتے
ہین کہ خدا خود ہی زار و قطار رو رہا ہے سب بیٹھے دم مارنا سکے حبیب کو یہ بات دیکھ کر
نہایت حیران سخت پریشان پایا اتنے مین پھر بھی حضرت نے اپنے نواسون کی مظلومیت
کا حال عرض کر ہی دیا خدا نے جواب دیا کہ اے میرے حبیب تم اپنے نواسون کو ہی
لئے پھرتے ہو دیکھو تو میرے اکلوتے ہی بیٹے کو ظالمون نے سولی پر کھینچ دیا
تا دیگران چہ رسد پادری مخذول نے جواب معقول سنکر سیدھی گرجے کی راہ
لی پھر حال ایسے جواب الزامی ہرگز عقائد مذہبی نہین ہوتے بفرض محال اگر ہوتے
ہین تو اس الزام سے مجتہدین شیعہ بھی بری نہین ہو سکتے ہین کیونکہ انھون نے بھی
اس سے بڑھ کر سوراخ بیان کی ہے ہم ایک نمونہ شیعون کو انہین کی مستند کتاب
سے دکھلاتے ہین اور اپنی مظلومیت کی داد شیعون سے چاہتے ہین صوارم مین بجواب
مسئلہ اول باب انبیا کے مولوی دلدار علی صاحب جو شیعون کے قبلہ و کعبہ بھی
ہین تحریر فرماتے ہین لابد کہ نبی مرحوم شود و ساکت ماند و جانب خدا سر برگردد و پیش خدا
خود از حقیقت حال خبر دہد و لابد کہ حق تعالیٰ چون حق سبحانہ نگاہ خود بہ بیند خلائق را
معذور دارد و خود ہم از چنین بعثت و ارسال نادم و پشیمان گردد نعوذ باللہ از
ذٰلک پس کہ آل کاران قول بہ ندامت و پشیمانی جناب حق سبحانہ و تعالیٰ در رسل [illegible]
فقط اگر ہم بھی شیعون کے قبلہ و کعبہ کی عبارت مذکورہ سے دو لفظ ایک استفہام انکاری
دوسرا نہ ہی کا نکال کر بغیر اسکے کہ اس مین اپنی طرف سے کمی بیشی یا تغیر
تا تبدیل شکل جتا کر کے استدلال کرین تو بلا تکلف صاف ظاہر ہو جاوے کہ مانند بے تخلف

کفر کا فتوی دین کیونکہ آنجناب نے حضرت رسول خدا کو خائب و خاسر و حق سبحانہ و تعالی کو نادم و پشیمان بعثت رسول سے فرمایا ہے ؎

جو چاہا کسی نے کسیکا برا	خدا نے کیا بس اوسیکا برا

سوا اسکے اسکے نزہتہ اثنا عشریہ و ذو الفقار و صوارم و استقصار افحام و جواہر عبقریہ وغیرہ کتب کلامیہ امامیہ مین بکثرت ایسے الزام موجود ہین پھر کیا وجہ جو اُن کے مصنف اس اتہام سے بری کئے جاوین اور ہم ناحق کو بھی بے خطا ملزم سمجھے جاوین انصاف بھی کوئی چیز ہے یا نہین ؎

جلتا ہی جو خورشید سے اے حاسد مجنون	ہے خوبی گفتار خداداد ہماری

اب تم یہ تو بتلاؤ کہ تمنے قابل لیبل کیون ہماری نسبت لکھا کہ جہانگیر خان دائرہ اسلام سے خارج ہے نہ یہ عبارت فتوی کی ہے اور نہ ہماری تحریر سے اس کا نتیجہ نکلتا ہے اگر ہم اپنی مظلومیت کی داد حکام عدالت نظام سے چاہین تو سوائے اسکے کہ تمہارا حال تباہ ہو اور کیا ثمرہ اٹھا سکتے ہو ع نتیجہ کار بد کا کار بد ہے + ذرہ اس کام کا انجام تو سمجھ لیا ہوتا ؎

قرض سے پیتے تھے مے اور یہ سمجھتے تھے کہ ہان	رنگ لاویگی ہماری فاقہ مستی ایک دن

شاید یہ گمان رکھتے ہو کہ معیار الہدی کا جواب ندیا گیا تو یہ دہوکہ دل سے دور رکھنا ورنہ انشاءاللہ بشرط زندگی عنقریب بعد از جدید تمہارے زہر خند کا جواب الجواب با صواب لکھا جاوے گا وہ اور ہی ہوتے ہین جو ہمسائگی کی جاؤ کو گوارا کرتے ہین اگر ہم جواب نہ لکھین تو تم چارہی کے بیچنے کہنا ؎

چھیڑ خوبان سے چلی جاے اسد	گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی

دیکھنا اسوقت کسکی ترکی تمام ہوتی ہے ؎

یادگار زمانہ ہین ہم لوگ	یاد رکھنا فسانہ ہین ہم لوگ

سطر ۱۰ اجتہاد چرند بجنسہ بعینہ ہو گیا اس میں اشتباہ نہیں معلوم ہوتا ہے جس کی غلطی ہو ۱۲

استفتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ جمیع اہل تشیع حضرت صدیق اکبر کو غاصب خلافت اور عمر فاروق اعظم کو ظالم اور سوائے چار صحابہ کے جملہ اصحاب کو مرتد اور سوائے ایک یا دو کے تمام ازواج رسول اللہ کو کافرہ جانتے ہیں چنانچہ اسکا ثبوت کتب اصول وفقہ شیعہ میں بکثرت موجود ہے حاجت تشریح کی نہیں ہے قطع نظر اس کے شیعہ اپنی میت کو نجس سمجھتے ہیں اور اُس کے مس کرنیوالے پر غسل واجب جانتے ہیں مثل غسل جنابت واحتلام کے باوجود ان عقائد اگر کوئی اہل سنت بپاس قرابت یا بپاس رفاقت اہل تشیع کی میت کو جبکو شیعہ ہاتھ نہ لگاویں اپنے کندھوں پر اٹھا دے اور اُس کے جنازہ پر جبکہ انکا مجتہد نماز اپنے مذہب کی ادا کر چکے دوبارہ سنی المذہب کی نماز پڑھے یا اُن کے مجتہد کی ہی نماز میں شامل ہو جاوے تو ایسے مذہب کے حق میں کیا حکم ہے بینوا توجروا۔

الجواب

جو شیعہ شیخین رضی اللہ عنہما کو سب کرتے ہیں فقہاء رحمہم اللہ کو اُن کی تکفیر میں اختلاف ہے بعض فقہائے ان کی تکفیر فرمائی ہے درمختار میں ہے فی البحر عن الجوہرۃ معزیا للشہید من سب الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل توبتہ وبہ اخذ الدبوسی وابو اللیث وھو المختار للفتوی وجزم بہ فی الاشباہ واقرہ المصنف پس جبکہ شیعہ کا ایمان ہی مختلف فیہ ہے تو اُسکے جنازہ کی نماز پڑھنی نہیں چاہیئے۔ علاوہ ازیں اگر بقول بعضے فقہائے شیعہ کو مسلم ہی قرار دیا جاوے تاہم اُن کی نماز جنازہ ادا بستما بسلام اور اُن ہم کھانا پینا ملنا جلنا ناجائز و حرام ہے کیونکہ

وہ اہل بدعت اور اہل اہوا ہین سے ہین پس اگر سہواً نماز پڑھے معنا نقہ نہین اور اگر دانستہ پڑھتا ہے تو گنہگار رہے فقط حررہ خلیل احمد عفی عنہ

الجواب صحیح　　　　الجواب صحیح　　　　الجواب صحیح

مہر　　　　بندہ محمود عفی عنہ　　　　مہر

و توکل علی العزیز الرحیم　　　　۱۳۰۲ محمد منفعت علی

محمد منفعت علی عفی عنہ
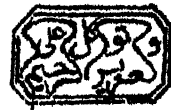
وتوکل علی العزیز الرحیم　　　　مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند

جو شیعہ نصوص قطعیہ کے منکر ہین مثلاً معاذ اللہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نسبت قذف کرتے ہین یا الوہیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے معتقد ہین یا یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ وحی درحقیقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف بہیجی جاتی تہی مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام بغلط حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچاتے تہے وہ لوگ باتفاق اہل سنت کافر ہین اُن کے جنازہ کی نماز اہل سنت کو قطعاً ممنوع ہے۔ اور جو اہل تشیع ایسے عقائد تو نہین رکہتے مگر سب الشیخین کہتے ہین اُن کے کفر مین قدمائے اہل سنت کف لسان کرتے تھے مگر متاخرین نے انکی بہی تکفیر کی ہے پس اہل سنت کو اونکے جنازہ کی نماز سے بہی احتراز لازم ہے۔ اور جو اہل سنت بپاس قرابت یا بپاس رفاقت شیعون کے نماز جنازہ مین اُن کے مجتہد کے ساتھ شریک ہونگے یا علیحدہ پڑہینگے وہ گنہگار ہونگے اور اگر انکے عقائد کو برا سمجہکر انکی جنازہ کی نماز میں شریک ہونگے وہ بہی مثل اُنکے شمار کئے جائینگے بموجب حدیث شریف من تشبہ بقوم فہو منہم واللہ اعلم بالصواب

مہر

محمد عنایت اللہ عفی عنہ　　　　علیگڈہ الہوی

سب ہے شیعہ جو اہل تشیع کہ نصوص قطعیہ سے منکر ہیں اور [illegible] اہل سنت کو جائز نہیں فقط

دستخط مدرس اول مسجد جامع اسلامیہ آگرہ مہر [illegible]

امام جامع مسجد آگرہ

استفتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چہ می فرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین اندرین مسئلہ شخصے دعوے مذہب اہلسنت والجماعت می کند لاکن در مطبع خود و باہتمام خویش وبصرف خود بر حاشیۂ قرآن مجید تفسیرے بموجب عقائد مذہب شیعہ طبع می کند۔ اندرین تفسیر در مقامات مختلفہ ومتعددہ نسبت خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین و در بارہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا الفاظ شنیع از ہمین قبیل کافر۔ فاسق۔ فاجر۔ غاصب۔ منافق۔ دشمن اہل بیت وغیرہم بکثرت مرقوم اند و آن شخص وقت صحت ومقابلہ کاپی این الفاظ را از زبان خود ادا می کند پس بموجب حدیث شریف ومذہب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ شخصے کہ ازو۔ این فعل بوقوع در آید آیا اہل سنت والجماعت است یا نہ و دیگر مسلمانان را با چنین کس رسم و ربط داشتن جائز است یا نہ فقط بینوا وتوجروا من اللہ تعالے۔

الجواب

عمل وفعل آن شخص نہ بصدق قول اوست کہ بظاہر دعوی سنیت خود می کند و در ترویج مذہب اہل [illegible] و [illegible] سعی بجا می آرد و کلمات سب صحابہ [illegible] طبع می کناند و [illegible] می [illegible] بظاہر [illegible] کہ او اہل سنت وجماعت ہست صرف از راہ تقیہ و تغلیط و تلبیس است [illegible] مذہب باطل [illegible] کفر وفسق ما بین [illegible] [illegible] آن شخص کلمات

طعن صحابہؓ و لعن شیخینؓ را معتقد است و شیوع و رواج آن را مکروہ و مبغوض نمی دارند چنانکہ ظاہر
حال اوست فاسق است اشد فسق و ضال و مبتدع است بلکہ نزد بعض کافر و ملحد اعاذ با اللہ تعالیٰ منہ
و اگر اعتقاد کلمات مذکورہ نسبت صحابہؓ ندارد و صرف بغرض حصول دنیا دین برباد میدہد و مذہب اہل
باطل را رواج میدہد مستحق تعزیر و قابل مواخذہ است افک حضرت صدیقہؓ و انکار صحبت حضرت
صدیق رضی اللہ عنہما را باتفاق کفر و الحاد گفتہ اند و اکثر علما سب شیخین رضی اللہ عنہما و لعن و طعن ایشان
نیز کفر و زندقہ فرمودہ اند بلکہ بعض بسوئے عدم قبول توبہ ساب رفتہ اند صاحب درمختار آوردہ
اذا اکافر بسب الشیخین او بسب احدہما فی البحر عن الجوہرۃ معزیا للشہید من سب الشیخین
او طعن فیہما کفر و لا تقبل توبتہ و بہ اخذ الدبوسی و ابو اللیث و ہو المختار للفتوی
الخ و صاحب ردمحتار شامی بعد تصنیف قول بالا فرمودہ نعم لا شک فی تکفیر من قذف
السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا او انکر صحبۃ الصدیق او اعتقد الالوہیۃ فی علی او ان جبرئیل
غلط فی الوحی او نحو ذلک من الکفر الصریح المخالف القرآن و لکن لو تاب تقبل
توبتہ الخ پس آن شخص را لازم است اگر در دعوی خود صادق است و تقیہ را در معتقدات
خود راہ نمادہ کہ از فعل و کردار باطل خود توبہ کند و در پے آزار اہل اسلام بلکہ آزار حق تبارک
و تعالیٰ و رسول مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نباشد فی الحدیث القدسی
من اللہ تبارک و تعالیٰ من عادی لی ولیا آذنتہ بالحرب او کما قال ۔
قال اللہ تعالیٰ و من یتولہم منکم فانہ منہم ۔ دوستی اہل ضلال بسوئے
ضلال می کشد و بقعر جحیم می اندازد و موافقت با ایشان ہم از ایشان میکند فَلَا تَقْعُدْ
بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۔ آن شخص بعد استماع نہی شرعی و وعید قرآنی
اگر از فعل خود توبہ نکند و از حرکات خویش رجوع ننماید او را از اہل سنت و الجماعت نپندارند
و با او مخالطت ننمایند و ترک سلام و کلام کنند ۔ قال اللہ تعالیٰ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى
الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ و فی حدیث مسلم و من دعا الی ضلالۃ کان علیہ

مذہب بدل ڈالا یعنی شیعہ ہو گئے تو اور بہی زیادہ مستحق عذاب شدید
اُخروی ہوئی - اِسکے بعد فتوی طویل مطبوع ہے جسپر بہت سے مواہیر
، علماء متبحر کے ہین مسلمان مطبع موصوف سے اس
فتوی کو طلب فرماوین اور عمل کرین ✤ ✤
وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ
الہُدٰی
۱۸۹۶ء

قطعہ تاریخ

چو در مطبع ستارہ ہند نامی	طبع شد تذکرہ چون در مکنون
بپرسیدم ز ہاتف گفت برگو	زہی رد روافض سال موزون

۱۳۱۳ھ

ایضًا

چھپ چکا جب تذکرہ بولے خرد	سیزدہ و سیزدہ صد سال ہے
دل نے کہا اور یہہ لکہا مادہ	رد ہوا رافضی - بد سال ہے

۱۳۱۳ھ

شکر خدا حصہ دوم بہی اہل انصاف کے نظرون مین مقبول ہوا۔

[illegible]

صحت نامہ تذکرۃ الخلفا معروف بہ اخبار الہدیٰ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸	۱۸	سمجہی	بہی	۱۰	۶	خالی	خالی ہو	۱۱	۱۱	رجہا	رکھا